



OUP-880-5-8-74-10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

۹۵۱

Accession No.

۱۷۶۸

Author

ت

Title

البحین

This book should be returned before the date last marked below.

تاریخ چین و جاپان





# تاریخ حسین و حبان

موسوم تالیفات لایفٹ صاحب مرحوم قاضی حسین گوڑ صاحب لکھنؤ دہلی لکھنؤ

جسکو

جناب لایفٹ صاحب پناہ دیوٹ سکریٹری محترم الیہ نے مرتب کیا تھا

اور واسطے

مذہب و ایمان کے رٹو صاحب دہلی لکھنؤ پبلک لکچرنگ ہاؤس اودہ

حب الایمانی مثنوی نول کشور صاحب لکھنؤ لکھنؤ

مستر فرید رکنت دی صاحب نے ترجمہ کیا

اور مثنوی شیو پرنس نے حسن ترتیب دیا

مطبع مثنوی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھاپی گئی



# تاریخ چین جاپان

موسوم تالیف جناب لارڈ الیمن صاحب مدد مرحوم بقی سفیر چین گورنر جنرل ہندوستان کی کشور  
جسکو

جناب لارنس الیفنٹ صاحب مدد ریپوٹ سکریٹری محترم الیہ نے مرتب کیا تھا  
جلد اول وسط

تذکرہ جناب ولیم ہیلنڈ فورڈ صاحب مدد ڈائریکٹر پبلک انٹرکشن بلک اودا  
حسب الایامی فشی نول کشور صاحب مک مطابع اودا اخباریوڑ  
مسٹر فریڈرک نندی صاحب نے ترجمہ کیا  
اور فشی شیو پرشاد نے حسن ترتیب دیا

مطبع فشی نول کشور مقام لکھنؤ میں چھپائی گئی



# مرست ابواب اینج چنین جلداول

باب	نمبر صفحه
باب اول	۱
باب دوم	۱۱
باب سوم	۲۳
باب چهارم	۳۳
باب پنجم	۴۰
باب ششم	۵۵
باب هفتم	۶۲
باب هشتم	۸۶
باب نهم	۹۵
باب دهم	۱۰۲
باب یازدهم	۱۰۹
باب دوازدهم	۱۱۵
باب سیزدهم	۱۴۲
باب چهاردهم	۱۲۸
باب پانزدهم	۱۳۴
باب شانزدهم	۱۴۲
باب هجدهم	۱۵۱
باب نوزدهم	۱۵۹
باب بیستم	۱۶۴
باب بیست و یکم	۱۶۵





ان صنفوں میں پہنے احوال سفر خاص چین و جپان کا جو عرصہ زائد از دو سال تک رہا تحریر کیا ہے اوسکو بطور تواریخ ذاتی پہنے اس غرض سے لکھا ہے کہ جس میں ہم لوگوں کی سیر اوس سلطنت میں زیادہ تر دلچسپ معلوم ہو۔ حال میں وارداتیں چین میں واقع ہوئیں جسے ہکونامیت تاسف ہے اگرچہ اونسے یہ تواریخ زیادہ تر دلچسپ ہوئی جو اور حالت میں نہوتی۔ خراب حالات اون وارواتوں اور سنگین انجام کے جو اونسے غالباً ہونیوالے تھے باعث ہمارے زیادہ تر تفصیل سے لکھنے کے ہوئے بالخصوص کارروائی جو کہ لارڈ الیچ صاحب نے کی اور مشکلات جو اونکو دیا ہے پہلو کے منہانے پر مقابلے میں پیش آئیں +

احوال جو پہنے جپان کا لکھا ہے غالباً متفرق ہوگا اوس احوال کے ساتھ جو وقتاً فوقتاً اوس سلطنت کا ہکوماکر تاسے تاہم وہ صحیح راے اوس ملک کی ہے جو ہکوکون نے چند روز کی سکونت فارسلطنت میں قائم کی تھی۔ جہاں ہکواندیشہ شک اور مغربی کا تھا وہاں خلیق فرہجی اور سادہ دلی پائی۔ اوس ملک میں جو غیر ملک کے لوگوں کے



ساتھ کچھ خلقی ہیں مشہور تھا ہم لوگوں نے ہر طرح کی حمایت اور اجازت پائی +  
 ہلوگ واسطے مقابلے ایسے گورنمنٹ کے جو اپنے قواعد کے عمل میں سلیس تھی تیار تھے  
 مگر ندرہ روز واسطے ملے کرنے عذامہ کے ساتھ قواعد فیاض کے کافی تھے۔ ہلوگ  
 سال بھر تک چین میں رہے اور سب امور سلطنت اس ملک کے مطابق چین کے تھے  
 حکم ہے کہ کوئی خاص وجہ ہوئی ہوگی جس سے ہلوگ یو مین نسبت اوروں کے بہتر قبول  
 مقصور ہوئے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جب وجہ سابقہ جاتی رہی وہ لوگ جو بعد ہم لوگوں کے گئے  
 بسلوک متفرق قبول ہوں +

احوال جو اوروں کی بیان کرتے ہیں ان مشہور شہر دلکا منہر ہے اور اونکی واقفیت کے وہ  
 سو گرجہ قدرت اور نارا ضکی ظاہر کرتے ہیں اس گورنمنٹ سے بسبب پانے مدد کافی کے  
 اپنی تجارت کے مہات میں پھر امید نہیں کر سکے اونسے اور کسی نوع کی مدد پانے کی وجہ سے  
 احوال انگلستان سے ناواقف جیسا کہ میں وارد ہوتے ہیں اس ملک کے حالات اپنے  
 وطن سے محض خلاف پاتے ہیں +

مناسب ہے کہ ایک نئے شہر کا مفصل احوال لکھا جاوے اور اس قدر لکھنا واجب ہے کہ  
 ہم لوگوں نے چند عرصہ قیام کی رائے یو مین قرار دی صاحبان ٹچ جو نائد ازار اڑائی سو برس  
 وہاں رہے اونسے ثابت و تحقیق ہوا ہے +

صحیح تصویریں جو بننے لارڈ ایلمن صاحب سے پائیں جناب مقتدر الیہ نے مشر پیل صاحب  
 سے حاصل کی تھیں اور ہم مشر جرجل لین صاحب کے ممنون ہوئے اسطے اونکی اعجوبہ  
 تصویرات اون حکام چین کے جن سے ملو واسطے ہوا۔ ہم ڈاکٹر سائڈرس صاحب کے بھی  
 واسطے اونسے اقوال صحیحہ کے ممنون ہیں فقط



## کیفیت سوانح پچھہ صاحب امپیریل کشتہ چین

چونکہ تاریخ چین جلد اول کے آغاز میں پچھہ صاحب کا ذکر مثبتہ لکھا ہے اس واسطے ایک کتاب مسمی چائنا انڈیو لرننگال کے باب سی و دوم کا انتخاب لکھے ہیں اور اسی کتاب سے ہر ایک تصویر بھی صاحب مذکور کی ملی کہ وہ بھی اس جلد کے آخر میں بیچ ہے +

### باب سی و دوم

کشتہ پچھہ صاحب کے ساتھ - بیان نسبت پچھہ صاحب کے - متفرق ادنیٰ تصویریں -  
 اوکا چال چلن جب وہ تصویریں اتاری گئیں - اوکا شک استہامین - ادنیٰ زندگی کا  
 احوال - ادنیٰ خوراک - اوکا مذہب - ادنیٰ نجاست - ادنیٰ روانگی ٹھکانہ  
 جہاز میں - سمندری عارضہ - اوکا احوال نسبت قتل باغیان - اوکا قبول کرنا نسبت  
 وکٹوریہ یا صاحب کی کتابوں کا - چیرنے پھاڑنے کی نسبت ادنیٰ راہ - ادنیٰ واقعیت نسبت  
 جغرافیہ اور تواریخ کے - ادنیٰ ناراضا سندی مقابلے سے - ادنیٰ لغویت - ادنیٰ حکومت  
 کا احوال - ادنیٰ عدم واقفیت چین کے قانون سے - اوکا سمجھانا چین کے علم  
 و سہرا - احوال نسبت کانٹن - اوکا جہاز پر سوار ہونا - دریائے سہلی میں ہونچنا  
 فورٹ ولیم میں اوتارنا اور وفات پانا -

از مقام دریائے گلگتہ المرقوم، تاریخ

ہے اپنی گذشتہ جہی ہانگ کانگ سے بھیجی ہوئی من لکھا تھا کہ ہمارا غرم ہے کہ پچھہ صاحب  
 کے ہمراہ اس کے جلسے قیام تک جادون +  
 ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آیا انگلستان کے عام لوگ اسی شوق سے اس شخص اپنی پچھہ صاحب

بر لحاظ کر نیکے طرح ہم کرتے ہیں = ہم نے اس کے ہمراہ اس سفر میں ہونا واسطے سیکھے  
 چینی حرفت کے جنکا موقع آگے نہیں ملا تھا اور نہ جلد مل سکے گا بہت ضیعت سمجھا +  
 ابھی تک ہم سے یہی کہا گیا ہے کہ قلیون خواہ بجا زون اور تاجرون خواہ نصف تعلیم پائے  
 ہوئے استادوں سے جو قلیل تنخواہ پر نوکر رکھے جانتے ہیں فرقہ جو چین کی حکومت  
 کرتے ہیں تجویز نہیں کر سکتے اور نہ اپنے حاکموں سے جو گاہ گاہ ملاقات کے لیے آتے  
 تھے اسکا تجویز کرنا ممکن تھا۔ ہم کئی روز سے بندر ہے ہیں ساتھ اس بڑے صاحب  
 چین زمانہ حال کے۔ بعدہ پچھلے صاحب کا نام تونج چین میں بہت بڑا ہوگا۔ ان دارالسلطنت  
 کے دوسرے حاکم تھے وہ اپنے عہدوں پر زیادہ پچیس برس سے رہے ہیں۔ انھوں  
 نے بڑی فعل مختاری سے ۳ لاکھ آدمیوں پر حکومت کی ہے۔ اس کے حکم ظلم کے  
 ہوئے اور انکی خیف باتیں حکم موت کا ہوئیں۔ انھوں نے چین کے ساتھ دیا ہی  
 کیا ہے جیسا کہ ونٹ ورتھ صاحب نے آئرلینڈ کے ساتھ کیا اور انگلینڈ کے ساتھ  
 کرنا چاہا تھا۔ انھوں نے بلامراحت خوف کے ساتھ حکومت کی ہے۔ وہ نہایت  
 نہیں میں بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے خود ایک لاکھ اپنے مقوم مرد اور عورتوں پر حکم  
 موت کا صادر کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر شہر انگلینڈ جو ان کے حکم سے چھوٹے گئے  
 ہیں شمار ہوں اس تخمینے کے چار چند نوٹ آئی ہوگی۔ تاہم بعد اس کامیاب انجام کے  
 انھوں نے ناگہانی عمل کرنا شروع کیا جس سے میرج انکی گستاخی ولا پر وائی ہم لوگوں کی  
 جانب واضح ہوئی۔ آخر وہ رستے سے گرے اور اہل فرنگ سے اس توقیر کے مستحق  
 نہیں ہیں جو ایک دلیر مخالف کو دی جاتی ہے بلکہ چینی کا یہی کلام ہے کہ وہ سخت فربہ  
 تھا۔ وہ اس بلند مرتبہ کو پہنچا اپنی کوشش دیباقت سے اور ظاہرہ کارگزاری پر بیان  
 لحاظ ہوتا تھا اور سب کو اقبال تھا کہ وہ نہایت عاقل ہیں +  
 پس ایسا آدمی حقیقت میں عجیب ہوگا۔ اگرچہ ہم انکو بخوبی بیان نہیں کر سکتے ہیں مگر یہ قدر  
 انکا حال بیان کر سکتے ہیں۔ یہ عذہ معقول ہے آپ کو مثل یاسول صاحب  
 کے واسطے لکھنے احوال اس میں انکا جانسن صاحب کے +

صورت شکل چھبہ صاحب کی یہ ہے کہ سید رموٹے اور لانا قد سے قریب ۵ فٹ ۱۱ انچ  
لبس اور پہلی موچپین ڈاڑھی جیسا چین میں دستور تھا ہے نہایت کشادہ پیشانی کا سر میں نیچی  
بیان کرتے ہیں کہ نہایت ہنر بھرا ہوا ہے کانون کے قریب گولائی اور پشت کی جانب سے  
نکلنا ہوا۔ چوٹی تک برصاف صرف تھوڑے بال +

اڈنکا چہرہ بھاری ہے زرخندان زیادہ نکلی معلوم ہوتی ہے نسبت اوسکے جواور چین کے  
لوگوں کے ہوتی ہے زیادہ تر سر کا بلانا جس سے رضا مندی اور نارضا مندی دونوں ظاہر  
ہوتی ہیں تاک لابی اور چٹپی ہے اور پٹھہ بینی ایک جانب بڑے گہرے۔ تاک ایک کنارے  
سے نہایت بد شکل معلوم ہوتی ہے اور سامنے سے نہایت عمدہ۔ آنکھ سے بڑی اس  
شخص کی ہے جو اس وقت ہمارے سامنے بیٹھا ہے۔ ظاہر صرف چالاکی آنکھوں میں پائی  
جاتی ہے مگر جب آنکھیں کھلیں اور چاروں طرف دیکھتا ہے ایک غصہ اور تعریا جاتا ہے  
منہ بہت نکلتا ہوا موٹے ہونٹ دانت نہایت سیاہ کیونکہ وہ خود کہتے ہیں کہ اوسکے خاندان  
میں یہ دستور رہا ہے کہ کبھی مسواک کا استعمال نہیں کرتے ہیں مگر بعض خاندان چین میں فرور  
خواہ چورے تاجرون میں صاف کرنے کا دستور ہے جسکی تصدیق کانٹن کی سڑک پر جانے  
سے ہوتی ہے۔ اوسکے ناخن نہایت لمبے ہیں اڈنکا بیان ہے کہ ہکوا اس قدر مہلت نہیں ملی  
کہ اڈنکو کاٹیں۔ اوسکے ہاتھ جیسا دستور چین کا ہے چھوٹے اور خوب بنے ہوئے ہیں  
وہی کام جس سے اڈنکو مہلت ناخن کٹانے کی نہیں ہوتی ہے مانع اوسکے ہاتھ دھونے کا  
ہوا ہے پہلے جب یہ گرفتار ہوئے تھے ناخن اوسکے چین کے لوگوں کے موافق تھے +

چھبہ صاحب کی ہولناک صورت سے جو دہشت معلوم ہوتی ہے خیال سے  
نہیں جاسکتی ہے صاحبان انگریزب اڈنکی شکل سے واقف ہیں بالخصوص تصویر مجسمہ  
کرمی لاک صاحب نے بروقت اڈنکی گرفتاری کے اتاری۔ اس تصویر سے اور  
نقلین ہوتی ہیں اور ہانک کانک سے چین کے لوگوں نے اوسکو لٹو گرافک

\* ان صاحب کے سر کی شکل نہایت عجیب تھی گریہ علامت اڈنکی تصویر میں ظاہر نہیں ہے کیونکہ ایسے وقوع میں انہوں نے  
احیاطاً سکاری ٹیٹی پہنی کھڑی کر اور چہان بہت اونچا اٹھا دیا ہے لیکن جانا اور بیگانہ ملک اور کے آنا ہے +

کر کے سیکڑوں تصویریں ولایت کو بھیجیں۔ کچھ دنوں کے بعد وقت اونکو دیکھ کر تصور ہوتا ہے کہ بطریق جو کہ  
 بنائی گئیں کیونکہ بعض میں بناوٹ ہے مگر اصل تصویر نہایت عجیب ہے جو آج تک نہ  
 دیکھی۔ ہم میر صاحب کے قریب کھڑے ہوئے تھے جب وہ پل سے اترارہے تھے  
 اور ہم لوگوں نے تصویر کا اونکی صورت سے مقابلہ کیا اگرچہ سچ ہے کہ ایسے وقت جبکہ  
 چھہ صاحب نہایت گھبراہٹ میں ایک بڑے کمرے کے اندر کھڑے تھے اور اپنی  
 تلوار لیے چاروں طرف تلازم کی تلاش میں پھرتے تھے اور یہی گئی ہے کہ مستقل مزاجی میں  
 تھے اگرچہ صورت پر کچھ تسلی پائی جاتی ہے مگر بہر صورت فریبی اور سستی اور ظلم لا انتہا ظاہر  
 ہوتا ہے۔ اس صورت میں جرات اور بہت ظاہر ہوتی ہے اور سستی دکا لی بھی پائی جاتی  
 ہے جب کہ پتیاں کی صاحب نے اونکو گرفتار کیا تھا اور نکاہن خوف سے کانپنے لگا اور فوراً  
 اونکی تمام بہت جاتی رہی اس میں کچھ حیرت کی بات نہیں ہے۔ پچاس نیلی کرنی والے تلوار  
 کھینچے ہوئے اور پستول دا بے اونکے چوکر دیکھتے تھے ناچے ٹوپیاں اوچھالتے اور خوشی کرتے  
 تھے۔ وہ بخوبی یہ تصور کر سکتے تھے کہ اونکا آخر وقت آپہنچا ہے مگر لازم تھا کہ وہ شخص  
 جسے ہزار ہا کو قتل کروایا اپنی قسمت کو زیادہ تر بہت سے مقابلہ کرے مگر چھہ صاحب  
 میں اتنی جرات نہ تھی اور بخون نے سر لایا اور تا بعد اسی ظاہر کی اور کہا کہ چھہ صاحب میں  
 نہیں ہوں اور ضرور گر پڑنے اگر پتیاں کی صاحب اونکو اٹھائے نہ رہتے۔ اپنے  
 اوڑھیل وغیرہ کے سامنے اور بخون نے ناحق اپنا خوف چھپانا جاہا کہ بقدر گستاخی ظاہر کی۔  
 جبکہ پتیاں ہالی صاحب اونکو انفکابیل جہاز پر لے گئے وہ نہایت کانپتے ہوئے  
 شیرھون پر چڑھے اور جب جہاز پر پہنچے اور بخون نے کمال اشتیاق سے پوچھا کہ آیا  
 وہ مار ڈالے جاؤ گے۔ جب ہلوگوں نے کہا کہ ہمارے یہاں یہ دستور نہیں ہے کہ اپنے

بند چونکہ یہ تصویر مشرقی طرح مشہور عام ہوئی ہے اس لیے اس جلد میں ایک تصویر اونکی جو کلنگے میں اڑائی گئی تھی کی ہے  
 چھہ صاحب کو بڑا شوق اپنی تصویر اتر دالے کا ہے اور نہایت جلدی اوکے دیکھنے کی تھی جب کہ صدر ایک عمدہ  
 کمرہ تصویر کا اقدار لہا تھا اونکو کچھ دیر ہو گیا تھا۔ واضح رہے کہ اس تصویر میں چھہ صاحب خرب پوشاک اور صورت کو  
 بنانے پر دانتوں کے واسطے اور دانتوں کے تصویر کے میچ کر لاک صاحب نے تصویر اترائی تھی جبکہ اپنی جان کے خوف میں تھے

قیدیوں کو مار ڈالیں وہ نہایت رضامند ہوئے۔ جس طرح آگے اذکو نقین کا مل تھا کہ مار ڈالے جاوے گی اب اذکو جان بچنے کی امید داشت ہوئی مگر وہ پہلا خوف بالکل نہیں گیا تھا۔ پہلے اگلی چھٹی میں اوڈمرل صاحب کو لکھا ہے کہ کیا جواب اذخون نے دیا جب نسبت کو پر اور دیگر انگریز قیدیوں کے استفسار ہو ایک تاخی اذکی ناامیدی کی حالت میں تھی۔ جب کہ کپتان ہال صاحب نے اذکو اپنی کشتی میں سوار کر لیا اذخون نے کپتان صاحب کے برابر بیٹھے سے انکار کیا اور سامنے جا بیٹھے جہاں ایک دائرہ بطور حفاظت کے لگا تھا اور یہاں مانجھوون کے ڈائریکٹ کے دھکے پیٹ سے محفوظ تھے۔ جب اذکو جہاز غفلت میں آ گیا قیدراطمینان حاصل ہوا اذخون نے وہی چپن کی حرکتیں کرنا شروع کیں جنکو دیکھ کر اکثر صاحب حیران ہوئے۔ اذکابیان اب یہ ہوا کہ ہم صرف لارڈ ایلمن صاحب کی ملاقات کے لیے آئے تھے اور کمال تعجب ہے کہ صاحب موصوف نے قوال کے خلاف کیا یعنی ملاقات نہ ہوئی۔ جب سر جان بورنگ صاحب نے اذکے دستخط کی ایک نقل مانگی اذخون نے انکار کیا اور کہا کہ صرف ایک لفظ بے معنی کا لکھا بھی چپن میں گناہ ہے ہر لفظ کے معنی ہیں اس چپن کے وزیر کو گمان تھا کہ ابھی ہلوگ طالب عمدت سے کی تحریر کے تھے پس یہ خیال کر کے اذکو اس آمر میں خوب بحث کرنا منظور تھا \*

اول میں اذخون نے مسٹر الا باسٹر صاحب مترجم کو جواب دینے اور متنبہ تھے نہایت لبت اور حقارت سے سلوک کیا اور جب لارڈ ایلمن صاحب نے پیغام بھیجا کہ آپ کو کلکتہ میں جانا ہوگا اذخون نے غیب نقلیں اور مذاق کیا۔ اذخون نے مطلق گفتگو کرنے سے انکار کیا اور مسٹر الا باسٹر صاحب سے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم ہمارے اوپر جاسوس مقرر ہوئے ہو کہ جو کچھ ہم کہیں اوسکی رپورٹ کرو۔ مسٹر الا باسٹر صاحب نے جواب دیا کہ ہم جاسوس نہیں بلکہ ملازم سرکاری ہیں اور آپ کو یہ جاننا لازم ہے کہ ہم فرض ہے کہ اپنے بالادست امر سے رپورٹ کریں۔ ایک شروع ملاقات میں جواب دینے ہوئی ہم نے احتیاطاً اذکو بتا دیا کہ ہمارا کام کیا تھا۔ مسٹر الا باسٹر صاحب نے ایک اخبار ٹامیس کا اذکو دکھلایا اوسکی لمبائی چوڑائی دیکھ کر وہ بہت حیران ہوئے۔ ہم نے اون سے کہا کہ

ماتلان ولایت دوبارہ انتظام گورنمنٹ چین سمجھتی تھیں لیکن ہمیں اگر آپ ہمارے  
ذریعہ سے کچھ احوال بتا دیں تو ہم اپنی خوش نصیبی سمجھیں گے۔ اسی مقام پر جواب اڈکا  
ایک حقارت کے ساتھ ہان ہوتا تھا پس اونھوں نے اسکا جواب عزا کر دیا +

مگر یہ کیفیت اڈکی جاتی رہی اوس سلوک سے جواونھوں نے بالادست حکام سے پایا جب  
اونھوں نے دیکھا کہ نتیجہ سوال و پیغام کہ آیا آرام سے ہین یا نہیں لاڈلے چین صاحب نے  
اور کچھ خبر اونکی نہیں لی اور نہ کیتان بروکر صاحب پرسان ہوئے کہ وہ کہاں بیٹھے  
اوسٹھے یا کیا کھانا پینا خواہ کیونکر اڈکی حقارت ہوئی اور جب اونھوں نے دیکھا کہ کوئی اڈک سے  
عہد نامے پر دستخط کرنے کے لیے زبردستی نہیں کرتا یا ایسے سوالات جنکے جواب سے  
اڈکا انکار تھا پس وہ اب محمول ہو چلے۔ ہمارے خیال میں آتا ہے کہ قبل ہلوکون کی زد کی  
ہانگ کانگ سے اڈکو اپنے اصل حال سے واقفیت ہو گئی تھی اور اس بات کا اقرار  
کیا کہ جو سلوک اڈک کے ساتھ ہوتا تھا ایسا تھا جو ایک تیدی اعلیٰ درجے کا پائے کا مستحق تھا  
اور اسکا اختیار نیکی خواہ بدی کرنے کا جاتا رہا تھا۔ اس فقرے سے کہ ہم بڑے حکم میں دگر  
کیا اور متفرق غیر ضروری امور پر بخوبی گفتگو کرتے تھے اونھوں نے درخواست کی کہ تین سیر  
خوک کا تازہ گوشت روزمرہ آوے اور اپنی نازکیوں میں سے چند نازکیاں جواز کے مسکوٹ  
میں بھیج دیتے تھے اور درخواست کی کہ چین کی نمبا کو اڈک کے لیے آیا کرے +

اونھوں نے کھانے کی نسبت کچھ بحث کی لہذا چین سے اڈکا باورچی طلب ہوا اور بہت  
چینی کھانا ملے کر پونچا جسکو دیکھ کر وہ بہت راضی ہوئے۔ باہر کے صاحبوں کو دیکھ کر  
بہت آزدہ ہوتے تھے۔ انگریزی میم صاحبوں کی پوشاک دیکھ کر نہایت حیران تھے  
اور جب کوئی میم صاحبہ سامنے آتی تھیں وہ منہ پھیر کر کہتے تھے کہ اسکی گردن کیوں کھلی  
ہے ایک جہاز اسٹریٹ لندن نیوس میں سے مسٹر الا باٹر صاحب نے میم صاحبوں  
کی تصویریں جناح گھر میں تھیں دکھلائیں اڈکو دیکھ کر بھیہ صاحب نہایت برہم و حیران  
ہوئے کہ کیونکر وہ ایسی پوشاک پہنتے تھیں +  
جب بھیہ صاحب تمنا رہتے تھے وہ ہانگ کانگ کے دیکھنے کو جہاز کے مسکوٹوں کے

قرب چڑھ جاتے تھے مگر شہر و کٹوریا کی تعریف سوائے اسکے کہ عمدہ ہے اور زیادہ کرتے تھے۔ جب وہ سین میں مصروف ہوتے تھے اور اگر کوئی آجاتا تھا تو وہ اپنی کرسی پر بیٹھ جاتے تھے ناراض ہو کر کہ وہ سیر کی وقت کیوں آیا۔ سابق میں مجھ سے صاحب ایک ذہنیت چین کے رہنے والے تھے اور انہیں وہ خراب خصلتیں نہیں تھیں جو ان کے ہجوم گوئن کیلنگ صاحب میں بھی تھیں۔ وہ انیون نہیں پیتے تھے صرف گرم چائے پیتے اور ناس سوگھتے تھے۔ انھوں نے اپنی اکیلی بی بی کو اپنے وطن میں باپ کی حراست میں بھیج دیا اور اپنی کسمیوں کا ذکر کرتے تھے مگر مہنے کبھی اونے نہیں پوچھا کہ وہ کس قدر اور کمان رہتی تھیں۔ ان کے کوئی لڑکا نہ تھا مگر ایک بھانجے کو اپنا منبہ کیا تھا جسکی عمر اب ۱۲ سال کی ہے اور پیکین میں تعلیم پاتا ہے۔

وہ دومرتبہ دن بھر میں چار باغ قسم کا متفرق کھانا کھاتے تھے اور چاول بھی ضرور ہوتے تھے بخلاف چینی لوگوں کے کہ وہ کھانے کے آخر میں چاول کھاتے ہیں اور کھاتے وقت کچھ نہیں پیتے۔ عبادت اسطور پر کرتے تھے کہ مثل چینی بت کے پلمتی مار کے پورب کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھتے تھے جب قریب ۱۰ بجے تک خاموش بیٹھے رہتے تھے جہاوت ختم ہو جاتی تھی مگر کسی بت کو نہیں پوچھتے تھے اور جب اونے ہنسنا ہوا کہ پوجا کے لیے کوئی بت درکار ہے جواب دیا کہ ایسی شے کی ضرورت نہیں ہے۔

مہنے گمان کیا کہ وہ قوم بودہ میں اسطہ درجے کے ہیں مگر انھوں نے ایک روز خوشی کی حالت میں بتلایا کہ کیوں وہ پورب کی جانب اپنا منہ پھیر کے بیٹھتے۔ (تھے) بعض پچھم جان کے جو برہما کی پیدائش کی جگہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہم دعائیں مانگتے ہوتے تو اپنا منہ پچھم کی طرف پھیرتے مگر ہم دعائیں مانگتے اسوجہ سے پورب کی جانب نہ پھیرتے ہیں کہ وہ سیننگ چھی یعنی بیلار پیدائش اور زندگی کی ہے جس طرح پچھموت کی جگہ ہے۔

چاروں نے چار موسم سے ملتے ہیں اور ایام سرا ہے دکن برسات پورب ایام گرما ہے پچھم شروع برسات۔ ہم لوگوں نے اونے پوچھا کہ یہ کون مذہب ہے انھوں نے جواب دیا کہ یہ بودہ مذہب ہے اور پچھم کا کہ مذہب تاہست ہے اور



چین کا ایک قدیم دستور ہے۔ پہنے پوچھا کہ کیا نا ولی کا لٹینو کیس اور بوندہ اور گونری  
یہ سب مذہب نا ولی چین کے ماتحت ہیں اونھوں نے جواب دیا ہاں یہ سب اوسین  
شامل ہیں اور جب سے پورب قائم ہوا نا ولی مذہب بھی قائم ہوا +  
وہ نیکیاں جن میں اہل فرنگ خدا پرست کہلا سکتے ہیں یہی وہ صاحب میں بالکل واضح تھیں  
شاید کہ صاحب کا اندر کو زیادہ تر ناقص ہر اسی نسبت اس کے نہ ملا ہوگا۔ یہ شخص تھوکتا حقہ  
پیتا ڈوکارین لیتا تھا اور تھنوں کو اپنی اونگلیوں سے صاف کرتا تھا۔ کپتان بروکر صاحب  
نے مجھ سے روال رکھنے کا قاعدہ سکھایا تھا مگر وہ کام میں کبھی نہ آتا تھا۔ اونکی روزمرہ  
کی صفائی صرف اس قدر تھی کہ ایک تولیا گرم پانی میں بھگو کر مٹہ صاف کر لیتے تھے تازہ ہوتا  
نفرت تھی جب تک وہ دریائے چین میں رہے کبھی اپنی مرضی سے جہاز کے اوپر نہیں گئے  
نہ بگاڑوں کو بند اور پورے جہاز کے پڑے ہوئے رکھنا منظر تھا۔ وہ بہت موٹے ہونرے  
پہنتے ہیں اور لمبی نیلی رضائی کی ٹوپی اور نیلی پتلون کوٹنے میں بندھی ہوئی جسطرح چین میں  
دستور ہے وہ فخر کرتے تھے کہ اونکی اوپر کی کرتی جو اونھوں نے دس برس تک پہنی اوسکی  
شکل سے یہ بات ثابت ہے کیونکہ چکنائی سے بھری ہوئی ہے۔ جب ہلوگ منڈکا پور کے  
قریب پہونچے اونکو بہت گرمی معلوم ہوتی تھی تب اونھوں نے یہ طریقہ استعمال کیا کہ گروم  
چابے پیکر ایک لمبی کینر بہن کے بیٹھتے تھے اور اونکو دیکھ کر کمال نفرت معلوم ہوتی تھی۔  
ایک روز بعد مقیدی چھہ ہفتے کے اونھوں نے بڑی ضرورت سے خواہش غسل کرنے  
کی ظاہر کی اونہ نے کہا کیا کہ آپ سے کبھی بار آگے تیار دیا تھا کہ آپ کے کرے کے قریب  
ایک بہت نفیس غسل خانہ ہے جان آپ روزمرہ غسل کر سکتے ہیں مگر اون کا غسل اس میں  
ممکن نہ تھا۔ ایک کوٹھری اون کے حائل ہوئی تو کہ اور بوتن بھی اونکی خدمت کے  
لیے دیے گئے۔ جب غسل کر کے نکلتے ہم لوگوں کو یقین ہوا کہ اب خوب صاف ہونگے  
ہونگے مگر پھر وہی چکنائی بھری کرتی پہنے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ بڑا خوف پایا گیا کہ  
آیا چھہ صاحب جانوروں کو تو نہیں پوجتے ہیں جو اکثر امرا اور جلیل القدر عہدہ دار  
وہاں کے ماننے ہیں کیونکہ مشر الا با شتر صاحب نے کپتان صاحب جہاز کی کوٹھری

کے متصل ایک کپڑا لٹکے دیکھ کر حیران ہوئے اور پچھلے صاحب سے پوچھا وہ ہوں  
نے کہا کہ جلیں ہے یہ جواب شخص لا بد ائی سے دیا گمان ہوا کہ شاید کوئی نوکر اذ نکالے آیا  
ہوگا۔ تفصیل اس کے نوکران ہمراہی کی یہ ہے ایک باورچی ایک حجام دودھ منگرا اور  
ایک فوج کا ہمراہی یہ اخیر عمدہ دار بطور ایڈیکا لگ کے تھا۔ وہ عمدہ دار مجھے درجے  
کا تھا مگر نہایت ناپاک ہمراہ اور نوکران کے جو ٹھکانا جو پچھلے صاحب کے آگے سے بچتا  
تھا کھاتا تھا۔ اگر وہ اہل فرنگ ہوتا تو بہ لقب اردلی خواہ گورے کے لقب ہوتا۔ بعد  
حمام پچھلے صاحب کے اس کے نوکر حجام میں مصروف ہوئے نہانے کی وقت بہت کا بچے  
تھے اور کہتے تھے کہ آپ نے تو اچھے پانی سے غسل کیا اور ہمارے لیے کچھ نہ رہا۔  
چین کے دکھنی لوگ بہ نسبت اتر والوں کے زیادہ صاف رہتے ہیں۔ پچھلے صاحب  
ہو پٹی کے رہنے والے ہیں جو منجملہ پنج اتر کے صوبوں کے ہے +

پچھلے صاحب کپتان صاحب کی کوٹھری کے ایک کونے میں سونے میں بہ نسبت علوم  
کوٹھری کے جو ان کو منظور نہیں۔ اسی کی وقت سوختانے میں اور جب ہلوگ کھانا کھاتے  
خواہ لکھنے پڑھنے خواہ شطرنج کھیلنے میں مصروف ہوتے ہیں وہ مثل بیچے کے سویا  
کرتے ہیں۔ پیشخص لا دیکھنے خواب میوہ عورتوں خواہ تیرکوں کے سوتا ہے۔ یہ قابل نیاں  
زیادہ تر آرام سے سوتا ہے بعد ارٹا لے ہزار ہا آدمیوں کے نسبت کوئی لندن کے باشندے  
کے کھانا کھا کر لا پر اسونے جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں یونانی اور انگریزی قصبے لغو ہیں +

اگرچہ یہ حاکم چین ظاہر لا پر ہے مگر دلیں چین کے لوگوں سے خواہ کھانا ہے کہ  
اونکو کیا منہ دکھا دے اور بڑا خوف یہ ہے کہ ابسا نہ وہ جلسہ عام میں طلب کیا جاوے۔  
ہے ایک مرتبہ اس نے پوچھا کہ آپ ہانگ کانگ کی گھڑ دوڑ دیکھنے جاؤ گے اور پچھلے  
بزرگوں کے طریق پر جواب دیا کہ ہمارے خاندان کا یہ رواج نہیں ہے +

جس مذہب لوگ روانہ ہونے والے تھے کئی لوگ اس کے دیکھنے کو آئے گرا انھوں نے انکار  
کیا۔ سر جان بوز صاحب کو ان کی ملاقات سے بہت سرور حاصل ہوا۔ انہوں نے کہو جواب  
نہریا جب صاحب مصروف تھے اس نے پوچھا کہ آپ کی خبر کیا ہے اور جب دریافت کیا کہ آپ نے

رات سے کی طرح کی مدد ممکن ہے بھیمہ صاحب نے جواب دیا کہ سسرال بابا سسر صاحب  
موجود ہیں اور سنے دریافت فرماتے۔ اڈمیرل صاحب بھی اس وقت موجود تھے۔  
بھیمہ صاحب اڈکو بہت چاہتے تھے اور ان کے ساتھ بڑی خاطر سے گفتگو کرتے  
تھے۔ شب صاحب و کٹوریا کو شوق بھیمہ صاحب کی ملاقات کرنے کا ہوا مگر چاہا کہ نام اڈکو  
نہ بتایا جاوے تاکہ بھیمہ صاحب یہ تصور نہ کریں کہ ہماری بڑی عزت و توقیر مونی سے ہے مگر یہ  
اندیشہ ناخن کا تھا کیونکہ چین کے لوگ اس عہدے کو کیا پہچانتے ہیں اور اگر کرنی عہدہ ہے  
جس سے چین کے لوگ زیادہ نفرت کرتے ہیں پادری خواہ برہمن کا عہدہ ہے بالخصوص  
قوم بدہ کا +

تاریخ ۲۳۔ فروری روز دوشنبہ کو دودکش ایفلا کیسل ہانگ کانگ بند گاہ سے روانہ  
ہوا اور اگر بھیمہ صاحب اپنے وطن کے کنارے کو اخیر نظر دیکھنا چاہتے تو ممکن تھا  
مگر وہ اپنا رنج حقہ سینے میں چھپا کر بڑے آرام سے بیٹھے رہے۔ چند منٹ کے بعد  
ہلوگ جزیرہ گرین ایلینڈ میں پہنچے جہاں دودکش مغربی شمالی ہوا میں گھر گیا اور  
جب ہلوگ بند گاہ کے قریب آئے پیب اور مٹھا تان بھیمہ صاحب کے لیے  
بستہ تیار ہوئیں مگر یہ سمجھ اس قدر کھانا تھا کہ اوکا صاحب تھک گیا اور نوکر  
گھبرا گئے صاحب موصوف کچھ بیمار پڑے ۳ روز تک برا حال رہا۔ جو آواز میں  
اونسے معلوم ہوا کہ گویا کوانگسی اور کوانگ ٹنگ صوبے اٹھ جاتے ہیں یہ میاں موصوف  
نے بڑی دلیری سے اپنی بیماری کا تحمل کیا اور کا پیٹ گویا شکست ہو گیا تھا اور اڈکو  
علاج کی ضرورت پڑی۔ چوتھے دن اوصوف نے پیب ناگا اسے اپنے باورچی سے  
کہ وہ بھی بیمار ہو گیا تھا اور کچھ صحت ہو چلی تھی کھانا طلب کیا وہ بھی کاکو شت نہیں کھا  
کہتے ہیں کہ وہ تانا کا کھانا ہے اور گائے کا گوشت نہیں کھاتے ہیں۔ کیونکہ  
کا نفسی کونفیس صاحب کہتے ہیں کہ تو محتسب بل کو مت مار یہ کچھ دہم نہیں مگر بڑی  
خیال ہے۔ بڑی نیک حرامی کی بات ہے کہ وہ جانور جو غلہ پیدا کرتے ہیں اور زمین  
کو چرتے ہیں مارے جائیں بھیمہ صاحب دودھ نہیں پیتے اور نہ دودھ کی

شکائی بلیٹ وغیرہ لکھتے ہیں اسکے جواب میں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ اسوجہ سے نہیں ہے کہ وہ بد مذہب ہیں کیونکہ بہت لوگ جو بد مذہب نہیں ہیں دودھ نہیں پیتے اور مقام منکو ریاح کے بد مذہب لوگ دودھ نہیں پیتے۔ اگر چیمہ صاحب بد مذہب تو نہیں مگر شک ہے کہ وہ اسلئے درجے کے بد مذہب ہونگے +

جب اڈنکو سمندری بیماری سے صحت ہوئی وہ زیادہ تر صحبت میں شریک ہونے لگے اور گفتگو کرتے تھے۔ جب ہلوگ سنگا پور سے روانہ ہوئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی شخص کے سر سے بوجہ اتر گیا۔ مگر معلوم ہوا کہ چیمہ صاحب کہ اطمینان ہوا کہ وہ ایک عرصے کے لیے اپنے ملک کے لوگوں سے جنکو صورت دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے جدا ہو گئے۔ اب وہ بخوبی گفتگو کرتے تھے اور جو گفتگو اڑنے ہوئی اور جب قدر ہم لکھ سکے البتہ بیان کرینگے۔ اسقدر لکھنا ضرور ہوا کہ منہ پٹیر الا با سٹر صاحب کو عجیب عاقل آدمی پایا کہ صرف دو سال کی محنت میں خوب تفہیم زبان منڈیرن کے جو چیمہ صاحب بولتے تھے ہو گئے بلکہ کبھی کسی بات کو اڑنے مگر نہ پوچھتے تھے مگر کمالی خوش نصیبی معلوم ہوئی کہ ایسا عمدہ ذریعہ گفتگو کا اس کفنیو سیکین عمدہ دار کے ساتھ گفتگو کرنے کا ملتا تھا +

چیمہ صاحب زیادہ تر گفتگو اپنی فتح کی نسبت ہنگام فساد و لوہے کو انگ ٹینگ کیا کرتے تھے اڈنکا بیان ہے کہ ان باغیوں کا کوئی سرغنہ تھا اور اڈنکا کام اصل شیع اور لوٹ مار کرنے کا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ منہ ایک لاکھ آدمی سے زیادہ قتل کروائے مگر سب کو نیست و نابود نہ کر سکے۔ وہ تعداد اسوجہ سے بیان کر سکتے ہیں کہ اڈنکو ایک نقشہ رپورٹ کا پیکین میں بھیجا پڑتا تھا کہ اسقدر باغی قتل ہوئے۔ قانون عام چین کا یہ ہے کہ کوئی شخص بلا وارنٹ خاص یا دھاکہ قتل نہیں ہو سکتا ہے مگر یہ ایک خاص امر تھا اور اڈنکو ایک حکم عام عطا ہوا تھا کہ قتل کریں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص بغیر ہارسے لاسٹے کے قتل نہ ہوتا تھا۔ یہ دستور تھا کہ پہلے روکڑائی اوس مقام کے مالک کے سامنے ہوتی تھی اور پھر بعد

صاحب حج کے رو برو پھر غنٹ گورنر صاحب کے ساتھ اور وہ شیعہ صاحب کے رو برو پیش ہو کر اسکی نسبت حکم صادر ہوتا تھا۔ صاحب موصوف کا بیان ہے کہ مہنے بہت کم آدمیوں کو ربا کیا اور اگرچہ کئی بار اسے سوال ہوا کہ تعداد اونکی کقدر ہے مگر جواب نہ مل سکا صرف اسقدر جواب دیا کہ وہ عمدہ شہادت پر بری کیے گئے تھے۔ مہنے اسے پوچھا کہ آیا آپ نے کبھی سیکو بلحاظ اسکی کم سنی یا عورت ہونے خواہ نیک چلن ہونے کے بری کیا یا نہیں جواب دیا کہ مہنے مجرم کو کبھی نہیں چھوڑا +

مہنے پوچھا کہ کس قسم کی شہادت قبول ہوتی تھی اور پھر پنے جواب دیا کہ ہماری جاسوس مقرر تھے اور انکے پروسیون سے خبر ملتی تھی۔ مہنے پوچھا کہ ایسی شہادت غیر مستبر تھی اور اندیشہ رشوت خواہ بدعت کا نہ تھا۔

جواب غیر ممکن ہے اونکو ہمارا خوف تھا اگر ایسا ثابت ہوتا تو اونکی جرور لوٹ کے مستوجب سزا ہوتے سوال کیا تم ایک لوگو کو ہر سے عورت اور لڑکوں کو مار ڈالتے + جواب - نہیں +

سوال - کیا اس قسم کا مقدمہ اکثر طور میں آتا تھا +

جواب - کبھی کبھی۔ اگر اونکی لغویابی ثابت ہوتی تھی تو ہم انکے سر کوٹا ڈالنے سے ڈھتے اور انکے بال بچوں کو ضعیف سزا دیتے تھے +

جب پوچھا کہ قیدی صاحبان انگریز کی نسبت سلوک کیسا ہوا اونھوں نے بان ہوں میں مال دیا بلکہ جب زیادہ اس بارہ میں ذکر کیا گیا اونھوں نے کہا کہ وہ لوگ کبھی ہمارے سامنے پیش نہیں ہوتے تھے۔ پھاٹک کے قریب جانب کی قبر گاہ میں جان ملعون دفن تھے اوس میں دفن ہر سے تھے اور اونکی قبریں پر نشان رہتا تھا جس سے منور زبان کے حکام اونکا نشان دے سکتے ہیں۔ مہنے اس بیان کی ایک نقل اسپارکس صاحب کے پاس بھیجی کہ شاید اس سے مامون صاحبوں کا جوہر کھلا کر اڑا لے گئے تھے تاہم اسکا کچھ صحابہ کی صداقت کی نسبت کچھ لکھنا ضرور نہیں ہم اونکی روئے ملکونی کا حکم سے جو اجڑ چکی ہیں اس سے آئی اس سے صاف ہو کر زین چھائی گئیں مگر انہیں نکالی نہ گئیں +

ہم کو پھیمہ صاحب کا مذہب دریافت کرنے کا شوق تھا اور ہم نے اس سے یہ بھی نہایت کیا کہ اگر مذہب کا نفیو سیکس صحیح ہے کیوں لوگ قوم بدہ کے نہیں تسلیم کرتے ہیں۔  
 انھوں نے جواب دیا کہ مذہب سچا ایک ہے مگر اوس میں کسی شوشے راستی کے گئے ہوئے  
 ہیں مذہب کا نفیو سیکس اور بدہ ایک ہے مگر مذہب بدہ بہت عرصے بعد مذہب کا نفیو سیکس  
 کے نزدیک مذہب بدہ چین میں تھا حالانکہ لوگوں کو اس کی تیز فہمی تھی۔ قوم کا نفیو سیکس  
 کو مذہب بدہ میں تیز نہ تھی +

سوال :- اگر مذہب بدہ صحیح ہے تو کیوں اس وقت میں اس کا استعمال نہ ہوا اس کا جواب  
 پھیمہ صاحب نے دے سکے اور بہت آزرہ معلوم ہوئے بلکہ زیادہ گفتگو کرنا  
 منظور نہ کیا +

مسٹر وید صاحب نے چند کاغذات پھیمہ صاحب کے گرفتار ہوتے وقت  
 ان کے مکان سے پائے گئے اور نے پوچھا کہ آپ آگے کی واردات اور حادثے کا  
 حال پہلے سے دریافت کر سکتے تھے۔ انھوں نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ ہم نے کہا  
 کہ دریافت ہر سب سے کہ ایسے کاغذات ایسے کاغذات میں سے برآمد ہوئے ہیں لیکن  
 انھوں نے انکار کیا۔ ہم نے اسے کہا کہ ہم افسوس کرتے ہیں کہ ان کاغذات کا ترجمہ  
 ہوا اور رپورٹ ہوئی ہے انگریزی حاکموں سے کہ یہ کاغذات آپ کے ہیں۔ انھوں نے

جواب دیا کہ ہم کو اپنی سرکاری کام سے فرصت نہیں رہتی تھی ہم اس کو کب بنائے +  
 ہم نے اسے استفسار کیا کہ آیا چین کے لوگ اس پر اعتبار کرتے ہیں انھوں نے جواب دیا  
 کہ بعض اعتبار کرتے ہیں اور بعض نہیں۔ ہم نے پوچھا کہ اس میں آپ کی کیا رائے  
 ہے انھوں نے جواب دیا کہ کبھی ہم اعتبار کرتے ہیں اور کبھی نہیں۔ قوم انگریز ہم  
 نہیں مانتی لہذا ہم اس کو سمجھا نہیں سکتے ہیں +

ہم نے جواب دیا کہ ہلوگ بھی یہ رکھتے ہیں یعنی عاقل ایک کیفیت خاق کے لیے کرتے ہیں  
 شاید اس طرح چین میں بھی ہوتا ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ ان کی قدر اس طرح

چین میں بھی ہوتا ہے۔ چونکہ ملکوتیین تھا کہ کاغذات ملے تھے ہے پھر اس کا ذکر کیا  
وہ برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ ملکوتی سرکاری کام سے ملت نہیں ملتی ہے ہم کو ملکوتی  
مصرف ہو سکتے۔ ان صبح ہے کہ جادوگر ہمارے پاس بھیجے جاتے تھے مگر ملکوتی  
سرکاری کام سے ملت نہ ہوتی تھی۔ ان کاغذات کے ملنے سے ملنے لوگوں کو یقین  
ہو اس لیے کہ آپ نے اور نہ کہ اعتماد پر کاغذات کے بچانے کے لیے مقابلہ نہیں کیا ایک  
سوال ہے اور کیا کیونکہ ملکوتیین تھا کہ پھر ایسا ذکر اونسے نو سکے گا۔ ادھون نے  
اس سوال کے جواب میں کہا کہ سرکاری امور میں ایسی چیزوں کا کیا کام ہے ؟

لاٹ پادری صاحب دکتوریانے بعد ملاقات بھیجہ صاحب کے ایک بائبل اور چند  
چھوٹی نہ سہی کتابیں زبان چین میں لکھی ہوئیں کاغذ میں لپیٹ کے کپتان بروکر صاحب  
کے پاس اس دعوے سے کہ وہ بھیجہ صاحب کی تذکرین بھیجیں ادھون نے  
کہا کہ عرصہ ہوا جب میں نے بائبل پڑھی تھی اور کپتان بروکر صاحب سے درخواست  
کی کہ ان کتابوں کو بہتر موقع کے لیے ادھار رکھیں مگر یہ بہتر موقع کبھی نہ آیا۔ مسٹر  
الاباٹر صاحب نے پانچویں روز ملکوتیوں کے سفر کی کتابیں نکال کر ان میں سے  
ایک پیش کی اور بھیجہ صاحب سے اسے لی ادھون نے اسے کھولا اور پھر  
غرا کر اسے بند کر دیا۔ مسٹر الاباٹر صاحب نے تجویز کیا کہ ان کتابوں کو ان  
کتابوں کے ساتھ جو بھیجہ صاحب کے والد نے اس کے لیے بھیجی تھیں رکھ دیں  
ادھون نے جلد سے سمجھنے کا کیا اور کہا کہ کپتان صاحب کی الماری میں رکھ دو۔ مسٹر  
الاباٹر صاحب ان کو پھر اولٹ کر دیکھنے لگے بھیجہ صاحب نے آزدہ ہو کر  
کہا کہ اگر آپ ان کتابوں کو بدستور نہ رکھ سینگے تو ہم اپنے ہاتھ سے رکھیں گے۔  
ناچار الاباٹر صاحب نے ان کو ادھار کر اسی لفافے میں رکھ دیا پس یہ کتابیں  
مثل اور کتابوں کے اس شخص کے لیے ڈال رکھی گئیں ؟

اسی طرح جواب وہ دیتے ہیں جب کسی بحث میں پڑ جاتے ہیں اور چارہم ہمیشہ ان کو  
بلا فراغت چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنے شغل میں مصروف ہوں سنتے تھے پھر دنیا یا شری نازکیا

نکال کر اپنے دوست سیم را دورا جی ہارنڈیان جمع کر کے رکھنا یا اپنے کھانے کے  
 نسبت حکم دینا یا کپتان صاحب اور دیگر افسروں سے کہنا کہ اگر آپ جاری مٹھائیاں  
 نہ کھاویں گے تو سب خراب ہو جاوینگی۔ وہ کبھی پڑھتے نہیں ہنیں اور شاذ و نادر سوال  
 کرتے ہنیں اور انھوں نے قوم فرنج کی نسبت سوال کیا کہ وہ لوگ کثرت سے کافی پیتے اور  
 شراب بناتے تھے اور جو احوال ان کی نسبت سنا دوس سے مضامند معلوم ہوئے۔  
 ان کو غشی معلوم ہوتی تھی کاٹن صاحب ڈاکٹر جاز کو اپنی ادویہ کا صندوق و کھانے  
 سے۔ ان کو اس کا بھیجہ صاحب کے والد نیم طبیب تھے اور ان کا علم طب انگریزی  
 میں بڑا شوق ظاہر کرتا تھا۔ مسٹر کاٹن صاحب نے اونسے پوچھا کہ آیا چین میں  
 لاش بھاڑ کر ڈاکٹر تعلیم پاتے تھے اور انھوں نے جواب دیا کہ ہاں اس کی اجازت نہ تھی  
 تھے کما کہ ولایت میں بھی اسکے یہی طریقہ تھا اب ایسے ڈاکٹر سے جس نے لاش بھاڑ کے  
 علم طب نہیں سیکھا علاج کرنے میں تامل ہوتا ہے۔ جب منہ ایسی وجہ بیان کی کہ  
 جہلوگ سونے کی قلعین استعمال کرتے تھے اور کما کہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ قیمتی تھیں بلکہ  
 اس باعث سے کہ وہ خوب جھکتی ہنیں یہ سکر وہ نہایت بری طرح سے منہ سے اور ان کے  
 طرح بطر حکے سنہ سے ایک علامت نفرت کی معلوم ہوتی تھی اور گویا اس طرح سے تو بہت  
 پکارتا ہو۔ جب مسٹر انا با مسٹر صاحب نے کما کہ کلکتے میں آپ کو اخیر بادشاہ ہند  
 کا مفید ملے گا بھیجہ صاحب نہایت نفرت سے منہ سے اور جب منہ سے  
 کما کہ اگر بال عوض کلکتے کے ہم لوگ انگلستان جاتے ہوتے تو ہمارا سفر قیام صرف ۴۴ ہزار  
 میل کو ہوتا اور ہر مقام پر جہان جاز ٹھہرتا ایک انگریز گورنر اور انگریز گورنر سے اور انگریزی  
 جہد ملتا یہ سکر وہ تو بہت پکارتے لگے +

ہم لوگوں نے ایک دن اونسے پوچھا کہ اونسے کے نزدیک چین اور انگریزی چال چین  
 میں کیا فرق تھا اور انھوں نے جواب دیا کہ انگریز لوگ ہمیشہ سب کام کرنے کے لیے تھے  
 ہوتے ہنیں اور چین میں ضرورت تعلیم کی ہوتی ہے انگریزوں میں یہ خصلت اچھی ہوتی ہے  
 اور چینوں کی یہ خصلت کچھ بری نہیں ہے +



اونھوں نے ایک مرتبہ تواریخ ہند سے واقف ہونے کی خواہش ظاہر کی اور یہ نہیں بتلایا کہ یہ امر نہی سبب سے تھا یا صرف ملک کا حال دریافت کرنے کے لیے۔ مسٹر الہا با سٹر صاحب نے کہا کہ ہم ایک مختصر تواریخ آپ کو پیکر سنا دیں گے اگر آپ چین کی چارون پاک کتابیں پیکر پیکر سنا دیں گے پیکر شک ہوگا کہ اگر ہندوستان کی تواریخ اولوں کو شانی جاتی تو صاحب موصوف کے کچھ مفید مطلب ہوتی۔ فرض کیا اگر ہم اون سے کہتے کہ ڈیڑھ سو برس گزرے مغل کی سلطنت ہندوستان میں تھی جس میں گاہ گاہ فساد اور بلوں سے خلل ہوتا تھا۔ صاحب موصوف مثل بڑی قوم ناولی چین کے ہیں یعنی لیت لول کرنے کا بڑا شوق ہے چارون پاک کتاب چین کے پڑھنے اور احوال ہند کے سننے کو مسٹر الہا با سٹر صاحب سے عرصے تک ٹالے آئے +

میں نے اس سے ذکر کیا کہ شنکا کی کا حصول گھر خزانہ شاہی میں مبلغ ڈوبائی کروڑ میں داخل کرتا ہے اونھوں نے ٹالنا چاہا اور جواب دیا کہ اچھا ہے۔ مجھے کہا کہ اس سے بادشاہ کو بڑا فائدہ ہوتا اونھوں نے جواب دیا کہ سرکاری خزانے میں کچھ کمی نہیں ہے مجھے اخبار پیکر گزٹ پیش کیا اور اون سے کہا کہ بادشاہ کی راے اس بارے میں متفرق تھی اونھوں نے یہ شکوہ دے ہون کیا۔ میں نے اس سے ذکر کیا کہ بادشاہی نوج جو بالفعل چیکیا ناگ فو پر قابض تھی اپنا خور و نوش شنکا کی کے محصول سے چلاتی تھی اونھوں نے کہا کہ اسکا حال پیکر معلوم نہیں اسی جہاں ہی صوبے میں ہیں میں نے اس سے کہا کہ ایک ذرا سی راہ و رسم میں ترقی آمدنی خزانہ شاہی اور رعایا کے چین کی مقصور ہے وہ اس بارے میں متفق ہوئے ایک مرتبہ آمادہ تقریر ہوئے اور کہنے لگے کہ چار بندر گاہوں کے کھول دینے سے حوصلہ بڑھ گیا اور حوصلہ کا بڑھ جانا بڑے عجب کی بات تھی۔ اگلے زمانے میں غیر ملک کے لوگ اچھی گھڑیاں لاتے تھے اور ابکی گھڑیاں خراب تھیں آگے ایک اچھی گھڑی ہمارے پاس تھی وہ جاتی رہی اور اب جو گھڑی ہے وہ ہمیشہ بے حرمت رہتی ہے ہے پھلا اون کو زمین نشین کرنے کو کہ یہ بات نابوٹ پر منحصر ہے مگر جواب اسکا غراٹا +

مبض اوقات پہنچے تھے کہ کیا کہ افیون کی نسبت ذکر کریں مگر ملکی امور میں اونسے ذکر کرنا فضول ہے وہ صرف ذکر کرنے سے منحرف ہوتے ہیں بلکہ جھوٹے بولتے ہیں اور شخص اس امر کو خیال کرتا ہے کہ یہ کیسے بڑے عمدہ دوا ہیں اور اتنا لٹو بولتے ہیں نہایت برہم ہوتا ہے مگر اس قدر یاد رکھنا چاہیے کہ چین میں جھوٹائی کی نفرت کا لحاظ نہیں ہوتا ہے \*

یہی صواب کی عادت تھی کہ جب کوئی امر غیر معتبر سمجھا ہونے لگا تو اسے ماری یا غرائے مگر اوکو مطلق تامل نہوتا تھا آدمی کو جھوٹا بناتے ہوئے ۔ دو ایک مرتبہ اونھوں نے بہت بڑی طرح جھوٹا کیا دو ایک باتوں میں بعد پوچھنے سوال نسبت اس امر کے جو ہار پر واقع ہوا تھا ۔ صاحبان انگلیز جو اونکے ہمراہ تھے اوکو کمال بھیر متی معلوم ہوتی تھی اس طرح سمجھتے ہوئے سے اور وہ لوگ اوسکے متعلیٰ نہو سکے بلکہ اونسے کہا گیا کہ میں بڑی بھیر متی ہوتی ہے اونھوں نے جواب دیا کہ ہم آپ کو ناراض یا بھیر مت نہیں کرتے بات اتنی ہے کہ آپ کہتے ہیں ہاں ایسا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ نہیں ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ وہ خود جھوٹ میں گرفتار ہونے کی اور سیدھے پروا کرتے تھے جیسے کوئی بازی کھیلنے وقت پکڑا جاتا ہے \* جب میں نے اونسے کہا کہ افیون پر محصول لینے کی واسطے اشتہارات جاری ہوئے ہیں اونھوں نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہے مجھے اوسکی نقل پیش کی اونھوں نے کہا کہ یہ ہمارے صوبے سے باہر ہیں ہم اونسے واقف نہیں ہیں ۔ مجھے کہا یہ بات سن کر کھو افسوس ہوتا ہے کہ اعلیٰ درجے کے چین کے حکام اشتہارات بلا واقفیت پادشاہ کے جاری کر کے حناج طلب کریں اونھوں نے جواب دیا کہ غیر ممکن ہے ہمارے اونسے پوچھا کہ آیا یہ روپیہ سرکاری خزانے میں جاتا یا تغلب ہوتا تھا اونھوں نے جواب دیا کہ چین میں ملازم سرکار کبھی روپے کا تغلب نہیں کر سکتا تھا ۔ ہمارے چھہ قطعہ اخبار یکین گزٹ کے پیش کیے اور انہیں جو کیفیت تغلب کی وجہ تھی دکھلائی اونھوں نے کہا کہ یہ ہماری مملکت کے اندر نہیں ہے ہمارے پوچھا کہ یہ امر کوئی نگر تھا کہ وہ ملازم قلیل تنخواہ پاتے تھے زر خطیر پیدا کرتے تھے اونھوں نے جواب دیا کہ کسی ملازم نے بہت روپیہ پیدا نہیں کیا تھا \*

منہ ویس صاحب کی مثل گنگا ڈوم تواریخ میں پڑھ سنا یا کہ بادشاہ کی آمدنی کیا تھی اور  
ڈیوگ ہو صاحب نے کس قدر پیدا کیا یعنی پندرہ کروڑ والے۔ اونھوں نے فرمایا کہ یہ  
ہمارے آگے کا ذکر ہے نہ

وہ کبھی آرزو نہ ہوتے تھے جب تک کسی سرکاری کاغذ سے جھوٹے بنائے جاتے تھے  
اور ہم بلا تعزیت پکین گزٹ کے کبھی اون سے بحث نہیں کرتے تھے۔ وہ سرکاری کاغذ  
کو جھوٹا نہیں کہتے تھے۔ حقیقت میں دلچسپ معلوم ہوتا تھا اس شخص کا دیکھنا اور  
ماز می ۲۵ سال اور خوب آگاہ ہونے سرکاری ملازمتوں کی بذاتیوں سے اور باوصف پیدا  
کرنے اس قدر روپیہ اور جمع کر دینے کو بھی ہو قلا صاحب میں اور پھر یہی بیان کرنا کہ چین کے  
مبشریٹ راضی نہیں تھے اور اسکو اس رہتی کے ساتھ ظاہر کرنا کہ کوئی دلیل بطلان کی  
اوسکے سامنے کارگر نہ ہو سکتی تھی۔ ایسے امور میں بھیہ صاحب کا ذکر کرنا محض  
فضول تھا تاہم کیفیت دیکھنے کے قابل تھی کہ ایسا چین کا حاکم ادھر سے ادھر تا  
کو بلا لحاظ اس امر کے کہ ایسی لغو گفتگو کرنا بڑے شرم کی بات ہے اور لگتا تھا کہ

ہلوگ بلا مراحت بی آف بنگال کی طرف سے نکل گئے پچھوہ صاحب کا بیٹ درست  
تھا اور وہ پھر اور گفتگو کرنے کو مستعد تھے ایک امر میں بلا عذر وہ گفتگو کرتے تھے یعنی  
میری عمر ۲۵ سال کی ہے اور کہتے ہیں کہ اوسکے باپ ایک عمدہ وارہین جنگی عمرہ سال  
کی ہے اوسکے باپ سکریٹری بورڈ آف وار کے تھے اور وہ خود اس بورڈ کے پریسیڈنٹ  
ہیں اوسکے باپ اس عہدے پر ۱۴ سال رہے اور اب پینشن لی ہے۔

اونھوں نے تمام عہدے جن پر وہ مقرر رہے تھے بیان کیے اور انکی تفصیل  
بہت طویل ہے اوس میں سب قسم کے پولیٹیکل اور جردیشل عہدے شامل ہیں۔  
وہ بیان کرتے ہیں کہ پہلا عہدہ اونھوں نے صرف امتحان دینے  
سے حاصل کیا۔ یہ سنکر منہ مفصل نسبت اون امتحانوں کے دریافت  
کرنا شروع کیا کیونکہ اسکی نسبت احوال بہت کم کسی مقام پر نوکر ہوا ہے لہذا  
اوسکا پوچھنا فرض ہوا۔

صاحب موصوف نے چار درجے حاصل کیے اور امتحان دیے ۳ مین کامیاب نہیں ہوئے اور ۴ مین کامیاب ہوئے تھے اخیر امتحان مین اذکی تعریف اس قدر ہوئی کہ وہ نمبر ۲ پر آئے اور دار السلطنت کے گویا دوسرے حاکم متصور ہوئے \*

وہ کہتے ہیں کہ پہلا امتحان بابت چار قدیم کتاب چین کے ہوتا ہے یہ امتحان کسی جزو شہر مین ہوتا ہے اور دوسرا خاص دار السلطنت مین۔ پہلے روز ۴ پاک کتابوں مین امتحان ہوتا ہے دوسرے روز پانچ متفرق زبانوں مین میرے روز امتحان تواریخ چین مین ہوتا ہے۔ مہنے پوچھا کہ آیا تواریخ منکوزیا خواہ تبت خواہ جیبان مین سوال نہیں ہوتے ہین اونھوں نے جواب دیا کہ صرف تواریخ چین۔ مہنے کہا ایسا سنا ہے کہ علم و ہنر بھی ایکٹھا پڑتا ہے واسطے روکنے دریاؤں کے اونکے حلقہ کے اندر۔ اونھوں نے جواب دیا کہ ہلوکون کو صرف واقفیت علم ٹپے ناؤلی سینے سچے ہنرمین ضرور ہے \*

سوال۔ کیا نسبت علاقہ داری چین کے غیر ملکوں کے ساتھ اور کیفیت تجارت وغیرہ مین کچھ امتحان نہیں ہوتا \*

جواب۔ نہیں صرف سچی واقفیت حالات گذشتہ مین ضرور ہے \*

تیسرے درجے کا امتحان پکیں مین ہوتا ہے اور ۹ روز تک رہتا ہے اور شل دوم درجے کے ہے حرفت اسمین زیادہ لیاقت مطلوب ہے چوتھے درجے کا امتحان بھی پکیں مین بادشاہی کوٹھی کے اندر بادشاہ کے روبرو ہوتا ہے اور اوس امتحان کے سوالات مین ممبران کالج بان لین لیوان یعنی فارٹ آف پسل مدد دیتے ہین۔ یہ امتحان بھی فوروز رہتا ہے اور اوس مین تمام کتاب مین قدیم مذہب کا نفیو سکیں پر مشتمل ہین مذہب بدہ اور ناؤا مشتبہ ہین۔ اس امتحان مین سرکاری ضابطہ بول چال تحریر مین بھی امتحان ہوتا ہے غالباً سرکاری ضابطہ تحریر نے لیاقت تھمہ صاحب کی ظاہر کی تھی۔ اونھوں نے پارکس صاحب اور بورنگ صاحب کو بڑی لیاقت کے ساتھ لکھا مگر لاڈلہ لکھن صاحب اور مسٹر ریڈ صاحب اور بارک گراس صاحب کو لکھا اوس وقت مین کچھ خوش فوجی مین ظاہر ہوتے تھے۔ مہنے اس نے پوچھا کہ آپ زبان کسج عرصہ جا رہا مال تاکہ تھے

آپ نے کوئی امتحان چین کے قانون میں دیا تھا۔ جواب نہیں۔ ہننے نے کہا ہے کہ صرف ہلوگوں کو مذہب مادی میں واقفیت ضرور ہے \*

سوال۔ آپ نے چین کا قانون کبھی نہیں سیکھا۔ جواب نہیں

سوال۔ آپ نے کبھی چین کا قانون نہیں پڑھا۔ جواب نہیں

سوال۔ کیا آپ کو چین کا قانون نہ پڑھنے سے کچھ وقت نہوتی تھی۔ جواب نہیں

سوال۔ غالباً آپ کے پاس عمدہ سکریٹری مدد کے لیے تھا۔ جواب بعض وقت تھے اور بعض

وقت نہیں۔ ہننے اور نے پوچھا کہ آپ کوئی ایسے بھی لوگ ہیں جو قانون سیکھتے ہیں۔ جواب ہاں

وہ لکھ جاتے امتحانوں میں بر نہیں آتے ہیں وہ قانون سیکھتے ہیں اور بعض اوقات ہلوگوں

کے سکریٹری مقرر ہوتے ہیں۔ پھر یہ پوچھا کہ آپ اپنے سکریٹریوں کو کیا تھراوتیے ہیں

جواب۔ ایک سوئیل ماہروہی بیٹے ۴۴ پونڈ۔ سوال ہوا کہ کونسی میں بھی پیدا کرنے ہیں

جواب۔ ہاں تین سو سے چار سو ٹیل تک پھر سوچ کے کہا نہیں ۲۰ سے ۲۵ ٹیل تک مگر

پہلا تخمینہ صحیح تھا دوبارہ بات مخفی کرنے کے لیے کہا \*

آپ ہمارے اشتیاق کو معاف فرما دینگے ہاں لحاظ کہ ہلوگ نسبت اون امور کے جو بالکل

عجیب ہیں دلالت میں سوال کرتے ہیں۔ کیا واقفیت چارپاک کتابوں اور پانچوں زبانوں میں

کانہی ہے بلا واقفیت اور کسی کتاب کے واسطے کسی عمدہ سرکاری کے۔ جواب شروع طنت

چین سے یہی چار کتابیں مقدم سمجھی گئی ہیں۔ جب پوچھا کہ جو وقت کوئی کسی عمدے

پر مقرر ہوتا ہے کوئی کتاب قواعد اپنے کار متعلقہ کی نہیں پڑھتا۔ جواب دیا کہ اسے

درجے کے افسرانے سکریٹریوں سے پڑھوا لیتے ہیں۔ تب ہننے ایک کتاب زبان

منکیٹو اڈٹھا کے پوچھا کہ آیا وہ اوس زبان کو لکھ خواہ بول سکتے تھے۔ جواب نہیں۔

سوال۔ زبان کانٹن کی جانتے ہو۔ جواب نہیں \*

نتیجہ یہ آپ اپنے وطن میں ہوئی کی زبان بول سکتے ہیں۔ جواب نہیں۔ ہننے مثل اپنے

مورث اسے کے پسکین میں تعلیم پائی اور زبان پسکین کی بول سکتے ہیں \*

اس محل گفتگو کی نسبت کہ لکھنا ضرور نہیں ظاہر اس گفتگو سے صاف خبر ملتی ہے نسبت

کئی احوال کے جواب بھی تک نہیں لکھا گیا ہے۔ اب باقی رہا دریافت کرنا اس امر کا کہ ٹاولی جسکے مطابق افسر ہدایت پاستے ہیں کوئی لفظ صحیح زبان انگریزی میں ڈھونڈتا جس سے اسکے معنی ظاہر ہو سکیں بحث ہے۔ اب ہم صرف اسقدر تفسار کرتے ہیں کہ آیا ٹاولی کوئی ایسا علم ہے جس سے کوئی افسر دیانت وارد ہو شیار اور لائق ہو سکتا ہے۔ واسطے جواب اس سوال کے ہم نا حق اور لاحاصل انگریزی کتابیں جنہیں چین کے علون کا ذکر ہے ڈھونڈتے ہیں۔ اون چاروں پاک کتابوں میں مطلق واضح نہیں ہوتا ہے کہ اوسین کون علم و فن ہے۔ ہم نے لائن جیمز اکنگ کتابوں کا پڑھا مگر وہ اوسقدر فہمید میں نہیں آتے جس طرح کہ علم الجبرہ کے حسابات کی علامتیں اور شخص کے سامنے جوار نے واقع نہیں ہے +

ہم کو کہہ شک نہیں ہے کہ سمجھنے کے قابل ہے اور کوئی لائن چین کا طبیب اوسکو سمجھا سکتا ہے چین کے لوگ واقفیت علم حیوانات کو بڑا بہاری علم سمجھتے ہیں۔ ہر چین کا آدمی جو قلی مزدوروں درجے میں زیادہ ہوتا ہے کوشش کرتا ہے کہ ٹاولی زبان بولیں کہ خواہ مش کے طریق پر نہیں بلکہ تو قیر اس زبان کی سمجھ کر۔ ہنہ پچھہ صاحب ہے پوچھا کہ ٹاولی کے کیا معنی ہیں۔ جواب جو کرنا مناسب ہے وہ ٹاولی ہے اور جو کرنا غیر مناسب ہے ٹاولی نہیں ہے۔ کیا اس سے بہتر کوئی معنی نہیں ہیں۔ ٹاولی میں سب شے میں انداز اسکے معنی بھی شامل ہیں۔ سوال کیا ٹاولی خدا کی نسبت کھلاتی ہے +

جواب کمی ٹاولی ہیں ٹاولی آسمان کا ہے ٹاولی زمین کا ہے ٹاولی آدمی کا ہے +

سوال کیا یہ متفرق ٹاولی ہیں +

جواب نہیں یہ سب جزو ایک ٹاولی کے ہیں +

سوال آپ ہکو بتائیں کہ آسمان سے اور ادا سے کیا مراد ہے +

جواب جب آفتاب نکلنا ہے گری ہوتی ہے +

اور آسمان سے تعلق رکھتی ہے۔ ٹین سے مراد آسمان گرا اسکے معنی شاگنی مینی روح بلند بھی ہے

کیونکہ اونکا نام کہ کوئی سے استعمال کرنا نہیں لازم ہے پس ہلوگ اونکی سکونت بھی جو کہ ٹین لینے

آسمان میں ہے بیان کیجئے ہیں +

سوال - ایک چین کے فوجی نے لفظ میں جو استعمال کیا تھا کیا وہ بھی کوئی لفظ چین کا ہے؟

جواب - چین کی زبان میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔

سوال - ابھی آپ نے لفظ شانگ ٹی کا استعمال کیا اس سے کیا مراد ہے؟

جواب - اس لفظ میں تنازع واقع ہے یعنی شانگ ٹی ہے مگر ٹشن شانگ ٹی نہیں کیونکہ بہت سے ٹشن ہیں؟

سوال - کیا شانگ ٹی اور ٹاؤلی میں باہم تعلق ہے؟

جواب - جب آپ شانگ ٹی کا ذکر کرنے ہیں گویا ٹاؤلی کا بھی ذکر کرتے ہیں شانگ ٹی اور ٹاؤلی ایک ہیں؟

سوال - کیا ٹاؤلی انسان ہیں؟

جواب - جب کوئی چیز اس کے مطابق ہوتی ہے وہ مثل انسان کے مقصور ہو سکتا ہے ورنہ؟

حرف ایک امر قاعدہ کا ہے۔

سوال - آیا اسکی کوئی صورت شبہت ہے؟

جواب - کوئی شبہت نہیں ہے۔ متفرق لوگوں کی رائے اس بارے میں ہے۔

سوال - کیا لوگ ان صورتوں کی پرستش کرتے ہیں؟

جواب - ہاں

سوال - کیا شانگ ٹی کی کوئی ظاہر شکل ہے؟

جواب - شانگ ٹی بنتا ہے ان اور یانگ ٹی باہمی سے جسطرح قاعدہ مرد و عورت کا ہے۔

اسکی ظاہر کوئی شکل نہیں ہے اور نہ کسی شبہت میں وہ کبھی ظاہر ہوتا ہے؟

سوال - کیا قبل وجود ان شانگ ٹی کے آدمی موجود تھے؟

جواب - ہاں موجود تھے؟

سوال - اسکا کوئی ثبوت ہے؟

جواب - لوگ ایسا بیان کرتے ہیں اور کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

سوال - کیا شانگ ٹی کا فنیو سکیں ہیں؟

جواب - کانفیو سکیں ان کا ذکر کرتے ہیں مگر کچھ شرح نہیں ہے۔ شانگ ٹی ٹاؤلی ہیں؟

سوال - اسے کون ہیں - باہمی یا شانگ ٹی؟

جواب - ٹایچی ہین \*

سوال - عرض کیا روح اعلیٰ دنیا سے پیدا ہے \*

جواب - ہاں

سوال - ٹایچی کیونکر پیدا ہوئے \*

جواب - وہ خود بخود پیدا ہوئے \*

سوال - کیا ٹایچی کوئی شکل ہے \*

جواب - اس کی شکل مربع درجوں میں تقسیم ہے یعنی مرد و عورت \*

سوال - کیا کسی نے ٹایچی کو دیکھا ہے \*

جواب - نہیں \*

سوال - آپ کیونکر جانتے ہیں کہ وہ اس شکل کا ہے \*

جواب - لوگ اس کو اس شکل کا ظاہر کرتے ہیں \*

سوال - کانفیو سکن مذہب سب قیاسی ہے کچھ ظاہر نہیں - طلباء کانفیو سیکس

تصور کرتے ہیں پیدائش اشیاء ناپید دنیا سے - اس طرح مذہب ٹاؤسٹ اور

بدھ اور کانفیو سکن اسم ظاہر ہوا ہے \*

جب جیھو صاحب پورب کی جانب منہ پھیرے رہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی

یا خدا کی پرستش کرتے ہیں - وہ نب دنیا کو اس کی خوبصورتی میں تصور کر رہے ہیں -

جسم زیادہ اس حال سے واقف ہوا جانتے تھے \*

سوال - اگر کوئی شخص ٹاؤلی گفتگو کر سکتا ہے اور جب اس پر عمل نہیں کرتا کیا اس کو

کوئی سزا عطا ہوتی ہے \*

جواب - ایسا آدمی بہت خراب کہلاتا ہے \*

سوال - کیا شانگ ٹی اس کو سزا دینگے \*

جواب - آسمان کی بات کیونکر معلوم ہو \*

سوال - ایک مثل کانفیو سیکس صاحب کی آپ کو یاد ہے جاکھی سپہ کر جیا تم جابو گے



کہ لوگوں کے ساتھ کریں ویسا ہی تم اوسنے بھی کرو +

جواب - یہ کانفیو سیکن ٹاؤلی ہے - ہم صحیح کلمہ مندرجہ چاروں کتاب کو اس وقت بھجولے جاتے ہیں - ہماری غریب ٹاؤلی میں زیادہ تر قریح سکے ساتھ ہے کہ ہر ایک سے ویسا ہی سب کچھ کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے کریں کیا آپ کی کتابوں میں نیکی کا ذکر نہیں ہے +

جواب - ہاں +

سوال - نیکی کیا ہے +

جواب - اگر آپ چاہیں کہ لوگ آپ کو پیار کریں آپ بھی اوندکو پیار کریں اور اگر آپ چاہیں کہ آدمی آپ سے نفرت نہ کریں آپ بھی اوسنے نفرت نہ کریں +

سوال - کیا وہ مثل کانفیو سیکن جسکا اوپر ذکر ہوا امتناع کرتی ہے کہ مجرموں کو سزا دینا ٹاؤلی میں ایسا فاشا نہیں ہے - کیا بدلائینا بجا نہیں ہے +

جواب - ہاں +

سوال - کیا اس ٹاؤلی سے خراب آدمیوں کو جرات بکاری کرنے کی نہیں ہوتی ہے +

جواب - ٹاؤلی کی دقتیت سے زیادہ تر امر تہتر متصور ہوتا ہے +

سوال - کیونکر +

جواب - جملوگوں کی غرض ہے کہ ٹاؤلی سے زیادہ تر واقعہ ہونا لازم ہے +

سوال - کیا خونریزی و ڈاکہ زنی و زنا کا چاروں کتابوں میں امتناع ہے +

جواب - صاف نہیں مگر ٹاؤلی سے مراد یہی ہے +

سوال - پس اگر یہ قانون عمل میں ہے پھر کیونکر اس قدر لوگ سزا بیاہ ہوتے ہیں +

جواب - نیک آدمی زیادہ نہیں اور سب کوئی نیک ہونہیں سکتا ہے +

سوال - ابھی آپ نے ذکر نیکی کے بارہ میں کیا کہ وہ ٹاؤلی میں ہے آیا یہ نیکی باطنی ہے یا ظہار بھی ہوتا ہے اس نیکی کا +

جواب - ٹاؤلی نیکی ہے اور نیکی ٹاؤلی ہے +

ظاہر اچھہ صاحب ان سوالات کے جواب سے جواد کو پہلے دلچسپ معلوم ہوتے

تھے تھک گئے تھے اور اب اسکا ذکر کرنا ضرور پڑا بعدہ کئی باوجود نے ذکر کرنا چاہا مگر انھوں نے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ مخبر ہم لوگوں کو دنیا مناسب بنانا +

ایک دن بعد گفتگوی اول کے نہنے پھر اون سے اسطور پر ذکر چھیڑا کہ اگر آپ کی مرضی سے اہل ذریعہ کا مٹن سے نکالنے نہیں گئے تھے تو پھر کسکی مرضی سے +

جواب پادشاہ اور لوگوں کی مرضی سے +

سوال - آپ اون دو طریقہ وصول و خراج کو جو شنگائی اور کانٹن میں جاری ہیں جانتے ہیں اور کچھ اس بارہ میں بیان کر سکتے ہیں +

جواب ہم کچھ نہیں جانتے ہیں +

نورین روضا نے سفر سنگا پور سے ہلوگ داخل ساندھ میڈس ہوئے اور ایک ناخدا لیکر برابر چلے گئے دوسرے روز صبح کو دریا سے ہنگلی میں پہنچے منہ جاہا کہ بھیم صاحب کو قوم ہنود کے مذہب کی باتوں میں بھلاؤ اور حقیقت میں وہ یہ احوال منکر حیرت میں ہوتے تھے +

دوسرے روز صبح کو بھیم صاحب اوترے اور قلعہ نورٹ ولیم میں سکونت پذیر ہوئے یہ شخص پھر وطن کو رزمہ نہ جاسکا اور قلعہ میں مر گیا اور اسکی لاش بڑے جہوس کے ساتھ صندوق میں بند ہو کر روانہ ہوئی چین کے علمائے امسکے دفن کرنے سے انکار کیا اور ایسا سماعت میں آیا کہ بہت روز تک جہاز پر رکھی رہی اور انکا ملازم ممتد لاش کی حفاظت کیا کرتا تھا نقطہ



شیدیه مجید صاحب اسیریل کشتی چین







تصویری آثار کتب





بنالرائی کی — ایرو جہاز کا حال — سر جان پورنگ صاحب کی تجویز — کانٹن مین  
عداوت کا جاری ہونا — دعویٰ استحقاق شہر کے انڈر جانیکا — چھمہ صاحب کے  
یامن کا توپ کے گولوں سے اڑا دینا — نتیجہ اوسکا — امریکا کے صاحبزوں کے  
جھنڈے کی ہتک کرنا — کوٹھی گودام کو پھونک دینا — اوس مقام کو چھوڑ دینا  
کیفیت : الات ماہ فروری ۱۹۴۷ء — امور مذکورہ صدر کے کرنیکا کیا نتیجہ ہوا —



کیفیت نفاق ملکی جو چین کے کسٹرن چھمہ صاحب کے ساتھ بمقام کانٹن ایم  
شروع برسات ۱۹۴۷ء میں ہوا اور جسکے باعث سے خاص شن یعنی صاحبان انگریز  
بغرض تصفیہ اوس نفاق کے اور اگر ممکن ہو واسطے زیادہ بڑھانے علاقہ داری انگریز  
کے ساتھ اوس سلطنت کے بھیجے گئے اوسوقت کا حال سب پر روشن ہے  
لہذا اب کچھ ضرورت نہیں کہ اوسکی نسبت مفصل بیان کیا جائے خواہ اوسکی رویداد  
پر تمہید ہو +

نتیجہ اون نفاقوں کا اور جو تاثیر اون نفاقوں کی ولایت میں ہوئی یا باعث آغا مقدمہ  
ایرو جہاز کے تھی اور اگرچہ یہ مقدمہ اتفاقی ہوا تھا مگر بڑا انقلاب کل سلطنت چین میں ہوا



اور وہ دیوارین جو بغض و عداوت باہری آمد و رفت و نیز اطمینان لڑائی پھیم کے لوگوں کے  
بنی ہوئی تھیں شکست ہوئیں +

اگرچہ جو حاکمین از جانب سلطنت چین ہوئیں لائق لحاظ کے نہیں مگر جو تدبیرین کہ  
صاحبان انگریز نے واسطے السدا کے کہیں آئندہ تحریر ہو گئی اور اسی باعث سے  
لارڈ ایلچن صاحب کو بحوری خلافت ہدایت جو لارڈ پامرسٹن صاحب نے ملت  
ہوس آف کانسن میں کی تھیں عمل کرنا پڑا پس واسطے واضح ہونے مفصل کیفیت کے  
کہ صاحب ملٹی کنٹر کو کیسی مزا حمت آتے ہی ملتی لازم ہے کہ جو دو دروایتیں دریا  
کانٹن پر قبل اونکے پہونچنے کے گذرین بیان کریں اور اوس سے ظاہر ہو جاوے گا  
کہ چین کے لوگ اور علی الخصوص کانٹن کے لوگ کس قدر ضعیف انگریزوں کو لحاظ  
کرتے تھے اور کیسا نقصان انگریزوں کا ہوتا تھا اور ولایت کی علاقہ داری غیر ملکوں  
سے کس قدر ناقص تھی +

تاریخ ۸۔ اکتوبر ۱۸۴۰ء کو ایک صاحب انفسر چین چند چینی لوگ ہمراہ لیکر ایر و جاپر  
چڑھ آئے اور اوسکے جھنڈے کو اوکھاڑ ڈالا اور چینی ملاح اوس پر نوکر تھے اوکو  
زبردستی پکڑ لے گئے یہ جاز حسب قانون ہانکا ناگ ۱۸ ماہ کے لیے دینے پر مجبور تھا  
اوسکے حکم امتناعی پر لحاظ نہ کیا اور منظر ہوسے کہ یہ جاز چین کا ہے کاغذات متعلقہ اس  
جاز کے صاحب کانسل کے پاس تھے مگر زیادہ ایک عرصے سے ہو چکا تھا کہ میعاد مقرر  
اس جاز کی نقصانی ہو چکی تھی +

مسٹر پارکس صاحب نے دلیل کی کہ حسب فہم اولی قانون کے چونکہ یہ جاز زر القضا  
میعاد سے دیا میں تھا لہذا مستحق خلافت کے ہے اور فی الفور ایک چھٹی مسٹر میچ صاحب  
امپریل کنٹر کو باطلاع اس واردات کے لکھی اور درخواست کی کہ جو کچھ قصور اودن لوگوں سے  
جو گرفتار ہو گئے ہیں ہوا ہوا و سکی تحقیقات کیجاوے اور اس سبقت سر جان ہونگ صاحب  
اور کموڈور الیٹ صاحب کو بھی اس حال سے اطلاع دی جو خطوط مسٹر میچ صاحب  
کے آئے انہیں انہوں نے صاف انکار کیا کہ یہ جاز صاحبان انگریز کا نہ تھا اور

اور سکے چند طوح جہازی داکو تھے اور وعدہ کیا کہ ۱۹ آدمیوں کو بخیر گزرتا رہے گا واپس بھیجیں گے +

مشتر پارکس صاحب کو ہدایت ہوئی تھی کہ پچھلے صاحب سے معذرت تحریری طلب کریں اور جو چین کے لوگ گرفتار ہو گئے تھے وہ واپس ہو دیں اور بندہ یوہ صاحب کانسل کے حکام انگریز کے حوالہ ہو دیں۔ پچھلے صاحب نے اصرار کیا کہ یہ جہاز غیر ملک کے صاحبوں کا نہ تھا نہ کوئی جھنڈا اوپر نصب تھا اور کسی حکام کو چین کو لایا نہ تھا کہ کوئی کشتی غیر ملک کی گزرتا کرے اور غیر ملک کے صاحب جہاز اس امر کے نہیں ہیں کہ کسی کشتی کا ٹھیکہ چین کے لوگوں کو جو جہاز بناتے تھے دین +

اس درمیان میں سر جان بورنگ صاحب نے پچھلے صاحب کو چٹھی لکھ کر دھکی لکھی کہ ہم جہازی حکام کو اس واردات کی اطلاع کر نیگے اور بطور انتقام ایک کشتی یہ سمجھ گئے کہ وہ چین کی ہے گرفتار ہوئی مگر پیچھے سے معلوم ہوا کہ وہ کسی سوداگر کی تھی + تاریخ ۱۵۔ اکتوبر کو پچھلے صاحب کو اس کشتی کے گرفتار ہونے کی اطلاع مشتر پارکس صاحب نے دی اور لکھا کہ ایک جہازی فوج لب دریا کے قلعوں کے پاس متعین ہے +

تاریخ ۲۱۔ ۱۔ مذکور کو مشتر پارکس صاحب نے حسب ہدایت مشر پچھلے صاحب کو چٹھی لکھی کہ اندر ۲۲ گھنٹہ کے جن امور کی نسبت لکھا گیا تعمیل نہ ہوئی تو ہم ۱۲ روزہ سیر کر نیگے باعث اس دھمکی کے ایک گھنٹہ قبل انقضا سے میعاد مقررہ کے ۱۲ آدمی واپس بھیجے گئے مگر کوئی انسر براہ اونکے نہ آیا اور نہ کوئی چٹھی معذرت کی آئی +

مشتر پارکس صاحب نے پچھلے صاحب کو پھر لکھا اور جب کوئی جواب نہ آیا صاحب موصوف نے قتل چٹھی مرقومہ ۲۱۔ ماہ مذکور واسطے ملاحظہ سب صاحبان غیر ملک کے بھیجی اسی روز مشر پچھلے صاحب نے جواب بہ شرائط مندرجہ چٹھی سابق بھیجا اور شکایت سوداگر کی کشتی گرفتار ہو جانے کی لکھی۔ تاریخ ۲۲۔ کو مشتر پارکس صاحب نے پچھلے صاحب کو چٹھی سابقہ جواب لکھا اور شب کے وقت بذریعہ سر کپولر اطلاع عامہ دی کہ یہ مقدمہ جناب ملکہ معظمہ کے جہازی انسر واسطے کے سپرد ہوا ہے +

اسی مضمون کی خط کتابت درمیان میجر صاحب اور سر جان بورنگ صاحب کے ہوئی۔ اس درمیان میں سر جان بورنگ صاحب نے حسب صوابدید اوٹرمل سیمور صاحب کے تجویز کیا کہ شہر کانٹن کے قلعوں پر قبضہ کر لیں۔ چنانچہ تاریخ ۲۳۔ اکتوبر کو اوٹرمل سیمور صاحب نے چارلب دیہ کے قلعوں اور قلعہ نامی ملنہم اور کیو کو پر بلا کی طرح کی فراہمت اور زبان جان کے دخل کیا اور معرفت کانسل یعنی سردار کے میجر صاحب کو اطلاع اپنے پہونچنے کی دی اور کہا کہ تا وقتیکہ جو نقصان ہوا ہے وہ رفع نہ کر دیا جاوے گا ہم قلعوں اور سرکاری مکانات اور سرکاری جہاز پر حملہ کیے جاوینگے۔ میجر صاحب نے نہایت ناراضماندی کا جواب دیا۔ دوسرے روز قلعہ برڈس نسٹ اور شا پر بلا فراہمت و خیل ہوئے اور واسطے حفاظت گوراموں کے تدبیریں کی گئیں اور امریکا کے لوگوں کے مال کی حفاظت کے لیے امریکا کی افسر و جہازی ملاح متعین ہوئے \*

تاریخ ۲۵۔ کو جزیرہ اور قلعہ وچ فالی نامے پر بلا فراہمت دخل ہوا اور وہ سب مقامات جن پر پہونچے تھے پناہ اور حفاظت کی تھی دخل میں آئے تو بھی مطلب نہ حاصل ہوا۔ تاریخ ۱۸۔ نومبر شہر کے چھٹی میں صاحب اوٹرمل لکھتے ہیں کہ چونکہ پناہ کی جگہ میں شہر کی ہم لوگوں کے دخل میں درمیان ہو گئے ہیں کہ اب بھی صاحب کی کشتی ہم لوگوں کے تابع ہو جاوینگے اور ہم نے پارکس صاحب کو ہدایت کی کہ میجر صاحب کو چھٹی لکھکر اطلاع دے کہ جو وقت وہ امور متنازعہ طے کیا چاہیں حسب دلخواہ ہمارے طے کریں تب ہم لڑائی سے باز آوینگے مگر جواب آیا وہ حسب دلخواہ تھا +

واضح ہو کہ صلح کرنے کے عوض ساڑھے ۱۲ بجے اسی روز ایک فوج نے حملہ کیا اور زیادہ فوج سرکشی پر تیار تھی مگر کانسل پارکس صاحب اس وقت اس مقام پر نہ تھے اور فوج کو ہٹ جانے کی ہدایت کی اور انہوں نے نہ مانا تب جہازی گورون نے جو سخت حکم کپتان پن روز صاحب کے تھے انکو ہٹا دیا اور ۱۲ آدمی زخمی اور ہلاک ہوئے۔ دوسرے روز میجر صاحب نے چین کے سکھ گھروں کو بند کر دیا +

پس یہ سب تدبیریں سختی کی بغیرض مجموع کرنے صاحب امپیریل کیشن کے کہ بغزت و حرمت  
 باہم صلح کر لیں لا حاصل ہوئیں اور واضح ہوا کہ اس خفیف و زحمت کو اونہوں نے  
 ہر طرح نامنظور کیا اور انکو صاف ظاہر ہو گیا کہ اس سے زیادہ کچھ اذ نہیں کر سکتے ہیں  
 تاریخ ۲۰ مئی ۱۸۵۷ء صاحب کو ایک دوسری چٹی اڈمرل صاحب نے اس نمونے  
 لکھی کہ ہم سر جان بوزنگ صاحب کے ساتھ اتفاق کرنے ہیں واسطے تعمیل کروانے  
 شرائط صلح نامہ کے جو عرصے سے فلان ہو رہی تھیں کہ یہ موقع معقول تھا اور اس لیے  
 پہلے علاوہ مطالب سابق کے مٹریا رکس صاحب کو ہدایت کی کہ یہ چٹی لکھیں +  
 اس چٹی میں طالب دیگر تھے یعنی استحقاق سب غیر ملک والوں کے لیے  
 شہر کانٹن میں اڈ حکام کے پاس جانے کا۔ ابھی تک امرتزارہ مرمت ہی تھا کہ  
 آیا چین کی گورنمنٹ گرفتار کرنے کی کشتی کی جو چند شرائط سے تھی مجاز تھی نہیں  
 قبل اسکے یہ امر ایسا خفیف تھا کہ یہ حاکم کیا عجیب تھا جو آخر میں صلح کر لیتا مگر اب وہ  
 کمزوری دل کی رنج ہوئی اور نفیشت نسبت ایک اور غور طلب کے ہوتی جو عرصہ قدیم  
 میں تنازعہ ہو چکا تھا اور بسکی نسبت چین کے حکام سابق نے چند در چند لڑائیاں کیں  
 اندفع پائی۔ اس اتفاقی امر کے تجویز ہونے سے صاحب حاکم چین کے دل میں  
 جو شبہ انگریزوں کی نسبت بھرے ہوئے تھے ظاہر ہوئے اور جو گمان بجا اوں کو  
 نسبت انگریزوں کے ہوا اشتہار ذیل سے جو انہوں نے کانٹن کے باشندوں  
 کے درمیان جاری کیا واضح ہو گا +

چونکہ ان انگریز جاہلون نے حیلہ لبوے کرنا شروع کیا ہے اور انکی اصل غرض یہ ہے  
 کہ شہر کے اندر آمد و رفت کر سکیں جو امر خود صاحب گورنر جنرل بہادر نے بعد سماعت عدلہ  
 تمام باشندگان کانٹن کے ۱۸۵۷ء میں نامنظور فرمایا اندا اوں لوگوں کو اپنی حرکتیں  
 جان تک وہ چاہیں کرنے دو فقط

پس پھر صاحب کا دماغ سے چند زیادہ ہوا جس سے ہم لوگوں نے عرصہ ۱۲ مئی کا  
 ہوا کہ اسے لکالا تھا۔ اس عرصے میں اس نے ہم لوگوں کی پھیلی چٹی کا جواب نہ دیا

تب ایک بجے دیکو اوکا مکان توپ کے گولوں سے اور ناما شروع ہوا پہلا گولہ اچانک  
کے گولے کی توپ انکا وٹرناسے سے چلا گیا اور اسی توپ سے برابر شام تک  
گولے پانچ خواہ ۱۰ منٹ کے عرصے کے بعد چلا کیے ایکس دوسری توپ باراکوٹا نامے  
سے گولے فوج پر جو ہاڑ پرتھی گو صاحب کے قلعہ اور شہر اور سلفرنڈی کے چھوڑے  
چلا کیے۔ پس این وجہوں سے یکھ صاحب نے اشتہار جاری کیا کہ جو کوئی انگریز کو  
مارے فی سر ۳۰ ڈالر انعام پادے گا +

دوسرے دن دوپہر سے شام تک گولے اوپر اون مکانات کے آہستہ آہستہ چلا کیے جو  
قلعہ فوج خالی کے مقابلے میں واقع تھے اور وہاں کے باشندوں کو اطلاع دی گئی کہ  
وہ مکانات کو چھوڑ دیں۔ صاحب امپیریل کمنڈر کا یا مین کنارہ دیا سے قریب بیٹھ  
گریز پتھا۔ تاریخ ۲۹۔ کی شام کو وہاں تک صاحب اڈمریل اور چند جہازی گورونکی  
رسائی ہوئی۔ چین کے لوگوں نے فرامحت کی اور ۳ آدمی انگریزی مارے گئے  
اور اگھائل مہرے۔ تین دن تک برابر توپیں شہر پر چلا کیں اور اکثر مکانات ترقی  
کے آگ لگ کر جل گئے اگرچہ قصد آفتھا۔ تاریخ یکم نومبر کو اڈمریل صاحب نے  
یکھ صاحب کو پھر چٹھی لکھی جسے جواب اپنی بے قصوری کا لکھا اور کوئی وجوہات  
صلح کی نہ کی۔ اڈمریل صاحب نے اس چٹھی کا پھر جواب لکھا اور وہاں سے  
پھر جواب بشرائط چٹھیاں سابقہ آیا +

تب اڈمریل صاحب نے پھر لڑائی شروع کی اور بغرض حفاظت کو دام چند  
مکان چین کے لوگوں کے گردا دیے اور سرکاری کوٹھیاں کئی روز تک برابر  
آہستہ آہستہ توپ کے گولوں سے اور لائی گئیں اور قلعہ فرخ خالی پر داخل کیا اور توپ  
ماری کوٹا نامے سے ۲۳ کشتی لڑائی کی اور لائی گئیں صاحبان انگریز کی طرف ایک شخص  
مارا گیا اور ۴ آدمی گھائل مہرے۔ ایک اور چٹھی صاحب کمنڈر کو لکھی ان چٹھیوں کے  
بار بار لکھنے سے اڈکو غور ہوا اور اسی وجہ سے وہ ایسا جواب لکھا کیے اور سخت  
تذہیریں واسطے بدلا لینے کے کیں۔ چونکہ اس کے پاس نہ تو فوج تھی اور نہ جہاز کہ جسے

انگریزوں کا مقابلہ کر سکتے تھے اور وہ ایسی سب سے ترتیب دوڑا کر تے تھے جو نہایت وقت کی تھیں۔ انگریزی جہاز انگریزوں کے گولوں سے بچے اکثر رات کو اور نہ چلے بھی ہو رہے اور مسافروں کے جہاز اور صاحبان غیر ملک کی کشتیوں پر گولیاں چلائی گئی ہیں \*  
کوئی ناگوانی واردات جو امریکا کے جھنڈے پر ہو وہ باعث اسکی تھک تصور نہ ہوتے  
یعنی اکثر لب دیا کے قلعوں سے جہان فرجین بھر قائم ہوئی ہیں بطور انتقام گولیاں  
اور جھنڈے کی طرف گئی ہیں۔ کموڈور ارم سٹرانگ صاحب نے جو متعلق  
یونائیٹڈ اسٹس جہاز کے تھے ان قلعوں کو فتح کر کے چھوٹک دیا۔ پس یہ معاملہ  
یمان ختم ہوا۔ ڈاکٹر پارک صاحب کی رائے جو تھک جھنڈے کی نسبت ہوئی  
تھی اسکا بدلہ بخوبی لیا گیا پس پھر کھیکہ صاحب سے خط کتابت شروع کی \*  
اس سے ظاہر ہو گا کہ انگریزی اور یونائیٹڈ اسٹس کے تدبیروں میں کس قدر فرق تھا  
اگرچہ صورت مقدمہ کی ایک ہی تھی \*

اس درمیان میں چند اور قلعہ نامی گرامی گرائے گئے تھے ہو تو اور کانٹن کے  
سرداروں نے سر جان بورنگ صاحب اور اڈمرل سمیور صاحب کو چھٹی لکھی  
اور جواب اسکا پایا۔ تاریخ ۱۷۔ کو سر جان بورنگ صاحب کانٹن میں پہنچے  
اور تاریخ ۱۸۔ کو صاحب اسپرل کمشنر سے خط کتابت شروع کی \*  
اڈمرل صاحب کی تحریر مرقومہ ۲۴۔ نومبر ۱۸۵۷ء سے ظاہر ہے کہ جو توپیں قلعہ  
فوج فالی میں تھیں اونسے اونھوں نے گولیاں سرکاری کوٹھیاں واقع شہر تاتار  
پر چلائیں گرد و پر کو بامید جواب چھٹی جو سر جان بورنگ صاحب نے بنام صاحبان  
کشنر بدزحمت ملاقات شہر میں بھیجی تھی موقوف کین اور اس چھٹی میں یہ بھی لکھا  
تھا کہ اگر ملاقات منظور ہے تو آپ ہمکو لکھیں ہم لڑائی موقوف کریں دوسرے روز  
جواب انکاری آیا۔ پس اب ہشتاد ہفت سال سے سر جلی صاحبوں کے ہوا ڈالر  
سے اضافہ ہو کر ۱۰۰ ڈالر تعین ہوا۔ تاریخ ۲۲۔ کو فرانس کے صاحبوں نے  
جھنڈا اپنا کانٹن سے اٹھایا \*

تاریخ ۳۔ دسمبر کو قلعہ فروغ خانی جس پر چین کے لوگوں نے قبضہ کر لیا تھا آسانی  
 فتح ہوا اور آدمی مارے گئے اور کئی ہلاک ہوئے دوسرے نذر ایک جمع اور ایک صاحب  
 جاز مارے گئے اور گاہ گاہ گوئے شہر میں آئیے۔ تاریخ ۴۔ کو اڈمرل صاحب  
 لکھتے ہیں کہ موقع فوری ہوئی کہ جدو بہرین ہوئی تھیں اوپر کامیاب ہوئیں تو اور تھیں  
 کہ دوسرے روز چینی لوگ تمام غیر ملکی گودام کو جلا دیں۔ اڈمرل صاحب چھی مرقومہ  
 ۲۹۔ دسمبر ۱۹۵۷ء میں تحریر کرنے میں کہ چونکہ ہم لوگوں کا کائنات میں مقیم رہنا نہایت  
 ضروری تھا اور اگر جگہ ارباب کی گئی تھیں سنہ تدبیر کی کہ گودام کے باغیوں کو ہم گھیر لیں پس  
 تاریخ ۱۔ کو اڈمرل صاحب نے گھیرنے کی تدبیر کر کے ۲۳ سو آدمی واسطے حفاظت  
 کے متعین کیے +

چونکہ بھید صاحب کو کس قدر کامیابی حاصل ہوئی وہ زیادہ تر بہت سے اپنے طریقے پر  
 لڑائی میں شغول ہوئے تاریخ ۲۳۔ کو مسٹر کوپر صاحب کو مقام دھامپو سے بھگا  
 لے گئے۔ تاریخ ۲۴۔ کو خپٹی کے جاز و دولٹس تھیں نائے کو چین کے لوگوں نے  
 گرفتار کیا اور گیارہ آدمی مارے اور ان کے سر کاٹ کر لے گئے جو ضلع مقام ہانگ  
 کے مقابلے میں تھا وہاں کے چینی لوگوں نے راج کا فروخت کرنا انگریزوں کے پاس  
 موقوف کیا اور ایک اور ضلع کے مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ جو لوگ غیر ملکی صاحبوں کے  
 نوکر ہیں وہ لوگ نوکری سے دست بردار ہوں۔ چھٹی واسطے روکنے تجارت کے  
 اور بوجہ انعام کہ جو شخص سر کاٹ لاوے گا انعام پادے گا جاری ہوئی +

تاریخ ۴۔ جنوری کو چین کے لوگوں نے جاز جو متصل قلعہ مکو واسکے تھے اڈمرل صاحب  
 اور چند ڈوٹنگ جہاز میں تھے دو دو رہے اور غریب ایک جاز انگریزی چھوٹنے کی  
 کل سے چھوٹنے کو تھے۔ چونکہ تاریخ ۱۲۔ فوری کو یہ خبر سنیں گئی کہ گودام کے باغیوں  
 پر حملہ کرنے کا قصد تھا انگریزوں نے قریب کے مکانات سب بھونک دیے +

ادھر یہ ہو رہا تھا کہ ایک گروہ ۵۹ نمبر فوج نے قصد کیا کہ شہر کی دہرے کے متصل جاوین  
 گروہ دہانے بھگا لے گئے اور چند آدمی ہلاک ہوئے

تاریخ ۱۸۵۰ء جنوری ۱۷ء کو اڈمرل صاحب نے تجویزی کی کہ گودام کے باہر اٹھنے اور قلعہ فوج خالی کو چھوڑ دین اور قلعہ مکووا اور بڑوس لسٹ مین رہیں اور جناب گورنر جنرل بہادر مہندس سے بذریعہ چٹھی مدد فوج پانچ ہزار آدمیوں کی مانگی۔ پیچھے سے تاریخ ۲۰۔ جنوری ۱۸۵۰ء کو بمبوری انجین قلعہ بڑوس لسٹ جو انجنوں نے مضبوط بنوایا تھا یہ بمبوری چھوڑنا پڑا اور فوج ہٹا کر پڑی اور اب داخل صرف قلعہ مکووا میں رہا۔

ایک مرتبہ یہ تجویز ہوئی کہ دیا کو بالکل خالی کر دیں اور اکثر مشیروں نے یہی رائے اڈمرل صاحب کو دی۔ غرضی قسمت تھی کہ بہتر صورتیں نظر آئیں اور اگرچہ چین کے لوگ برابر ہمارے نہایت وقت سے اس فوج پر جو مکووا قلعہ میں تخت حکم کشان بیٹ صاحب کے تھے کیا کیے زیادہ نقصان انگریزوں کو نہیں پہونچا۔ اس عرصہ میں ایک مرتبہ قصد ہوا کہ جس قدر صاحبان غیر ملکی ہانکاٹنگ مین ہوں ان کو زہر دیں۔

اس مفصل حال سے کچھ کیفیت لڑائی اور صلح کی جو دکھن طرف چین کے ماؤ فروری میں جاری تھی واضح ہوگی۔ انگریزوں کے ہونے کے چار مہینے بعد کہ یہ نصف صورت تبدیل ان حالات کی واضح ہوئی۔ شرائط صلح کی ملتوی رہیں اور لڑائی بدستور جاری رہی۔ پر جیسی آگے جاری تھی جاری رہی۔ چین کے لوگ بدستور انگریزوں کو جھگایا اور مارا کیے اور جہاز روک سکے اور جس قدر ممکن ہوا ستایا کیے۔ انگریز بھی چین کے لوگوں کا پیچھا کیے گئے اور جس مقام پر تھکے جاتے تھے اوسکو پھینک کر اور طرح بدلا لیتے تھے مگر کوئی ایسے طریقہ پر نہیں جس سے چین کے لوگوں کے دلیں انگریزوں کے فوج کا خوف ہو خواہ اون لوگوں کی دانائی پر لحاظ ہو سوائے اس لڑائی کے جو مقام فکشان کریک پر ہوئی اور کوئی لڑائی بہاری نہیں ہوئی۔

پس ہر گاہ جو نقصانی ہوا سچ صاحب کو اپنی تدبیروں میں تقویت ہوئی اور انگریزوں کو نہایت حقیر سمجھا یا مخصوص جب دیکھا کہ وہ لوگ مطلق قصد واسطے لڑائی کے نہیں کرتے شاید کسی زمانے میں جب سے کہ آمدورفت چین میں ہوئی انگریزوں نے ایسی عاجزی نہیں دکھائی مہنگی جیسی کہ اس وقت میں۔ اگر کوئی انگریز ہانکاٹنگ کی کسی دکان پر جاتا تھا



اوس پر شدت آواز سے کہے جاسکتے تھے اور فروتنہ ساتھ نہایت نفرت کے کہتا تھا کہ آپ کانٹن مین جا کر مال خریدیں۔ چھوٹے لڑکے تک جہاں کسی انگریز کو راہ میں دیکھو تو حقیر سمجھتے تھے اور اونکو ان بابہ کرکٹ کھانسی بہو تو اداؤں نہیں تھے بلکہ کانٹن مین نہ کہتے تھے اب لا حاصل ہے غور کرنا اس بات پر کہ آیا وہ جہاز ایزد اول مین انگریزی تھا یا چین کا یا اسکی نسبت عذر معذرت کرنا جو آٹھ مہینے گزرے طلب ہوا تھا واجب تھا یا نہیں خواہ گفتگو کرنا نسبت عدم تمیل شرائط ثانی جو زیادہ تر مشکل تھیں نسبت شرائط اول کے جسکی تمیل نہ کی۔ گورامون مین جو لڑائی کا مقدم تجویز ہوا تھا اور اسکا چھوڑ دینا نہایت بجا ہوا اور شاید اگر ہر دھس پر گولیاں نہ جلائی جاتیں اور ایک بار بخوبی لڑائی ہوتی تو نتیجہ صاحب کی عقل کھل جاتی۔ مگر یہ بھاری معاملے تھے ان مین کسیکو رائے صبیہ کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر یہ بات تو سب کے دل پر روشن تھی اور جو صاحب تازہ وارد ہوا تھا اسکو بھی یقین ہو جاتا تھا کہ اگر سطر حل کیفیت بدستور رہی تو نہ صرف نقصان تمام انگریزوں کا ہوگا بلکہ ہمیشہ دل اندیشے مین رہا کرے گا اور آؤ بلکون کی آمدورفت مین بھی خلل ہوگا بلکہ دربار پیکیں مین ہرگز آمدورفت نہ ہو سکے گی۔ اور یہ امر ہرگز ممکن تھا کہ اوپر ختمہ حساب دریائے کانٹن پر انگریزوں سے لڑتے ہوں اور اوپر دریائے پیہو پر ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاوے۔ اس عرصے مین اوڑاؤر امور بھی باعث زیادہ غور کے اس معاملے مین ہوئے جسکی نسبت آئندہ تذکرہ ہوگا۔ اسقدر احوال صرف اس غرض سے تحریر ہوا کہ جس مین پڑھنے والے کو ثابت ہو کہ کیا کیفیت چین کی تھی مہینے قبل ہم لوگوں کے پہونچنے کے تھی اور لارڈ ایلیجن صاحب کا واقف ہونا وہ ان کے لوگوں کے طریقوں سے اور کیا کیا مشکلوں کا انھیں سامنا کرنا پڑا نقطہ



## باب دوم

مقرر ہوا اور بھیجا جانا خاص تین یعنی صاحبان انگریز کا — ہندوستان میں غدر کا ہونا —  
 سنگاپور میں داخل ہونا — چین کی آبادی دوسرے مقام پر — وجہ ادنیٰ ناراضگی کی —  
 ان کا فائدہ آبادی کرنے کا — شاہ راہ پر جانا — کوٹھی دار ٹانگوں کے رہنے کی —  
 جزیرہ ملی میں شکار کا کھیلنا — پودوں کا لگانا — کیفیت جنگل کی — ٹیڑھا کا دن کا  
 حال — شیروں کا حملہ — کاشتکاری با فرط بڑھنا — شیر کے شکار کو جانا —  
 نہ کامیاب ہونا — مقام جو مور میں ہو چکا — جو مور میں ملی ٹاپو کے باشندوں کے  
 مکانات کا ہونا — جو مور کی کیفیت لائق تواریخ — ایک دلچسپ کھانا — سنگاپور  
 کو واپس جانا — اوسکا حال ترقی کا — اوسکی آئندہ کی امید —



باعث اس بے اطمینانی کے حال مکھن طرف چین کا جسکا تذکرہ باب گذشتہ میں ہوا ہے  
 شاید کہ عرصہ ۱۶ سال سے کید وقت میں اتنا چرچا شہر انگلنڈ میں چین کا نہیں ہوا جیسا  
 کہ شہنشاہ چین — پس پانچ ہزار سپاہ مع کل سامان لڑائی کے اوس مقام کے لیے  
 بھیجی گئی — ہر جازہ جو روانہ ہوتا تھا اوس میں جرنیل اور افسر جلیل القدر میدان کے لیے  
 روانہ ہوتے تھے — نہ صرف انگلنڈ نے تجویز کیا کہ ایک صاحب ہتھیار یعنی خاص  
 فائی گمشتر عدالت پکن کو بطور ایلمی کے بھیجیں بلکہ فرانس — روس — امریکا  
 نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی واسطے بھیجنے ایلمی کے خاص شہر چین میں +  
 پس اس سے واضح ہوا کہ سب متوجہ طرف چین کے ہوئے ہیں اور عجیب نہیں  
 کیونکہ صاحب شہر لندن کی تدبیر اور مہم کو عمدہ تصور کرتے تھے اگرچہ خود اوس  
 شہر میں موجود نہ تھے +

بسیار اویا لچہ یون کے ہلوگون کی قسمت اچھی تھی اور دریائی سفر کے وقت سے  
 محفوظ رہے یعنی اوس کی کپنی کے جاز پر سنوار ہو کر تاریخ ۹ مارچ ۱۸۴۰ء  
 کو جنگل میں داخل ہو کر وہاں سے ریل پر سوار ہوئے — اول مرتبہ تھاکر مسافر تھے

چین کو روانہ ہوئے تھے یہ صاحب نہایت قوی امید سے بھرے ہوئے شدت  
گمروں و عبا رمین جو اس وقت میں اورتی تھی روانہ ہوئے +

ہم لوگوں کو مطلق گمان تھا کہ اس عرصہ میں بلوے اضلاع مغربی و شمالی میں ہر لمحہ  
جسکے انجام اور نعل فرناک نظر آئے اور اسکا نتیجہ ہم لوگ بغور دیکھ رہے تھے اور  
انتظام اس ملک کا اس وقت میں بمقابلہ اوس بلوے کے جطرح ہوا مدافان میں مخالف  
ہو جاتی ہے نظر آتا تھا۔ جب ہم لوگ مقام گیل میں پہونچے جنرل اشبرنہم صاحب  
نے جو نبئی سے آئے اور کمانڈر انچیف پاس جو اس وقت چین میں موجود تھے  
جلتے تھے کیفیت غدر اضلاع مغربی و شمالی ہندوستان اور حال نا اتفاقی سپاہیان  
کا بیان کیا اگر جو ہم لوگوں نے اوس ظلم اور ہولناک خونریزی دہلی اور میرٹھ کا حال  
نہیں سنا تھا تو بھی کچھ کیفیت اس ضد کی سنی اوس سے یقین ہوا کہ جو امید بہتری  
چین میں آئے تھی اوس میں خلل ہوگا +

نام اون صاحبوں کے جو بطور اسپتال مشن یعنی خاص بھیجے گئے ہیں۔ ایل آف ایلمن اینڈ  
کنکارڈین صاحب کے ٹی ٹی کشر۔ ایٹ ڈبلیو اے بروس صاحب سکریٹری مشن ہوا۔  
مشر فائلڈ کرن صاحب۔ مشر جارج فڈر سے صاحب۔ مشر جی لاک صاحب۔  
مشر آرمارین صاحب میران۔ مشر لارنس ایفینٹ صاحب پراوٹ سکریٹری +  
برطین مشن پہونچنے کے چین میں مشر ٹی ایف ویڈ صاحب بطور چیف کے سکریٹری کے شامل ہوئے  
اور ماہ اگست میں ڈاکٹر ایم کے ساندرس صاحب آراین واسطے علاج کے شامل ہوئے۔  
ماہ اپریل میں مشر ایچ این بی صاحب ہمراہ مشن ٹنٹس کو گئے بطور اسٹنٹ سکریٹری اور ترجم  
حالات چیف کے۔ ماہ جولائی میں صلح نامہ ٹنٹس کا لیکر مشر بروس صاحب ولایت کو گئے اور  
آنریبل این جوسلین صاحب بجائے مشر کرن صاحب کے جنہوں نے ایک عہدہ پر مقام یورپ  
میں ترقی پائی بھیجے گئے۔ مشر مارن صاحب بھی ولایت کو واپس گئے اور بجائے مشر بروس  
کے مشر الفٹ صاحب قائم مقام سکریٹری ہوئے۔ ماہ ستمبر میں مشر لاک صاحب بھی بیاعث  
حالات طبیعت ولایت کو حیدپان کا صلح نامہ لیکر واپس گئے +

جبل اشترنم صاحب اور دوسکے ہمراہ کے صاحبان انگریز ہلوگوں کے ہمراہ سنگاپور  
 ٹاپو کو گئے اور وہاں سے وہ لوگ چین کو گئے اور لارڈ ایلچین صاحب یہاں  
 بانتظار کشتی شانن جو گورنمنٹ سے صاحب صبح کو ملی اور غریب پہونچنے والی تھی  
 اور ترپے اور کوٹھی صاحب گورنر اوس مقام میں ٹھہرے بغض دینے خوف آمد صاحب  
 ایلمی مسقدر بھاری اختیارات سے ایسے لوگوں کے دلیں جو ظاہر اشران و شوکت پر  
 زیادہ لحاظ کرتے تھے ہلوگوں کو ۳۳ سفٹے کا وقفہ ہوا۔ پس ٹھہرنا بجا نہ تھا۔ اور خبر جو  
 ہلوگوں نے گیل میں پائی تھی تصدیق ہوئی بیاعت درخوست مدولارڈ کنگ صاحب  
 اور لارڈ ایلچین صاحب نے پہلی نوج کیسپ کی جو مارشش سے سنگاپور کو پہونچی  
 اور چین کو جاتی تھی ادھر روانہ کی۔ اور اور وہوں سے بھی ہلوگوں کا سنگاپور  
 میں قیام کرنا خالی از فائدہ نہ تھا بلکہ وہ حسب مرادشن کے تھا۔ عرصہ چند سفٹے کا  
 گذرا کہ درمیان چین کے باشندوں کے جو مقام پنانگ اور ساروک اور سنگاپور  
 میں تھے ایسی حرکتیں ہوئیں کہ جو انگریز ہانکا نامک میں تھے اونکے مارڈالنے کا قصد  
 ہوا کہ ان سب باتوں سے شبہ قوی ہوا کہ یہ مشورہ فساد بڑھا کر حملہ کرنے کا ہے اور  
 یہ شبہ اکثر ان انگریزوں کے دلوں میں قوی تھا جو یہاں رہتے تھے اور صحبت  
 ارباب چین سے بخوبی واقف تھے اور جنکا دل اہل چین کے ظلم اور دغا بانی سے  
 ایسا رنجیدہ تھا کہ کوئی امر جو کسی ناواقف کی نظر میں بہتر معلوم ہو وہ لوگ اوسکو بہتر  
 نہیں سمجھتے تھے +

مگر سوائے تنازعہ شہر کانٹن کے ہر مقام پر کچھ نہ کچھ ایسی واردات ہوئی جس سے  
 رنج اور نفاق پیدا ہوا۔ بورنیو میں وجہ فساد درمیان چین کے لوگوں اور سر جس  
 بروک صاحب کے فروخت افیون تھی مگر اس مقام پر نفاق کل انگریزوں سے  
 تھا صرف راجہ اور اوسکے اہلکاروں سے تھا جنہوں نے چند عجیب عجیب قواعد  
 جاری کیے تھے اور یہ اسوجہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہاں کے چینی لوگوں نے  
 ہشپ صاحب سے درخواست کی کہ آپ ہلوگوں پر حکومت کریں +

اور جو نساو اسٹریٹ کے ٹاپوون میں ہوا وہ بیاعث ابرارے چند ایسے قواعد پولس کے  
تھا کہ غصے اون کے مذہب کی باتوں میں خلل پہنچا تھا اور یہ قواعد ایسی خرابی  
سے عمل میں آئے کہ جس سے چین کے لوگوں کے دلوں میں غصہ پیدا ہوا حالانکہ  
اگر وجہ جاری ہونے اون قواعد کی اون لوگوں کو سمجھا دیا جاتی تو وہ لوگ اپنے دلیں برا  
زمانے۔ بالفضل (سٹریٹ) چین کے لوگ سنگاپور میں رہتے تھے اور ایک بھی  
انگریز اون کی زبان سے واقف نہ تھا اور بیاعث نہ ہونے کسی شخص معقول مترجم کے وہ  
تبدیرات گورنمنٹ سے واقف نہیں ہو سکتے تھے اور اسی باعث سے جب کسی  
امر سے اونکو خلل پہنچتا تھا وہ لوگ نہایت برا سمجھتے تھے۔ اگر چین کے لوگ تحت  
گورنمنٹ انگریزی ہوتے اور مثل انگریز کے ہمیشہ جابہ رستہ تو بیشک یہ مفارقت جو دونوں  
قوموں میں اب ہے بالکل دور ہو جاتی۔ وہ چین کے لوگ جنکو فائدہ تجارت سے سنگاپور  
میں ہوا ہے اون لوگوں نے اس مقام کو ہر طرح آباد کیا اور ممکن نہیں ہے کہ یہ لوگ  
ہم لوگوں کا ساتھ دینگے چین میں تجارت روکنے کو جہاں سے اونکا اس قدر فائدہ ہوتا تھا +  
جو مسافر پہلے سنگاپور میں داخل ہوتا ہے وہ کوئی چیز اسکو زیادہ تر حیرت کی نظر نہیں  
آتی سوائے بھیڑ اور جاو اس شہر کے۔ ہر ٹرک پر غول کے غول لمبی دم اور چڑھے  
پا بچاے نظر آتے ہیں تمام شہر کے گلی کوچوں میں چوکھٹ پر طرح طرح کی تصویریں  
بنی ہوئی نظر آتی ہیں تاکہ اس علامت سے ظاہر ہو کہ یہ کسی چینی کا مکان ہے +  
علی الصباح سے آدھی رات تک آواز اور دھماکے تھڑھڑوں اور کھٹکھٹوں کی ہوا کرتی ہے  
اور درزی اور موچی اپنے اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں اور کاغذ منڈھی ہوئی لالیٹج چین  
عجیب عجیب تصویریں بنی ہوئی ہیں اونکی روشنی مکان کے اندر سے نظر آتی ہے اور  
آدمی آدھے ننگے پوشاک پہنے اور صورت زرد کیے ہوئے مشقت کرتے معلوم ہوتے  
ہیں۔ پس ایسے آدمی کہ جنکے دل عجیب عجیب خیالات اور شبہوں سے بھرے ہوئے  
ہیں راضی رکھنا اور اعتبار حاصل کرنا نہایت غیر ممکن امر ہے +  
اتفاقاً ہماری دعوت صاحبزادہ سردار مقام جو ہورنے کی اور ہم اونکے بیان مشرکین صاحب

اور اسکاٹ صاحب کے ہمراہ گئے اور ولان ابن چین کے لوگوں کی بہت ترغیب  
 زیادہ تر دیکھیں۔ ایک وقت سردار اوس مقام نے دعویٰ کیا تھا کہ ہمارا علاقہ کسی کے  
 تحت حکم زیر ہے گا اور اوس مقام کے سلطان نے اصرار کیا کہ اس علاقے میں دخل ہمارا  
 ہے چونکہ گورنمنٹ کو سردار کی بہتری ہر طرح منظور تھی اسلئے فیما بین سردار اور سلطان  
 موصوف کے ایک صلحنامہ تحریر کر دیا جسکی رو سے حکومت سردار صاحب کی بحال رہی  
 اور سلطان کے لیے سالانہ نیشن مقرر ہوئی اور اب دونوں صاحب سنگا پور میں رہتے  
 ہیں اور گاہ گاہ سردار صاحب خواہ اس کے صاحبزادے مقام جوہور کو چلے جایا کرتے  
 ہیں۔ یہاں ہم لوگوں کی بڑی خاطر داری اور خوب دعوت ہوئی چونکہ صاحبان سوداگر  
 نے دھوم کا کھانا اور نچا بابت خوشی آمد لارڈ الیچین صاحب بہادر کے کیا تھا  
 اس لیے تاریخ ۱۳۔ ماہ جون کو بہت دن چڑھے ہمارے صاحب میزبان  
 ایک گاڑی لیکر اور بہت عمدہ پوشاک پہنکے آئے اور ہم لوگ اپنی اپنی بندوبست لیکر  
 روانہ ہوئے۔ راہ میں عمدہ عمدہ بانس کے درخت اور بھول کے پتھر اور بنگلے صاحبان  
 انگریز اور ارمینی کے نظر آئے۔ آدھی دوپہر ایک پہاڑ باکٹ ٹامانا ہے  
 اور اگرچہ صرف وہ پانفونٹ لب دریا سے اونچا ہے تو بھی ولان کی آب و ہوا  
 کی بڑی تعریف ہے اور سنگا پور کی آب و ہوا سے نہایت بہتر ہے یہاں پر  
 کاشتکاری کی قدر ہے دو تین قطعہ کھیت میں اودکھ بویا ہوا ہے مگر اوس سے  
 بہت فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ گول مچ کی پیداوار میں بے شک کی قدر فائدہ  
 ہے اور جبکہ ہم یہاں سے مقام کراچی کی طرف روانہ ہوئے اکثر گول مچ کے درخت نظر آئے  
 چونکہ وہ دو کشتیاں جو دریا میں ہم لوگوں کے لیے کھڑی ہوئی تھیں کنارے بہت فاصلے پر تھیں  
 اور درمیان میں کچھ بے شدت تھی لہذا سوار ہونے میں وقت ہوئی آخر کار بے مشکل تمام سوار  
 ہو کر اوس پار سردار صاحب کے عمدہ بنگلے میں پہنچے یہ بنگلہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہے  
 سب دریا کی کیفیت بخوبی نظر آتی ہے۔ اس پہاڑ کے نیچے ایک گاؤں سیسوٹواٹی ہے  
 جسے صہین اکل چین کے باشندے ہیں اور کنارہ دریا سے کی قدر فاصلے تک آباد ہے

اس جنگل میں ہم لوگوں کے لیے بہت نفیس کھانا انگریزی طریقے پر تیار تھا اور یہ جنگل  
 واسطے رہنے اور بار بار کرنے سردار صاحب کے ہے۔ اسی مقام پر دریائے سیسودانی  
 سمندر میں داخل ہوا ہے اور اس کے کنارے پر بہت وخت گول مچ کے چین کے لوگوں  
 نے لگائے ہیں۔ یہ دیا کو گنگا پلائی سے جو سمندر سے ۳۰۰۰ فٹ اونچا ہوتا ہے  
 اور سردار صاحب نے یہ مقام گورنمنٹ کو واسطے ہوا غری کے دیدیا ہے مگر ابھی تک  
 گورنمنٹ کے تصرف میں نہیں آیا ہے اس مقام کو سنگاپور سے بسولیت خشکی تری کی  
 راہ سے پہنچ سکتے ہیں اور ایام گریا میں یہ بہت خوب جگہ واسطے صاحبان انگریز کے  
 ہے اور اگر ایک شکر بیان سے ملا کا مقام تک جو ۷۰ میل کے فاصلے پر ہے تیار  
 ہو جاوے تو تجارت بھی بخوبی ہو سکتی ہے۔ بالفضل بیان شکار بہت خوب ہے جو کوئی  
 شکاری ہندوستان کے جنگلوں میں شکار کھیل کر تھک گیا ہو میان آکر شکار کھیلے بڑے بڑے  
 جنگلی بیل اور بھیچہ اور اور جنگلی جانور بافراط میں اور شیر زن کا تو شمار نہیں۔ جلگہ اسطر  
 نہیں معروف ہوئے مگر جب تجویز اپنے صاحب مزبان کے واسطے ملاحظہ لیک گاؤں کے  
 جو دریا کے کنارے تھا روانہ ہوئے۔ شام کو ایک بڑے دیار پہنچے اور دو گھنٹے  
 میں اس کے پار ہوا اپنی ناو سے اتر کر پیدل طرف ٹبر اوڑھے گاؤں کے روانہ ہوئے  
 ہم لوگوں کو گول مچ کے کھیت میں جانا پڑا اور بجا جگہ لگایا گیا بعض درخت ایک  
 درخت گیسٹر نامے کے کھیت اور جھاڑیوں کے درمیان سے جانا پڑا ان جھاڑیوں میں  
 جھوٹے چین کے لوگوں کے اس پوشیدگی سے بنے ہوئے ہیں کہ قریب جانے سے  
 بھی کوئی تمیز نہ کر سکے گا کہ وہاں جھوٹے ہیں جا بجا دھواں نکلتا نظر آتا ہے اگر نزدیک  
 جا کر دیکھو تو کیا نظر آتا ہے کہ غول کے غول چین کے لوگ جھوٹے دیکھو اندر اسی گیسٹر درخت  
 کے پتوں کو پکا رہے ہیں جب عرق اوس میں سے نکلا تو سکھایا جاتا ہے اور اوسیکوہ لوگ  
 کھاتے ہیں سکھانے پر جطرح نکلا انڈین نہر مڑا ہے ویسا ہی یہ بھی ہوتا ہے مبد پکھنے  
 کے جو تپے نکلا وہ بطریق کھاد کے گول مچ کے کھیتوں میں پھینکے جاتے ہیں +  
 ہر سال ۳ خواہ ۴ مرتبہ گیسٹر کے درخت سے پتے توڑ کر جمع کیے جاتے ہیں اور بعد ازاں

کے وہ درخت بالکل بیکار ہو جاتا ہے۔ یہ تپے ولایت کو داسے رنگ کے بھیجے جاتے ہیں۔ اس جنگل کے درخت ماسقہ بڑے اور گھنے ہیں کہ دھوپ کی شدت سے میان بخوبی پناہ مل سکتی ہے۔ گر بڑے قصب کی بات ہے کہ اگر چہ کم سے کم دو سو تیس کے لکھے رکھے ہوئے ہیں اور اکثر اعلان میں سے بہت لمبے ہیں مگر صرف پانچ یا چھ اوہیں ہوتی ہیں سردار صاحب نے ہلو گون سے کہا کہ منے بالفصل تجارت لکڑی کی اس باغیچہ سے ترقی کی تھی کہ سب پرانے درخت جنگل کے کٹ گئے تھے۔ پس اب چند روز سے لکڑی کرن ہوئی ہے علاوہ اسکے تار کے مدھنوں میں اور اور بڑے بڑے جنگلی درخت نظر آتے اور بانس اور بید کے درخت بھی بکثرت پائے گئے۔ اکثر غواہ کے غول بندر شور و غل کرتے اور ایک ڈال سے دوسری ڈال پر کودتے ہوئے نظر آتے اور عمرہ عمدہ جربان راہ میں اور قی پانی گئیں +

بڑا و گادان اب دریا واقع ہے اور چوگرد کھیت ہیں۔ جو قوت ہم لوگ اوس شہر کے اندر داخل ہوئے کل باشندے ہلو گون کے دیکھنے کے لیے آئے اوس وقت کسی چیرکا جانا ایسا عجیب تھا۔ پس ہلو گون نے اس ضیعت چین کے سردار کی کوٹھی میں جو دہان بجا سے تبرک مقصور تھی ایک تسم کا دبار کیا۔ یہ عجیب تسم کا ایک تہ مکان تھا بڑی بڑی کوٹھراں اوس میں بنی ہوئیں جو خالی پڑی تھیں اور گاہ گاہ اوس میں دبار کھڑی اور بعض اوقات بڑھی کی دکان ہوتی تھی اور ان کوٹھروں میں بڑی بڑی کاندکی لالہیں لٹک رہی تھیں ہلوگ دالان میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پان بکر ہلو گون کی تواضع کے لیے آئے پس ہم لوگوں نے اوسکو کھایا اور پیچھے سے جب چلے آئی تو اوس سے سرخون اپنے ہونٹھوں کی مثالی اور بہت افسوس انگیز ٹھانی کھائی اور چین کی پیالین میں چائے پی۔ بعدہ ہم لوگوں نے دہان کے باشندوں سے عجیب عجیب بیان شیردن کے غلام و برعت کے سننے اور قریب ہیں آدمی کے موجود تھے جنھوں نے اپنے اپنے جھوپڑے جنگل میں چھوڑ کر ٹھہر کر پناہ لی تھی +

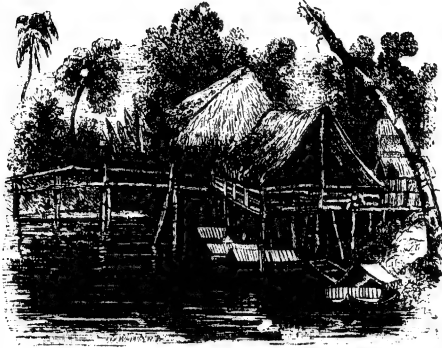
گذشتہ تین سہفتے کے اندر بچا جس آدمی سے زیادہ شیر کے بچے کے تھے بڑا ہلکا ہے۔



ایک دن پانچ آدمی غائب ہوئے اور ایک روز جب مہلوگ قبرستان دیکھنے گئے تو اکثر قبروں پر چھتری لگی دیکھی اور یہ علامت اس بات کی ہے کہ شیر کے چھاڑ ڈالنے کے بعد جو زندیان سچی تھیں وہاں زمین کی گہین میں اس سے ثابت ہوا کہ اول کا بیان صحیح تھا شیروں کے خوف سے گول مچ قیمتی فریب ٹریڈر لاکھ روپیہ کے درختوں پر بند ہو گئی ہوئی ہے اور اسکے مالک اپنی جان کو بے بسیت روپیہ کے زیادہ پیار سمجھتے ہیں + چونکہ مہلوگ اپنے ہمراہ بندوق لائے تھے لہذا اگر کوئی امید شکار کی ہو تو مہلوگ ان جنگلی جانوروں کا مقابلہ کریں وہ سب لوگ بہت غرض اور راضی ہوئے حالانکہ ان کو یہ معلوم تھا کہ کس طرح یہ شکار کیے جاویں گے۔ مہلوگوں نے کہا کہ اچھا کل تکناں کرے مگر اس درمیان میں غریب آتشبازیان بگل میں چھڑاؤ اور دھول بجائو۔ اس بات پر ان لوگوں نے اعتراض کیا اور خود مہلوگ منظور تھا کیونکہ ایک مرتبہ سابق میں جب سہنے پیل شکار کھیلا تھا تو دھوکا اٹھایا تھا پس ہم لوگوں نے تجویز کیا کہ جب رات ہو اور چاندنی چھٹکے ہم لوگ کسی جگہ پوشیدہ آمد شکار کے منتظر بیٹھیں گے۔ اس بات کو سب نے منظور کیا اور آدمی چاروں طرف کتوں کے بلاسنے کے لیے دوڑے کہ ان میں سے دو ایک بطریق غدار کے شیروں کے لپانے کے لیے دیے جا دیں پس بعد عرصہ کے جطرح بھڑوں کی دوڑ آتی ہے شور و غل کرتے ہوئے دو ہنست گئے آئے اور وہ پاؤں باندھ کر ایک دھڑکتے میں لٹکائے گئے۔ مہلوگوں نے اس ظلم سے انکار کیا تب ان لوگوں نے کتوں کو باندھ کے ایک لمبے ٹوکری میں رکھ دیا +

ہم لوگوں نے ایک جھوٹے میں کھانا کھایا جو لب دیا تھا اور وہاں چند بڑی بڑی کشتیاں سوداگروں کی نظر آئیں جن سے واضح ہوا کہ اس فاصلے اور گوشہ کے مقام میں بھی تاجروں نے اپنی رسائی کی تھی۔ عرصہ دس برس کا گذر کر کوئی کبھی اس دریا پر نہ آیا تھا اور اب اسی دریا پر سے ۱۸۰ علاقوں کی پیداوار ادھر اور دھر بھیجی جاتی ہے +

## تصویر بابت کیفیت دریائے بڑا



شاید کہ تعداد آبادی چین کی تعداد اسی دن سے جو صرف ہوتی تھی واضح ہو سکے گی۔  
 سردار صاحب کو پچھلے سیکڑا ٹھیکہ دارانینوں سے ملتا ہے کہ اوس حساب سے ماہواری  
 آمدنی تیرہ ہزار روپیہ تھی اور بابت کرایہ زمین کے جو کچھ اسی عین کاشت ہوتی ہے سال  
 سے ایک ڈالر ماہواری فی کھیت مقرر تھا۔ کل علاقہ جو پور میں قریب دو ہزار کھیت  
 کے ہیں جو اس حساب سے دستیہ ہیں اور روزمرہ کھیت بڑھتے جاتے ہیں اور بالکل  
 ملکیت چین کے باشندوں کی جو وہاں جا کر بسے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ یہ  
 کاشت کار متقل باشندے وہاں کے نہیں ہوتے ہیں۔ تا وقتیکہ چین کے لوگ  
 اپنے قبائل لیکر آئے ہیں جان و دلوگ تنہا جاتے ہیں صرف آدھا فائدہ ہوتا ہے  
 نسبت اوسلے کہ اگر اوسکے سب عزیز موجود ہوں کہ اوس سے وہ لوگ ایک مقام  
 پر منتقل ہو کر رہتے ہیں +

بعد کھانا کھانے کے ہم لوگ طرف جنگل کے روانہ ہوئے اور ہم لوگوں کے ہمراہ اکثر باشندے  
 اوس مقام کے برچھیاں لیے روشنی دکھلاتے ہوئے اور اون دونوں کتوں کو جو کہ  
 باندھ کر ٹوکڑے میں رکھے گئے تھے لیکر آئے اندھیاری کے سبب سے بدقت تمام  
 اوس مقام پر پہونچے جان سے لوگ اپنا اپنا مکان چھوڑ کے بھاگے تھے پس ہلوگوں  
 نے بیان قیام کیا مگر کیا ہی نفرت ہلوگوں کو ہوئی کہ بروقت پہونچنے اس مقام کے

اس قدر شور و غل وہاں کے گھون اور باشندوں نے ہلکا اندھیری رات میں دیکھ کر کیا کہ  
 گویا ہلوگ خود شیر تھے اس درمیان میں پانی بہنے لگا اور تمام تدبیریں ہم لوگوں کی راگ  
 گین ہیں ناچار ہو کر ہلوگ اپنی کشتیوں پر آئے اور سردار صاحب سے آرزو کی کہ ہلوگوں کو  
 واپس بلانے دیں +

ہم لوگوں سے کہیے بہت نفیس ہنگ تیار تھے اور پرنس نے آرام کیا اور قوم ملی ملاحق نے  
 کشتیاں کھول دیں اور چونکہ ہوا بخوبی چل رہی تھی ہلوگ جلد چلے آئے اور صبح کو  
 شنگائی نامے نا پو میں جان سے سنگا پور کو بہت عمدہ سرنگ بنی ہوئی تھی پہنچے اور  
 حاضری کھائی۔ اس نا پو کے چوگرد ہم لوگ ۱۰ میل تک گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک  
 مقام پر دونوں طرف کنارے دریا کے لکڑی سے سہے ہوئے ہیں اور کنارے پر ایک  
 بہت گھنا جھل ہے ہلوگوں نے ہر چند تلاش کیا کہ یہاں کسی آدمی کو دیکھیں مگر کوئی نظر نہ آیا  
 مگر قیاس ہے کہ بہت جلد چین کے لوگ جنہایت محنتی ہیں اسکو بھی آباد کروا دیں گے۔  
 ہاوسے میزبان نے ہلوگوں سے کہا کہ اور آگے بڑھ کر آبادی ہے اور وہاں ایک کان ہے  
 جہاں سے تین کے پتھر نکلتے ہیں اور اوپر مالگڑی ہم لیتے ہیں۔ یہ مقام دریا کے  
 بائیں طرف واقع ہے چند مکانات اور جھوپڑیاں مالگڑی کے درخت کے نیچے ہیں  
 اور کچھ دریا کے کنارے ہیں یہ مقام سابق میں سلطان کا دار السلطنت تھا اب اجڑ گیا اور  
 یہ جھوپڑیاں بچ رہی ہیں۔ اگرچہ ہم لوگوں کو نصین تھا کہ یہ مقام اجڑا ہوا اور یہ شکل اکھڑا  
 باشندے اس میں پائے جاویں گے تو بھی ہم لوگوں کو اشتیاق اس کے دیکھنے کا ہوا کیونکہ  
 چین کے گاؤں سے یہاں طرح فوق پایا گیا۔ بعض مکانات پختہ بنے ہوئے اور سنہ منزہ  
 تھے اور بہت عمدہ کھربان نقش کی اور رنگی ہوئی لگی تھیں انکے اندر سے عورتیں  
 جھانک رہی تھیں اور تنگے بچے دکھائی دیتے تھے چپ چاپ جھکی دُشت کے پونکا  
 بننا ہے اور وہی تپے کھڑکیوں کے سامنے بھی لگائے جلتے ہیں۔ یہاں سب کان  
 اونچائی پر بنے ہوئے ہیں بغرض حفاظت کے جھکی جاخوردن سے +

تصویر مکان سمنزل واقع مقام جوہر



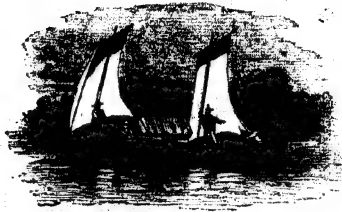
مقام جوہر کو قوم ملی نے ۱۵۷۸ء میں آباد کیا جب وہ لوگ ملا کاٹا پوسٹ سے نکالے گئے چنانچہ اس سال ۱۵۷۸ء سے ۱۶۰۷ء شاہزادوں نے ولہن پاوشاہت کی اور اوسط میں ہر شاہزادہ ۲۱ سال کے قریب رہا ۱۶۰۷ء شاہزادوں میں جو شاہزادہ پھچلا تھا وہ دو بیٹے چھوڑ کر مرا جو اپنی بادشاہت کے لیے لڑا کیے تب انگریز اور ڈنمارک نے ایک لڑکے کو لیکر نیشن مقرر کر دی اور اتر طرف اس مقام کے انگریزوں نے دخل کیا اور سنگاپور آباد کیا اور دکن طرف دخل ڈنمارک کا رہا حسب اقرار نامہ محرمہ شہر لندن مقومہ ۱۷۲۲ء

مہلوگ اپنی اپنی بندوق لیکر شکار کی تلاش میں گئے مگر کسی طرف سے جنگل کے اندر جانے کی گنجائش نہ تھی اور سوائے جنگلی کبوتر اور گلہری کے اور کچھ نظر نہیں آیا رات کے قوت نہ رہا سیر اور لومڑی چلاتے معلوم ہوئے پس ہم لوگوں نے اپنی بندوق کئی مرتبہ چلائی مگر گولیان اونچی گئیں صرف ایک لومڑی کو گرتے دیکھا مگر رات کی وقت اس کے قریب جانا غیر ممکن تھا۔ مہلوگوں نے غل کے غول آومیون کو اگل کے چوگرد کھانا پکاتے دیکھا اور ہمارے میزبان نے ہم لوگوں کو وہ مٹکے دکھلایا جان آگے اور نکلے باپ اور دادا رہتے تھے مگر اب ذاتی اونکا کوئی مکان نہ رہا تھا اس لیے اونھوں نے ہم لوگوں سے کہا کہ ہم آپ کو اپنی کشتی پر دعوت کرتے ہیں بہت نفیس کھانا تیار ہو کر بہت خوبصورت چیم کے بتون اور پیالون میں نکل کر آیا اور ہم لوگوں نے کھایا اور ناریل خربہ مہلوگوں کے سر پر لٹک رہے تھے اونکو تو ڈر کر پانی پیا +

ہم لوگ بڑے افسوس کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوئے چاندنی رات اور ہوا عمدہ کشتی خوب چلتی تھی اور علاج لوگ اپنے گمانے اور چلانے سے ہم لوگوں کو منہ نہ دیتے تھے ہمیں کیونکہ دھن کنارے سنگا پور کے پہونچے اور بعد کرنے سفر اور گھنٹے کے اپنے شہر سنگا پور کو پہونچے +

اگرچہ ہم لوگوں نے واسطے بہت تھوڑے عرصے کے سفر کیا تو بھی ہم لوگوں کو آبادی انگیزی اور نہادستانی کا فرق معلوم ہو گیا۔ یہاں کے جنگل روز بروز آباد ہوتے جاتے زمین اوکل کی بالگزاری ۷ لاکھ روپیہ سال ہے کہ جس سے کل علاقے کے انتظام کا خرچ چلتا ہے اور ۳۸۰۰۰ قیدی پرورش پاتے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ بابت مصارف فوج کے جو مندراس سے آتی ہے دیا جاتا ہے اور یہ آبادی زیادہ تر اس وجہ سے بڑی ہے کہ ہمیشہ چین کے لوگ اپنے ملک سے نکل کر آتے ہیں۔ اگر چین کے لوگ محنت نہ کریں تو شکار اور مین کے پتر نہ سائیم اور نہ کو چین چینا میں پہونچے۔ پس امید ہے کہ جو ترقی پورب طرف چین کے ہوئی ہے جس جانب سنگا پور واقع ہے اس سے سب طرف کا فائدہ ہوگا نقد

## تصویر ملی کشتی کی



## باب سوم

لہذا نگاہ میں پہونچنا۔۔۔ دریا سے کانٹن کی سیر کرنا۔۔۔ ایک مشکل ملی معاملے میں محبت کرنا  
 چوہنچی سپاہ کا حال۔۔۔ عالدیشان توپ کا نظر آنا۔۔۔ باشندوں کی نسلے اعتنائی۔۔۔ بابت  
 قلعہ کھو آ۔۔۔ دریا کی خرابی ہو۔۔۔ بد سے کا پھیلنا۔۔۔ اسکا اثر لاڈو ایجن صاحب کے  
 انتظام میں ہونا۔۔۔ سنگا پور کو واپس آنا۔۔۔ سودا گروں کا اڈر میں گزرا نا۔۔۔ کلکتے میں پہونچنا  
 خیالات پیدا ہونا۔۔۔ ہندوستانیوں کے دل میں اثر کرنا۔۔۔



شاید کہ ایک ہفتے سے زیادہ قیام ملہوگوں کا سنگا پور میں نہیں ہوا تھا باعث پر پہونچنے  
 اس جہاز کے جو گورنمنٹ سے جناب لاڈو ایجن صاحب کو ملا تھا ملہوگوں کا سفر پھر شروع ہوا  
 جہاز شرف نامے انگلنڈ سے برسرِ راجی نامی گرامی کپتان پیل صاحب کے بہت جلد  
 اگر داخل ہوا تھا اور ہم لوگوں نے کمال خوشی اس امید کی سمجھی کہ جلد اس سلطنت کو دیکھنے  
 مگر پھر بھی چند روز کا وقفہ ہم لوگوں کی زنداگی میں ہوا کیونکہ لاڈو ایجن صاحب نے یہ تجویز کیا تھا  
 کہ جب تک ہندو بہت شافی واسطے فوراً رواجی کل چین کی فوج کے ہندوستان میں نہوے  
 پروانہ نہوے نیگے۔۔۔ پس اس وجہ سے جہاز پہلے اسٹریٹس آف انجینیر کو روانہ ہوئے  
 کہ وہاں جرکشتیان ہیں اور ان پر نمبر ۹۰۲۰۰۰ فوج سوار ہے انکو بھی لین پس اسطرح لا حاصل

سفر لاکا اسٹریٹس ہو کر ملتوی رہا۔ اس عرصے میں جہاز سی موسم نامے مع نمبر ۵۵ فیورلیر  
مہج کے آپہنچا اور فوراً کلکتے کو روانہ ہوا۔ پس تاریخ ۲۳۔ ماہ جون کو مہلک سنگا پور  
سے کمال انفوس رخصت ہوئے کیونکہ اگرچہ واسطے نہایت قلیل ایام کے سفر تھا مگر وہاں  
کے باشندوں نے اس قدر راضی کیا کہ جہاز سے اون لوگوں کی نسبت ہم لوگوں کے دل میں  
قائم ہوتی نہ رہی ہوئی باوجود اس قدر سیر کی ادا کی کے جو بھیچے کی \*

باعث جاری ہونے لکھن دیکھ کر پچھلے کی مسند پر ہوا اور پھر پہلے جہاز نشین کے ہم لوگوں کو طبق  
سفر مسند چین ہوا کے زور کی ضرورت نہیں رہی اور سنگا پور سے روانہ ہونے کے فوراً ہی  
شام کو ہم لوگوں نے بڑی دھوم اور توپوں کی آواز سے اطلاع داخل ہونے ہانگ کانگ کی  
اوس مقام کے باشندوں کو دی۔ تاریخ ۶۔ جولائی کو لارڈ الیچن صاحب بعد سلامی جہاز سے  
اوتر کر کو بھی گورنمنٹ ہوس کی طرف واسطے روانے دبار اور جاری کرنے چند اور ضوابط کے  
بغرض انتظام آئندہ روانہ ہوئے۔ چونکہ بیاعت سالہ جو فائشان کریک پر ہوا اور آواز  
کے جو حال میں دیا سے کانٹن پر مہین مہلوگوں کی آمد و رفت کا برا خیال ملحوظ تھا  
لہذا ہم اور سٹراک صاحب اپنا موقع روز کی جہاز انفلک سی بل نامے کا پا کر اور قلعہ  
کو آکر دیکھ کر دوسرے روز بغرض دریافت کرنے خبر دئے کمال تعجب روانہ ہوئے \*

ہانگ کانگ کے قریب چار یا پانچ کوس تک جیسی کہ اسکاٹلند کے پہاڑ کی چھج چاکشیت  
ہے معلوم ہوتی ہے مہلوگوں نے بڑی تیزی سے اونچے گھاٹس بھرے ہوئے تابوٹوں کے  
درمیان اور چھوڑ دین کے کنارے سے سفر کیا اور آخر کار کیاس آف بوٹ نامے ٹاپو  
میں پہونچے بعض ٹاپو کپ شومن یا کھاری کے جٹا پوٹس کو شاہراہ سے قسیم کرتا ہے  
اور وہاں سے مہلوگ لٹن بے میں داخل ہوئے \*

جب تک مہلوگ چینی پہاڑ پر نہیں پہونچے ہم لوگوں کو یقین نہیں ہوا کہ ہم دیاسے پرل  
یعنی دیاسے موتی میں داخل ہوئے ہیں کیونکہ دیاسے کانٹن اس نام سے مشہور ہے  
اور یہاں پر سائنے کا رانہ نظر نہیں آتا ہے اور ٹیٹارکٹ تیوں کے اوبان نظر آتے ہیں  
اور جو جاری انفرانکو دیکھتا ہے اور ہم لوگوں کے بے تصفیہ معاملات پر خیال کرتا ہے

نہایت شش و پنج میں ہوتا ہے کہ آیا اس جاز پر دعویٰ جالاً واجب ہے یا نہیں ؟  
 شاید کہ وہ جاز مرکار انگریزی کا اسباب لیڈا یا لے آ ہوگا پس ایسی حالت میں وہ ایسے  
 جاز سے کیونکر دست بردار ہو یا شاید اہل امریکا کی نظر میں وہ ایک تجارت کی کشتی ہو اور  
 کوئلا اور شورہ واسطے تیاری گند حکمت کے ہم لوگوں کے چھوٹنے کو لانا ہو تو ایسی کشتی کو  
 وہ ہرگز جانے نہ دینگے یا اگر چین کی تجارت کی کشتی ہو تو ایسی کشتی کی قدر کرینگے یا کوئی چین  
 کی کشتی آمد و رفت اسباب تجارت کی ہو اور محصول بچاتی ہو۔ پس ایسی کشتی کا گرفتار کرنا اور  
 نہ کرنا اختیاری امر ہے اور اگر ڈاکو کی کشتی ہو تو گرفتار کیا جاسے اور اگر کوئی سوداگر کی ہو اور  
 اس کی نسبت شبہ ہو کہ تہمیدار بند ہے تو اس کا گرفتار کرنا یا نہ کرنا اختیاری امر ہے اور اگر  
 کوئی کشتی ایسی ہو جس میں توپیں لگی ہوئی ہوں اور ظاہر سوداگر کی کشتی معلوم ہو ایسی کشتی کے  
 گرفتار کرنے کا حکم ہے۔ پس ایسے مشکل امور کی تجویز کرنے کے لیے بہتر ہے کہ پہلے کشتی  
 گرفتار کر لی جائے یا کرے بعد تجویز ہو کہ آیا وہ ڈاکو کی ہے یا سوداگر کی یا محصول بجا کر تجارت کرتی  
 ہے یا کیا ہے اور جو قواعد اس کی نسبت متعلق ہوں ان سے دیکھتے ہی کار بند ہوں۔  
 سابق میں کشتیاں تہمیدار بند جاتی تھیں مگر اسی حالت میں آئے پانی تھیں چند روز پہلے  
 کہ ایک قسم کے باس یعنی چھیاں جاری ہوئیں کہ جسے معاملات زیادہ تر مشکل ہو گئے۔  
 اس درمیان میں چند اتفاقاً روفرہ ہوا کرتی تھیں جسے سنگلی ظاہر ہوتی تھی اور ملکوں  
 کی عزت چین کے لوگوں کی نظر میں کم معلوم ہوتی تھی مگر تو بھی ٹرہلے تھی نہ عزت میں  
 بلکہ اور اور ملکوں میں جو چین میں تجارت کرتے تھے۔ باوصف ان نا اتفاقاً تھیں کے جو  
 دریا پر جاری تھیں ہم لوگوں کے جانوں کے ساتھ باشندگان لب ویا نہایت اتحاد سے  
 پیش آئے اور گوشت اور کھانسی برابر پہنچا دیے اور ہر جاز کے ساتھ ایک چھوٹی کشتی  
 خاص کر کے لگی رہتی تھی +

قریب م گھنٹے کے عرصے میں ہلوگ چوہنی پیار پر پہنچے اور باوجود خوف شدت گرمی  
 کے پائلی چوٹی پر چڑھ گئے اور چاروں ملک کو بخوبی ملاحظہ کیا بیان سے چھوٹے چھوٹے  
 چارٹا غار ہوتے ہیں اور ایام بارش میں سبزی ان کی نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس سے



تھوڑا سا پر موچی نامے شہر تھا جسکے چ گرد دیوارین کھڑی تھیں اور مشہور ہے وہاں سے کھلے  
جانے تھے اتر زمانہ کے جو فیما بین سرکار انگریزی و اہلی چین کے ہوا تھا اور جو چھوٹے دریا  
اسکے کنارے تھے اور اسکے پار مضبوط جھاڑی بطریق حفاظت کے لگی تھی +

اگرچہ جو بارک چیونپی پھاڑ پر بنی ہوئی تھی بہت تھوڑی اونچائی پر تھی لیکن وہ پناہ مقول  
تھی - بالفضل قلعہ میں ۳۰ نفر سپاہ اور ایک چھوٹی توپ تھی چند بڑی توپیں چین کی جو وزن  
میں ۵ ٹن فی توپ تھی اور لمبائی میں ۱۴ فٹ اور ایک سیخا جو ۹۵ من سے زیادہ کا تھا  
اور کبھی استعمال میں نہیں آیا تھا اور اسکو چین کے لوگوں نے کارٹر کھا تھا وہ سب لگا لگا +

چیونپی پر ہم لوگوں سے اور کوڈور کیل صاحب اور سر رابرٹ مکلیئر صاحب سے  
ملاقات ہوئی اور ہلوگ اسکے ہراد مقام لوگ کو گئے اور جلدی میں وہ سب قلعہ ملاحظہ  
کیے جو چین کی لڑائیں میں مشہور ہیں اور جسے ہلوگوں کو بہتر وقت ہرنا ضرور پڑا -  
اس سے تھوڑے فاصلے پر ہم لوگ ایک کھاری میں آئے جان اسک صاحب کی  
کشتیان ہر روز جنگ میں مصروف تھیں اور ایک کشتی گرفتار کی اس لڑائی میں تین آدمی  
مارے گئے اور سات زخمی ہوئے +

بعد روانہ ہونے مقام لوگ سے ہلوگ بالکل دیا میں آگئے اور یہاں بیاعت اور تھلے  
پانی کے چلنے میں توقف ہوتا تھا تھوڑے فاصلے پر ایک معبد ہے جو بوقت سکند بار پوٹو  
مشہور ہے اور اس کے بائیں طرف ایک ایک کھاری ہے جو بلنہم پاسبج کہلاتی ہے  
اوس راہ ہو کر کوئی کشتی نکلنے نہ پائی جب تک ہم لوگ وہاں تھے - اگرچہ اس دریا میں  
بالکل ہم لوگوں کی کشتیان توپوں سے لگی ہوئی نکلتی تھیں تو بھی رعایا و کاشتکاران مطلق  
پر دانہ کرتے تھے امن و دوکش کی جو متواتر آمد و رفت کیا کرتے اور مکوا قلعہ اور اور جازو  
سے جو دریا پر تھے خبر رسانی کرتے تھے اور باوجودیکہ کوئی ایسا دن نہیں جاتا تھا کہ دور سے  
آواز توپ کی سنائی نہیں دیتی تھی مگر وہ لوگ لڑائیں سے جادو کے چکر زد ہوئی تھیں  
نہایت نڈر ہو گئے تھے اور اس طرح وہاں کے کھیت ہونے میں پھڑپھڑتے گویا  
مقام فٹیان کریک ایک کمائی ہو اور کانٹن اور کسی جان میں واقع ہے اور انگریزی

توپ کی کشتیاں اونکے رہنے کے مقام ہیں +

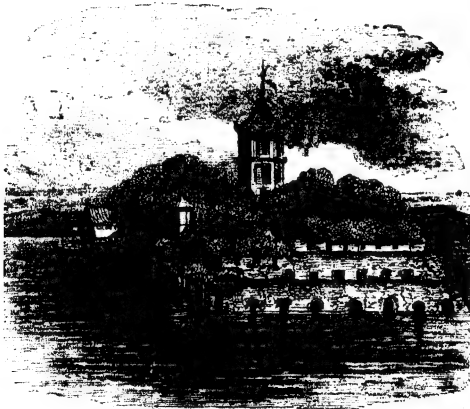
لب دریا صد ہا گاون نظر آئے بعضے اون میں سے بالکل ویران اور برباد ہو گئے تھے کچھ تو باغیوں کے ہاتھوں سے اور کچھ ہم لوگوں سے - کچھ گاونوں میں بڑے بڑے درخت گنجان تھے مگر سب سے مشہور مقام اونچا مرہ برج تھا جس میں بڑی بڑی دیواریں سوراخ دار تھیں جنہیں یہ نہیں واضح ہوتا تھا کہ کوئی بڑا سردار رہتا ہے اور اپنے توابعین پر سلطنت کرتا ہے مگر اس سے اور دہانکے لوگوں کے اطوار سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص اس قماش کا رہتا ہے جو روپیہ سودی چلاتا ہے اور جسکو ایک گڑھی ضرور ہے واسطے حفاظت مال و اسباب کے جو اس سے رعایا سے لیکر رہن رکھا ہے +

پس جو شخص ایسے برج یعنی مقام رہن کو دیکھتا ہے وہ بہت حقیر رعایا اور بہت کو تصور کرتا ہے - بعض مقام پر گاون میں جڑی کے ستون نظر آتے ہیں جنہیں واضح ہوتا ہے کہ وہ مکان چین کے مجسٹریٹ کا ہے - اور جو کوٹھیاں رئیسوں کی ہیں وہ بہ نسبت اور مکانوں کے اونچی نظر آتی ہیں اور قبریں مثل بڑے کنوؤں کے منہ کے معلوم ہوتی ہیں - پہاڑوں پر جا جا اونچا معبد نظر آتا ہے اور ادھر ادھر جا جا خواہ پانچ برج کچھ کے مثل گرجا گھر کے چوٹیوں کے درختوں کے درمیان سے نکلے معلوم ہوتے ہیں پہاڑوں کے کنارے جنگل نظر آتے ہیں جنکی سبزی نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہے بالخصوص جب چاروں طرف اس کے آدمی نظر آتے ہیں اور بعضے مرد میں کی کشتیوں پر سوار شکار کھیل رہے ہیں اور عورتیں ٹوکریاں بٹھاپی ہیں جس سے مٹی و ان کے کھیتوں میں لگائی جاتی ہے یا شاید مٹی میں پھر رہی ہیں تلاش کسی شے کے - اور مزدور کھیت کی منڈیر پر سے بوجھ لیے چلے جاتے ہیں اور بعض مقام پر غول کے غول آدمیوں کے درخت تلے خواہ اپنے اپنے مکانوں کے دروازوں پر جمع ہو کر جگہوں کے جواز کو چلتے بغور دیکھ رہے ہیں +

ہلوگوں نے جاز فیوری اور ملائی فلا میر کو یہاں دیکھا اور ایک توپ کی کشتی میں یہاں سوار ہو کر کھو آ قلعہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس لوہے کی سیخ سے جو چین کے لوگوں

نے دریا میں متصل کھاری قنات کر ایک نامے مقام پر لگائی تھی پارہوے اور وہ  
 قلعہ جبکو کوٹور الیٹ صاحب نے بڑی بہادری سے اڑا دیا تھا صاف نظر آیا۔  
 مکوآ قلعہ کانٹن سے ڈیڑھ کوس کے فاصلے سے نظر آتا ہے اور ایک چھوٹے باپو پر  
 بچ سوتے میں واقع اور خوب مقام ہے ورنہ ممکن تھا کہ بمقابلہ ایسے زبردست لہج  
 کے ایک سال تک اوسمیں بیٹھ رہتے جیسا انھوں نے کیا تھا۔ بالفعول اس قلعہ  
 میں ۲۰ نفر پابی اور ۱۲ توپیں تھیں۔ برج کے اوپر سے جان ہنٹال بنا ہوا تھا ہم  
 لوگوں نے کانٹن شہر اور ومارٹ کلوٹو نامے پہاڑ کو جو پیچھے اوسکے تھے اور جن پر سفید  
 نیسے اور شکر نظر آتے تھے بخوبی دیکھا +

تصویر مکوآ قلعہ کی اوپر دریا سے کانٹن کے



سپاہ جویہان تھی رالی صاحب کی فوج کی تھی اور لڑائی سے بخوبی واقف کار تھی اور باجے والوں نے بخوبی باجا بجا یا جبکہ ہلوگ کھانا کھانے اور شراب پینے کے صندوق اور ایک میز کے کنارے پر جو حال میں بنی تھی۔ چونکہ پارچہ بٹیکل ملتا تھا لہذا پوٹشاک گوبن کی کچھ تو جینیوں کی سی اور کچھ تاتاریوں کی طرح تھی \*

ہلوگ دن بھر کی سیر میں بہت تھک گئے تھے اور وہاں کی فوجوں پر ترس کرتے تھے کہ ایسے ناقص موسم میں وہاں مقیم تھے۔ اسکا جہاز پر ٹھہرا میسر کا پارہ ۱۰۲ درجے پر تھا اور یہ کچھ جاسے تعجب نہیں کہ تیزی و ہوپ اور مردوں کی جڑو استدر تھی کہ ایک جہاز کے ۱۳ آدمی میں سے ۶۰ آدمی ۳ ہفتے کے اندر بیمار ہو گئے۔ پس اس سبب سے ہم لوگوں کی جرات نہ پڑی کہ زیادہ عرصے تک یہاں رہیں بخیر اسکے کہ جب تک ضرورت ہو حالانکہ بانکانگ کی آب و ہوا جان ہم لوگ دوسرے روز پہونچے کی قدر بہتر تھی \*

ہلوگوں کے واپس آنے کے چند روز بعد بانکانگ میں ایسی خبریں لارڈ ایلمچن صاحب کے پاس پہونچیں کہ جس سے اوسکے ترددات جب سے کہ وہ چین میں آئے زیادہ تر بڑھ گئے۔ وہلی کا فراجم مینا اور احاطہ بنگالہ مین غدر کا پھیلنا اور لارڈ کننگ صاحب

کی استدعا کے باعث سے صاحب ایلمچن بہادر کے دل سے صاف امید جاتی رہی کہ اس فوج کی زندگی جو چین کے لیے آئی تھی اب ہوگی خواہ اوس مقام میں مطلق آسکے گی جسکے لیے آئی تھی۔ مگر خراب محترم الیہ کو صرف اسقدر تسلی تھی کہ ان سب حالات کی خبر اونکو بروقت ہوئی تھی اگرچہ چین کے معاملات اس روانگی فوج سے نہایت خراب ہو گئے تھے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر کوئی تدبیر واسطے صلح کرنے کے کیجاتی تو نتیجہ اوسکا اکیفیت اور حالات کے جو دکھن طرف ہو رہے تھے منحصر تھا۔ شاید اگر کوئی فوج بانکانگ میں موجود رہتی تو کچھ انجام بخیر ہوتا مگر خرابی تو یہ تھی کہ نہ صرف ہم لوگوں کی فوج پر تھارت کے ساتھ نظر کرتے تھے بلکہ ہم لوگوں کی جو تدبیریں بذریعہ دریا کے ہوئیں تھیں اور ہر بھی کامیاب نہ ہونے دیتے تھے۔ یہو صاحب نے ضدکی کہ لحاظ کے ساتھ رعایا سے پیش آنا ہوگا اور اس ضدکی کامیابی کے لیے جا بجا خوشی کے ستون نصب کیے گئے تھے

اور واسطے قائم کرنے چند قواعد جدید کے کوئی امید نہیں تھی اور چین میں خبر آمد آمد  
 بارفٹ گراس صاحب کی جو بھی سودہ کئی صفیہ تک نہیں آنے والے تھے۔  
 پس ایسی حالت میں صرف ۳ درہے باقی رہے یعنی یا تو کانٹن پر قبضہ کرنا اور یا  
 ہانگ کانگ میں خاموش رہنا یا ملک کو چھوڑ دینا۔ جب تک کہ بہتر تدبیر اور بندوبست  
 نہ ہو سکے بیاعت ناقص موسم کے صاحبان کمانڈر انچیف کے نزدیک فتح کرنا کانٹن کا  
 غیر ممکن معلوم ہوا اور ہانگ کانگ میں خاموش ہو کر رہنے میں بھی نقصان متصور تھا +  
 مگر جناب لارڈ الیجن صاحب جس قدر فوج انڈوچل سکی اس کے ہمراہ جائزہ لیتے  
 روانہ ہوئے اور وہاں قیام فرما کر ایسا خوب انتظام کیا کہ لارڈ کننگ صاحب کو قیوت  
 مدد ملی اور چین کی فوج بھی بچ سکی اس وقت میں لارڈ کننگ صاحب کو ایسی ضرورت  
 فوج کی ٹپکنی تھی کہ خود سیکھتے کے بچنے میں جراثیم تھا اور لارڈ الیجن صاحب نے  
 منظور کیا کہ اگر جہاز شنن کی بھی ضرورت ہو اور کپتان پیل صاحب اقرار کریں کہ  
 ہم اضماع مغربی و شمالی میں دریائی لڑائی کر سکیں گے تو اس جہاز کو بھی گورنمنٹ آف  
 انڈیا کو دے ڈالیں کپتان صاحب موصوف نے بلا تامل یہ قبول کیا اور چون کہ انکی  
 بڑی تعریف کر میا کی لڑائی میں ہو چکی تھی جناب لارڈ الیجن صاحب کو زیادہ تر حوصلہ  
 انکو ہمراہ لے آیکا ہوا۔ جب یہ تجویز قرار پائی ڈیڑھ دن کے عرصے میں ہندوستان  
 سے خبر ہو رہی تھی کہ بعد جہاز شنن ہمراہ جہاز پیل جو واسطے سواری فوج کے لیا گیا پھر  
 چین کے سمندر پر سفر کرتے نظر آئے۔ جب لارڈ الیجن صاحب سنگا پور میں پہنچے  
 تھے اڈیس ذیل وہاں کے سوداگروں نے جناب محترم الیہ کے حضور میں گذرانی تھی  
 اور اس سے ثابت ہوا کہ نظام جو وہ کرتے تھے حب بدخواہ اون لوگوں کے تھا  
 جسکے معاملات ہندوستان اور چین میں ایک خرخشہ میں تھے +  
 جعفر جناب رامیٹ انر بل ایل آف الیجن اور کنکارڈین کے ٹی ہائی کشر جناب ملکہ معظمہ  
 اور الیچی اعظم عدالت پکیں کے۔ ان مقام سنگا پور مرتبہ ۲۰۔ جولائی ۱۸۵۷ء +  
 ہماری خداوند۔ ہلوگ صاحبان ذیل سوداگراں اور صاحبان جو تجارت سنگا پور



تصویر شهر و منظره



تعلق رکھتے ہیں بلحاظ حالات سنگین ملک ہندوستان اور اوں امور اٹ کے جنگل سے  
 کیلنے کی غرض سے حضور چین کو تشریف لائے تھے یہ اڈریس گذرانتے ہیں اس امید  
 سے کہ ایسے وقت میں جب شکل و شکل نسا و برپا ہوئے ہیں حضور کو عین خوشی حاصل  
 ہوگی یہ جانکر کہ سوداگران سنگا پور اگرچہ تجارت چین سے تعلق رکھتے ہیں تو بھی اس انتظام  
 میں جو حضور نے کیا ہے باہم حضور سے متفق الہا ہے کہ فوج جو چین کی لڑائی کے  
 لیے آئی تھی ہندوستان کی لڑائی میں روانہ کی ہے اس میں عین رضا مندی ہوگئی  
 ہے۔ بغیر اس فوج کے حضور کا وہاں رہنا لامحالہ تھا اور جب تک حضور واپس آؤ نیلے  
 یہ دیا کی فوج جو یہاں رہے گی ہم لوگوں کی حفاظت کے لیے کافی ہے۔ اور جو ضرورت  
 اس وقت ہندوستان میں فوج کی ہے سب سے زیادہ ہے۔ حضور کا ایسے وقت  
 ضرورت میں کلکتہ میں جاہو پنچا بڑا فائدہ بخشنے گا اور تمام ہندوستان میں بڑی تاثیر ہوگی  
 ہوگی اور حضور گورنر جنرل کو بڑی مدد دینگے۔ اب ہم لوگوں کو یہ امید ہے کہ جلد تر ہندوستان  
 کے ایسے حالات ہو جائیں کہ حضور بہت خوب انتظام کر کے یہاں واپس آویں فقط  
 البعد۔ الی ایل جاسٹس کمپنی اور ۲۷ آور صاحبان

یہاں پر ہم لوگوں کو خبر اس ہولناک قتل کا پور کی پہونچی اور صرف توفیق دس من کو پٹے کا  
 ہوا کہ یہ کو یلا ہم لوگوں نے ۲۱ گھنٹے میں لیکر اور ۳۰۰ سپاہی جو ٹرانٹ جہاز پر ڈوبنے سے  
 بچے تھے کچھ تو اپنے جہاز اور کچھ پل نامے جہاز پر سوار کر کے روانہ ہوئے اور جہاز ہالیا  
 نکل گیا تھا اور جہاز واسطے مدد جہاز اسسٹنس اور اڈوان چر کے انجیر میں کھاری میں  
 منتظر تھے۔ ہم لوگوں کے جہاز پر ایک ہزار آدمی کے قریب سوار تھے اور جنگلے فراج  
 کو مطلق صحت نسولی باوجود تبدیل آب و ہوا کے۔ کیونکہ ٹھہر مامیر کا پارہ ۹۰ ڈگری پر تھا  
 باوجود کوشش کپتان پیل صاحب کے ہم لوگ ۵ دن کے عرصے میں سنگا پور  
 پہونچے مگر یہاں بے آفت بنگال سمندر کی ہوا خوب ملی جو چین کے سمندرون میں تھا  
 تھی اور تاریخ روانگی ہانگانگ سے عرصہ تین سہفتے میں ہم لوگ سائڈ ہڈس میں سمندر  
 کے سرے پر پہونچے \*



ہلوگوں کا انتیاق واسطے دیکھنے اون دارواتوں کے جو ہندوستان میں ہو رہی تھیں  
 زیادہ تر بڑہ گیا جب ہم لوگوں نے رڈ ہینڈ مار میں آکر شاگرد چند باغیوں کا غول برہا میو  
 سے کلکتے کو آتا ہے۔ جہم لوگوں میں سے لڑائی کا شوق رکھتے تھے خوش ہوسے  
 کہ اب عین وقت پر ہم لوگ ہو چکے ہیں گے اور لارڈ ایلمن صاحب شش و پنج میں پڑے  
 کہ کس خبر کو کچ سمجھیں لارڈ کنگ صاحب کو بذریعہ تار برقی اطلاع دی کہ ہم  
 ۱۰۰ سو یا ہی لیکر عفریب داخل ہوتے ہیں \*

آٹھویں اگست کی شب کو ہم لوگ قیابچ کے محل سے ہٹ کر نکلے اور جہاں کہہ دیاں لپٹیا  
 سے ہوتی تھیں اون سے ہم لوگوں کا اطمینان ہوا۔ پہلے ہم لوگوں نے دو صاحبوں کو ٹہکی  
 جوا خوری کرتے دیکھا اور ان لوگوں نے ہم لوگوں کو دیکھ کر بڑے شور و غل سے ٹوپی ہلاکے  
 مبارکباد دی اور آگے بڑھ کر ایک صاحب سوداگر نے جہاز پر سے ایک ٹل ٹل ویل ایچ  
 ٹی بھی جو ہم لوگ سن نہ سکے گراؤ کو ٹل ہل کر بات کرتے دیکھا جب وہ ایک ایک مضمون  
 کہہ چکے تھے تھامح او سکے تالیان بجا کر ٹریک مبارکباد ہوتے تھے اتنے میں ۶۸ پوٹکی  
 توپ کی سلامی کو آواز سرکان بند ہو گئے میان تک کہ اکثر شاہی کو ٹھیکوں کی کھڑکیاں ہل ہل  
 گئیں اور زہرا آدمیوں کا ہجوم میدان میں جمع ہو گیا اور قلعہ سے سلامی ہونے لگی \*

جب دھواں موتوں ہوا قلعہ کے گورنر نے تالیان بجا کر مبارکباد دی اور ایک  
 صفحہ بعد ہم لوگوں کی فوج مثل مورخ پھرنے لگی اور قسم کھائی کہ ایسی بہادری دکھلا دیں گے  
 جسکی نوعیت آج تک مشہور ہے۔ بعد سلامی قلعہ کے لارڈ ایلمن صاحب گھاٹ کے  
 کنارے اترے اور پھیرنے جو دھواں جمع تھی جناب محتشم الیہ کی سلامی لی بعدہ جناب سرج  
 گورنمنٹ ہوس کی طرف روانہ ہوئے اور لوگوں کی زبانی اور خود لارڈ کنگ صاحب  
 سے یہ بات سنا کہ اگرچہ یہ فوج جو وہ لائے تھے درحقیقت واسطے خلافت ملک کے  
 ضرورت تھی مگر قریبی وہ جہاز توپوں سے لڑے ہوئے جو وہ لائے تھے ایسے تھے کہ  
 کبھی اس میدان میں نظر نہیں آئے تھے بالخصوص ایسے ایام میں جبکہ محرم قریب ہے  
 اور لوگوں کے دلیں اسکے آسنے سے ایک گز فکر اور غور سا گیا ہے خط

## باب چہارم

حال ہندوستان کا شش شاع مین — حال کلکتہ کا — دریائی فوج کا تیار کرنا —  
ایام محرم کا ہونا — روانگی کلکتہ سے — لارڈ الین صاحب کی تجویز — ہاکانگ  
مین قیام کرنا — کوئی خوبصورت شے کا وہاں نہ موجود ہونا — سیر دریائی —  
حال کملا — چین کا کھانا —



ماہ اگست شش شاع ہلوگون کو شہر کلکتہ مین ہوا — شاید کہ اونس سال کے سب جہنوں مین  
یہ مسینا نہایت مقدم بدشگونی کا تھا اور کسی آئندہ زمانے مین حالات ایسے خراب  
نہ تھے جیسے کہ اس وقت مین — دوکانڈر انجیف شہر دہلی کے سلسلے پھٹے ہوئے تھے  
اوسم لوگون کی فوج اوسکی دیواروں تلے کمزور ہو چکی تھی اور اوسکے سردار سختی سے  
طلب فوج کی کرنے تھے اور فوج موجود نہیں تھی \*

شہر آگرہ ایک فوج باغیان سے گھرا ہوا تھا اور لوگ بھی خائف ہوئے کہ ماجرا کا پور  
کا سا نمود سے اس دہشت ناک ماجرے کا خوف زیادہ تر گھڑو مین تھا جسکے بچنے  
کی نہایت کم امید تھی شہر دانا پور مین ہم لوگون کی فوج نے حادثہ اٹھایا تھا \*

وہ چھوٹی دلی فوج جو جرنیل ہیو لیک صاحب کے تحت حکم تھی باعث نہ ہو پونچھ  
مرد فوج اور تباہ ہو جانے عارضہ ہیفہ مین لڑائی اور مصیبتوں سے کانپور مین بنی رہی اور  
صوبہ اوڈہ وروہیل کھنڈ و بنڈیل کھنڈ ہم لوگون کے ہاتھ سے جاتا رہا اور خوف  
ہوا کہ فساد اور باقی پریسیدہ سیدوں مین بھی پھیل جاوے گا ہر مقام پر باغی غالب نظر آئے  
ہر ضلع خالی ہوتا اور لوٹا جاتا تھا اور ہر ہفتہ دو دو کش مغربی و شمالی صاحبان فراری لیکر داخل  
ہوتا تھا اور اور زیادہ ہولناک حال سننے مین آتا تھا — سب سے بدتر وقت خط و کتابت کی ضلعا  
مغربی و شمالی سے موقوف ہو گئی تھی اور برووان سے دہلی تک ملک باغیوں سے  
بھرا تھا اور سوانے دو فوج کے جو جنگلے مین تھیں اور سب فوج کے باتو ہتھیار لے لیے  
گئے تھے یا لوٹ گئی یا باغی ہو گئی تھی — سوانے اوس تھوڑی فوج کے جو چین سے

آئے والی تھی اور کسی فرج گونہ کی آمد کا انتظار دوسرے نہیں تھا۔ اسی درمیان میں ایام گرام ہم لوگوں کے خلاف اور مفید باغیان تھے +

جب ہم داخل کلکتہ ہوئے ہکوٹری حیرت ہوئی کہ ایسے مشکل ایام میں اس قدر خاموشی کلکتہ میں تھی۔ چند ہفتوں تک ایسا ہی معلوم ہوا۔ پس وہ صاحبان انگریز جہان وارداتوں سے بڑے فاصلے پر رہتے تھے اور خبر بذریعہ اخبارات معلوم کر کے گھبراتے تھے اگر اس طرح وہ صاحب لوگ بھی بڑے عرصے تک گھبرا کر رہنے جو جاسے واردات پر تھے تو بالکل مار جاتے۔ شتان الہی تھی کہ یہ خبریں حوشل نار برقی کے دلائی میں پہنچتی تھیں ہندوستان میں بری سہولیت سے لحاظ ہوتی تھیں۔ بظاہر حالات کلکتہ کے ویسے ہی تھے جیسے سنبھال سے سات سال پیشہ چھوڑے تھے۔ میدان میں ویسی ہی غصہ دیتی اور نفی غفرائی جیسی آگے تھی۔ بڑا کھانا بھی اکثر ہوتا تھا۔ باوجودیکہ شدت سے گرمی پڑتی تھی اور راج کا بھی قصد ہوا مگر بہت کم صاحبان انگریز اس میں موجود تھے۔ صرف اسبقہ ذوق نظر آتا تھا کہ اکثر مرتبہ قواعد والیہ فرج کی ہوتی تھی اور گورنر جنرل کے باڈی گارڈ سنٹری کوٹھواں بھی ملتی تھیں اور قائمہ فورٹ ولیم میں کھانا کھانے سے ہمیشہ یہ خوف رہتا تھا کہ کیرلہ ملک کی سپاہ کے لوگ کمین گولی نہ مار دیں کیونکہ وہ ہم لوگوں کی بنی کم سمجھتے تھے اور ان کو یہ اندیشہ رہتا تھا کہ شاید پادشاہ اووہ بھییں تبدیل کیے ہو مگر کبھی بڑھا کا جاتا ہے پس ان لاپرواہیوں سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ان حالات سے لوگ غمزدہ نہ تھے یا یہ کہ خیال تھا ان لوگوں پر جو مبتلا سے مصیبت ہو چکے تھے خواہ وہ لوگ جو قبل سے مصیبت تھے ان کو کس طرح خیال نہ تھا غلط ہوگا۔ اصل میں یہ لاپرواہی اس میں ہے اور مقبوضہ ملی دل سے آغاز ہوئی جس سے صاحبان انگریز جو اضلاع مغربی و شمالی میں پھیلے ہوئے تھے مشغور تھے اور جنھوں نے فیض دلاوری دکھلائی۔ صاحبان عامہ کی یہ رائے تھی کہ درحالت کی فرج وہ دلی دلاوری دکھانا لازم ہے جس سے اہل ہندوستان خوف کھائیں شاید کہ اور کمین یہ امر زیادہ دکھلایا نہیں گیا یا اس کا نتیجہ حاصل ہوا جیسا کہ گورنمنٹ ہوس کوٹھی میں اور حنونہ لارڈ کننگھم صاحب کے دکھلایا صاحبان عامہ پر مشتمل ہوا۔

اس دریا میں دیا گئی فوج بہت جلد تیار ہوئی اور جیسے ہی ہلوں جانکی کو ٹھہرین سے  
 ٹھکرا دترے تیاری فوج کی ہوئی۔ یہ تیاری ایک سہنے کے اندر بعد ہم لوگوں کے کلکتے میں  
 پوپ پنشن کے تمام ہوئی اور لاڈ ایلمن صاحب جہاز شن پر دانٹے رخصت ہونے  
 افسران فوج اور فوج سے جو اوپر تھے گئے اور ایک اور میں دی جواون لوگوں نے  
 خوشی سے سنی اور چند گھنٹے بعد وہ لوگ اس جہاز پر سوار کیے گئے جواونکو اس مقام  
 پر لیجانے والا تھا جہاں وہ اپنی واپسی دیکھا دیکھنے لگے \*

ہم لوگوں نے سر پارٹرک گرائٹ صاحب کو کلکتے میں دیکھا اور چند روز بعد وفستہ  
 ستر کا لن کبل صاحب واسطے لینے عمدہ کمانڈر نجیت افواج ہندوستان اور طمن  
 کی نے ہلوگوں کے آپہنچے۔ اخیر ایام محرم میں عجیب فکر کے دن تھے اور جیشہ خوف  
 رہتا تھا کہ آدھی رات کو دھاوا ہوگا بلکہ ایک دو سیم لوگوں نے بھاگ کر جہاز پر پناہ لی  
 ایک توپ ۲۴ پونڈ کی جہاز شن پر مقابلہ میدان کے رکھی گئی اور جا بجا شہر کے گورے  
 اور والیشیر متعین ہوئے مگر اخیر روز یعنی جس روز خبر دھاوے کی تھی بڑی خاموشی سے  
 گزر گیا۔ جبکہ محمدی لوگ تغزلوں کو دریا میں ڈالنے جاتے تھے مہنے اونھیں راہ میں  
 دیکھا اور شاید کہ کوئی توبہ زسلا فون کا ایسی خاموشی سے نہوا ہوگا جیسا کہ یہ محرم ہوا  
 ہندوستانیوں کے دلیں بے سبب اگزیڈن کے زیادہ تر خوف تھا کیونکہ جو تیریاں لگ کر دی گئیں  
 نے کی تھیں اونے ہندوستانیوں کے دلیں ہلکے پڑ گیا کہ نہ معلوم کب ہم لوگوں پر  
 دھوکے سے حملہ ہو \*

لاڈ ایلمن صاحب کو کلکتے میں ٹھہرا پڑا جب تک خبر آئی کہ جہاز سے وہ لے آئے تھے ایک  
 ! لغوض ۱۵۰۰ اور روانہ ہوئی تھی۔ جنرل ہرسی صاحب نے اشتہار دیا کہ جو جہاز  
 چین جایا چاہے عرض کرے مگر ایک فوج راضی ہوئی پس اس سے ظاہر ہوگا کہ یہاں  
 زیادہ فوج سے مدد کی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ اور وہ فوج جو چین سے آئی تھی کلکتے  
 میں ایسے خوب وقت میں پہنچی کہ کلکتے سے غدر کو ا دکھا دیا۔ اور جو فوج سنگا پور  
 سے آئی تھی اسے دنا پور اور آرا کو بجایا اور جنرل بیویک صاحب کی مدد

کو گئی تھی اور ایسی بد وقت مدد سے پہنچنے پر امید برت گھٹو اور بنگالہ کی منحصر تھی  
پس لاڈ ایجن صاحب کو صاف ظاہر تھا کہ وہ فوج جو چین سے آئی تھی وہ ہندوستان  
میں مصروف تھی پھر اوسکے دیکھنے کی امید نہ تھی اور جبکہ وہ لوگ ایسی خوب کام گزاری  
دکھا رہے تھے اور کم دیکھنا اور کم منظور نہ تھا۔ ان حالات کے واقع ہونے سے چین  
میں عجیب تبدیلیاں ہو گئی تھیں اور جناب محترم الیہ کو جلد واپس جا کر بارونٹ گراس  
صاحب سے صلاح کرنا ضرور پڑا۔ چونکہ جاز شمن واسطے مصروف گورنمنٹ آف انڈیا  
کے سپرد ہوا تھا لہذا جاز اوری اٹل کمپنی کا آوانامے لاڈ ایجن صاحب کو چین  
پہنچانے کے لیے حاضر کیا گیا اور تاریخ ۲۰ ستمبر کو ہلوگ اپنے حرمین میر بالون سے  
خصت ہو کر چین کی طرف روانہ ہوئے +

جرنیل وان اسٹراٹھری اور اوسکے ہمراہی جو ہمراہ سرکار لن کمبل صاحب کے کلکتہ میں  
پہنچے تھے اس پھر دوسرے سے کہ چین کی فوج کے جرنیل ہمراہ اپنی فوج کے ہند کی  
آسانی کو گئے تھے اور اب دیکھا کہ اون لوگوں کو حکم ہانکا نامک چھوڑنے کا نہیں ملا  
تھا لہذا ہم لوگوں کے ہمراہ اس مقام کے لیے روانہ ہوئے۔ بعد خوب خوب سفر کے  
ہم لوگوں نے ۲۰ ستمبر کو پھر وکٹوریہ ایک میں لنگر ڈالا اسی امید پر جس پر عرصہ دو ما  
گزرے چھوڑ گئے تھے دیارے پیو پر چڑھائی کرنا خواہش دلی تھی کہ جب دو عیسے  
اور گڈرننگے تب پہلی فوج جو روانہ ہوئی تھی پہنچے گی اور بارونٹ گراس صاحب  
ابھی تک نظر نہیں آئے تھے +

اس درمیان میں جب ہم لوگ کلکتہ میں تھے باعث چند و چند فتور و فساد کے جو  
کانٹنن دریا پر سابق سے جاری تھے صاحب اڈمرل نے ایک مقام قلعہ بنا بنایا  
جس سے نئی صورت ہم لوگوں کے معاملات کی چین کی گورنمنٹ کے ساتھ پیدا ہوئی  
اگر پیو دریا پر جانا ہم لوگ قصد کرنے بلا مدد کسی فوج دیائی خواہ غیر ملکی کے تو چین  
کی گورنمنٹ سے ہم لوگوں کی ہنگ ہوتی اور باعث ہونے دیائی سوتوں کے جانب  
اور ترو پر ب کی طرف ہم لوگوں کا سفر بہت عرصے میں ہوتا اور پھر واپس آنا پڑتا جس سے

ہم لوگوں کی محبت ثابت ہوتی اور ان جاہلون کو بہت اور ہم لوگوں کی کم قدری ہوتی جو سلوک چین کے حکام نے اس اخیر مرتبہ جب ہم لوگ پیو کو گئے کیا صاف ضد گورنمنٹ پکین یعنی چین کی ظاہر ہوتی۔ پس ان صورتوں میں لارڈ الیچن صاحب نے تجویز کیا کہ جب تک وہ فوج جو کانٹن کے قبضہ کرنے کے لیے آنے والی تھی پہنچ نہ جاوے خاموش رہیں اور بعد فتح کانٹن کے سال آئندہ میں جتنا جلد ممکن ہو اور طرف جاویں اور شہر کو واسطے تعمیل کرنے اپنے امور کے اپنے قبضہ میں کیے رہیں۔ اس درمیان میں جو جرات صدر بانگائنگ میں خاموش ہو رہنا بہت مشکل معلوم ہوا ایک اور سی اٹل کپنی کے جازمین گوئزادہ آسیائش کا تھا اور کمانڈر اسکا اگرچہ نیک نیت بھی تھا جیسے کہ کپتان کلڈ بک صاحب ہم لوگوں کی عملی قسمت سے تھے تو بھی دو مہینے ایام گریما میں بسر کرنا بہت مشکل ہوا اور نہ بانگائنگ میں کوئی ایسی شے موجود تھی جس سے دل بہل سکے اور اس کے ایک میل کے فاصلے پر رہنا قبول ہو سکے۔ ایام برسات میں راہ کا میل سے زیادہ ہو جاتی تھی ان ایام میں جلوگ کولون کول میں رہا کرتے تھے اور باہر کھانا کھانا غضب ہوتا تھا کیونکہ رات کو جب ہم لوگوں کو واپس آنا ہوتا تھا تو ایک چھوٹی کشتی ملتی تھی اور شاید نور شور کی مہاجلی ہوتی خواہ بارش ہوتی تھی یہ معمولی بات تھی +

بعض مرتبہ جلوگوں کو مباحث ناقص موسم کے لب دریا بٹھہر جانا پڑتا تھا اور جس رات کو بارہ آتی اور مکوآ مقام پر دو سو کشتیاں ڈوب گئیں اور رز رات بھر جاز آوا دھوان بھر کر تیار رہا۔ جب ہوا نہیں چلتی اور بارش نہیں ہوتی تھی گرمی بہ شدت پڑتی تھی اور ہم لوگ سب کے سب تھوڑی بہت اوسکی شدت سے تکلیف پایا کیے اکثر کئی دن تک جلوگ جاز کے اوپر گرمی میں پڑے رہتے تھے اور جی نہیں چاہتا تھا کہ جاز کے باہر جاویں اور دل مطلق متوجہ نہیں ہوتا تھا طوط کلب گھر کے جان سب صاحبان انگیزہ جاکر جمع ہوتے تھے اور انا خواہ کوئی کھیل کھیلتے تھے +

بانگائنگ میں دو شہر ہیں ایک داہنی طرف جو مندر کے کنارے کو جاتی ہے اور

دوسری باہن طوت شہر کو۔ اور کوئٹہ پہاڑ کی پشت پر ایک چوہلی بنی ہے کہ وہاں  
چڑھنے سے غوث ہمارا جانے لگا ہے۔ علامہ اسکے حاضرہ ہمیش اور پھر دونوں کا بھی  
کاہ گاہ جاری ہوتا ہے۔ اور توجہ ہانکانگ کے سوداگروں نے کی وہ ایسی طاقت  
میں خلافت متصور ہوئی۔ اور خود وہ لوگ سب کے سب ایک صورت نارا خلی اور  
نارضا مندی میں تھے۔ اتنا کا شغل جو ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ گاہ بے شادی اور  
صاحبان انگیز ایک بڑا کھانا دیتے تھے +

نہایت غصہ کی بات تھی کہ کوئی مقام جہاں ایسے ایسے شہر موجود ہوں اور میں بدل گیا  
موجودہ ہوں یہ تو ویسا ہی ہوا جیسے کہ ایک نہ صورت عورت مگر بد فرج یعنی ہانکانگ  
لاق نہایت تھا مگر ہم لوگوں کا دل بڑہ نہیں سکتا تھا۔ تو بھی ہم لوگوں نے نصیحت کیا کہ  
اسنے دلوں بھلا دیں۔ لارڈ الیچین صاحب نے بوگ قلعہ میں کھانا دیا تمام سپہ سالار  
اوس مقام کی اوس طبقہ میں تشریف لائیں کیونکہ دن خوب تھا اور آوا جہاں پر سیر  
بھی خوب تھی اور رات کو ہم لوگوں نے کچھ اور زیادہ فضول خرچی کی یعنی جہاز کے تختے  
کو ہم لوگوں نے نالچ گھر نایا اور جہاز کلکتے کی فرج نے خوب باجا بجایا اور چین کی بڑی  
لائینیں جو ٹنگی مہرئی تھیں ناپنے والوں پر خوب روشنی دیتی تھیں +

۱۶۔ تاریخ اکتوبر کو بارونٹ گراس صاحب جہاز اڈو سیس پر داخل ہوئے اور بعد  
حصول ملازمت لارڈ الیچین صاحب کے جہاز اپنا کاسل پیک بے میں جو لٹووا  
ٹاپو میں واقع ہے لگایا اور اسی ٹاپو میں اوپر مل ریگالٹ ڈوی جنوبی مع فرنیچ  
جہاز کے ہانکانگ سے قریب ۱۲ میل کے فاصلے پر ٹھہرے ہوئے تھے +

چونکہ لارڈ الیچین صاحب کو منظرہ تھا کہ جو حالات متعلق دریائے ہین خود تحریر کریں لہذا  
خود آوا جہاز پر سوار ہو کر قلعہ مکھ کو گئے۔ بہت سبب ملنے کے جو سمجھنے اس مقام پر  
دیکھا تھا صرف یہ قدر فرق معلوم ہوا کہ چوہلی سے نوج ہٹالی گئی تھی اور ٹاپو پناہ ٹنگ  
پر قبضہ ہوا تھا اور باعث گھر جانے دیا کی کوئی کشتی اس پر نظر نہیں آتی تھی۔ ہم لوگوں  
نے بغور مکھ قلعہ کے منبر سے کانٹن کے پہاڑوں کے نیچے بیچ کر کے دیکھا جہاں بیچ نظر

مندر اور گوصاحب کا قلعہ تھا کہ جس کے حالات سے ہم کو بہت جلد راضی ہو چکی اور یہ بھی +  
 پھر نئے وقت ہم لوگ البتہ باج ہو کر آئے جہاں ہمیں سے ہم لوگ نہیں گئے  
 تھے اس لیے ہم لوگوں نے ایک اور قریب کی کشتی لی اور ایک بجرا بھی ہمراہ لیا اس خیال سے  
 کہ چین کے محشر ٹوٹنے کی کنشیاں کیا عجیب ہے یہاں ملین - سیر خوب ہوئی - لوگ جو  
 کھریان کا شے میں مردوں تھے ہنور ہم لوگوں کی طرف دیکھا کیے مگر مطمئن معلوم ہوئے  
 وہاں ہوا شہر کے قریب ہم لوگ وہاں پہوا کھاری میں داخل ہوئے - یہ مقام آگے  
 کانٹن کا بندر گاہ تھا اور بہت دلچسپ شہر تھا اور بڑے بڑے سودا گروں کے جہاز یہاں  
 آتے تھے اب کچھ کچھ آبادی کم ہو گئی اور محض ویران نظر آتا ہے +

دوسرے روز ہم لوگ مکوا کو روانہ ہوئے اور اس مقام کی جسکی تعریف انگلند میں بہت  
 سنتے تھے بخوبی سیر کی - اسکی ہوا قدیم سے بہت عمدہ ہے اور اسکی شوکت ہانکا ناگ  
 تک پہنچتی ہے - تنگ گلیاں اور گھاس ادھی ہوئی چیتڑے اور خوبصورت عمارت  
 اوس کے جاگھر کی جواب شکستہ حال ہے اور ٹھنڈی ٹرکیں - اور وہ مقامات جہاں پورے  
 کے شاعر دفن ہوئے تھے دیکھے ہیں جب یہ سب چیزیں ہم لوگوں نے ملاحظہ کیں ہمارے  
 دل میں نسبت مقام سابق کے جہاں جلوگ ٹھہرے ہوئے تھے عجیب عجیب خیال  
 پیش آئے - ہم لوگ بندر گاہ کو گئے اور کشتیاں بکثرت دیکھیں اکثر ان میں توین ۶  
 اور ۹ اور ۱۲ پونڈ کی تھیں اور مشہور حوت بی سی اور کپنی کے اون توپوں پر تھے اور  
 وہ سب اسال کی بنی تھیں کشتیاں یکھمہ صاحب اپنے معرفت میں لاسکتے تھے جب  
 انکی خوشی ہوتی تھی کہ ایک ایک لوگ اس امر کو مخفی نہیں کرنے تھے کہ انکا مقام تجارت  
 کا کانٹن ہے - جب سے وہاں گیارہ سو گئے تب سے کانٹن میں تجارت مکوا آگے  
 پیچھے کی راہ سے جو براہ دومی براہ کر کے مشہور تھی آہ رفت کرتے تھے +

بعد سیر کے جلوگوں نے آپ کو چین کے کہاٹے سے تازہ کیا اور یہ اول مرتبہ تھا کہ ہم چین  
 کے کہاٹے سے راضی ہوئے اور باوجودیکہ کہاٹے کے اور عجیب قسم کے تھے مگر  
 لکڑیوں سے کھانا پڑتا تھا تو بھی ہم لوگوں نے بخوبی کھایا انڈے ایک سال کے تھے جو



میں ابھی تک محفوظ رہے اور پھیل اور کاجرا وہاں کے گاڑھا شور بہ بنا تھا اور جھینگون کی چٹی نخی اور بانس کی جڑا دھنسن کا اچار مع اندا چار کے چھوٹی جھینگلی پیالیوں میں پیش ہوا برتن وغیرہ نہایت ارزان تھے اور وہاں رنگاری مریج کاغذ کے بنائے جاتے تھے تاریخ ۲۸ - اکتوبر کو جہاز امپیر کے بطور مد فوج پہونچنے سے سب لوگوں کے دل میں جو چین کی لڑائی سے تعلق رکھتے تھے جان ڈال دی گویا آفتاب بعد گزرنے شب ناامیدی کے مطلع امید سے طالع ہوا فقط

### باب پنجم

فلپائیں ٹاپو کو جانا نیلا میں داخل ہونا شہر کی شکل آبادی کثیر اور اونکی پوشاک تمباکو بنانا قیمت تمباکو حال مکان کا قوم مٹی زوس کے لوگوں کی سستی چین کے لوگوں کی محنت چین کے لوگوں کا دوسرے مقام پر جال بسنا اوسکے نام سے کپتان فزلی فلپائیں لوگوں کا فوج کا گرجا گھر کاوٹ کی سیر کرنا ایک مذہبی مجمع ٹاپو لاکوڈی باسے دلاس بانوس ورومانس اگر فونز کی سیر کرنا ٹاپو سوکلی کا احوال آندھی میں سفر کرنا نیلا میں تجارت کرنا

جو احوال رہنے کا باب گذشتہ میں تحریر ہوا اس سے غالباً کوئی گمان کر سکتا ہے کہ خوب مزہ سیر کا ہے بالخصوص وہاں تازہ تباڑہ لونبو چیزیں نظر آتی ہیں جن کا دیکھنا ضرور ہے جب کسی نئے شہر میں کوئی جات ہے - پس ہم بڑی خوشی سے تاریخ ۱۰ - نومبر کو اجازت لیکر ہمراہ کپتان شرر و اسبرن صاحب نیلا ٹاپو کو خواب بلکہ عطیہ کے جہاز فیوریاس نامے پر گئے اس جہاز سے ہم کو پیچھے کر کے زیادہ تر دھنیت حاصل کرنا پڑی اور اس کے صاحب کمانڈر کے اس وقت بڑی مہربانی سے ہمارے اپنے ہمراہ لیا - مشرونگر و لگ صاحب بھی کہ جنکے حالات متعلقہ چین سے ہر خاص عام واقف ہیں ہمارے ساتھ مسافر تھے - بعد ۳ مرتبہ سفر کے بہت خوشی سے طویل

لہٰذا ہم نے پانچویں زمین کے سامنے آئے اور اس کے جنگلی کناروں پر اترے  
جہاں چھوٹے چھوٹے گائون واقع تھے اور یہاں سے لوگ ٹیلا پلو کے رہنے والوں  
کے ساتھ تجارت کرنے ہیں +

بے آف منلا ایسا خوب ہے کہ پانی کی زیادتی سے چھوٹا سمندر معلوم ہوتا ہے قریب  
دو پہرات کو ہم لوگ اس کے تنگ منہ پر پہنچے اور تین گھنٹے میں اس مقام پر  
داخل ہوئے جہاں ہم لوگوں نے لنگر ڈالا - علی الصباح اسٹھک ٹیلا کی سیر کو نکلے  
مگر سمندر سے کچھ بہت غلبہ صورت نہیں معلوم ہوتا ہے - قلعہ کی دیواروں کے اوس پا  
جا بجا سنج کھیل کے مکانات اور کسی کسی مقام پر چوٹی گر جا گھر کی نظر آتی تھی اور سب  
ایک کونے میں واقع تھے جو دریا سے پاسگ کے نکلنے سے کونا بن گیا تھا اور دریا  
دریا اور سمندر کے ایک سبزی کا میدان واقع تھا +

دو پختہ نہروں میں دریا کا پانی چند فاصلے تک جاتا ہے جب تک وہ سمندر میں نہیں  
پہنچتا ہے اور ایک نہر کے خاتمے پر ایک مقام واسطے روشنی کے بنا ہوا ہے اور  
دوسری نہر کے خاتمے پر پہرے کا مقام ہے کناری پر دیواریں تھہرکی ہیں اور نیچے  
صد ہا جاز اسپین ملک اور قوم ملی اور انگریزی سودا گروں کی کشتیاں اور توپیں  
لدی ہون میں کشتیاں اور دیسی ناو اور دوپچ کے دو دکش جو کاوٹ بندرگاہ میں چلا  
جاتے تھے جہاں اسپین کے باشندوں کو بڑا غرور اور ایک کا نام پر گریور لکھا تھا نظر  
آتے تھے - چھوٹی کشتیاں دریا کی خبر ترکاری اور مسافر بھرے ہوئے تھے اور اندر  
اور باہر سڑاشی ہوئی نظر آتی تھیں اور غول کے غول عورتوں کے میٹھ ہون پر نہاتے  
حکلائی دیتے تھے اور معمول کے باہی دریا کے کنارے گھومتے تھے مگر انگریزی  
توب کی کشتی کا اد کو لٹا رہتا تھا اور بے مزاحمت وہ لوگ اس کو بندرگاہ میں آنے  
دیتے تھے اور ہم لوگوں کو اپنا صندوق ہوٹل گھر میں لیجانے دیتے تھے بلاشبہ اس  
امر کے کہ وہ دو چیزیں جاکٹر سافٹے جایا کرتے تھے یعنی کتاب مقدس اور پنجہ جبکی  
پیشی مانعت ٹیلا پلو میں لیجانے کی ہے ویلے جاتے ہوں +

دیا سے چڑھتے ہی پختہ شہر مع نوچارہ کے اور کوٹھیاں حکام کی دہری طرف نظر آتی  
 ہیں اور بائیں طرف آبادی کثیر ہے جان وکانین اور ہوٹل گھر اور غیر ملک کے باشندوں  
 کے مکانات ہیں زمینیں جا بجا بھریں بھی ہیں جہاں کشتیوں کا ہجوم تھا اور ایک نھر کے  
 کنارے وہ ہوٹل تھا جہاں ہم لوگ اوترنے واسطے تھے اس ہوٹل میں سب قسم کے  
 صاحب رہتے تھے بالخصوص چاروں طرف کے سوداگر وکے کپتان لوگ جبکی متفرق  
 زبان سے ہماری سیم صاحبہ میزبان جو عارضی کھانے کیوقت اونے گفتگو کرنے  
 میں نہیں گھبراتے تھیں زبان انگریزی فوج سپین ملی ہوئی اور ہندوستانی سب  
 ایسی سہولیت سے بولتی تھیں کہ ان کے حسب و نسب کا مجید نہیں کھلتا تھا +  
 جیسی کہ ہر ایک مسافر کی جو اس مقام پر تازہ وارد ہوتا ہے خواہش ہوتی ہے  
 ہم لوگ بھی بلا توقف واسطے دیکھنے اور سب سے کارخانے کے جہاں چرٹ بنتے  
 ہیں گئے اور جاتے وقت راہ میں اکثر چیزیں دلچسپ دیکھیں۔ نسبت اون شہروں  
 کے جو پہلے پورب جانب دیکھے تھے اس شہر کی آبادی کی صورت کچھ عجیب تھی۔  
 مکانات درنزل تھے اوپر کا کوٹھا رہنے کے لیے تھا اور نیچے کو کٹھی میں دکان تھی  
 اوپر کوٹھے کے چوگرد سائبان ہے اور اس میں کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں اور مربع مکان  
 بنے ہوئے ہیں زمین گھونگی رکھی جاتی ہیں بالعموم شیشے کے۔ اس سائبان کے  
 نیچے نیلے اور سفید کپڑے کے پردے لگے ہوئے ہیں جو نیچے تک ایسے لٹکتے ہیں  
 کہ راہ کے آدمیوں کے لیے سجوبی سایہ ہو جاتا ہے اور بچ بچ کے چلنے والے اونکو  
 دیکھ نہیں سکتے ہیں۔ یہ پردے حسب الحکم میونسپل کمیٹی لگائے جاتے ہیں اور جب  
 سنے ہوتے ہیں نہایت خوبصورت نظر آتے ہیں۔ ان سایہ کی ہوئی راہوں سے چین  
 اور رگڑا اور ہین اور ملی اور لگا اور ہندوستانی سب سے کم کو آدنی نکلتے ہیں ان لوگوں کو کچا ہونے  
 عجمی کیفیت نظر آتی ہے پوشاک بھی علوی القیاس متفرق ہوتی ہے انگریزی قسم کی اور  
 ہندوستانی کی ہندوستانی غیر ملک کے صاحب درجہ اجاری اپنی کیز انچو پاجا کی باہر پہنتے ہیں پاجا  
 اکثر رنگین شکر تو ہیں اور کبیر سفید کپڑے کا نام ہوتا ہے اور جس کپڑے کو بیلا مشہور ہے وہ درجہ کے پچھلے شہر

## تصویر قوم مستی زروس



عورتیں کرتیاں یعنی جاگٹ اس کپڑے کی پہنتی ہیں اور یہ پوشاک اونکی کمزنگ آتی ہے اور اسکے بعد سایہ نیچے پہنا جاتا ہے ہمیشہ شمع رنگ کی پوشاک پہنی جاتی ہے اور گاہ گاہ جب کبھی باہر جانا ہوتا ہے تو سائے کے اوپر ایک سیاہ ریشمی خواہ سوتی کپڑا اور پہنا جاتا ہے جو سینہ کھلتا ہے یہ پوشاک زیادہ تر چین کی دوغلی نسل پہنتی ہے اور اسپین کے لوگوں کی پوشاک سے جدا گانہ ہے اور جوتیاں تو نہایت درجہ عجیب ہیں صرف انگلیاں پوشیدہ رہتی ہیں۔ یہ جوتیاں ایسی قسم کی نہیں ہیں جو کیلکٹریٹا پوسکے باہر دکھائی جاویں۔ علاوہ اس رنگینی پوشاک کے پوشاک چین کے پادریوں کی دیکھنا چاہیے جنہایت کم ہیں نسبت فلپائنس ٹاپو کے \*

جس مقام پر تنباکو بنتی ہے وہ مربع مقام ہے اور جو وقت ہلوگ اوسکے سا بان میں پونچے ایک صاحب منچسٹر روٹی کی کل کے مالک نے ہم لوگوں سے صاحب مسٹا کی۔ ہلوگ ہمراہ ایک آدمی کے جو ہمارے ساتھ گیا تھا کو ٹھی پر گئے اور ہتھار کو ٹھہرا کر غور فون سے بھری ہوئی دیکھیں۔ چرٹ جس طرح بیان بنائے جانے میں کہیں اور نہ ہنسی ہوگی یعنی بڑے شور و غل سے ہنسنے میں ہر ایک طرف بڑے کردار کے سچ سے

جوراء نکلی ہے نیز زمین سے ایک فٹ اونچی بھی ہوئی تھیں اور ۱۲ خواہ ۱۴ غرنی  
 اوپر بھی بات کرتی اور نہیں نہیں کرکے جاتی تھیں۔ فی عورت ایک ایک سال  
 ملتا ہے اور وہ پتے کو توڑ کر تھوڑی تھوڑی ٹنڈلوں اور دھیرین سے جو میرنگے کار سے  
 رکھی رہتی ہے لیکر لپیٹ دیتی ہے۔ اسکی اونگلیاں اور موصل ویسی ہی تیزی  
 چلتے ہیں جیسی تیزی سے اونکی زبان چلتی ہے مگر جو آواز سب کے موصل کی ہوتی  
 ہے ایسی شدت کی ہے کہ آدمی بہرا ہو جاتا ہے اور تھوڑے جواب و سوال کر کے  
 ہم لوگوں کو خاموش رہنا منظور ہوتا ہے اور پیچھے سے جو کچھ حال دریافت کرنا ضرور  
 ہوتا ہے دریافت کر لیتے ہیں \*

حیواناٹا پوکے چرٹ جو بیان بطور تقلید بنائے جاتے ہیں اونکی تعداد دیکھ کر ہم نہایت  
 حیرت میں ہوتے۔ سابق میں صرف اوسقدر بنتے تھے جقدر خاص اس ماہ میں  
 صرف ہوتے تھے مگر اب صاحب گورنر حال نے اجازت دی ہے کہ تیار ہو کر تمام ملکوں  
 میں بغا بلہ اصل حیواناٹا چرٹ کے فروخت ہوں اس سے جو کچھ اونکو منافع ہو تو بھی  
 اونکو یہ دعوٰی ہے کہ بازار میں تجارت سابق چرٹوں کی بالکل نفع کر دیں گے \*

عمدہ تنباکو اسلے رکھی جاتی ہے اور اسکی تیاری میں بڑی احتیاط ہوتی ہے اور  
 اسی باعث سے قیمت اسکی زیادہ مقرر ہے یعنی نمبر ایک اسپرل یعنی بڑے چرٹ  
 فی ہزار ۳۰ ڈالر۔ نمبر ۲ کرا ڈو یعنی معمولی چرٹ فی ہزار ۲۰ ڈالر۔ اسپرل میں مطلق کوئی  
 تنباکو نہیں ہوتی مگر صرف ایک پنا چرٹ میں ڈنبا ہوا ہوتا ہے۔ چونکہ تنباکو کی تجارت  
 سے فائدہ گورنمنٹ کا ہے اسلے قیمت واحد مقرر ہوتی ہے اور سب کو یکساں خرید  
 ہیں۔ حیوانا اور نیلا میں ایک ہی فصلت ہے مگر بڑے چرٹ میں سب سے عمدہ  
 تنباکو ہوتی ہے۔ ہرنیرہ تنباکو نکال کر رکھ دی دیا جاتی ہے اور تعداد مقررہ چرٹ  
 لی جاتی ہے۔ پس اسطرح یکساں تنباکو چرٹ میں ملتی ہے اور چوٹی کی روک ہوتی  
 ہے ہر عورت کو اجرت ملتی ہے جقدر چرٹ وہ تیار کرتی ہے۔ اور فی عورت  
 ۶ سے ۱۰ ڈالر تک ہر حصے میں کمالیتی ہے۔ انگلنڈ میں ایک بڑی عام غلط فہمی

سچے کہ چٹ میں افعول والی جاتی ہے جو قیمت انیون کی ہے اس سے صاف  
 ظاہر ہے کہ وہ اگر اپنا کرتے ہوتے تو چٹ اتنی قیمت پر نہ فروخت ہوتے +  
 ہکو اعتبار نہ ہو سکا جب تک مجھے دفتر کے کاغذات ملاحظہ نہیں کیے کہ فلپس  
 ٹاپو میں جتنا کو خرچ ہوتی ہے وہ پانچ گونہ زیادہ تھی نسبت اس کے برابر دھڑے  
 فروخت کے بھی جاتی تھی۔ کل آبادی کیا مر کیا عورت سب وقت چٹ کا دھوا  
 منہ سے پھونکا کرتے تھے اگرچہ اونکی تعداد سے یقین نہیں ہو سکا کہ وہ اپنا حرف  
 کرتے ہوئے۔ فیلا میں ایک کپڑا جو بلب پانیا مشور ہے اور ذرا پانیا کپڑے  
 پنچھوں سے بنتا ہے صرف امرا کی پوشاک اس سے بنتی ہے اور عام صرف کے لیے  
 بہت گران ہے۔ جب ہلوگ اپنے دلی خواہش کو سیر تبا کو سے بخوبی سیر کر چکے  
 تب کچھ احباب پانیا لکڑی کا دیکھنے نکلے لہذا میم لوگ ایک ضعیف میم کے بیان  
 کئے جہاں یہ اسباب مشہور تھا۔ ہم لوگ نہایت حیرت میں ہوئے جبکہ ایک خوبصورت  
 چھانک کی راہ سے ایک نہایت خوبصورت کو بھٹی کے سامنے پہنچاتے کے بیان  
 ہم لوگوں نے ایک بہت دلچسپ گائی جان جا بجا بہت عمدہ ہاتھ بنے ہوئے تھے  
 اور اس ضعیف میم صاحبہ کا آل تھا کھڑے دیکھا۔ جب اس کو بھٹی کی بھاری شہین  
 چڑھکر اندر گئے نہایت نفیس اور خوب کمرہ ساتھ تصویروں اور پھول کھانوں مادر  
 شیشہ آلات طرح طرح کے سجاد دیکھا۔ دیوڑھے مالک اس سب اسباب کی چیچ میں  
 کھڑی ایک بڑی موٹی چٹ پی رہی تھی اور نہایت ضعیف مڑھیا معلوم ہوتی تھی  
 ایک جاکٹ بیٹی کٹی اور ایک بہت میلا سا اپنے ہوئے تھی اور اسکے پاؤں میں پرانی  
 جوتیاں تھیں۔ ہکو یقین نہ ہو سکا کہ ایسا واریات شخص ایسی خوبصورت گاؤں اور یہ  
 قیمتی اسباب کا مالک ہو۔ اس کی بیٹی ایک سب خوبصورت شکل کی اچھی تھی سیر چکا  
 کپڑا اپنے ہوئے دوسرے کمرے میں رمال میں پھول والی ہی تھی +  
 پانیا کپڑا نہایت عجیب ہے اور بڑے معروف کا ہے اور صاحبوں کے لیے جن کہ  
 مہینہ بنی کپڑے کی عادت ہے۔ تھوڑے فوج میں یہ کپڑا مل سکتا ہے اور اس

ضمیمت میں صاحب نے بعد دینے چوٹ کے ہلوگوں کو سب قسم اور قیمت کے اسباب دکھلائے۔ ایک دیس بینی پوشاک میں صاحبوں کی اس کپڑے پر اگر بخوبی مچھولنا ہے جاوین تو اکثر قیمت تین ہزار روپیہ اور بعض اوقات اس سے زیادہ ہوتی ہے۔ \*  
 نیلا میں دکانون کی سیر کرنا دلکونا پسند ہوتا ہے صرف دو بڑی شکرین ہیں یعنی اسکولٹا اور سیاریو۔ مگر سب عمدہ دکانیں چین کے لوگ رکھتے ہیں اور کار تجارت میں قوم مستی زد کو بالکل ہرا دیتے ہیں۔ چین کی محنت و کارگزاری کم خرچ قوم مستی زد کو ہر وقت چین کے لوگ تیاروں سے نفرت کرتے ہیں اور مطلق اپنی آرام کی پروا نہیں کرتے وہ اپنی دکان میں جہاں ان کا اسباب رہتا ہے رہتے ہیں اور اپنی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں قوم مستی زد نصف اپنی کمائی اپنی پوشاک میں صرف کرتے تھے دکان میں رہنا منظور نہیں کرتے اور جب کوئی دکان میں رہتا ہے کوئی کام دکانداری کا نہیں کرتا ہے۔ اکثر وہ کپڑے سورتا ہے اور جب کوئی خریدار اٹھتا ہے نہایت غصہ ہوتا ہے۔ یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے کہ ایک آدمی اپنی دکان میں کپڑا لپیٹے ہوئے سورتا ہو اور اس کی ناک زرد زرد سے دھوئی ہو اور ایک خوبصورت قوم مستی زد کی چھوڑی منیر کے اوپر لیٹی ہو اور اس کے سیاہ بال لچھے کے لچھے زمین پر گرے ہوئے ہوں اور چھاتی او سکی چھاتی کے برابر اس مرو کی سانس سے سانس ملا کر لیتی ہو پس خریدار یہ دیکھ کر منظور نہیں کرتا کہ اس نقد خواہیدہ کو جگا دے لہذا وہ آرزو مند چینی لوگوں کی دکان کو جاتا ہے۔ ایسی چینی جنگی آنکھوں نے کبھی پاک نہ ماری ہو اور سونا تو دیکھتا رہے اور جنگی آنکھوں سے روشنی چالاکی اور تیزی کی نظر آتی ہے اور اس کے دل میں قوی ہمت یہ بھڑی ہے کہ اگر اس کی دکان میں وہ شے نہیں ہے وہاں لینا چاہتے ہیں تو وہ کوئی اور چیز آپ کے ہاتھ فروخت کرے گا۔ \*

جس طرح سنگاپور میں ویسی ہی نیلا میں آبادی چین کی بہ کثرت ہے اور اپنی آبادیوں میں اس قوم کے انتظام کرنے کے لیے بہتر ہے کہ وہ حالات دریافت کیے جاویں جہاں قوموں نے اختیار کیے جگہ مارت آباد کرنے میں ہے۔ \*

سب چین کے لوگ جو نیلا میں ہوئے ہیں وہ چین سے ہیں اور وہ سب چینی

اوسنے محصل لیا جانا ہے۔ یہ لوگ چار قسم میں تقسیم ہوتے ہیں یعنی سوداگر و کارندار  
 برتن وغیرہ بیچنے والے۔ فروز۔ کل آبادی چین کی اس قدر زیادہ ہے کہ ۳۰۰۰۰۰ آدمی  
 مگر مطابق تخیر دیگر صاحب باشندہ اسپین کے جو ۳۲۰۰۰۰ آدمین کھتے ہیں کہ تعداد  
 اذکی چھوٹے اپنے نام کھوائی ۱۰۰۰۰۰ سے زائد نہیں ہے اور فی سر محصل ادنیٰ کر لاکھ  
 ڈالر سالانہ سے کم نہیں ہے اور کل باشندوں کا جو تین کروڑ آدمی ہیں محصل اوسکا آٹھ گونہ  
 بھی نہیں پڑتا ہے۔ یہ محصل واقع میں کثیر ہے اور ہم لوگوں کی آبادی میں کچھ فرق درمیان  
 چین اور انگریز کے کرنا فائدہ نہیں ہے مگر آپس میں کپتان کا چنگی مقرر کرنا بغرض تحصیل  
 محصل اور واسطے کل فساد طے کرنے اور ایک گونہ اپنے مہتمم کی نیک چینی کا جواب دینا  
 بہت خوب انتظام ہے۔ اگر ہم لوگ درمیان آبادی چین کے اپنی گورنمنٹ قائم  
 کریں اور ترجمہ بقدر ضرورت نوکر رکھیں تو ہر لوگوں کے دل کا پس و پیش دور ہو جائے گا  
 اور اہل لوگوں کے دل سے خوف جریا عث ہل کر لوگوں کے ہوا سے نفع ہو جائے گا +

جوائہ چین کے سنے باشندوں کو ہم لوگوں کے علاقے سے بہت اٹھا دیا کسی  
 اور شہر کو سوائے اسٹریلیا یا پوکے نہیں جاتا تھا۔ اسٹریلیا کے لوگ نہ صرف محصل  
 فی آدمی سے محض ہیں بلکہ نسبت فلپائنس یا جاوا یا پون کے بیان شرح تنخواہ کی  
 زیادہ ہے اور آزادی تجارت کرنے کو اس قدر ہے کہ چین کے لوگ دل کھول کر تجارت  
 کرتے ہیں۔ یہ جنوبی ثابت ہے کہ اوسط آبادی چین سے بمقابلہ آبادی صاحبان انگریز  
 ہر ایک ٹاپو میں جبکا شمار کر افریقا صاحب اسطور پر کرتے ہیں کہ جاوا میں چین  
 بیوان حصہ اور فلپائنس میں چالیسواں حصہ کل آبادی کے ہیں اور کل ٹاپو میں ہر انگریز  
 کے برابر ہوتے ہیں چینی ایک ٹلٹ اور سنگاپور میں در ٹلٹ ہیں +

یہ بہت خوب بات ہوگی اگر ہم چین کے لوگوں کو لوآبادی کی اہل مقام میں جان ابھی  
 آبادی نہیں ہوئی ہے ہمت دین اور اس طرح نہ صرف ہم لوگوں کا قبضہ اوپر لوان  
 ٹاپو کے رہے گا بلکہ پورے ٹاپو پر بھی جان پیدا نہایت خوب ہے بلکہ چین کی رو سے  
 جنگ کو بہت ہی تیزی سے ختم کرنے کی بھی کر سکتے ہیں۔ مگر رافع ہو کر گورنمنٹ کو



انامہ نوابی چین کی ملی اچھی پٹی کو مین صرف نہیں ہے بلکہ اور اور گرم ملکوں میں بھی مثل برٹس گیانا جان پیدا دار انڈیا سے ملکتی ہے اور فریج کی مثل ہے +  
 ہلوگوں کو لازم ہے کہ نتیجہ نوابی چین کا بہت ہوشیاری سے اداں آبادیوں کے ساتھ ملان کرین مثل کالی فارینا و اسٹریلیا خواہ اور کوئی آبادی جان سونا وغیرہ کہہ جو اور جان کی آب و ہوا ایسی ہے کہ انگریزوں کا مقابلہ ہو سکتا ہو۔ گریہ منظور نہیں ہے کہ ایسے مقام پر مقابلہ ہو جان صاحبان انگریز باہر کام کر سکتے ہیں اور دوسری وجہ بیاعث نا اتفاقی آب و ہوا کے باہر کام نہ کر سکتی ہو +

چونکہ ہم لوگوں کو منظور تھا کہ اندر کی سیر کرین ہلوگ واسطے لینے پاس میں چھٹی اجاڑی تے کو بھی گورنمنٹ ہوس کو گئے اور اس غرض سے بھی کہ کپتان جبریل صاحب سے ملاقات کرین۔ دوپل کہ ایک اونچین سے سہنیش میں آہنی ہے اور دوسرا دس ڈیڑھ لگا اوپر دریائے پاسک کے بنا ہوا ہے اور باہر کے علاقہ کو شہر سے ملتا ہے۔ باہر کے علاقے میں قریب دو لاکھ آدمی کے آبادی ہے اور شہر جو دیو سے گھرا ہوا ہے اس میں دس ہزار آدمی رہتے ہیں کل گورے رنگ کے اداٹھ تنگ گلیاں جو ایک دوسرے کو کاٹتی ہیں اور نہایت ویران نظر آتی ہیں اور ایک جا بگوشتہ مقام ہے جان صاحب گورنمنٹ کی کوٹھی واقع ہے اور نہایت پر جو کھڑکیاں ہیں اون سے بندر گاؤ کی سیر واضح ہوتی ہے۔ گورنر صاحب حال نہایت مشور اور ہوشیار ہیں جو ڈان پکوال انرل کے وقت سے اس عہدے پر مقرر ہیں اور تعریف انکی ہے کہ انہوں نے انڈیائی سماج جاری کی اور آمد و رفت جہازوں کی موقوف جس باعث سے اسپین کے لوگ ایسے عہدہ ناچوکی ترقی میں خلل نہ لیتے تھے +

عہدہ تجویزین گورنر سابق کی کئی اور میں ترقی پذیر اور تعمیل ہو ہیں گورنر حال سے جو زیادہ تر اس عہدے کے لائق ہوئے باعث خوب موقع ملنے اور درجابہ کی ضروریافت سے واقع ہونے کے جبکہ وہ جلدی وطن ہوئے تھے اور کیا اونکو یہ یقین تھا کہ انکو حکومت کن پارٹ سے لگی۔ ان کا یہ دلیل کرتا اور جب یہ ہے کہ گورنر نہیں جیت کوئی فیصلہ

جلسے وطن پہا وہ گورنمنٹ حلقہ کا کسی طرح مجرم منظور ہو سکتا ہے۔ یہ تو ایک طریقہ ہے جو کٹنا میں جلدی رہا ہے۔ جب گورنمنٹ کسی ملک سے فالتی ہوتی ہے تو پہلے چند صاحبان کو مخالف سمجھ کر جلسے وطن کرتی ہے اس طریقے سے ملک بھی واقف ہو گئے اور ملکوں کو بھی یہ طریقہ اختیار کرنا ضرور پڑا +

کپتان جرنیل صاحب خود مملکت نشر و نعت گئے تھے اور جاہل اور غیر ہمتی نسبت خود کے ملکوں نے انہیں اطلاع دی اور اس سے بہت خوش ہوئے۔ شام کو ملکوں نے شاہراہ پر ہوا کھائی تھی۔ کم نصیبی ہم لوگوں کی تھی کہ ہم لوگ دیر کر کے گئے اور جھگڑا دیکھنا چاہتے تھے دیکھ نہ سکے اور خوبصورت بینی رنگین لوگوں کو جو گاڑی پر سوار دو قطار میں سرک پر برابر ہوا کھا رہے تھے اور پولیس کے لوگ گھوڑے پر سوار بطرح مارس گاڑوں کے بندری لوگ جا بجا سرک پر کھڑے گاڑیوں کو اپنی اپنی طرف ترتیب کر رہے تھے اور کچھ عجیب بدلق معلوم ہوئی +

غیلما میں جس طرح اور رومن کا تھو لک شہر میں ہوتا ہے سوا سے تیار کے اتوار بڑی خوشی کا دن ہوتا ہے ایسا اتفاق ہوا کہ جس اتوار کو ہم لوگ وہاں تھے اسی اتوار کو ایک تیار کا دن بھی پڑا تھا صبح کو سب لوگ گرجا گھر گئے اور شام کو ناچ ہوا۔ گرجا دن کو ہوتا ہے مگر فریج کا گرجا اس نام سے صبح ہوتا ہے۔ بڑا گرجا بن رہا تھا اور جن گرجا میں ہم لوگ گئے کچھ بڑی تعریف اور بے عمارت کی نہ تھی۔ جس گرجا گھر میں صبح کا گرجا اس نام سے ہوا بہت صاحب لوگ موجود نہیں تھے۔ جب ہم لوگ پہلے گئے بچے چند خوبصورت سیاہ رنگت کی ہم دیکھیں جلکی بڑی بڑی آنکھیں اور اوپر کی سپاہ پوشاک بہت خوب نظر آئی اور وہ گھٹنا ٹیکے کھڑی تھیں اور بڑے آدمی دعا مانگتے ہوئے اندر اور دھڑکوں میں دکھلائی دیے پس کل صاحبان موجودہ گرجا گھر استیضہ تھے اور بڑے بنگی بلجا سجاتی ہوئی دو یا تین نوچیں تنگے سر گرجا کے اندر آئیں اور اونکے کندھے سے چھڑنے لگ کر رہے تھے۔ انکے منگی تواریے ہوئے تو بان لگا کے مقام پر کھڑے ہوئے تھے اور جب پادری یعنی کاہن لوگ گرجا گھر کے اندر گئے

ان کو روک کر نہ تھک کر رکھنے لگے اور اس کے قرب باجا بجا لگے۔ حقیقت میں کل  
 عبادت گاہ میں شروع سے آخر تک باجے کا جہاں تھا اور قائم مقام پادری جا ایک کھاتا  
 کالا آدمی تھا ناخ باج کے گفتگو کرتا تھا اور جس جس طرح سے وہ گفتگو کرتا تھا باجا سمجھتا تھا  
 جب پادری خدا کی تعریف کرتا تھا وہ لوگ سب جھٹک کر سجدہ کرتے تھے اور مثل ناخ  
 باجا سمجھتا تھا اور باجے کے ساتھ خوب لاسچے تھے۔ تب بعد اس کے ایک باجا اس طرح کا  
 رہتا تھا جو گھوڑہ وڑ کا بجا اور کٹر بیل کہلاتا ہے۔ کل عبادت میں مطلق خدا پرستی پائی  
 نہیں جلتی تھی اور صاف آدمی گھٹے تک یہ عبادت رہتی تھی۔ گورے لوگ مہات  
 خواہ صبریت اور موسے تا بنے آدمی تھے سفید پوشاں سپنے اور مرغ ٹوپیاں کالی ڈوری  
 لگی موتی پہنتے تھے۔ بافسر لوگ عنقریب کل اسپین سے آئے ہیں کیونکہ نوکری لچھپ  
 سے اور تھوڑے خوب یعنی ہے فلپا نیس تا پو میں غریب ۱۲۰۰۰ کے فوج ہے +  
 ہر لوگ اخیر مرتبہ اسٹیشن میں لڑائی کے کام میں لگائے گئے تھے جبکہ ۳۰۰ آدمی سولہ راج  
 کو مرادینے کے لیے بھیجے گئے تھے اور یہ کام اللہ ان کو نکلے بے غلجی کیا قریب ایک سو  
 آدمی کے بارے گئے تھے کمال میں تین ہزار این سو آدمی کی فوج ہواہ فوج کے  
 کوچین چینیا میں واسطے آبدار کرنے وہاں کے بادشاہ کے بھرتی کی گئی مگر اس میں  
 کامیابی نہ رہی +

چونکہ جبار کسرل کہ چیکا لاندہ لغت راشن جعاحب تھا فیذا میں مرمت ہونے کے  
 لیے آیا تھا ہارگوں کو بڑی آرام سے رہ گئے کے اندر بندر گاؤں کے اوس پارے گئے  
 میں مہلوگوں کو کچھ پیدا اون دو دکھوں کہ تھی خبر چندیاں لگی ہوئی اور غول کا غل شوقین  
 لکڑیوں کا سا کاوٹ مقام کے چلے کو بٹا تھا کاوٹ میں سہ کارہی جازناس کا  
 مقام تھا سلطانیان کا اسپین کا کوٹوور اس محبوبہ جاد کو دیکھنے آتا جواسے شغل  
 چما کی مقابلہ لگے ٹیپ کے کر کے آتا تھا اور جیکا پسند دیکھ کر نہامید میرے پسین ہوا  
 وہ آدمی عام میں جہاں حاضر تھی رہتو تھا اور اس مقام میں ہر کوئی لوگ شہر میں نہیں گئے

سہوے وہاں بہادر افسر مارا گیا جب یہ واقعہ برمال میں ملے جا +

بھڑھٹا اور کچھ مضبوط نہیں ہے۔ گاؤٹ میں وہی پندرہ نمبر کے باشندے بن  
 اور جب تمام ہوئی شاہ راہ پر عجیب کیفیت تھی بکانات و دشمنی نہایت چھوٹے تھے  
 مگر ہر ایک کے کہیں سے شاہ راہ پر غ اور ناک و ناک کی تصویریں ساٹان میں نظر آتی تھیں  
 اور ان خود صورت یہ تھا جان پر شب پتی تھیں اور سننے کی بھیر پر جوتلاش طلبہ اور  
 اوپر چڑھتے تھے ہستی نہیں :

روشنی کی آواز آتش بازیوں اور بجلی باج سے معلوم ہوا کہ جلسہ شروع ہوا تھا۔ اور وقت  
 شروع ہوا اسمولی مملکت واسطہ جگہ اور گم ہوئے رہا تھیں کے اور بھڑھٹا جان کھڑی تھی اور  
 دریاں ایک گلی سے پہلے ایک باجا گیا اور بندہ ایک صاحب کالی پوشاک اور سفید  
 گلوندہ مینے جو سے جو طریق مالک جلسہ کے معلوم ہوا اور انتہام بیون کی قسم کا اور  
 لوگوں کے واسطے جو شریک جلسہ ہونا چاہتے تھے کیا۔ میرا شاہ گیری اور ٹھانے کے  
 درختار میں کھڑے ہوئے اور اس کے دریاں دو قطار میں نہایت کمزور نہ ہی لڑکے لڑکیاں  
 جو پانچ خواہ چھ برس کی عمر سے زیادہ نہ ہونے نظر آئیں۔ ان لڑکوں کے چھوٹے بال  
 صاف کیے ہوئے سر اور چھوٹے پانچون اپنی بہنوں کا ہاتھ پکڑے ہوئے حواڑ بھی  
 زیادہ کہ عمر تھیں عجیب کیفیت نظر آتی تھی اور زیادہ خوب معلوم ہوا تھا چھوٹے  
 چھوٹے بچے عمدہ عمدہ پوشاک پہنے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے جاتے نظر آتے تھے  
 اور ان کے حضرت مریم کی تصویر پر دے سے ڈھکی ہوئی ایک لکڑی مسکتے پر  
 رکھی ہوئی اور بالکل ریشمی کپڑا چارون طرف سر کی بیون سے گھرا ہوا نظر آیا اور اس کے  
 پیچھے کا من کے لوگ اور دو یا تین نوجوان سگین چڑھائے ہوئے نظر آئے۔ جب یہ  
 دن کا جلسہ ہو جاتا ہے رات کی خدشیاں شروع ہوتی ہیں :

یہ سبہ از بعد ہو چکا ہے تصویر حضرت مریم کے ان کے مقام پر جان رکھی جاتی ہیں بخوبی  
 تاج میں آپ کو مصروف کرتے ہیں۔ شریکوں کا مکان گھلا ہوا ہے جو شریک خاص ہے  
 ہر کوئی تاج اور جوتے میں بھروسہ رہتا ہے صبح تک  
 اور صبح کے بعد کسی بزرگ کی پریشانی نہیں ہوتی ہے گویا لڑکی کا آرام ہوتا ہے۔ چونکہ

ہم لوگوں نے ارادہ کیا تھا کہ اسی رات کو اندرونی علاقے کی سیر کے لیے رنڈا جہن  
لنڈا ہم لوگوں نے کاوٹ سے رنڈا ہونے کے لیے توقف نہ کیا۔ بعد میں بھرکی  
سیر کے ہم لوگوں نے تجویز کیا کہ رات کے پانچ سے چنانچہ چاہیے لہذا باوجود غرض کے  
ہلوگ خوب آرام سے ایک کشتی دریائے پاسک پر لیٹے ہوئے تھے اور جس طرح  
ملاح لوگ ناؤ کو سوتے ہیں جلدی جلدی چلائے جاتے تھے اسی اورنگے ڈائمنڈ کی آواز سے  
ہلوگ سو گئے۔ ہم لوگوں کے ہمراہ مشیر صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ تھیں جنہوں نے  
عنایت ہم لوگوں پر غیلا میں کی تھی ہم لوگ مشکور تھے۔ دن چڑھے ہلوگ ٹاپو دریا  
لا کر دمی بائے نامے میں پہنچے جہاں پوتا نامے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے  
اوپر پراگ جلتی ہوئی۔ پہاڑ اور پرک جنگل اور چھوٹے باغات بانس کے جھکے ہوئے  
دخت بھرے ہوئے تھے +

یہ دریا کھوڑے کے سم کا نمونہ ہے یعنی ۳۰ فٹ پانی اور ایک طرف زمین ہے اور اس کے  
کنارے میں تالم نامے ٹاپو ہے۔ یہاں سے ہلوگ دکن کنارے کو گئے جہاں سے  
اوپر اسی پہاڑ نہایت قریب معلوم ہوئے مگر سمجھ جانے دریا سے اون کی جو تھی  
لا کو دمی بائے سب سے بڑا دریا ایسٹرن اریجی پلیگو میں ہے یعنی ۲۸ میل لمبائی میں  
اور ۲۰ میل چوڑائی میں ہے +

جہاں ہم لوگوں کو قیام کرنا تھا وہاں ہم لوگ پہنچ گئے عرصے میں حاضری کھائی اور یہ مقام  
واسطے گرم پانی کے جذب میں سے بولہ دیکر اٹھتا ہے مشہور ہے اور مسافر گرم پانی سے  
خوب نہا سکتا ہے اگرچہ پانی ایسا تیز ہے کہ منٹ میں اندھا پاک سکتا ہے مگر اس میں  
تھک کر نہ نہیں چاہیے۔ باعث ان ستونوں کے جہاں ایک وقت میں مشہور تھے اس  
مقام کا نام لاس بناس کہلاتا ہے۔ اس میں تھوڑی جھوڑی ہندوستانیوں کے بھی ہیں  
چنانچہ ایک عین جو پون سے بھرا ہوا تھا ایک جھنڈ ہندوستانیوں کا حیرت میں چوگرد  
آگیا ہم لوگوں نے آرام کیا قبل روانگی سو کلم نامے ٹاپو کے۔ خوب ہوا کہ ہم نے وہ  
حل لگی اور عجوبہ قصہ مقام گردنیر کا نہیں پڑھا تھا وہ ہم لوگوں کی جھمکے شش و پنج میں

جانی رہتی اور آئے واسطے حادثوں کا خیال کر کے ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ لاگرونیئر صاحب کی بھوک جانی رہی تھی ۔ ہندوستانیوں نے اسے کھانا تھا کہ اس ٹاپوس کے چھوٹے دریا میں مگر رہتے تھے جو ایسے کھانے تھے کہ ایک چھوٹی کشتی میں بچاؤ لکھنا غیر ممکن تھا ۔ لاگرونیئر صاحب لکھتے ہیں کہ جہاں لوگوں نے بیان کیا اس میں سچائی تھی مگر ہلوگ حادثے اور مشکلات وغیرہ سے کبھی ناامید نہیں ہوتے تھے ۔ لہذا وہ اور اس کے دوست مسٹر لنڈسی صاحب اپنی جان کا خطرہ نہ کر کے ایک چھوٹی کشتی پر ایسے دریا میں گئے جہاں خبر تھی کہ مگر سمجھ میں نہ ۔ صاحب موصوف اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہم لوگ کئی گز کے فاصلے پر نہیں گئے تھے کہ ہم لوگوں کو خوف معلوم ہوا زیادہ تر بیاعتنا شبہ اور شکل اس مقام کے جو چاروں طرف ہم لوگوں کو نظر آتا تھا +

اور کیفیت آمد مگر بھیجی کی اسطور پر تحریر فرماتے ہیں کہ وہ دل لگی جو ہندوستانیوں نے بیان کی تھی اب صحیح نکلنے والی تھی ۔ لنڈسی صاحب نے جائگاہ مقابلہ کر کے ایک گولی اس جانور کی طرف اسی ۔ اسطرح صاحب لکھتے جاتے ہیں اور تخمینہ کرتے ہیں کہ سو گھم کا دریا ۵۰۰ فٹ لاگوٹھی باسے دیا سے اونچا ہے اور ۵۰ فٹ باہر کی جانب ہے اور جب تک کہ آفتاب غروب نہیں ہوتا ہے اور اسکی روشنی اس دریا تک نہیں پہنچتی ہے حالانکہ کنارہ نبض مقام پر ۲۰ فٹ سے زیادہ اونچائی میں نہیں ہے اور صرف ایک مقام پر قریب ۲۰۰ فٹ اونچا ہے اور گولائی میں کم سے کم دو میل ہے اور آفتاب کی روشنی بخوبی پہنچتی ہے ۔ پس لحاظ لاگرونیئر صاحب کے نگاہی اور منا کی ہلوگوں کی بھی خواہش تھی کہ جب قدر دلیری انھوں نے اپنے پیچھے سے دکھائی دیکھی ہی قلم سے بھی دکھانے +

ہلوگ دیا کے کنارے کنارے چمک رہے تھے اور اسکی خوبصورتی سے نہایت خوش ہوئے اور مدد پہر کے وقت ان درخون کے سبچے کو کنارے پر رخنہ میں اور پانی میں بچکے ہیں ٹھہرے رہے ۔ ہندوستانی ہولی لومڑی اور بول کی چھائی کے تلبے چھپی تصویر انکا جان میں کے بدن میں جہاں تک ٹسکا کرتے ہیں چھپا رہتا ہے ۔ اور بڑے بڑے

پہل کئی قسم کے ڈالیوں پر نظر آئے۔ ہلوگوں کو دیکھ کر وہ دیلے کے طرف دوڑ گئیں۔  
مگر ہم لوگوں نے فوراً بندوبست کیا۔ کین اور دو تین لڑھکتی ہوئی پانی میں گر پیں۔ اگر کوئی  
مگر مجھ رہا بھی ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ جب سے لاگو فیروز صاحب وہاں تشریف لائے  
اس کے خوف سے غلاب ہو گیا مگر کسی لڑکے نے پانی کے اوپر ناک اپنی نہ دکھائی +

ہلوگوں کو نہایت سچ ہوا ایسے دلچسپ مقام کو چھوڑتے ہوئے اور جیکہ کشتی پر ہم لوگ  
سوار جاتے تھے تو یہ زمین ایسی معلوم ہوتی تھی کہ مثل ایک نگینہ الماس کے خوبصورت  
بہر میں لگی ہوئی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ یہ زمین مثل ایک آگ جلتی ہوئی  
سہاڑی ہے۔ سو کھلم ٹاپ کی خوبصورتی دیکھ کر ہم لوگوں کو واپس جانے میں عرصہ ہوا  
اور اس درمیان میں ایسے زور شور کی آندھی آئی کہ ناوہاؤن نے چلنے سے انکار کیا  
ہم لوگوں نے اس کے چلنے میں اصرار کیا اگرچہ اس کے حسب دلخواہ تھا۔ جیسے ہی ہلوگ  
روانہ ہوئے تیزی سے اور دیرانیہ زور لگیا اور وہ کشتی عنقریب اوجھٹنے کے پہلے تب ایک بند گاہ  
میں لگے جان ایک سرکاری کشتی پڑی ہوئی تھی اور جبکہ صاحب مالک سے ہلوگوں نے  
دوستی کرنا چاہا۔ اگرچہ پیسے کے زور سے سب کچھ ممکن تھا مگر اس جہاز کے آدمی موجود  
نہ تھے پس ہم لوگوں نے پھر کشتی کو دریا میں سونے کے مقابل چلایا۔ اول ہلوگوں نے  
اوسکے اوپر کاٹپ اوتاڑ ڈالا جس کے باعث سے وہ مثل قبر کے صندوق کے معلوم ہوتی تھی اور  
اگر اولٹ جاتی جہاں ممکن نہ تھا تب ہم لوگوں نے اپنی ڈانڈیں جن سے کشتی چلائے تھیں زیادہ  
کیں اور بادبان کم کیا اور پھر ایک مرتبہ دریا میں قصد کیا +

رات کے ۱۲ گھنٹے ایسے معلوم ہوئے کہ گویا کبھی ختم نہ ہونے والے ہم لوگ لوہوں سے لڑا کیے  
اور پسینے میں تر ہو گئے تھے اور پانی کے اندر یعنی کشتی کی تری میں بیٹھ گئے۔  
کی ٹوپوں میں بھر بھر پانی پھینکا کیے۔ دن چڑھے جب دیا سے پاسک ہڑک جاتے  
تھے ہم لوگوں کو مانگی اور بھوکہ معلوم ہوئی مگر آفتاب کی روشنی سے ہم لوگوں کو طاقت  
آئی اور ایک گھنٹہ بعد جب سب آرام ملا ہم لوگ گزشتہ نظریوں کو بھول گئے +

کچھ تھڑا ہم لوگوں نے مقام لزوں کو دیکھا مگر ہم لوگوں کو یہ افسوس ہوا کہ ہم لوگ

کم اوقات کے زیادہ تر دیکھ سکے یا پوسا فروں کو عجیب عجیب کیفیت دکھاتا ہے اور اس کی طرح بیچ کی پیداوار اس کے دیکھنے کے لیے نہایت دلچسپ ہے۔ مگر ان باتوں میں گورنمنٹ نسبت غیر ملک کے لوگوں کے احتیاط کہتی ہے اور مقام کیا گاہ اور گوپان جو واسطے افراط پیداوار دنیا کو کے مشورے دیے جانا بلا وقت نہیں ہوتا ہے۔ - نیکلر با فراط کاشت ہوتا ہے مگر چینی شکر ریشے قدی دستور کے مطابق بہت تھری بنا کرتی ہے +

جاسے تعجب ہے کہ اگرچہ دھوئین کے زور سے نیائی نہیں جاتی تو بھی نہایت افراط سے تیار ہو کر باہر بھیجی جاتی ہے بالخصوص بازار انگلنڈ اسٹریلیا کو بھیجی جاتی ہے +  
یونائیڈ اسٹریٹس میں تجارت سن کی ہوتی ہے حال میں جرارائی روس کی ہوئی باعث ہکا اضافہ نرخ بھام نیلا ہوا - جس باہر سے نہیں آتا اور سپر محصول لگتا ہے اور محصول نیلا کی سیمن پر نہیں لگتا ہے - فلپائن میں جیسے اور اور انگریزی آبادیوں میں عمدہ عمدہ دستور ملک کے طور میں نہیں آتے ہیں باعث جاری کرنے طریقہ کم خرچ کے مگر ہم کو یقین ہے کہ بہت عرصہ تک ایسے خیالات سوداگری ملکوں میں معروف نہیں رہیں گے +  
اس دنیائے میں ہماری کشتیاں ناؤں سے لدی ہوئیں جو اس طبل اور ہولناک سفر انگلنڈ سے نقصان ہو گئی تھیں مرمت ہوئیں اور پھر سمند میں چلائی گئیں لہذا ہم لوگ نہایت افسوس کے ساتھ فیلاسے رخصت ہوئے اور ایک بار اپنا منہ چین کی طرف پھر پھیرا جان ایسی وارداتیں ہو چکی تھیں کہ ہم لوگوں کو وہاں ہو پونچھنے سے گونہ خوشی ہو گئی تھا

### باب ششم

کونٹ پوٹیا میں کی کوشش بلکہ چین میں ہو پونچھنے کو - کانٹن دریا میں خلافت قانون عمل کرنا عجیب ہندوستانی اشتہار - کوٹھی صلح اور محبت وطنی ظاہر کرنے کی - تیار ہی واسطے لڑائی کے - نتیجہ ادسکا - ہون پر قبضہ کرنا یہ ہمہ صاحب کا جواب - رپورٹ -  
بیت گنگوہر درمیان شاہنشاہ چین نیک اسکی شوقان کے ہوتی - فیو راس جاز -  
پر رواتر ہوا - اور اور دریا سے پھر نے قانون کا غائب ہو جانا - دریا کے کاشن -



کی شکل — وقت کا متعرف ہونا — دین کا پورا قیام کرنا — باشندوں کا مزاج —  
گولوں سے اڑانے میں وقت کرنا —



ہم لوگوں کی غیر جانبری فیلائین اصل واردات جو ہانگانگ میں ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ  
ہمارے کانڈا پیچیت جزل اشبرنم صاحب کلکتے سے آوا ناسے جازمین رزاد ہوئے  
نئے اور جو کو بھی دیکھنا اسے ارن کے جانے سے خالی ہوئی تھی اوس میں جناب لارڈ  
ایلیبرن صاحب قیام پذیر ہوئے — اس تبدیلی کی خوشی زیادہ تر دلچسپ موسم کے  
مرد ہونے سے معلوم ہوئی — شروع نومبر میں مشرڈ صاحب وزیر امریکا ایک بڑے  
بھاری جازمین اور کوٹ پوٹیا میں صاحب وزیر روس کے ایک شیشے کے دوش  
بہت باریک بنے ہوئے میں رونق افروز ہوئے — صاحب آفرالڈ کرنے سفر شکی کا  
کیا تھا یعنی سینٹ پٹرس برگ سے دریائے امر من سوار میں سے سوار ہوئے تھے مگر  
اونھوں نے دعوست واسطے اجازت کے کی تھی کہ کیا کتا ہو کر پکین آوین — جب کہ یہ  
دعوست نام منظور ہوئی خود اپنے اختیار سے دیاسے پیو کے حملے پر گئے اور وہاں اونکو  
اطلاع ہوئی کہ اوس مقام سے کوئی خط کتابت عدالت پکین سے ہو نہیں سکتی ہے — مگر بعد  
چندے اسقدر منظور ہوا کہ ایک چھٹی پکین کو مرسل ہوگی جبکہ جواب سے انتظار کی کتا  
جا کر کرنا پڑے گی کوٹ پوٹیا میں صاحب نے ان شرائط کے منظور کرنے سے انکار کیا  
مذاخیر میں یہ تجویز ہوئی کہ جواب اونکو پیو کے حملے پر ملے گا اور وہاں وہ اس کے لیے  
واپس جا کر منتظر ہیں — آخر کار بعد گزرنے چند ہفتوں کے کوٹ پوٹیا میں صاحب  
پھر ایک مرتبہ پیو کے حملے پر لڑ آئے اور وہاں انھوں نے جواب انکاری اس سفر کا  
پایا کہ کسی حالت میں اونکو دستور کے خلاف عمل نہیں کرنا ہوگا +

پس اب اونکے دلکو بھی قربت جناب لارڈ ایلیبرن صاحب کی رہے کی ہوتی لگی کہ بجز  
طریقہ دیاسے پیو گورنمنٹ چین سے کچھ ہونا ممکن تھا اور تب بھی اسی حالت میں جبکہ  
فرج کافی موجود ہو چاہے تخت میں سوارے اور ایک ایسی فوج وہاں جمع ہووے اور خط

پانی میں جو دھان پہنے بندھ کر کشتی جاسکے اور تقریر میں خوب زور مارے +  
 اسوقت میں ایک عجیب ماجرا ہوا جس سے اون لوگوں کے جو دھانے کا نہیں کے نام پر  
 اور کھاریوں کے کنارے رہتے تھے بد ذاتی اور چالاکی ایسے وقت میں جب اڈاکا ملک  
 وقتوں میں پھنسا ہوا تھا فاضل ہوئی۔ اور اس واردات سے یہ بھی نصیحت ہوئی کہ کس قدر شدید  
 برائی اون رعایا کی ممکن تھی جو ہلوگ کے طرفدار تھے اور جو ہلوگوں کے جہازوں سے کم مدد  
 پارسنگے نسبت چین کی کشتیوں کے جو انکی حفاظت کرتی تھیں اور جو ہم لوگوں نے  
 دھان سے صاف کر دی تھیں۔ ایک سوال لارڈ ایلمن صاحب کے پاس بھیجا گیا مع ایک  
 قطعہ نقل سوال کے جو تمام لوگوں میں دور دور پھیلا تھا اور اس مضمون کا تھا کہ چونکہ انگریز کی جہازی  
 فوج شکاک واقعہ دھان سے لوگ سے شکم تک قیم ہے اور جو پناہ کیشتیان رعایا کو اون  
 بد معاشوں سے جبر و ستمی اناج کاٹ لیا کرتے تھے دیتی ہیں لہذا بلحاظ اس حفاظت کے  
 بذریعہ ہشتاد ہزار تھوڑے موٹے کئی ایکٹر (چین کی ناپ کا) ۲۰ ہنس (ایک قسم کا وزن) انگریزی  
 کچہری جو ننگ ٹانگ یعنی کوٹھی صلح اور محبت وطنی کی کھلاتی ہے اور متصل مقام فی ٹانگ  
 کے ہے داخل کیلکرن۔ اس کوٹھی میں ہر ۳۰ خواہ ۳۰ اکتوبر خواہ یکم نومبر کو سب کا شکار  
 اپنا اپنا روپیہ لے کر داخل کرنے ہیں۔ بر طبق داخل ہونے اس روپیہ کے اون لوگو کو لینس  
 یعنی اجازت اناج کاٹنے کی ملتی ہے۔ اگر کوئی شخص بلا لینس اناج کاٹے خواہ لے جاوے گا  
 انگریز ننگ ٹانگ کی کشتیاں اور اس شخص کو سزا دی جائے گی اور اس کی کشتیوں کے کوٹھی مذکور میں لاؤنگ  
 اور وہ دھان ضبط ہو جائیگی +

اٹھارہ مذکور میں ۳ قواعد شامل تھے اول واسطی ایکٹر جن فی ٹانگ کی کوٹھی انگریزی میں  
 بھرتی ہوا لینس اسکا اناج کاٹنے کے لیے عطا ہوگا۔ دوم جب کوئی شخص مہر اور چکنامہ  
 کے دیکھے اور پہچانے کہ وہ اس کوٹھی کی ہے وہ اس شخص کو جو گرفتار ہوہے مکرے گا  
 ستم کشتیاں چال سے لے دی ہوئی جو گا دن خواہ قلعہ سے آتی ہوں کوٹھی پر اطلاع دیں گی  
 جان اون کے کاغذ خواہ لینس ملاحظہ ہو سکتے ہیں کہ جس میں توقف نہ ہو +

سر ڈیڈ صاحب کو جنہوں نے اٹھارہ صد ترجمہ کیا تھا لارڈ ایلمن صاحب نے ہدایت کی

کہ آپ فوراً آؤ مرل صاحب سے خط کتابت کر کے دریافت کریں کہ اگر ممکن ہو وہ کوٹھی  
 انگریزی صلح کاروں اور محب وطنوں کی کمان ہے اور سزاؤں لوگوں کو دین جنھوں نے نہ مرت  
 ہم لوگوں کے نام نیک کو بدنام کیا تھا بلکہ ایسی خرابی سے اپنے مفہوم کی بُرائی کی تھی +  
 مشر وڈ صاحب ایک فوج لیکر ایک کوٹھی پر گئے جسکو چند آدمیوں نے کوٹھی  
 مذکور بیان کیا جہاں انھوں نے ۶ آدمیوں کو زنجیر سے بندھا ہوا پایا اور کچھ کاغذ دستیاب  
 ہوئے اور ایک کاغذ میں لکھا تھا کہ انگریزی جنگیوں کے جہاز کے کپتان نے حکم لکھا ہے کہ  
 اناج کی نگرانی کرو اور ان لوگوں کو دھکی لکھی نہیں جو اپنے اختیار سے اناج کاٹیں +  
 مشکل ہوا کہ قرب کے لوگوں پر یہ جرم تادم کریں مگر ایک شخص جسکا کام یہ تھا کہ ایک  
 جہاز خباب ملکہ منظم کے ملاحق کو کھانا پہنچاتا تھا پہچانا گیا اور گرفتار ہوا - شاید کہ سو اسے  
 چین کے اور کوئی ملک دنیا میں ایسا موجود نہیں جو بغرض حفاظت اپنے ملک کے مخالف کا  
 نام لے لیسے اور علامت صلح اور محبت وطنی کی ظاہر کرے اور غرض اپنے ہوسوں کو لوستے  
 اور نقصان پہنچانے سے ہو - اگرچہ چین میں محبت وطنی موجود نہیں ہے مگر محبت وطنی  
 کے لوگ دام دیکر پیدا ہو سکتے ہیں جیسا کہ اور ملک میں - ہم لوگوں نے ہانگ کانگ میں  
 ایک جاسوس دیکھا اور اس کے کاغذات گرفتار کیے اور جو ایک روز نامچہ دار و اتون کا کھتا  
 تھا اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ہوا قوا صاحب چین کو ہم لوگوں کی تادیب سے جو  
 ہانگ کانگ میں مشہور تھیں برابر اطلاع کرتا تھا کوئی شے اس کی اطلاع بابی کے ایجنٹ  
 نہ تھی یعنی تعداد جہاز بندر گاہ میں روزمرہ قواعد فوجوں کی لارڈ الیچین صاحب کی صورت شکل  
 اور نیک نامی ان کی تعداد فوج ہم لوگوں کی جہاز سے گئے اور باعث غدر بے بالتعریض اور  
 اکثر سہو آوج ہوتے تھے اور ہوا قوا صاحب کے ذریعے سے مجھے صاحب پاس  
 مرسل ہوتے تھے - کچھ تو اطلاع اور کاز ریڈیٹ سولٹی تھی اور کچھ اطلاع چین کے لوگوں  
 سے جو ہم لوگوں کے پاس نوکرتھے +

اس درمیان میں جنرل اسٹرانبری صاحب کا نڈر انجین بجائے جنرل اشبرنم صاحب  
 مقرر ہوئے اور امبدائی سے ہم لوگوں کی فوج کو جہانگ کانگ میں بھی توت اور

نہنگی تازہ حاصل ہوئی۔ وہ ایک کمزور فوج جو وہاں تھی ہمیشہ طرح طرح کی قواعد ہوتی تھی مگر اب رزمہ آواز توپوں کی اور گرجتی ہوئی سلامیان جہاز پر سے ہوتی تھیں جب کوئی آدمی غلہ ایچی ملاقات کو آتا غلہ جاتا تھا چین کے لوگوں پر جو کہ ہانگ کانگ میں تھے زیادہ تر خیال اور غور کیا گیا نسبت کھیل کبوتروں کے جسکا اونکو صد سال سے شوق تھا ہم لوگ صرف اب اخیر مدہ جازمی فوج کی جو آئیوا لی تھی مختصر تھے پس یہ فوج شروع دسمبر میں پہنچی اور زیادہ تر توقع کرنا کچھ ضرورت نہیں معلوم ہوا لہذا اسی مہینے کی دسویں تاریخ کو مشرفیڈ صاحب ہمراہ مشر مار کو ٹھیس ایک جھنڈا صلح اسمے کا لیا کیا مٹن کو روانہ ہوئے اور فرنج اور انگریزی ایچیو کی شرائط نامہ ایک ماتحت افسر مرسلہ بھیجے صاحب کو جو اس کے لینے کے لیے آئے تھے سپرد ہوا وہ چبھی جو اس مرتبہ انگریزی وزیر نے صاحب امپیریل کمشنر کو لکھی تھی اوسمیں ذکر کیا کہ مقابلہ اور شہروں کے کانٹن کے حکام اور رعایا غیر ملک کے لوگوں سے راہ کم پیدا کرنا نہایت ناپسند کرتے ہیں اور صلح نامہ کی شرطیں پوری کرنے میں محض انکا رہے اور ان بے انتظامیوں کے باعث سے ہمیشہ لڑائیاں ہوا کرتی ہیں اور اس کے اخیر مرتبہ کانٹن کے لوگ محض جالت سے لڑے۔ وزیر صاحب نے بغرض ثبوت اس بات کے کہ یہ شکایت صرف تعلق انگلستان لوگوں کے نہیں تھی امریکا کے لوگوں کا سرحد کے قلعوں پر قبضہ کرنا اور فرنج لوگوں کا وعدہ مدد واسطے گذشتہ باقوں کے اور آئندہ مدد کا وعدہ کرنا حالہ دیا۔ بالفعل صاحب امپیریل کمشنر سے اسبقہ مطالبہ تھا کہ شرائط صلح نامہ کی پوری کریں اور جو کچھ نقصان انگریزوں کا ہوا اسکا ہرجہ دیوین + پس اسکی تعمیل کے لیے تاریخ اسے دون کی مصلحت دی گئی اور درمیان اس عرصہ کے ہوٹن ٹاپو پر بغرض اطمینان قبضہ رہے گا اور در صورت عدم تعمیل کانٹن بھی لیا جاوگا چنانچہ حسب اطلاع صدر ۳۰۰ جازمی انگریز گورے اور ۱۵۰ فرنج گورے ہوٹن میں بخوبی ۱۵ ماہ حال کو قابض ہوئے اور کوئی اونکا مداخلت نہوا +

دوسرے دن سچ صاحب کا جواب ہانگ کانگ کو پہنچا اوسمیں انھوں نے اس امر سے

انکار کیا کہ باشندگان کا مٹن کو غیر ملک کے لوگوں کی طرف سے مطلق ناراضگی نہ تھی اور کوئی ایسی شرط کسی صلنامہ میں موجود نہ تھی کہ جبکی روس سے اجازت آمد کا مٹن کی تھی اور اگرچہ یہ بحث سابق میں دو مرتبہ ہو چکی تھی مگر اب دیا تھا کہ یہ خیال دور کر دیا جاوے اور کوئی صلنامہ کا مٹن کے لوگوں کو ایسا امر کرنا مجبور نہیں کر سکتا ہے جس میں ان کی مرضی نہیں ہے اور لارڈ ایلمین صاحب کو اسے دی کہ آپ وہ انتظام کریں جو سر جارج جونز صاحب نے کی تھی اور آپ کو خطاب آرڈر آف ڈی بائٹھ کا سٹے جیسے کہ ان کو ملا تھا یہ بھی صاحب نے اسکا بھی تذکرہ کیا کہ سر جارج جونز اور سر جان بورنگ صاحب اس تدبیر پر کہ سیدھی آمد و رفت پاسے تخت سے کریں کامیاب نہ ہوئے باعث ہوئے خلاف مرضی پادشاہ کے اور امیرو جہاز کے مقدسے کا تذکرہ بھی کیا اور صاحب ایلمین کو آگاہ کیا کہ ہوشن مین قبضہ نہ کریں اور صاحب موصوف کو اسے دی کہ تھوڑی ملازمت کی خط کتابت میں سب نا اتفاقیان طے ہو جانا سکتی ہیں \*

رپورٹ ذیل بابت گفتگو جو درمیان پادشاہ اور ایک صاحب جج موصوف شدہ صوبہ کو انانگ ہوئی اوس سے واضح ہو گا کہ کیا کیا تجویزین پادشاہ اور اسکے کشترنے بقام کا مٹن کی تھیں اور کس قدر ان لوگوں کی واقفیت ان جاہلون کے کاروبار سے تھی اور وہ بنیاد جان سے وہ لوگ اپنی خبریں پاتے تھے - یہ عجیب اور نہایت دلچسپ کاغذ یہ بھی صاحب کے یاسن یعنی کشتی میں جو بعد قبضہ کر لے کے پایا گیا تھا اور ڈیڈ صاحب نے اسکا ترجمہ کیا \*

رپورٹ گفتگو جو درمیان پادشاہ حین فنگ اور کی شوشان سابق جج کو انانگ کے اشدراع میں ہوئی (مضمون ذیل ایک یادداشت سے ترجمہ ہوا ہے جو بھیہ صاحب کے پاس کی شوشان سابق جج کو انانگ ٹنگ کے بھیجا بابت ایک گفتگو کے جو اسکے اور پادشاہ حین فنگ کے درمیان ہوئی جب صاحب جج موصوف نے بعد اختتام اپنے ایام نوکری کے حسب رواج پیکین میں ملازمت حاصل کی \*

مشرطامس میڈوس صاحب اپنی کتاب جو چین اور ان کی بغاوت کے نام سے

کھلاتی ہے اور کے صفحہ ۱۲۳ سے لغایت ۱۳۶ میں اس طرح کا تذکرہ بیان کرتے ہیں جو درمیان سابق پادشاہ ابدلی کوئی صاحب کے ہوا جو حال میں گورنر کوٹنگ ٹنگ کے ہیں اور اس وقت میں اس صوبہ کے جج تھے۔ یہ گفتگو سلطنت میں ہوتی اور جاے حیرت ہے کہ بعد غاتمہ اس ملاقات کے سابق پادشاہ اپنی کوئی صاحب سے استفسار کرتے ہیں کہ آیا وہ کی شوٹشان صاحب نے جج جو مقرر ہوئے ہیں واقف ہیں اور خود اپنی رائے بیان کرتے ہیں کہ وہ دیانت دار اور بے کرا آدمی ہے + صاحب جج کی اکثر خط کتابت جو ساتھ ساتھ صاحب کے ہوئی ان کے کاغذوں میں پائی گئی منجملہ اول کے یہ یادداشت بھی جو یہاں ترجمہ ہوئی ہے پائی گئی اور آدھن ایک فقرہ مندرج تھا جس سے واضح ہوا کہ سوائے اس مضمون کے جو اس کے تعلق تھا پادشاہ نے چند سوالات کی نسبت ضد خواندہ رعایا سے ضلع ٹنگ کوٹنگ کے جنھوں نے چند روز سے اپنی ناراضگی نسبت حکام ظاہر کی تھی اپنی اون لوگوں کو حکم دیا تھا کہ حکم ناراضگی جو ایک افسر فوج پر صادر ہونے والا تھا جسے چند کوٹنگ ٹنگ کے شہری آدمیوں کو گرفتار کرنے میں دریغ کیا تھا آکر سنیں مگر اون لوگوں نے انکار کیا اور اخیر گفتگو نسبت پھر طبع ہونے کتاب سنگ لی سنگی واسطے غامدہ عامہ کے ہوئی کی شوٹشان چھڑنا بھائی کی شوٹشان نشان کا ہے جو چند روز ہوئے مرگیا اور منجملہ چار سکریٹری آف اسٹیشن اعظم کے تھا (دستخط ٹی ایف ڈبلیو)

(ترجمہ یادداشت) جب مجھے پادشاہ صاحب سے ملازمت حاصل کی پادشاہ صاحب نے بڑی خصوصیت سے نسبت چارے سرکاری کام کو انجام اور جاری سکونت اور ہمارے خاندان کا حال اور کیفیت ہماری زندگی ماقبل اور مابعد ہمارے نوکر ہونے کے استفسار کیا۔ ہم ان سوالات کی نقل واسطے آپ کے حاضر کے نہیں سمجھتے ہیں مگر صرف اونکا تذکرہ کرتے ہیں جو سوالات پادشاہ صاحب سے دوبارہ کوٹنگ ٹنگ کے حالات کے کیے۔ پادشاہ صاحب نے استفسار کیا +

سوال - انگریز جنگی فی الحال خاموش ہیں یا نہیں +

جواب - ابھی تک تو خاموش نظر آتے ہیں +

سوال - آئندہ اوکی تجارت سے کچھ دقت تو پیدا نہ ہوگی +

جواب - جاہلون کو اسکا بڑا شبہ ہے - ایک چھی جاہلون کے پاس عرصہ دو تین مہینے کا ہوا آئی اور اسکی عبارت بھی دھمکی کی تھی اور اس میں کئی سوال آغاز ہوئے - سو صاحب اور بیکھر صاحب اوکی چالاکیاں بخوبی سمجھتے ہیں اور وہ خط کتابت میں صرف ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو ان جاہلون کی مرادوں کا بخوبی مقابلہ کرتے ہیں اور تب یہ لوگ خاموش ہو جاتے ہیں +

سوال - تم جانتے ہو کیا اون لوگوں نے لکھا تھا +

جواب - سو صاحب اور بیکھر صاحب ان جاہلون کے انتظام کی نسبت اپنی تدبیر میں خفیہ رکھتے ہیں بطور گورنر جنرل اور گورنر وہ بڑے اعتبار کے ساتھ آپس میں کل ہٹلا کی چھیون کے جواب کی نسبت شورہ کر لیتے ہیں - نہ تو میں جو حضور کا تابعدار ہوں اور نہ دوسرے صاحبان کشنر اور نہ متصدی گوا ایک ہی شہر میں رہتے ہیں کوئی ارادے اور صاحبوں کے آگے سے جان نہیں سکتے - اکثر ایسا ہوا ہے کہ جب پی کوئی صاحب فانیس کشنر سے کسی امر میں استفسار ہوا ہے تو اونکے جواب کا مسودہ ہوا ہے اور اوپر غور ہوا اور اوکی منظوری پر منحصر ہے اور ایسے مقدموں میں جبکہ امر طے پا چکا ہے تب سو صاحب اور بیکھر صاحب بالضرورت مجھے جو حضور کا خادم ہوں اور اقدون کو بھی اطلاع دیتے ہیں - سابق میں جب جنگلیوں کا انتظام ہو رہا تھا تو قبل ہونے کے اور ان لوگوں کو خبر ہو جاتی تھی - مگر اندون میں وہ لوگ بھی جو ہمیشہ سو صاحب اور بیکھر صاحب کے ساتھ رہتے ہیں مطلق نہیں خبر پاسکتے ہیں کہ وہ لوگ کس غور میں ہیں اور نہ جنگلی لوگ کچھ حال پاسکتے ہیں حالانکہ ہم لوگوں کو رتی رتی حال ملتا ہے جو جو امر متعلق اونکے ملک سے ہیں +

سوال - تم کو کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ کیا کیا اونکے ملک میں گذرتا ہے +

جواب - غیر ملکوں یعنی وہ شہر جو ہندوستان کے اوس پار ہیں اونکے اخبارات آنے میں

اونہیں جو کچھ حال کسی شہر کے تعلق ہوتا ہے بالذریعہ بیچ رہتا ہے اور چونکہ یہ جنگلی لوگ  
بلا اعانت مترجم کچھ کر نہیں سکتے ہیں سو صاحب اور بیچہ صاحب ہر حصہ میں مالی  
منفصل دریافت کر لیتے ہیں پس اس طرح ہم لوگوں کو احوال البیچ معلوم ہوتا ہے +  
سوال - یہ کیا سبب ہے کہ لوگ باوجود کوئی جنگلیوں کی خبر نہ کرتے ہیں +

جواب - ہر سال چند سو ڈالر یعنی چوایان زیادہ دینے پرتی ہیں بطریق انعام کے اور جب  
یہ انعام اونکو ملتا ہے وہ لوگ بڑی خوشی سے ہم لوگوں کی خدمت کرتے ہیں اور اگر کسی  
مقام کی خبر جو پہونچے غیر اطمینان ہو تو آواز اون مقاموں سے زیادہ خبر آجاتی ہے اور اگر متفرق  
مقاموں کی خبر متفق ہو تو بلا شک لائق اعتبار رکھتی ہے +

سوال - یہ اخبارات جنگلی حروف میں ہیں یا چین کے حروف میں +

جواب - وہ چین کی زبان میں ترجمہ کیے جاتے ہیں +

سوال - جنے وہ کا غذات دیکھے ہیں +

جواب - لڑائی سنگیوں میں جو ہر ماہ گذشتہ میں مہوری تھی بیچ صاحب نے چند  
کا غذات پائے تھے جو انھوں نے ہکود دیکھنے کو دیے +

سوال - اون میں کیا لکھتا تھا

جواب - تابعدار کو ایک امر یاد آتا ہے وہ یہ ہے کہ انگریز بنگالہ سے لڑائی کر رہے تھے  
بنگال کے ایک توپ کے جہاز نے چاہا تھا کہ عملداری انگریز میں ہو کر کہی اور قوم کو مقابلے  
کے لیے جاوین اور انگریزی حکاموں نے اسکو جانے دینے سے انکار کیا۔ دونوں طرف  
سے آگ برسی اور ایک انگریزی جہاز ڈوب گیا اور کئی ڈاکٹر مارے گئے۔ اون لوگوں کے  
+ یعنی وہ کا غذات جو انھوں نے دیکھے ہیں جنے آگے واضح ہوگا +

بیچ صاحب ۴۵ ماہ کے لیے کامین سے غیر حاضر تھے یعنی کوایاگ من کے گورنر بدشاہوں اور باغیوں  
کو سنگین اور تنگ ٹی میں روکنے گئے تھے +

۵۰ غالباً بنی سے مراد ہے +

۵۱ بنی انگریز جنگی جہاز نے ملک انتظام کرتے تھے غالباً ڈاکٹر ایڈیڈیا کمپنی سے مراد ہے +



پادشاہ کے سرداران جس آٹ پارلیمنٹ کو جان تقریریں ہوتی تھیں جمع کیا۔ اور فوت  
 میں بعض نے یہ تجویز کیا کہ بنگال کے لوگوں سے تقریر کریں اور بعضوں نے تجویز کیا کہ  
 فوج جمع کر کے بلا لین بھیجہ صاحب نے آپ کے تابعدار سے اکثر کہا ہے کہ ادا جی چٹو  
 میں جو ان کے ملک کے پادشاہ پاس سے بوٹنم صاحب پاس آئیں اس میں ہمیشہ  
 اذکو ہدایت ہے کہ صلح کے ساتھ تجارت کریں اور دست اندازی جی جائز کریں۔ اور یہی  
 مشورہ ہے کہ بلحاظ انتظام تجارت جو بوٹنم صاحب نے کیا اذکو خطاب آرڈر آف ٹی بی ہا  
 جسکو زبان چین میں آؤنا پنا کہتے ہیں دیا گیا اور ایک انعام ویسی ہی قسم کا جیسے سنج  
 سونے کی پھیلی کی تھیلی کا ہے۔ بوٹنم صاحب اس سے بہت راضی ہیں وہ اسے  
 بڑے غور سے خیال کرتے ہیں اور آئندہ وہ کسی طرح کی مشکلیں نہ ڈالیں گے۔

سوال جو چٹھی جنگلیوں کے پاس سے آئی اوس میں اونیوں نے اپنی شکایتیں کی طرح لکھیں۔  
 جواب۔ جب میں حضور کا تابعدار سنگیوں کی لڑائی سے کانٹن کو واسطے سوز پونے  
 اپنے صدرے کے لونا اوس وقت سو صاحب اور بھیہ صاحب نے مجھے کہا کہ بوٹنم صاحب  
 نے تیسرے چاند میں اذکو لکھا تھا کہ بھلا پانچ بندرگا ہوں کے چونکہ بہت تجارت دیندگان  
 میں نہ تھی یعنی چکیا ناگ اور فوکیں میں۔ اسلئے حکومت اور بندرگا ہوں سے ان کا  
 تبادلہ کرنا منظور تھا۔ ہنگ چو اور سو چو بندرگاہ خوب ہونگے اور اگر یہ بدل سکیں تو  
 چنگ کیا ناگ بندرگاہ دیا جاوے۔ اور اگر چنگ کیا ناگ کا وینا بھی غیر ممکن ہو تو  
 چارے جاز ٹنٹ سن کو بھیجے جاویں۔ سو صاحب اور بھیہ صاحب نے جواب  
 دیا کہ چونکہ اب اترا نامہ پانچون بندرگاہ میں تجارت طے ہو چکی تھی کوئی تبادلہ ہو نہیں سکتا  
 ہے اور سوائے اسکے ہر سال چین میں خیرین تبادا مقررہ فروخت ہوتی تھیں اور کچھ  
 تعداد دیندگان ہوں پر منحصر تھا۔ جو حال تجارت کا قبل کہ لے لے پانچ بندرگاہ کے تھا اوسکو  
 ایک بہت قدیم زور ہے۔

یہ بیان عہدہ سر جارج بوٹنم صاحب کی اس چٹھی کا ہے جو فروری ۱۹ء اپریل ۱۸۷۷ء میں لکھی اور  
 جس میں باتیں غلط گنس سے تھیں اور جس میں تجویز تبادلہ بندرگاہ کی تھی۔

حال کی کیفیت سے ملان کرو اور نفع و نقصان کے ملان کرنے سے تم قائل ہو جاؤ گے جبکہ دونوں قوموں کے نزدیک ہر طرح کی صفائی ہے اور اگر اب تمہارے جہاز توپ کدے ہوئے ٹنٹ سن کو جاؤ گے تو لڑائی تمہاری جانب سے برپا ہوگی ہم لوگوں کا قصور اس میں نہ ہوگا۔ جیسے یہ جواب بھیجا گیا اور کوئی چٹھی نہیں آئی تھی +

سوال - سوائے بونہم صاحب اور کس کے تعلق ان جاہلون کے کاروبار میں +  
جواب - تا بعد ازاں سنہ ۱۸۵۷ء کے بونہم صاحب گورنر اعلیٰ ہن مینی فوجوں کے مالک سوائے ان کے گٹر لاف اور میڈوس صاحب ہن - گٹر لاف صاحب سابق ہن جب چین میں تھے کارگیر تھے سنہ ۱۸۵۷ء میں آئے تھے کہ ان کے مرتبہ پادشاہ نے اس کو کار تجارت میں متعین کیا ہے اور ملکی امورات میں دخل نہیں دینے پاتا ہے +

سوال - کیا اور سب قوم جو تجارت کرتی ہیں ان انگریز جاہلون کے میل میں نہیں +  
جواب - جبکہ شروع سے لغات شروع تک انگریز جاہلون نے حق کیا تھا اور قوم ان کی شامل مدد ہوتی تھی کہا جاتا ہے کہ اخیر میں یہ انگریزی جاہل واسطے محصول جہاز کے نہایت فساد اور قوموں کے فساد ہو گئے تھے اور جو روپیہ آج تک اونسے وصول نہیں ہوا ہے اس باعث سے کچھ نا اتفاقی اور نہیں موجود ہے - اور قوم بھی ان انگریز جاہلون سے جلتی ہے کہ ان لوگوں نے چین سے صدکی اور اگرچہ ظاہر اخبارت ہیل میل سے یہ لوگ کہتے ہیں مگر اصل قوم اپنے مطلب کا فائدہ دیکھتا ہے اور کوئی میل ممکن نہیں ہے +

سوال - کو اننگ ٹنگ میں فریج خاموش ہیں یا نہیں +  
جواب - کو اننگ ٹنگ میں فریج مطلق روق نہیں کرتے اور یہ بات مشہور ہے کہ سو پہ تجارت وہ اپنے مذہب میں تعلیم دینا بہت پسند کرتے ہیں +

سوال - علی العموم کوئی اون کے مذہب کو سیکھتا ہے کیا اون کے دریاں طلباء بھی سیکھتے ہیں +

۱۔ مشرک لڑاں صاحب جو اس وقت میں چین کے سکریٹری تھے ماہ جنوری ۱۸۵۷ء میں چین کو واپس آئے اور کہتے ہیں کہ  
۲۔ مذہب کا فوٹو شیٹ اسم آدمیوں کا نیک ہونا باسیدانام آئندہ نہیں سکھاتا ہے - یہ صرت بدہ اور  
۳۔ شکل مذہبوں میں دستور ہے کہ روپیہ کا دان ہوتا ہے +

جواب - عام لوگ جنکو عقل نہیں ہے سیکھتے ہیں۔ وہ لوگ اسقدر سنتے ہیں کہ نیکی کرنے سے خوشی حاصل ہوگی اور برے سکے وہ لوگ غر میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ طلباء جو علم کی کتاب میں پڑھتے ہیں بیشک بہک جاتے ہیں مگر حضور کے تابعدار نے یہ کبھی نہیں سنا نہیں کہ اون لوگوں نے یہ مذہب اختیار کیا ہوگا \*

سوال - کیا کو انک ٹنگ میں سزائیں واسطے قبول اس مذہب کے ہوئی ہیں نہیں؟  
جواب - حضور کے تابعدار نے سنا ہے کہ عرصہ ہوا کچھ سزائیں ہوئی تھیں۔ مگر جب سے میں سنہ گذشتہ کے چوتھے چاند میں پہر بختاب سے تاحال کوئی سزا نہیں ہوئی ہے۔ یہ کچھ صاحب نے اعتبار کے ساتھ ہلک لکھا تھا کہ انک ٹنگ کے ضلع میں لی سان ہاں مذہب گریٹ کننگ آف ٹریڈ میں کا جاری کر رہا تھا اور اسکے ہمراہ چند طلباء جو رزویل آدمیوں کی صحبت میں پڑ کر خواب گئے تھے گورے پامیوں کے ساتھ شامل ہو کر اس مذہب کو اختیار کر رہے تھے کچھ صاحب نے حضور کے تابعدار کو غصہ تحقیقات کرنے بھیجا۔ حضور کے تابعدار نے ایک اپنے ماتحت کو بھیجا جو اند ضلع کے گاؤں گاؤں بھیس بدکر بھیرا اور ایک سینے سے زائد تک تحقیقات کرتا رہا کہ حقیقت حال دریافت ہوئی پانچویں چاند میں حضور کے تابعدار نے اپنا عمدہ سوٹنگ صاحب کے حوالے کیا اور انھوں نے بھی آدمی واسطے دریافت کے سب طرف مقام انک یون اور کیون کیا انک میں بھیجا۔ جب حضور کا تابعدار کانٹن سے روانہ ہوا تھا اسوقت میں وہ افسر جو بھیجا گیا تھا واپس نہیں آیا اور ہلک معلوم نہیں کہ پیچھے سے کیا تدبیریں کیں \*

سوال - کیا مذہب میں سو کیا یعنی سچے خدا کا بھی شان ہی میں سنایا نہیں جاتا؟  
جواب - ہاں۔ جبکہ حضور کا تابعدار ضلع ہنگ ٹنگ میں تعلیم کا متم تھا مقام ننگ یا ننگ میں شاسون شہری اور اردن نے شہر چاک کے حکاموں کو مار ڈالا اور خود شہر کو لے لیا۔ ٹنگ ٹنگ قریب ۳۰ میل پر چاسے ہے اسلئے رات دن ہلوگ ہوشیار رہتے تھے اور ایک روز سردار ٹنگ یا ننگ کے پاس سے بڑی متبر بڑیاچ آئی کہ مقام شاتنگ کیا

۱۰ باغبان بقیہ رپڑ چکر میں مشہور تھے یا عث انکی مگر یون کے گور بیان ریڈ سے وہ مری مراد ہے \*

واقعہ شہر تنگ کی گلیوں میں لوگ اس مذہب کو جاری کر چکے اور نئے فرید کر رہے تھے اور اپنی رائے ہلا کر کتابیں مذہب کی دے رہے تھے اور یہ خواہش کی کہ چونکہ ظاہر یہ چاکی لوگ بد معاشوں کے شریک معلوم ہوتے ہیں وہ خفیہ گرفتار کیے جا دیں۔ اسپر جسٹریٹ ضلع نے بشرکت معج کے مجسٹریٹ کو ایک باشندہ چچی لی کو کہ جبکا نام وانگ تھا گرفتار کیا جو اس مذہب کو وہاں تعلیم کر رہا تھا اور چیکے پاس ایک کروڑ اور چند اوس مذہب کی کتابیں سب انگریزی حروف میں ہانی گئیں تھیں بعدہ حسب قانون اودن سب کے سانچہ پیش آنا پڑا جو اس مذہب کو تعلیم کرتے تھے +

سوال - اذکی کتاب میں کیا لکھا تھا +

جواب - حضور کے تابعدار نے دیکھا کہ سوائے اور باتوں کے چند کتابیں جلوگوں کی چین کے حروف میں نقل کی ہوئی تھیں اور یہ سب مسیح کی بابت تھیں۔ مسیح وہی تھے جو کروڑ پرٹانگے گئے تھے۔ یہ لوگ آدمیوں کو سکھانے سے کھینکے ہوئے اور دل کو نیک رکھو اور اچھے کام کرو۔ مگر ان لوگوں کے درمیان میں بڑا میل ہو رہا تھا کہ اپنی احوال چھوٹے چھوٹے آدمی اور کچھ نہیں کرتے سوائے روزہ رہنے کے اس امید پر کہ خوشی حاصل ہووے گی تو بھی اندیشہ ہے کہ اگر کسی لائق شخص نے اس مذہب کو اختیار کیا تو وہ عام کو بہکا دے گا اور نہایت تنگ کرے گا +

سوال - تنہ ان جنگلیوں کی عمارتوں کو ہانگائیاں میں کبھی دیکھا ہے +

جواب - حضور کے تابعدار نے اونھیں نہیں دیکھا ہے مگر وہ عمارتیں جو غیر ملک کے لوگوں کے کارخانے میں ہیں اور دیارے کاٹن میں واقع ہیں میں نے دیکھی ہیں مگر میں اندر کبھی نہیں گیا ہوں +

سوال - کبھی تنہ جنگلی خواہ ان کے جازوں کو دیکھا ہے +

جواب - حضور کے تابعدار نے دیارے کاٹن پر ایک بھولدار جھنڈا لگا ہوا دو کوش چکر (امریکا کا تھا) دیکھا تھا۔ اوس کشتی پر جنگلی لوگ سوار تھے مرد و عورت دونوں سفید پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ گرمیری کشتی سے یہ دو کوش بہت فاصلے پر تھا اس باعث سے

سوال - بھول کا جھڑا کس ہے ؟

جواب - امریکا کا - اس قوم کی تجارت کنفیڈریس ہے یہ لوگ ملکہ دار اور صاحب قوت ہیں مگر تنگ نہیں کرتے \*

سوال - یہ کیا باعث ہے کہ امریکا کو لوگ اُلا درصاحبیت میں پارتنگ نہیں کرتے ؟  
جواب - قاعدہ عام ہے کہ سب جنگلی جواہر رہتے تھے بخلافت کرتے تھے کیونکہ انکی ذات لاپچی تھی - اگر انہیں سے کوئی فساد کرے اور ان کی تجارت میں خلل پڑتا ہے پس اسطرح انگریز لوگ فقیر ہو گئے ہیں اگر یہ لوگ فساد کریں تو صرف ان لوگوں کی تجارت میں خلل ہوگا - اگر یہ لوگ کوئی جیا امر کریں اور قوم اوسے مزاحمت کرے گی - اگر یہ لوگ کوئی فساد برپا کریں امریکا کے لوگ بلاشک دریغ کرنے لگیں ان لوگوں کو مدد دینے میں ؟  
سوال - امریکا کے لوگ ان لوگوں کی مدد کیوں نہ کریں گے ؟

جواب - حضور کے تابعدار نے سنا ہے کہ امریکا کے لوگ بہت بھاری کاروبار رکھتے تھے ساتھ اوسنگ پا ہو تو ا کے جرسابق میں کو انک ٹنگ کا سودا کرتھا۔ اس شخص سے ان لوگوں نے لیا تھا۔ جو کچھ انتقام یہ انگریزی جاہل کرتے ہیں اور صاحب کے خاندان کو یہ امریکا کے لوگ اطلاع دیتے ہیں اور اوسنگ یا صاحب اپنی خفیہ رپورٹ سو صاحب اور یہ صاحب کو کرتے ہیں اور اسی کے مطابق بھیجے جاتا ہے۔ تبیرین کر لیتے ہیں۔ پس اس طرح نہ گذشتہ میں امریکا کے لوگوں کے خط سے واضح ہوا تھا کہ ایک انگریز کا توپ لدا ہوا جہاز بندریہ دریائے پہون مقام سنٹ سان کو آتا تھا۔ اس سے چچی دوستی امریکا کے لوگوں کی ہم لوگوں کے ساتھ واضح نہیں ہوتی ہے مگر صرف اسوجہ سے کہ انکا لایچ فائدہ کرنے کے لیے بڑا تھا اور دسے لوگ ڈرا کرتے تھے کہ انگریز کے چال وچلن سے انکی تجارت میں خلل ہوگا۔

۱۔ اور اس باعث سے وہ لوگ لڑائی پر مجبور حائے نہیں کرتے ہیں +

۱۷ اس نہایت دلچسپ کاغذ کا باقی مضمون کتاب بلوچ میں درج ہے جسے اسکا انتخاب بیان اس سے کیا ہے کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ بلوچ میں کہ کام کی نظر میں کیا ہے اور انکو دوسری لکھا یا خیال لگ کر نہ صرف ہمارے بلکہ

باعث موجود در سہنہ جہاز شان کے جہاز غوریں لارڈ ایلمین صاحب کی کارروائی  
کیواسطے سپرد ہوا۔ چونکہ وہ کم بانی میں کفایت کرتا تھا لہذا نسبت جہاز شان کے  
زیادہ تر مفید تھا اور کپتان اسبرن صاحب نے کوئی دقیقہ واسطے آرام دینے ہم لوگوں  
کے اٹھانہیں رکھا تھا۔ تاریخ ۱۰۔ کو ہم لوگ اس جہاز پر جو ہمارے گھوڑے پھرنے کا  
مکان واسطے ۱۰ مہینے کے ہوا تھا روانہ ہوئے اور مقام بلنہم ریح کو گئے جہاں ہارٹ  
گرا اس صاحب فوج فوج لیکر جمع ہوئے تھے۔ معلوم ہوا کہ کچھ صاحب کی چٹھی فرج  
ایلمین کو دیسی ہی ضد سے لکھی ہوئی تھی جیسی کہ لارڈ ایلمین صاحب کو لکھی تھی پس جب  
کینی جہاز آدمی سیس پر ہوئی تھی یہ تجویز قرار پائی کہ بیعت ننو نے اطمینان جواب دیا  
اسپرین کشر کے یہ مقدمہ فوج اور سمندر کے حکام کے سپرد ہوئے مگر چند روز کی مصلحت بجا  
کہ جس میں باشندوں کو موقع بھاگ جانے کا مل جادے +

بیعت واپس آئے اور مل صاحب کے ہمین خوب موقع ملا اور ہم اُنکے ہمراہ ہونے کو  
گئے۔ مکوآ قلعہ سے ۳ میل آگے سے سرحد دیبا کی ہے اور میان ہونے ٹاپو۔ کے  
جو گرد جانا ہوتا ہے اور کیفیت یہاں کی عجیب دلچپ ہے۔ نہایت عجوبہ بات یہاں یہ  
کہ چین کے لوگ مطلق تیاری واسطے مقابلہ کرنے اس حملہ کے کہ جہاں اُنکو خیال ضرور ہوگا  
نکرتے تھے اور جب ہم لوگوں کی فوج نے ہونے ٹاپو میں سرکاری کھلات پر داخل کیا  
وہ لوگ کسی طرح فراعہ نہیں ہوئے اور نہ کشتی توپ سے لدی ہوئی کو جہتھر کی دیوار سے  
ایک سو پچاس گز کے فاصلے پر بھی ستایا۔ خیال حفاظت کا خود اس رعایا کو تھا جو آوارہ  
پھرتی تھی اور ان لوگوں نے ہم لوگوں کے جہازوں کو دیکھ کر کھاربول میں جاس ملک میں  
بھری ہوئی تھیں جا کر سیر کیا۔ تو بھی یہ لوگ بالکل غائب نہیں ہو گئے تھے کیونکہ اکثر  
ہم حیرت میں ہوئے تھے یہ دیکھ کر کہ جا جا ایک ادب کو ٹھاکھیرل کا مع سانان نظر آتا تھا  
اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ اخیر مکان ہے اور اسکی آمدورفت کی راہ غنیہ پانی کیطرت نبی ہوئی  
تھی۔ پس اسطرح قریب پچاس ہزار آدمی کے دریا کی طرف نکل گئے تھے اور سمجھ میں نہ آتا تھا کہ  
وہ لوگ کس طرح پرانی اوقات بسر کرتے تھے شاید وہ لوگ صلح اور محبت وطنی کا طریقہ ظاہر کرنے

تھے۔ ہونن ٹاپو کا گوشت بہت خوب بنا ہوا تھا اور اس کام کی واسطے جسکے لیے تیار ہوا تھا اسباب رکھنے اور لادنے کے مکانات پختہ لبے لبے دریا کے کنارے سے ایک گلی کے کونے تک بنے ہوئے تھے اور سکے مقابلے میں چند چھوٹی چھوٹی جھوپڑیاں تھیں اور اونکی مشیت پر ایک سخی کا ٹیلا درمیان میں تھا چین کی آبادی سے۔ ان اسباب رکھنے اور سلانے کے اکثر مکانات میں چائے اور مٹھائی رکھی ہوئی تھی اور چین کے مزدور اپنے اہتمام میں جلدی جلدی اوسے اوتھارے تھے ہم لوگوں کے آدمیوں کو اورک اور اچار مرے سے بڑا شوق تھا اور اوسکے منہ اور ہاتھ بھرے ہونے سے ظاہر ہوتا تھا کہ گویا اونھوں نے فی بویام محصول لیا ہے +

شام کو عجیب اور نہایت دلچسپ کیفیت رہتی تھی جبکہ بڑی بڑی دکانوں میں چھری زمین پر روشنی ہوتی تھی اور چاروں طرف اوسکے سنگل آدمی بیٹھتے تھے اور غالباً اگر اس حالت میں چین کے حکام اونکو دیکھتے تو بالضرور نہ پسند کرتے۔ دوسرے روز میں چند انجیر صاحبوں کو جو بیچ فالی پر ایک چرنے کا مقام توپ رکھنے کے لیے بنا رہے تھے دیکھا۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا اون لوگوں کے چال چلن کو دیکھ رہا تھا اور مکان کے کوٹھن پر جابجا کوٹھریان خاص ایسی خبر کے دریافت کے لیے بنی ہوئی تھیں اور دیوان آدمی خبر لینے کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ مجھے اس چھوٹے ٹاپو کے ایک درخت پر چڑھ کے صاحب اسپرل کشتہ کے باسن یعنی کشتی کو جو ڈیرہ سوگز سے زیادہ فاصلے پر تھی دیکھا۔ اس مقام سے کانٹن نہایت دیران نظر آتا ہے۔ کنارہ دریا کا ٹوٹے مکانون سے بھرا ہوا تھا باعث نہ گذشتہ کے پھونکنے اور لڑائی کے۔ غیر ملک کے لوگوں کے گوداموں کے سامنے کوڑا کرکٹ باغیچہ پڑا ہوا تھا آدھے ٹوٹے مکانات اور اودھر حد بل نظر آتے تھے اور اسپر ہمت درختوں کے مکان ججا بجا نظر آتے تھے ویرانی شہر کی اور زیادہ ظاہر کرتے تھے۔ اس پر بھی لوگ ادھر ادھر دریا کے کنارے گھومتے پھرتے تھے اور ہم لوگوں کی توپوں کے جازوں کے نیچے سے پار ہو جاتے تھے۔

مجھے ان کشتیوں پر سوار ہو کر کروزر جہاز کی توپوں کو شمار کیا جو شہر کی دیوار کے مقابلے

میں سات صد و نظر آئیں اور ان کا منہ جہاز کے کنارے کے برابر تھا۔ شام کو لاٹھوالیجن صاحب  
ایک توپ کی کشتی میں سوار ہو کر نکلے اور ویرانی شہر اور رعایا کی لاپرواہی کو دیکھ کر متحیر ہوئے +  
تاریخ ۲۱ - کو ایک دن قبل خاتمہ میاں جو دی گئی تھی البچوں اور جہازی اور فوجی  
کانڈراچیف صاحبان کی بڑی محفل مقام دھاپو میں ہوئی نسبت مقام حملہ اور سب سامان  
تیار یوں کے لیے۔ تاریخ ۲۴ - کو البچوں نے ملکر کچھ صاحب کو اطلاع دی کہ چونکہ ایک دن  
میاں دھاپہ میں گذر گیا ہے بہتے جہازی اور فوجی کانڈراچیف صاحبوں کو کوڑائی کی ہدایت کی  
اور لاٹھوالیجن صاحب نے اطلاع دی کہ بیلہ عث انکار صاحب امپیریل کیشنز کے تمیل شرائط  
کے ہم محاذ ہیں واسطے گورنمنٹ انگریز کے اور جو کچھ ہمارے نزدیک مناسب ہو ہم بوجہ  
بدل جانے حالات کے تمیل ان کی طلب کریں اور اس وقت صاحبان کانڈراچیف نے  
ملکر ایک سن اطلاع پائی کا کچھ صاحب کے پاس بھیجا کہ اگر اندر ۴ گھنٹے کے تمیل شرائط کی  
مذمتی قوم شہر پر حملہ کر نیلے۔ بجواب اس دسپاچ کے جو ایک چٹھی صاحب امپیریل کیشنز کی آئی  
اور ہمیں مفصل شکایت ایرو جہاز کے مقدمے کی تھی اور اس وقت جو سابق چٹھی میں لکھے تھے  
ان کا تذکرہ تھا اور ان کا منشا اور طرز گفتگو مطلق تبدیل نہیں ہوا تھا۔ اس عرصے میں ہمارا کس صاحب  
اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ہونٹن ٹاپو اور دیا کے کنارے شہر کی طرف جا بجا اشتہار آویزان  
کرتے پھرے اور رعایا کو راسے دی کہ تم شہر چھوڑ کر چلے جاؤ کہ یہ شہر اڑایا جاوے گا مگر یہ لوگ  
بڑی بی پروائی سے ان اشتہارات کے چکر دکھڑے ہو کر دیکھتے اور اکثر بڑی بی پروائی ظاہر  
کر کے پھاڑ ڈالتے تھے اس سے صاف ظاہر تھا کہ ان کو آنے والے خطرہ کا مطلق  
اندیشہ تھا اور یہ اطلاع یا بیان مطلق اثر اور پوز نہ کر سکی +

ابھی تک ہلوگ دھاپو میں جو ڈوین ٹاپو کے قریب تھا مقیم تھے اور بڑی دل لگی ہلوگوں  
کی یہ تھی کہ اس خوبصورت مقام پہ ہلوگ گھوڑے پھرتے تھے اگرچہ یہ ٹاپو گولانی میں ٹیٹھانی  
کو سبھی تھا تو بھی ہمیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں اور میدان - باوجود ان سب کیفیات کے  
رعایا ہمیں ملے کے ساتھ رہا کرتی تھی اور اپنے شہر کی قسمت کا کیا ہو گا مطلق خیال تھا -  
حقیقت میں وہ لوگ جہاز نے باعث موافق تبادلت کے نقصان عمیق اٹھایا تھا ہلوگوں



کی کامیابی کے خواہاں تھے گا دن میں ایک آدمی ہم لوگوں کو ملا جوسا بن میں دھکا دینا  
میں رہتا تھا اور تھوڑی انگریزی بولتا تھا جسے سب سے قیدیا کہا کہ ہمارے ملک کے سب لوگ  
یہی کہتے تھے کہ آپ لوگ کانٹن کا ٹکڑا کھڑا لے لیں ہم لوگوں کو روپیہ نہیں ملتا ہے ۔  
سوائے اسکے اور سب ہم لوگوں کو یہ بھی اطلاع دی کہ عرصہ دو مہینے سے فوج کی فحشا نہیں ملی  
اور وہ لوگ بہت ناراض ہیں اور جیسے کہ آپ کی طاقت کے ہم مقررین دیکھتے ہی وہاں کے  
حکام بھی تامل ہیں ۔ مگر فعل کی بات تھی اگر کسی گا دن میں کوئی بی پروائی سے گیا +  
اگرچہ ڈین کے ٹاپو میں ہم لوگوں نے وہاں کے آدمیوں کو بہت مخاطب دیکھا چند صاحبان  
فریج دھا پورا میں بخوبی خاطر داری نہیں ہوئی تھی ۔ اور دن لوگوں نے اپنے جواز سے  
فاصلے پر جانا خطرہ جان سمجھا تھا ۔ بہر حال ہم لوگوں کو لازم تھا کہ شام کو جب سیر کرنے جاویں  
اپنا اپنا پیچہ ساتھ لیے جاویں ۔ ہم لوگوں نے کمرس ڈمی یعنی بڑوں کیا اور اس مقام پر  
جہاں فیوریس جواز رہنے والا تھا جب تک ہم لوگ دیر پر رہیں اس غرض سے کہ حقد نزدیک  
کانٹن کے جواز جا سکیں جاویں ۔ کپتان اسپرن صاحب نے اسے قلموں کی سرحد  
کے نزدیک کر دیا کہ اسکی نوک مٹی میں گھس گئی اور اسکی جھپٹ سے شہر اور وہ رعایا جو  
جہاں اور فوجی حملے کی شکار تھی نظر آئی ۔ جواز پر یا گاٹ جس میں بارن گراس صاحب  
چند روز کے لیے جا رہے تھے ہلوگوں کے مقابلے میں لگا ہوا تھا ۔ اگرچہ حسب معمول ہیں  
تاریخ ۱۶ - کو اور انا شروع ہونا چاہیے تھا مگر تاریخ ۱۷ تک تیار بان بخوبی نہیں ہو چکی تھیں  
پس اس سے واضح ہو گا کہ حکام کو ہر طرح سے موقع قریب کرنے شرائط کا اور رعایا کو اپنی پناہ  
ڈھونڈنے کا اور مال بچانے کا دیا گیا تھا +

### باب ہفتم

فوجوں کا دینا کے کنارے اترنا ۔ لن صاحب کے قلعہ کی طرف چڑھائی کرنا ۔ دغا بازی ۔  
قریب لڑائی کا ۔ لن صاحب کے قلعہ پر قبضہ کرنا ۔ پہلوانوں کا حملہ کرنا ۔ رات کا مقام  
تپ سے اترنا ۔ کپتان بیٹ صاحب کا انتقال کرنا ۔ پہلوانوں کا مقابلہ کرنا ۔  
کانٹن کی دلیا پر چڑھائی کرنا ۔ شہر کی صورت ۔ کوہ گرین ۔ اسکی کیفیت ۔

شہر قصبہ ہونا گویا صاحب کے قلعہ پر قبضہ ہونا۔ چہنچہ کے لڑکوں کا آدمی نکولرنا  
کائنات نام کی فوج اور سرکاری کوٹھونکا حال۔ ایک بارست ٹپانے کا جھلنا۔



تاریخ ۲۷۔ کوہلوگوں نے اپنے دیکھنے کے مقام سے دیکھا کہ میجر کلغورڈ صاحب کے لڑکے  
جنرل ۵۹ نمبر رجمنٹ کے دو کپتی تخت حکم میجر بریٹر صاحب مع صاحبان انجمن واسطے  
نکال لیجانے فوج اور توپوں کے دوسرے روز صبح کو داخل ہوئے پہرہ جو ۵۹ نمبر فوج کا  
جاسما آدمی میل تک مشین تھارات بھر بلا فراحت رہا۔

باعث کی پانی دریا کے کشتی پر سے دوسرے روز ایسے یہ لوگ اوتارے کیونکہ اس وقت  
سونا موقع سے رہتا تھا اور توپ کی کشتیاں اس وقت آمدورفت کر سکتی تھیں جو کہ فریج جاز  
کی کشتیوں پر تھے یہ لوگ پہلے بنیان داخل ہوئے اور جنرل اسٹراٹمری صاحب سے  
اجازت اوتارنے کی مانگی۔ یہ لوگ سب اوتارنے نہیں پاتے تھے کہ ۵۹ نمبر فوج کے  
گورے اور توپخانہ توپ کی کشتیوں میں پہنچے اور فریج صاحبوں کا دریا کی توپخانہ کن جہاز  
کے قلعہ کی طرف بڑھا اور فوج جو تخت میں میجر بریٹر صاحب کے بھی روانہ ہو چکی تھی  
چونکہ اخبارات فریج سے واضح ہوا کہ صاحبان فریج کی بڑی تعریف ہوئی ہے کہ تاریخ ۲۸  
کو پہلے یہ لوگ کشتی پر سے اوتارے تھے لہذا انصافاً لکھنا ضرور ہوا کہ اس مقام پر جہاز لگا کر اوتارے  
تھے ہم لوگ ایک دن قبل سے قبضہ کر چکے تھے +

چونکہ ہم لوگوں نے ایک بلند مقام لیا تھا ہم لوگ گولہ اندازی جودن جڑنھ کے بعد شروع  
ہوئی تھی دیکھ سکتے اور یہ گولہ اندازی ۲۷ گھنٹے تک برابر رہی۔ وقت آجے کا تقریباً  
واسطے اوتارنے اس فوج کے جو جاز فیوٹیس پر کپتان اسیرن صاحب کے تحت حکم  
آئی تھی اور ہکو عین خوشی اس کے عہد ہونے کی ہوئی کیونکہ سب کا ہمدانیاں ہم غریبی دیکھ  
سکیں گے۔ یہ میرا فوج کو بڑا شکراتہ دینا چاہیے کہ ان لوگوں نے گادوں کے اندر سے  
اس مقام کو جان ہم لوگ اوتارنے دے تھے بہت عمدہ دواو بنائی تھی۔ اس راہ سے  
جاستے ہوئے ہم لوگوں نے ایک گرا ۱۵ نمبر اور ۱۵ گرنے دینے جانی فوج کے گھاس کھجے

پس پہلی واردات تھی کہ ہم لوگوں کے محلے بن چین کے لوگوں نے مقابلہ کیا تھا +

یہ گھر سے ایک ضخیم لڑائی میں جراثیمٹ بھگوا دیئے چین کے لوگوں کے ہوتی تھی زخمی ہوئے تھے۔ چونکہ لاک صاحب سے ملاقات ہوئی جو منیلا صاحب کے صاحبزادے کے ہمراہ چند روز کے لیے گاؤں میں تھے ہم ان کے ہمراہ آگے بڑھے جتنا جلد ممکن ہو سکا بقدر ہم لوگ آگے جاتے تھے ملک زیادہ شکستہ نظر آتا تھا چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں قبروں سے بھری ہوئیں اور ان کے چاروں طرف سرکھے دھان کے کھیت نظر آتے تھے اور یہاں سے چڑھائیاں پہاڑیوں کی نئی نئی ہوئی تھیں۔ یہ مقام لڑائی کے لیے بہت خوب تھا اور اگر ہم لوگوں کے مخالف خوف زدہ نہ ہوتے تو وہ ہم لوگوں کو خوب جبران کر سکتے تھے جیسے ہلوگ آگے بڑھتے جاتے تھے۔ یہ لوگ دغا بازی کیا کرتے تھے اور مقابلے کی لڑائی کا سامنا نہیں کرتے تھے۔ تھوڑے عرصہ بعد ہم لوگوں کے محلے آنے کے جب کپتان بکٹ صاحب ۵۹ نمبر

فوج کے ایک پیغام لیے جاتے تھے اسی گاؤں کے باشندوں نے ادھین گھر لیا ایسا دھنگ آدمیوں کے روبرو صاحب موصوف کا سرکاٹ ڈالا۔ چنانچہ ایک فاضل مار گیا اور دوسرا گرفتار کیا گیا یہ شخص جہاں لشکر تھا لایا گیا اور وہاں اس نے پھانسی پائی۔ وہ گرا ۵۹ نمبر فوج جو ہم لوگوں نے دیکھا تھا بیان کرتا تھا کہ ایک جھاڑی میں سے لٹکا جاتا تھا کہ مجھے کسی نے گولی ماری حقیقت میں مشکل ہوا معلوم کرنا کہ ہم لوگوں کا مخالف کون تھا۔ پہاڑیوں پر ہجوم آدمیوں کا تھا جو ہم لوگوں کی کارروائیوں کو دیکھ رہے تھے اور اگرچہ کوئی گاؤں والا سامنے مقابلے کی جرات نہیں کرتا تھا اور نہ دلیمن یہ تصور کرتے تھے کہ ہم لوگ ان کو اپنا مخالف سمجھیں گے تو بھی ہم لوگوں کا اون کی نسبت یہ قیاس کرنا کہ وہ سب کے سب دل دشمن تھے واجب تھا + مقام لڑائی کا گاؤں سے ایک میل کے فاصلے پر تھا اور جب ہلوگ پہنچے پہنچے دیکھا کہ صاحب فریخ اور انگریز اول اور جرنیل اسٹراہیری صاحب ایک قبر میں بیٹھ کر کھا رہے تھے۔ فوج چین کے لوگوں کی جو بھاگی جاتی تھی ایسی تیزی سے پیچھا کیے ہوئے تھے کہ باعث پیچھے رہ جانے توپ اور گولی باروت کے ان کو ٹھہرنا پڑا اور اسے اسکے ہلوگ لہن صاحب کے قلعہ کے متصل تھے اور تدبیر ہوئی تھی کہ اس کا مقصد کرنا پہلے دن کی

لڑائی کو ختم کرے گا +

چونکہ صاحبان فریخ کے پاس چھوٹے چھوٹے تپتے تھے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ لوگ ایک سپاہی پر سے لمن صاحب کے قلعہ پر حملہ کریں اور ۵۹ نمبر فریخ داہنی طرف ایک بختہ اونچے مکان سے جان سے وہ لوگ قلعہ کے کنارے تک پہنچ سکتے تھے حملہ کریں کیونکہ اون لوگوں کے پاس ولایتی تپتے انفیصلہ صاحب کے بنائے ہوئے تھے اس اونچے مکان پر جو خالی پڑا ہوا تھا ہم لوگ گئے اور چونکہ دیواریں اونچی اونچی تھیں ہم لوگ غیہ شبیہ آگ کے قلعہ سے تو بچاؤ پھینک رہا تھا اور جس سے ہم لوگوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا تھا بچاؤ کیسے کہ اس درمیان میں ہم لوگوں کی فریخ پہنچ گئی اور ایک گولہ چلا یا کہ اون سپاہیوں نے والوں سے بلا تامل قلعہ خالی کر دیا کہ یہ حال صاحبان فریخ پر اوس قدر روشن ہوا جیسا کہ ہم لوگوں پر تھا۔ جبکہ جھنڈا خیر سپاہی تک کا قلعہ میں سے نکل گیا تھا تب فریخ کی فریخ دوری اور یہ سبکو تسلیم ہو گا کہ کوئی وجہ مانع تھی کہ ہم لوگ بھی ویسا ہی نہ کرتے اس میں کسی فریق کی جان کا خطرہ تھا۔ مگر صاحبان فریخ کی محبت اس میں لائق تعریف کے ہے ایسی جلدی اور چالاکی سے صاحبان فریخ گھس گئے کہ ہم لوگوں کے آدیں نکلے ہوئے ہو گئے اور فریخ کے ۳ گولے جھنڈے کو دیکھ کر وہ لوگ چین کا جھنڈا سمجھ کر جھپٹے +

فریخ جہانی گوروں کی عادت ہے کہ اپنے پیچاموں کے اندر وہ ۳ کونے کی جھنڈی رکھ کر چلتے ہیں پس ان کی فحیابی بہت جلد نمود ہوجاتی ہے۔ اس مقام پر فریخ کے لوگوں نے جھنڈا نصب کر کے اڈمریل صاحب کی تعریف کرنا شروع کی اور صاحب موصوف نے بڑی خوشی سے اوسکو قبول کیا +

قلعہ ایک چھوٹا گول مقام تھا اور کئی سو آدمی رہنے کے قابل تھا۔ ہلوگ اوسکے اندر گئے اور اوسے ملاحظہ کیا اور اوسکے پیچ پر سے شہر کی دیواریں جو ۶۰۰ گز کے فاصلے میں تھیں دیکھیں جیسے ہی چین کے لوگوں نے ہم لوگوں کو قلعہ کے اندر دیکھا شہر کی توپوں سے اونھوں نے آگ برسانا شروع کیا مگر اس میں اثر ضعیف ہوا۔ اس درمیان میں جہانی فریخ بھی پہنچ گئی اور داہنی طرف درہنگ نا درست زمین پر جان فریق اور

لکڑی کے ٹھونٹھ بھرے ہوئے تھے قیام کیا۔ لن صاحب کے قلعہ سے ہم لوگ  
اوں لوگوں کی لڑائی چند بہادروں کے ساتھ جنہوں نے اس اول مرتبہ بہادری دکھائی  
تھی دیکھا کیے۔ مگر یہ لوگ عہد اوس بہادری کے بچے جھکا دیے گئے جان گو صاحب  
کا قلعہ واقع حبہ اور حبہ ہم لوگوں کے آدمی آرام کرنے گئے ان لوگوں نے پھر چڑھائی  
کی۔ چونکہ ہر دو فریق بڑے فاصلے پر ایک دوسرے سے تھے چہن کے لوگوں کو دس  
طرک کی لڑائی سے بڑا اطمینان ہو گیا اور یہ لوگ بحیثیت کثیر ایک چھوٹے گاؤں میں جمع ہوا کیے  
اور بیان سے ان لوگوں نے جھنڈے ہانے پیچھے چلائے جرئی جھانوں کی ہانے خلافت  
تقلین اپنے مخالفوں کی کرتے اور عجیب عجیب منجھکے کرتے ہوئے ایک بڑا دھاوا کیا جنہیں ایک  
السا شخص جواد کا سرخند تھا بری نلوارہ ہاتھ میں لیے ہوئے اور نیلے رنگ کی کرتی پہنے ہوئے  
تھا اور ان نقاروں کے لیے مشہور تھا۔ اس شخص کے ہمراہ ایک کمار تھا جو بیڑے کے آگے آگے  
اور اس کے فاصلے پر چلتا ہوا جاتا تھا۔ آخر اس ہمارے فریق نے ایک جنگل میں ہلکے قبروں میں  
جو گھوڑے کے نسل کے ہونے کی بنی ہوئی تھیں پیادہ لی پس اس طور پر یہ لوگ بخیر جھنڈے  
گلائے رہے اور جب ایک قبر سے بھاگ کر دوسری قبر میں جا کر چھپتے تھے ہم لوگوں کے  
آدمیوں کو ناگہانی زخمی کرتے تھے۔ یہ بہار زیادہ تر مثل مقام سکوت و خروش کے معلوم ہوا  
اتفاقاً دریا تین گولے لن صاحب کے قلعہ سے اس مقام پر گرے اور ان لوگوں کو اپنی  
جائے پناہ سے گھبرا کر اٹھا دیا اور اوں صاحب نے جو نیکی کرتی پہنچے ہوئے زیادہ تر  
پھرتی ہونے میں دکھائی نسبت اوس کے جوادوں سے آگے بڑھتے وقت دکھائی تھی ۴  
چونکہ رات کو ہم لوگوں کو منظور تھا کہ اسی مقام پر قیام کر دیں لہذا اپنی دن بھر ہم لوگ  
اپنے چنچن سے توپوں کی آواز کا ہر شہر سے سر ہوتی تھیں بہار یہاں کیے اور جب صبح  
بہار لوگ اپنے پہلے مقام کے لیے کا قصد کرتے تھے اُن کا تعاقب کیا گئی۔ دکنی لڑائی  
میں ہلوگوں کا بہت خفیہ نقصان ہوا تھا۔ حوسہ یہاں سے ایک صاحب کے  
کوئی اور شخص مارا نہیں گیا پیچھے سے دریا تین آدمی ملے جس کے باوجود جوادوں نے  
لوگوں سے ہانے تھے مگر اسے تو یہ کیفیت لڑائی کی معلوم نہیں اپنی تھی مگر بہت پس

تھی چون کہ کوئی صاحب ہم لوگوں میں سے گھر سے پرہیز نہیں کرتے اور دوا کی صاحبوں کو سیر کرنے کا شوق تھا لہذا ہم لوگوں کو عین خوشی پیغام لکھا کہ ہوں +  
رات بھر کے لیے ہم لوگ ایک اور بچے گھر سے ہوئے مکان واقع متصل محلہ جن صاحب  
میں جو شرکت کی فوج سے بھرا ہوا تھا مقیم رہے اور بانس کی جھاریوں کی داہنی طرف  
جہازی طاح اور توپخانہ فروکش تھا۔ ہم لوگوں کی حفاظت دیہی اور دیوتا جو وہاں رکھے ہوئے  
تھے کیا کیے جب ہم لوگ آرام کرتے تھے۔ مگر چونکہ سایبان میں چند نفی پڑے تھے ان کے  
چلانے سے ہم لوگ جاگ جاگ اٹھتے تھے۔ دوسرے روز دن چڑھنے کے بڑے عرصہ قبل  
ہم لوگوں نے اندھیرے میں تیاران کین اور لن صاحب کے قلعہ کی طرف بڑھے جسکی  
دیواروں پر ہم لوگوں کے آدمیوں نے روشنی کر رکھی تھی۔ اس درمیان میں گورد اندازی پڑے  
نور شور سے شروع ہوئی اور جب ہم لوگ گولیوں کی آواز سننے اور نوپوں کے گولوں کو ہرین  
اڑتے دیکھتے تھے ہلو سب اٹھ پل کی لڑائی کی کیفیت بہت یاد آتی تھی +

دن چڑھے ہم لوگوں کے مخالفین نے ایک بار اڑہ ہم لوگوں پر آگ برساتی اور اس وقت  
فوج چاروں طرف سے جنبش کر رہی تھی۔ داہنی طرف کی فوج ایک چھوٹے گاؤں پر چڑھائی  
کر رہی تھی بغض تہقہ کرنے ایک بڑی کونٹھی کے جو اس مقام پر تھی اور جو غریب عورتوں کے  
رہنے کا مکان تھا۔ جبکہ ہم لوگ اس کونٹھی کے اوپر چڑھائی کر رہے تھے بائیں طرف کو  
صاحبان فوج اور ۵۹ نمبر فوج مقیم تھی۔ مخالفین جقد رشدت سے آگ برساتے کہ برنایا کیے  
مگر اپنی جرأت دکھانے میں سکتے تھے۔ گاؤں پر پہنچ کر ایک نقصان اداں لوگوں نے ہلو گونکا  
کیا کہ جو پھیل نہیں سکتا تھا یعنی جین صاحب اپنے مصاحبوں کے ہمراہ کپتان سٹ صاحب  
کے قبل گانے شیرھی کے دیوار پھانڈنے کے لیے اوس دیوار کو ملاحظہ کرنے گئے۔ جبکہ  
وہ دیوار کے ہر گز کے ماحصل پر پہنچے اداں لوگوں نے گورد اندازی کے سبب سے ایک  
کچے مکان کے نیچے پناہ لی۔ چونکہ خندق کا ملاحظہ کرنا ضرور تھا کپتان سٹ صاحب ہمراہ  
کپتان مان صاحب رائل انجینیر کے اوسکے ملاحظہ کرنے کو گئے اور کپتان سٹ صاحب  
وہاں مارے گئے۔ دیہاتی حاکموں سے ملے ہوا تھا کہ گورد اندازی ۱ بجے موقوف ہوگی اور

انہیں بھیجے تھے کہ ہم لوگ غلہ کے اندر پہنچ گئے تھے۔ ہمارے جازوں سے گرنے اور  
چھترے جو برب دروز سے جرا در دیوار کے اوس مقام پر جان ہم لوگ تھے اسوقت پہلے رجا  
تھے یہ اکثر ہلوگوں کے آدمیوں کے نزدیک گرتے تھے غریب عورتوں سے کہ گرتے کا  
ایک کونا ایک گوشے کے گرنے سے اور گیا تھا اور ایک گولا ۹۵ نمبر فوج کے گولہ میں گرا  
اور پانچ آدمیوں کو گھایا گیا اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا +

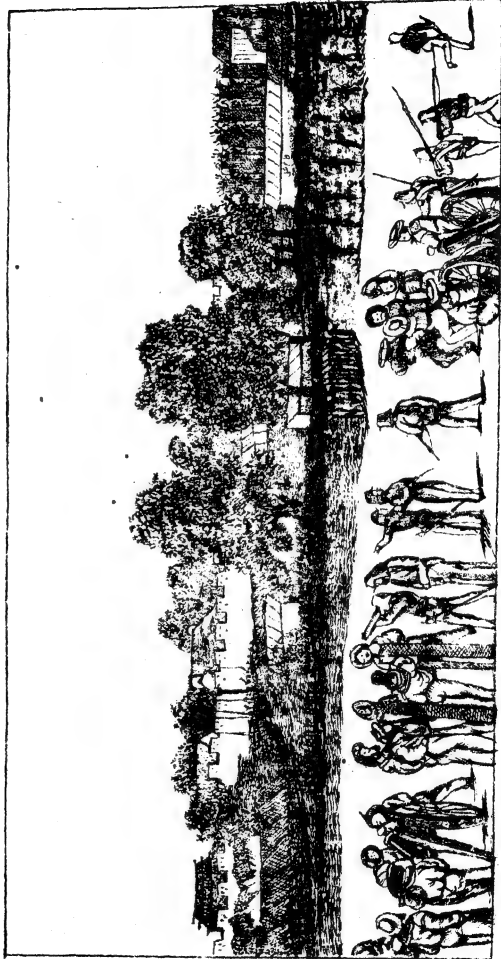
ہمارے مخالف ظاہر اگولیاں ہم لوگوں کے آدمیوں خواہ کسی خاص مقام پر نہیں چلا رہے  
تھے یہ گولیاں دور کھیتوں میں داہنی طرف گرتی تھیں اور بائیں طرف کو سر کے اوپر سے  
آواز کرنی نکل جاتی تھیں اور سنبھ کے درختوں کا بڑا نقصان کرتی تھیں اور جن صاحبوں کو  
شوق ادر اور دھر گھومنے کا تھا بڑا خطرہ انکی جان کا تھا کیونکہ کئی خاص مقام ایسا نہ تھا  
جو کسی دوسرے مقام سے بہتر نہاہ کا تھا +

چھوٹے چھوٹے گوشے مثل تیر کے ادر اور دھر سے چلے جانے تھے اور کبھی کبھی گھاس  
میں لٹک رہتے تھے اور اکثر کیرے کھڑے چلاتے ہوئے نکل بھاگتے تھے +

جب ہم لوگوں نے گاؤں پر قبضہ کیا وہاں کی آبادی کے لوگ نہیں اکثر ضعیف آدمی اور  
غریب عورتیں تھیں اور جبکہ پاؤں بکری کے مانند تھے لڑتے اور چھاتی پٹیتے ہوئے  
اپنے اپنے مکانون سے نکل آئے اور قدموں پر گرے اور لڑکوں کو گھسیٹتے ہوئے دوسر  
زمین پر ہلوگوں کے آدمیوں کے درمیان آگرے اور ہمارے آدمیوں نے انکو مطلق نہیں کیا  
ابھی تک فوج انڈیا ٹرانسپورٹ نامے جہیں چین کے لوگ بھرتی تھے گولا باروت لڑائی  
کے مقام کے سامنے لا رہے تھے کہ اپنے ملک کے لوگوں کا مقابلہ کریں۔ ان چین کے  
لوگوں کو مطلق خیال ان گولیوں کے چلنے کا تھا اور نہ محبت وطنی پائی جاتی تھی +

اس عرصے میں ایک بڑے پہلوانوں کے گروہ نے اوتر کے گوشے سے آکر ہم لوگوں کی  
داہنی طرف حملہ کیا اور کرنیل بلوئی صاحب کے جازنی طاح اونکے بھگا دینے کے  
بے اختیار کر کے بھیجے گئے اور دیوار کے کنارے بھی خوب لڑائی ایک پٹن دھراس ٹوٹا فوج  
اور چند گورے ۹۵ نمبر فوج اور جازنی گولہ نے سخت کم نقصان ہٹا دیا صاحب کے کی۔ اس پہلوان

تصویر کاغذیں کو ادا کی جانے کی متعلقہ منظر







جہاں فریاد تھا ہلوگ شہر کی دیوار اور تمام کیفیت بخوبی دیکھ سکتے تھے اور قبل صادر ہونے حکم لگائی کو ہم اچھا موقع دیکھ کر ایک نبر کے اندر گھس گئے اور نقشہ بنایا۔ چند بھاری توپیں جہاز میں بچھیں انکو گورے تحت حکم ٹھنٹ ہمیش صاحب خوب گولے میگزین ہل نامے کی طرف چار پر چلایا کیے۔ چونکہ ہلوگ عرصہ ہی اپنا جانکاہ خطرہ دور کر کے اس آگ برستی کو سامنے کھڑی ہوئی تھی جو خود ہلوگوں کی جہاز سے اڑائی جاتی تھی اور چونکہ فریج لوگوں کو منظور تھا کہ قبل وقت کو دیوار بچاند جاوین لہذا فریج لوگ اور ۵۹ نمبر فریج کو اجازت دیوار بچاند جاوین دی گئی۔ میجر بیورڈ صاحب پہلو دیوار پر چڑھ کر بعد ایک نچلی فائر اور کرنل گریم صاحب منقل ۵۹ نمبر فریج ٹھنٹ اسٹیورٹ صاحب تعلق راہل انجنیئر صاحب پہلو دیوار پر چڑھ کر کو کر تو اگر انکی بھی ٹوٹ جاتی۔ ہلاکت ہلوگوں اور ہمارے ساتھی صاحبان فریج میں بڑی کوشش ایک سر سو گوجا جانکو لے ہوئی تھی۔ جسوقت ہلوگوں نے دیوار بچاندی ادیسوت مخالفوں کو قلعہ خالی کر دیا اور جسوقت شیرھی دیوار کو لڑائی لگائی گئی اوتا قبضہ میگزین ہل نامی مخالفوں کی طرف سے کسی نو ایک گولی بھی نہ چلائی فقط وہ صاحب جوداہنی طرف دیوار پر سے بچاند نے کو تھے یہ نہ جا کر کہ بائیں طرف دیوار کے صاحب لوگ قبل وقت کے بچاند گئے ہیں لہذا اور ان لوگوں کے بچاند نے میں عرصہ ہوا مگر بہت جلد شیرھیں پر هجوم کا جو ہم جہازی اور نیلی کرتی پہنچے ہوئے گور دن کا چہرہ رہا تھا جسطح کیا جان چھتے کے اوپر مہوتی ہیں دیوار کے اوپر برابر چڑھتے ہوئے ہم لوگ میگزین ہل نامے پہاڑ پر پہنچے اور میان سے معلوم ہوتا تھا کہ کانٹن شہر ہم لوگوں کے پیر کے تلے خاموش مردہ کی طرح پڑا ہوا تھا اور ادھر ادھر گلی میں مردے پڑے ہوئے تھے جس سے جو بائیں قیاس کرتے تھے صحیح نظر آتی تھیں۔ جب کوئی بذنبیب چین کا آدمی ادھر ادھر شہر میں پھرتا دیکھا مانتا تھا خواہ بائیں طرف شہر کی سرکوں میں نیلا کپڑا دیکھ کر شبہ آدمی کا ہوتا تھا صدمہ پھرے اور گولیاں اس کے اوپر برستی تھیں اور ایسا بھی کبھی ہوتا تھا کہ اس کے لگ جاتی تھیں۔ ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی قریب پاؤ گھنٹہ تک قبروں میں مارا مارا پھرتا تھا کبھی اس قبر میں آتا اور کبھی دوسری قبر میں جاتا تھا جبکہ ایک آدمی گولیوں کی چل رہی تھی جس طرح کہ آدمی پادش سے بچنے کے لیے بھاگتا ہے ویسے ہی شخص بھاگتا پھرتا تھا۔ دیوار شہر کی ۲۵ فٹ اونچی اور ۲۰ فٹ چوڑی تھی توپیں چھوٹی چھوٹی اور بہت خراب بنی

ہوئی تھیں میگنرین ہل نامے پہاڑ کے تھوڑے آگے بڑھ کر چین کے لوگ دیوار کے نزدیک  
 آئے۔ اور یہاں ایک مختصر لڑائی ہوئی جس میں لارڈ کلفورڈ صاحب زخمی ہوئے اور جبریل صاحب  
 جگہ کے لیے استعد تیار ہوئے کہ انھوں نے اپنے ہاتھ سے ایک آدمی کو گولی ماری  
 اسی سے وقت میں مخالفوں نے ۲۰۰ گرنز کے فاصلے پر سے توپوں سے جو دیوار کے اوپر  
 لگائی گئی تھیں ہم لوگوں پر آگ برساتی اور اسکو ہلوگ فوراً رک تھیں سکے +

اوسوقت میگنرین ہل نامے پہاڑ سے عجیب کیفیت نظر آتی تھی - ۲۰۰ فٹ پر ہلوگوں کے  
 نیچے شہر ٹپا ہوا تھا اور بڑی بڑی چھت اور لمبی اور گھومی ہوئی گلیاں جنکے پھر پر آدمی  
 گھبراہوئے نظر آتی تھیں - اس طرف ایک مندر دوسری طرف ایک اونچا مندر دکھائی دیتا  
 تھا پس یہ کیفیت دکھن جانب تھی - مگر زیادہ تر حیرت تو یہ تھی کہ جہاں ڈیڑھ کروڑ آدمی کی  
 آبادی ہو اور وہاں اسقدر خاموشی ہو گویا یہ لوگ دیواروں کے اندر قہر میں تھے اور خلی کھین  
 گذشتہ رات کی لڑائی دیکھا کہ بند ہو گئی تھیں - اور جبری لگ ہی چلتے تھے کہ صاحبان  
 فتح کنندہ انکے موجود رہنے کا خیال اپنے دل سے مطلق دور کر دیں +

اونکی مردے کے مانند خاموشی زیادہ تر کیفیت کی معلوم ہوتی تھی یا عث نخل و شور جو  
 چاروں طرف اب ہو رہا تھا - داہنی طرف پچھم جانب تاناری لوگ بڑی قوت سے ہلوگوں  
 کی توپوں کا مقابلہ کر رہے تھے اور بائیں طرف دیوار پر غول کا غول ہم لوگوں کے آدمیوں کا  
 جو چڑھ چکے اور پھیر کی پھیر میں تھے نظر آتے تھے - پیچھے دو ٹیلی کونی کے سپاہیوں کے  
 قلعہ میں کہ قندراگ لگ چکی تھی اور میگنرین نامے پہاڑ سے ہلوگ چند لوگوں سے کام نہ  
 کر رہے تھے اور اسی مقام سے ہلوگوں نے گو صاحب کے قلعہ پر جسکو مخالف اپنے  
 قبضے میں کیے ہوئے تھے آگ برساتی - چونکہ ابھی ۱۰ انیس بجے تھے کام صبح کو خوب  
 ہوا - فوج اور جہازی گروے دیوار پر چڑھ کے داہنی طرف گئے مگر وہ نمبر گروے اور کے  
 مقابلے میں اس حکم سے پیچھے گئے کہ بالکل بائیں جانب مقام ہم لوگوں کے لیے تجویز  
 کریں - جب ہم نے دیکھا کہ میگنرین نامے پہاڑ حسب اطمینان ہم لوگوں کے قبضے میں  
 ہو چکا ہے ہم جبریل اسٹرائی صاحب کے ہمراہ جو دیوار پر چڑھنے چلے گئے دھن

جانب کو گئے۔ یہاں ہم لوگوں نے دیکھا کہ ۵۹ نمبر گورے خفیف لٹائی مین مخالفوں کے ساتھ مصروف تھے جو مکانون کی چھت کے اوپر چڑھ کر دیواروں کے اوپر جو ہلوگوں کے آدمی تھے انکو چھیدتے تھے۔ یہاں لفٹنٹ بوڈی صاحب ۵۹ نمبر فوج نے ایک خم تیغ سے کھایا جس سے وہ اخیر میں مر گئے +

تب جنرل اسٹرانبری صاحب نے فوج کو دیوار کے کونے میں کھڑا کیا پس اسطرح انکو پناہ ملی اور ایک پھاٹک کے کمرے کے بھی آدمیوں کو بہت پناہ دی۔ ہم لوگوں نے ایک ضعیف چین کے پہلوان کو زخمی دیکھا اور اس سے براہی شراب اور پانی پلایا۔ اس سے بہت خبریں نہیں ملیں مگر وہ بہت حیرت میں ہوا کہ کیوں اوسپر اسقدر مہربانی سے سلوک کیا گیا۔ اب تجریر ہوا کہ رات کو اس مقام سے چڑھائی کر نیگے +

چونکہ قبضہ کرنا ٹھیک اب ختم ہوا ہم کپتان ہال صاحب اور یارکس صاحب کے ہمراہ ہوئے جو مضبوط سپاہ لیکر ایک آمدورفت جدید بغض واپس جانے جاز میوریس کو کرنا چاہتے تھے۔ پورب کا دروازہ اندر سے بند تھا جب اوسکو زبردستی کھولا منہ ایک دیوار خمیدہ اور ایک اور دروازہ دیکھا اور یہاں سے ایک ڈھالوں مقام ٹہری دیوار کے اوپر تھا اور یہاں چھوٹے چھوٹے مکان تھے جب ان مکانون کے دروازے کھولے فی الفور بہت باتند خون سے کانٹے ہوئے نظر آئے اور منت و ساجت رحم کے لیے کی۔ چونکہ ان میں سے ایک کمرہ کھانا پکانے کا تھا اور ایک بڑی آئینے کی دیگ میں چائے رکھی ہوئی تھی منہ قبل کرنے کسی اور کام کے آپ کو اوس سے تروتازہ کیا۔ ان باشندوں کے مکانون کو خالی کر کے ہم لوگوں نے دوسرا دروازہ کھولا اور ایک گلی میں ہر کوئی نکلے جو بالکل ویران پڑی ہوئی تھی اور دکانیں اور مکان بند پڑے تھے۔ تو بھی ہلوگ ناگمانی کلیون کے محلے اور اندھیرے کولون سے محفوظ تھے۔ مقام قواعد جو کھلا پڑا تھا راہ کتر اکر ہلوگ متصل قلعہ فرنج فالی دریا کے پوربچے اور ہم ایک بجے فیوریس جاز پر جا کر داخل ہوئے۔ اوسی شام کو یہ بجے دنگے کو صاحب کا قلعہ فتح کیا گیا تھا اور داہنی طرف کی فوج گزیریں ہل رہی تھیں اور طرف پھاٹک کو جلالان کی گئی۔ ان لوگوں کے بھیجے ہوئے ہلوگوں سے کسقدر

مزدحمتم ہوئی اور رات بھر ملوگوں کی فوج بجلی کرنی کی تحت حکم سر رابرٹ مکلیہ صاحب اور کپتان سر رڈاس برن صاحب تمار کی فوجوں سے جو شہر کے اس مقام پر قابض تھے حیران کیا کیے ان تمار یوں نے نسبت چین کے لوگوں کے زیادہ تر نہت دکھائی تھی۔ پیچھے سے سڑ پارکس صاحب کو معلوم ہوا کہ کل ۴۵۰ چین کی طرف کے لوگ زخمی ہوئے۔ ملوگوں کی فوج دہنی اور بائیں جانب مقام لڑائی کے مقیم تھی۔ زیادہ تر فوجیں فوج کی پنج منزلہ مندریں تھیں جو دیوار کے اوپر بہت مضبوط بنا ہوا تھا اور اس میں خوب جگہ تھی۔ چونکہ چین کے لوگ ہمیں مقیم رہے ملوگوں کے چہرے اور گولوں سے بہت نقصان ہو گیا تھا مگر تپ بھی اسکی بہت خوب گورابارک بن سکتی تھی۔ یہ بہت خوب نمونہ چین کی کاریگری کا ہے +

تصویر ذیل ایک فوٹو گرافک تصویر سے اڑتاری گئی ہے جو ڈاکٹر فاربس صاحب کرور نامے جہاز کے مہتمم نے اڑتاری تھی +

تصویر پنج منزلہ مندر کی



دوسرے دن لارڈ ایلمن صاحب جہاز اکسٹین ہاؤس پر جو واقعہ طبع فانی کے اور اسکے تھا گئے اور ہم اور مشر وڈ صاحب اسکے مقابلے میں خبری صاحب پاس پیغام لیکر گئے ہم لوگوں نے دیکھا کہ لارڈ ایلمن ختم ہو گئی تھی اور دیوارین شہر کی عجوبی قبضے میں ہلوگوں کے ساتھی یعنی صاحبان فریج کے تھیں +

پس اس طرح تھوڑا نقصان اپنی جانب اٹھا کر بہت بھاری نتیجہ حاصل ہوا کہ جو نہایت موثر ہوا ایسے لوگوں کے دلوں میں کہ جنگی ہمیشہ گستاخی صاحبان غیر ملک کے ساتھ عادت تھی اور نہایت ضرور تھا کہ وہ لوگ آگاہ کیے جاویں اور اس طاقت سے جو ہلوگوں کے پاس انکو سزا دینے کی تھی بعض گستاخی جو وہ خواہ اس کے افسر کریں - گولہ اندازی جو ۲ گھنٹے تک رہی حجاب ۱۰ گولے فی جہاز ہی نہایت ہولناک تھی اور جابجا شہر میں بڑا نقصان کیا گولہ ستر نقصان مہان کا نہیں کیا - چونکہ یہ گولے زیادہ تر طرف چھانگوں اور کونے کی دیواروں کے خواہ گزریں ہل نامے بیمار کی طرف چلائے جاتے تھے تھوڑے چہرے یا گھونٹے شہر - کچھ مین پڑے تھے اور وہاں کے لوگ پناہ کا مقام جلد تلاش کر لیتے تھے - پیچھے سے چپوں کے لوگوں نے یہ مشہور کیا تھا کہ بہت لڑکے اور عورتیں بھیر میں جواوہر اور ہر سبب خوف تنگ گلیوں میں بھاگتے پھرتے تھے دب گئے گرا سکا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں پہنچا - اور ان مقاموں میں جواگ لگا کر چلائے گئے جو دوسے وہاں نظر آئے اور لوگوں کی رپورٹ سے ہماری دہشت میں مسٹر لک صاحب کا تخمینہ کل ۲۰۰ نفر جو جان سے مارے گئے صحیح ہے - مگر اس قدر یہ بھی لکھنا ضرور ہوا کہ ایک دن اور ایک رات سے زیادہ عرصے تک گولہ اندازی کرنا واسطے قبضہ کرنے شہر کے بھی فضول تھا کیونکہ نہایت کمزور مقابلہ ہم لوگوں کا ہوا - دیوارین ۴ گھنٹے میں اڑسکتی تھیں البتہ ۲۰ گھنٹے کے - اس عرصے میں صرف دو گولیاں جہاز پر دیوار کی دیوار سے گئیں - اور مقابلہ کرنے کی کیفیت تو ان لوگوں کی تعداد سے ہمارے گئے اور زخمی ہوئے واضح ہوگی - بمثلہ کل انگریزی فوج کے جو قریب ۵۰۰ آدمی کے تھے اس دور کے عرصے میں ۸ آدمی مارے گئے اور ۱۰ زخمی ہوئے اور ان لوگوں کے جوارے گئے تھے

ایک ہم لوگوں کے گونے سے ملا گیا تھا اور ایک شخص کو کا من ملے بھگتے گئے اور ہلکر مار ڈالا فریج لوگوں کی طرف جگے پاس ۹۰۰ آدمی تھے ۱۶ مارے گئے اور ۳۰ زخمی ہوئے۔ بلاشبہ زیادہ آدمی مرتے اگر پچھم جانب سے جلد شروع ہوتا اور وہ جانتے تھے کہ ہم لوگ اسے لیے تیار ہیں جیسا کہ مسلمان عین طریقہ حملہ کرنے کا استعمال ہوا تھا بہر صورت بیاعت حدیگی ہتھیار و ہتھیاری کا جنگ کے ہم لوگوں کو فرق تھا +

جب ہم لوگ شہر کو جاتے تھے ہجوم کا ہجوم بد معاش چین کے لوگوں کا ویران مکانات میں سوتا دیکھتے تھے اور وہ ہم لوگوں کے آدمی پر گولی چلاتے تھے۔ مگر ان لوگوں کو منظور تھا کہ ہمیں کوئی فراعہم نہ ہوا اور چاہتے تھے کہ ہم لوگوں سے جلد ممکن ہو دور رہیں۔ ایک مقام پر یہ لوگ کسی دلال کا کپڑا وغیرہ نکال رہے تھے ایک شخص کو ٹھہرے پر سب اسباب نکال رہا تھا اور اپنے ساتھیوں کو جو بیچے کھڑے تھے عمدہ عمدہ پشمینہ اور قیمتی کپڑے دیتا تھا ہم لوگوں کو اتنی فرصت تھی کہ ان کے لوستے کو روکیں۔ ہم لوگوں کو یقین ہوا تھا کہ ایسے ملک کو لوٹنا جسکی آبادی ڈیڑھ کروڑ آدمی کی ہے اور ایک دوسرے کو لوٹنا چاہتے تھے مشکل تھا۔ راہ میں گانوں بہت کچھ جلا دیے گئے تھے کہ جن میں چوڑا قافلہ رہنے نہ پاویں۔ پورب کے پھاٹک پر جان ہلوگ نکلے کرنل گریم صاحب اور ۵۹ نمبر فریج مقیم تھی اور جب ہلوگ سامنے ہوئے دیکھا کہ تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ جنرل صاحب شہر کی دیوار چوگرد ملاحظہ کرنے گئے تھے پس ہلوگ ایک مضبوط فریج کی واسطے اپنی حفاظت کے لیکر جنرل صاحب کے پیچھے پیچھے گئے +

جبکہ ہم لوگ پچھم طرف کی دیوار پر جان تاملی لوگ تھے گئے ہم لوگوں نے ایک ہجوم آدمیوں کی اپنی طرف بھڑک دیکھتے ہوئے دیکھا مگر بڑی توفیر اور تابعداری کے ساتھ دیکھتے تھے اور جب ہم لوگوں نے اونسے بھاگ جانے کو کہا وہ بھاگ گئے۔ ایک مقام حفاظت پر۔ ہلوگوں نے ایک تاملی کو حفاظت کرتے دیکھا اسکو وہاں سے ہٹا کر فریج کار و مقرر کیا پچھم پھاٹک پر کے انگریزی افسر نے جو چند گھنٹے سے حفاظت کر رہا تھا حکم اطلاع دی کہ بڑی بیٹری لوگوں کی شہر کے باہر نکلی جانی ہے مگر جب ہم نے انکا اطمینان کیا تب اس کے

دیسے خوف دہر ہوا۔ چند آدمی مجھے دیکھ صاحب نے گفتگو کی امن لوگوں نے آپ کو  
 تاملی سپاہی بیان کیا اور چین کے لوگوں سے بہتر صورت شکل کے تھے۔ عرصہ ایک  
 سال سے تامل کی قوم کا نٹن مین آباد ہے اور اصل مین مقام کرن واقع میکوٹریا سے  
 اس شہر مین برعاشان شہر کو مغلوب کرنے کے لیے آئے تھے۔ صد ہا چھوٹے چھوٹے  
 جھنڈے لکڑیوں مین چھیدے ہوئے دیوار پر نظر آتے تھے اور یہاں اس غرض سے  
 لگائے گئے تھے کہ جس مین جالوں کے دلیں زیادہ عداوت پیدا ہو +  
 جیسے ہی ہلوگ داہنی طرف دیوار کے گئے ہلوگوں نے گولہ اندازی کا نقصان کثرت کیا  
 دکھن کا چھاٹک آگ سے بالکل جل گیا تھا اور سچ شہر مین جلے مکان دور تک نظر آتے  
 تھے۔ پھر صاحب کی کوٹھی ایک ڈھیر رکھ کا تھا۔ اس کے پچھے کی دیوار مین گولیاں  
 لگی ہوئی تھیں اور وہ شکستہ تھی اور ہر مکان کی چھت مین گولیاں کے چھید تھے +  
 طالعونم مکانات زیادہ تر چھوڑے کی شکل نظر آتے تھے اور کسی ذہن کے مکان  
 معلوم نہیں ہوتی تھے۔ بلاشبہ سب سے عمدہ مقام شہر کا متصل کنفیوٹین ہال ہے  
 کوٹھی کے تھا جو دکھن مدوار سے کے قریب واقع تھی۔ یہاں اونچے ہرے ہرے زخون  
 کبجج مین چند عمدہ مکانات نظر آتے تھے۔ دوسرے دن اوس سال کا اخیر دن  
 تھا لارڈ ایلمن صاحب خود اترے اور شیرھی کے ذریعے سے دکھن اور پررب پنجاب  
 کی دیوار جو واسطے آمد و رفت کے برابر ہونے والی تھی پھانڈے اس مختصر مقام سے  
 دریا تک سپاہ مقیم تھی اور جب باشندے اپنا مال و اسباب اٹھالے گئے مکانات گر گئے  
 گئے۔ اسی مقام سے ایک نہر شہر کے اندر دیوار کے نیچے سے نکلی تھی اور ایک پانی کا  
 بھاگ بنا ہوا تھا۔ ابھی تک ہم لوگوں کی فوج دیوار کے کنارے مقیم تھی۔ کوئی صاحب  
 آگزیہ ابھی تک اندر شہر کے نہیں گئے تھے مگر تو بھی سب امن و امان نظر آتا تھا +  
 باشندوں کا خوف اب موقوف ہو گیا تھا۔ یہ خبر سننے مین آئی تھی کہ شہر کے حکام نے  
 اپنا حکم پھر جاری کیا تھا بلکہ صاحب بھی اس کے ہمراہ اس امید پر رستہ تھے کہ تازہ  
 شرط شہر کے اندر جانے کے لیے ہوگی +





کہ چلے جہاں آپ فرما دیں ہم سبکین میں مہوریل بھیجیں اچھوٹے صاحب کے چال چلن کی برابر شکایت کی اور صاحبان فخر سے بالیقین بیان کیا کہ صاحب امپیریل کشتہ نے ہمارے گون سے کبھی اون امور میں غصے بہبودی شہر کی متصور تھی مشورہ نہیں کیا +

تاریخ ۵۔ جنوری واسطے گرفتاری صاحب امپیریل کشتہ کے تجویز ہوئی اور ساتھ ساتھ صبح کو فوج تین حصے انگریزی اور ایک حصہ فرنگ میں تقسیم ہو کر شہر میں داخل ہوئی اور چونکہ نقشے شہر کے ہم لوگوں کے پاس موجود تھے اور آگے سے ہمارے اطلاع ہو چکی تھی اسلئے ہلوگ بڑی بڑی کوٹھیوں کے مقام سے واقف تھے صاحبان فرنگ اوس بڑی ٹرک سے جو پورب سے چھک کر جاتی ہے امد محبت اور نیکی کی ٹرک کہلاتی ہے چھک کر پورب سے داخل ہوئے اور اوس بڑی کوٹھی میں جان تازی جزل صاحب قیام پذیر تھے پورب سے اور انھیں گرفتار کیا بعد جزل اسٹراٹری صاحب داخل ہوئے اس عرصے میں کونسل واش صاحب کی جانی فوج صاحب گورنر کی کوٹھی میں داخل ہوئی اور پیکھیوی صاحب کو قید کر کے بیان سے جانی اور فوجی حکام آگے بڑھے۔ اس درمیان میں شہر پارکس تھا کونجری لکھیہ صاحب اس مقام سے تھوڑے فاصلے پر ایک کتب خانے میں ہیں مگر جب اس مقام میں وہ پورب کے مکان کو خالی پایا اور صحت ایک ضعیف آدمی بلنگے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا۔ اس ضعیف طالب علم نے بیان کیا کہ عرصہ ۵ روزی چھیکہ صاحب اوس کوٹھی سے غائب تھے مگر اصل حقیقت دہلی دینے سے دریافت ہوئی کہ یہ صاحب نے کوٹھی تاناری لفٹ جزل میں جا کر پناہ لی ہے پس ایک سوئلی کرتی کے گورن کو تخت حکم کپتان کی صاحب بہادر لیکر فی الفور اوس کوٹھی میں گئے جبکہ دروازے بند تھے مگر اودن دروازہ کھول کر اور آگے بڑھے اور ایک ضعیف آدمی کو لابی کرتی اور ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا وہ آدمیوں پر گر پڑا اور اپنا نام چھیکہ صاحب بیان کیا مگر یہ لفٹ جزل تھا لہذا دھکا دیا اور سکو الگ کر دیا اور جو کہ لوگ پشت کے دروازے سے بھاگے جاتے تھے کپتان کی صاحب اوس جانب کو گئے اور ایک مورٹے شخص کو ایک تنگ گلی میں جاتے دیکھا جس کی صورت اور سید علی تھی جیسی ایک شبیہ ان سبیل صاحب کشتہ کی کپتان صاحب نے دیکھی تھی

لہذا کپتان صاحب نے اون کے گلے میں ہاتھ ڈالا اور قید کیا بہت سے کاغذام پبلیکیشنز کے اسی مقام پر گرفت ہوئے چند قطعہ خط جو کانٹن اور سپیکین کے جاہلون کے معاملے میں تحریر ہوئے نہایت عجیب تھے اور ان سے واضح ہوا کہ باوجود عرصہ نائڈ ایک صد سال کے تجارت ساتھ چین کے اور باوصف اس قدر خط و کتابت ساتھ حکام چین کے حکام سپکین کو ویسی ہی ناقصی ہم لوگوں کے ارادے اور انتظام کی اب بھی تھی جیسی کہ اوائل میں تھی ایک بہت عمدہ نمونہ چین کی ڈسپاچ کا ہم مفصل درج کرتے ہیں جس سے واضح ہوگا کہ اس قدر اطلاعیابی جاہلون کے انتظام اور کارروائی کی کچھ صاحب کو بھی جفا خاص اس امر کے دریافت کرنے کے لیے متعین تھے۔ ویسا جہ لکھا ہوا مسٹر وڈ صاحب سکریٹری چین کا ہے جنہوں نے اس دستاویز کا ترجمہ کیا +

ترجمہ دستاویز۔ کچھ صاحب اس مضمون کا مددیل بھیجتے ہیں کہ انگریز جاہل لوگ پھر گھر سے تکلیف پا کر باعث تشدد اور قوموں کے اب زیادہ تصدہ کریں گے انہوں نے کئی مجلسین واسطے آغاز تجارت کے کی ہیں اور بدل و جان چاہتے ہیں کہ کچھ ملے ہو جاو اور اسی باعث سے انگریزی سردار کانٹن کو واپس نہیں گیا مفصل کیفیت میں بھیجا ہوں ملاحظہ سے گزرے گی +

تاریخ ۲۳ اکتوبر شہر شائع کو آپ کے ملازم نے مفصل کیفیت انتظام کی جو فدوی نے ان جاہلون کے معاملے میں ماہ اگست اور ستمبر میں کیا تھا بھیجی ہے یکم جون سے کہ جبکو عرصہ چھ مہینے کا ہوا ہے انگریز جنگیوں نے کانٹن دریا پر دقت نہیں دی ہے اور واضح ہو کہ ساتوین چاند میں لارڈ ایلمن صاحب بنگالے میں مارے گئے اور فوج نے دریا کے کنارے تک اور کھانچا کیا اسی عرصے میں چند فرخ صاحبوں کی کشتیاں توپوں سے لدی ہوئی جاتی تھیں اور انہوں نے گولے چلائے تب فوج بنگالی جاہلون کی مہٹ گئی اور اس طرح لارڈ ایلمن صاحب نے اپنی جان بچائی صاحب موصوف فرخ صاحبوں کے بہت شکر گزار ہوئے اور نوین چاند کے شروع میں جب بارونٹ گراس صاحب مقام کو انگٹن میں پہنچے لارڈ ایلمن صاحب نے شراب پیکر خوب خوشی کی اور بہت حالات چین شہور کیا +

بازنٹ کو اس صاحب نے لکھا کہ سنہ گذشتہ کے معاملات میں میں موجود تھا مگر جو اور اڈر ملکوں کے لوگ اور ہوقت میں نزدیک تھے اور میں نے سب حالات سمجھنے سے آپ کو کہیں کہ جب قلعہ لیسنے کے مطلق فراغت چین کی گورنمنٹ نے نہیں کی اور جبکہ لوگوں کے مکانات جلانے کے تب بھی وہ آمادہ لڑائی کے نہیں ہوئے پھر جب بعد عرصہ تین سال کے مقام کو اننگلٹن کی بغاوت جہیں کئی ہزار آدمی مشغول تھے آغاز ہوئی اوس سے ثابت ہوا کہ طاقت جنگی چین کی تھوڑی نہیں ہے آپ نے چار ہزار گولے اور تین ہزار ایم کے گولے بڑی بڑی توپوں سے مارے اور ظاہر ہوتا ہے کہ کانٹن کے لوگوں نے اپنے دل میں تجویز کر لیا ورنہ وہ اتنے مضبوط اور لاپرواہ نہ ہوتے جب ہم آنے لگے بنا کلبے مظہ نے ہکویہ ہدایت کی کہ درمیان انگلیزان مقام کو اننگلٹن لڑائی ہے جب آپ دہان پہنچیں صلح اور اقرار نامے کی پابندی کریں اور ہرگز بدعت اور ظلم نہ کریں کیا چین کے لوگ فریخ کے لوگوں کو کفر و باعث عہد شکنی کے نہیں سمجھتے نسبت گذشتہ لڑائی کے جو درمیان انگلیز اور چین کے ہوئی اس مرتبہ کی لڑائی کے حالات متفرق ہیں اور جو کارروائی ہمیں ضرورت ہو وہ آپ تجویز کر لیں یہ معاملہ اور افیون کا مقدمہ جو دس برس گزرے ہوا تھا کیسان نہیں ہے +

معلوم ہوتا ہے کہ ملک بیچ دریا میں ہے جو انگلیز جاہلون کے دخل میں ہے اور بخون نے اوسین چار دارالسلطنت قائم کیے ہیں تین لب دریا اور ایک دریا کے اوس پار یعنی بنگالہ جنہایت پورب میں واقع ہے دوسرا مندراس جو دکھن چھم حرف بنگالہ کے ہے اور بنہی جو چھم حد ہند کی ہے اور اگرہ جو پورب اور چھم کے درمیان میں واقع ہے ایام گذشتہ گرامین بارہ ضلع بنگالہ میں بغاوت ہوئی اور وہ ہاتھ سے جاتے رہے اور آٹھویں چاند سے ہند کے سرداروں نے سب بازار انگلیزون سے چھین لیے اور جب سے لڈو ایلمین صاحب مارکر پھرے ہیں انگلیز جاہل سردار متواتر مارنے آئے ہند کے سردار نے ایک دنیا کے کنارے سے دوسرے دریا کے کنارے تک سزاع لگایا اور اندرونی کل لگا کر کئی بڑی بڑی کشتیاں لٹائی کی پھونک دیں اور ایک ہزار آدمی مار ڈالے دریا کے

کنارے اون لوگوں نے انگریزوں کو بھگا کر شہر کے اندر کر دیا اور سات ہزار انگریز جاہلی اور ایک نامی گرامی افسر جنیل میلک صاحب اور کئی افسروں کو مار ڈالا +

تھوڑے عرصے بعد پہونچے قیدیوں کے ہم گزین ہل نامے پہاڑ پہونچے کچھ حساب ایک بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور کئی ملازم اونکے چوگرد کھڑے ہوئے تھے جب سر میکل سی مور صاحب کچھ صاحب سے درباب قید رکھنے چند انگریزوں کے استفسار کرتے تھے تو کچھ صاحب بڑی بلند اور سخت آواز سے جواب دیتے تھے اگر صہ اپنی گستاخی دکھلا کر وہ اپنی لاپرواہی ظاہر کیا چاہتے تھے مگر اونکی اونگلیاں گھبرہٹ سے کاٹتے تھیں اور خود اونکی صورت اور آنکھوں سے اونکا خوف ظاہر ہوتا تھا دوسرے کمرے میں بیکھوی صاحب اور تانا جنرل مقید تھے بیکھوی صاحب ایک ضعیف آدمی تھے مگر تانا جنرل موٹا جوان تھا +

اوس وقت یہ تجویز ہوئی کہ صاحب امپیریل کسٹراب زیادہ بدذاتی نہ کرنے باوین اور جاز انفلکسبل میں مقید رہیں پس اس جہاز پر اوس وقت پہونچائے گئے اس عرصے میں دونوں صاحبان ایلمچی پہونچے اور شام تک اوس روز جہازی اور جنگی حکام کے درمیان نسبت حالات ملک کہ طرح عمل کرنا چاہیے بحث رہی +

جبر علیا بھی تھی اور سکی خاطر سے شہر کا چھوڑ دینا مقصدا سے رحم اور رعایا کا اعتبار حاصل کرنا بھی نہایت ضروری تھا لہذا ایک طریقہ حکومت کا مقرر کرنا نہایت ضرور پڑا پس نسبت اس طریقہ حکومت کے بحث ہوئی جہازی اور جنگی حکام نے اقرار کیا کہ جسے حکومت شہر کی ہونی چاہیے اس کے حکام بخوبی لائق حکومت کے تھے اور اس واسے میں صاحبان ایلمچی متفق ہوئے ہر گھڑی جگہ گزرتی تھی اس امر کے صمیم ہونے کا ثبوت پہونچتا تھا چین کے گنواروں نے شہر کو غیر حفاظت دیکھ کر اپنی لوٹ بار دکھلا کر زیادہ تر ثبوت اس بارہ میں حکمو پہونچایا اور ہر اوجھڑ گانوں میں مجھنڈ کا جھنڈ بدعاشوں کا گھومتا تھا اور ہم لوگوں کی خاموشی اور اپنی آمد کو دیکھ کر شہر کے اندر آنے کا قصد کرتے تھے +

خود ہم لوگوں کے آدمیوں کا حوصلہ لوٹنے کے لیے اسقدر تھا کہ جنرل صاحب کو مشکل معلوم

ہوا کہ اس قدر قلیل فوج اور سپاہ پولیس سے ایک شہر کے ایک کورہ باشندے کا انتظام کرنا تا وقتیکہ ایسے حکام نہ ملین جنکی حکومت کے نیچے وہ لوگ ابھی تک چلے آئے اور باوجود اس امر کا کہ بجائے گورنمنٹ چین کے اپنی حکومت پانچ ہزار سے کم فوج لیکر جس میں فرینچ انگریز اور نیلی کرتی والے اور جہازی و مندراسی سب قوم ملو تھی ایسے لوگوں میں قائم کرنا جنکو قدیمی تواریخی غوث اپنے حکام کا تھا اور زبان غیر بولتے تھے اور اکثر ان میں سے دنیا بھر کے چور بد معاش تھے محض غیر ممکن معلوم ہوا۔ شاید کہ اس اور کے قابل سو سے مٹر وٹید صاحب اور مٹر پارکس صاحب کے اور کوئی تھا جن پر انتظام کا مٹن کا بوجھ پڑتا۔ کیفیت مشکلات جو اس وقت مین پرن لارڈ ایلمن صاحب کی ڈسپاچ مرقومہ ۹۔ جنوری میں بخوبی تصریح سے لکھی ہیں۔ جناب معتمد الیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب ہم مگرین ہل نامے پہاڑ پر پہنچے دو تیرین واسطے رفع کرنے ان مشکلات کے زیر تجویز تحین ایک تو یہ کہ پیکھوی صاحب اور تار جزل کو رہائی ملے اور وہ اپنی اپنی کوششوں پر جا کر اس مضمون کا اشتہار جاری کریں کہ شہر انگریز اور فرینچ فوجوں کے قبضے میں ہے اس تدبیر میں منہ اپنی مطلق نا اتفاقی ظاہر کی کیونکہ نہ تو چین کی طرف سے حسب اطمینان ہمارے دیانت داری تھی اور نہ ہم لوگوں کے پاس وسیلہ تھا کہ خبر بخوبی ملتی رہے گی اور نہ یہ امید تھی کہ یہ تجویز خوب کار آمد ہوگی +

ہکویقین تھا کہ جب پیکھوی صاحب اپنی کوششوں کو ان شدائد پر واپس جا دینگے بہت دن نہ گزرنے پادینگے کہ وہ کوئی ایسی حرکت یا کوئی اشتہار جاری کریں گے جس سے ہم لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہوگا اور ایسے شبہوں سے ضرورت صاحبان حکماء نہ بچیں سے فریاد کرنے کی پڑے گی اور اس طرح سے فوج ہمیشہ باشندگان کا مٹن پر ہمارے ہیگی اور ہمیں رہائی شہر ملے ممکن ہے۔ دوسری تجویز یہ ہوتی کہ پیکھوی صاحب گورنر کا مٹن کے مقررہ دن اور بغیر اطمینان کسی جہاز پر بطور قیدی نہ کار وہ رکھے جا دیں اور وہاں سے وہ حکم احکام جاری کریں پس واضح ہو گا کہ انہی تجویز میں کقدر غدر پیش ہے جسے خط اخیر میں یہ طے ہوا کہ پیکھوی صاحب چہ انہی کوششوں کو واپس جا دیں اور انکو بخوبی تباہ و برباد کرے

جو کہ قانون جنگی جاری تھا وہ جو کچھ کرین منظور می صاحب جنرل سہادت کے کریں جو کہ ان کا حاکم بلا دست ہے اور وہ ہمیشہ ان کے تحت میں ہیں اگر کسی ملوث کی دعا باری ہوئی تو اس کا انجام نہایت خراب ہوگا یہ تجویز روبرو سے پکیھوی صاحب پیش ہوئی اور بعد ۲۴ گھنٹہ غور اور غرض کے انھوں نے اسے قبول کیا اور ایک یہ اون لوگوں کے قیدی رہے +

اس عرصہ قلیل کی مقیدی میں ہو قوا صاحب خزانچی اور سوداگران اسے اکثر مرتبہ صاحب گورنر اور تانا جنرل کی ملاقات کو آئے مگر محبت میٹ اور دیگر حکام شہر سے بھاگ گئے تھے اور جب پکیھوی صاحب نے اپنی حکومت شروع کی بیشکل وہ لوگ داپہر آئے اپنے اپنے کام پر۔ تاریخ ۹ جنوری پکیھوی صاحب کے پھر کام پانے کے لیے مقرر ہوئی اور اسی روز دو بجے دن کو ٹری دھوم سے دونوں صاحبان ایچی باجا بجاتے ہوئے فوج لیکر شہر میں داخل ہوئے شرک جو نیکی اور محبت کے نام سے مشہور تھی لوگوں سے بھری ہوئی تھی جو اس جلسے کو دیکھ رہے تھے۔ صاحب گورنر کا اپنی کوٹھی میں داخل ہونا عجیب کیفیت کا تھا اور جب قدر باجن کی آواز کوٹھی کے اندر سے جلی آتی تھی تو مٹا ہی لوگوں کو زیادہ تر قین ہوتا جاتا تھا کہ شہر اور حکام دونوں ہم لوگوں کے تحت میں ہیں اور حکام پر تشدد کے عوض اب سلوک ہوگا +

اگرچہ لارڈ ایلمین صاحب کو منظور تھا کہ پکیھوی صاحب اپنے دلیمن تجویزی سمجھ لیں کہ حسب اختیار و مرضی صاحبان ایچی کمانڈر انچیف کا انکو اختیار عطا ہوا تھا تاہم جناب مختصر المیہ کو یہ منظور تھا کہ پکیھوی صاحب کا اختیار کسی طرح گھٹے کیونکہ اس حالت میں انتظام و تحت چین کے حکام کا مشکل ہوگا لہذا اس جلسے کے کرنے میں دو غرض تھیں مگر اس انتظام میں چند غلطیاں ہوئیں ایک تو یہ کہ ان قیدیوں کی رہائی اور بھر عطا ہونا ان کی حکومت کا لیکن وقت نہیں مقرر ہوا تھا اور اسی غلطی کے سبب سے تانا جنرل اور پکیھوی صاحب کی کوٹھی پر چڑھنے ہوئے بڑا غصہ ہوا اور جب پہونچے تو نسبت مقام کے کہ کون کہاں بیٹھے درمیان ان کے اور صاحبان مترجم کے تنازعہ ہونے لگا آخر میں یہ تجویز ہوا کہ بعد ایچی کے وہ لوگ جگہ با دین بائیں شلم ہو گئی تھی جب لارڈ ایلمین صاحب نے ان میں مندرجنہ ذیل

ارشاد کی سپر بانٹ گراس صاحب نے اتفاق کیا \*  
 ہلوگ میان جمع ہوئے ہیں کہ آپ کو اپنی کوٹھی پر واپس آنے اور پھر حکومت حاصل کرنے  
 کی مبارکبادیں اس قدر ہم آپ کو بذریعہ آپ کی رعایا کے کانٹن کے اطلاع دیتے ہیں کہ  
 صاحبان ایچی انگلستان و فرانس کو اور صاحبان کمانڈر نجف ہر دو فوج کو منظور ہے کہ تا وقتیکہ  
 کل نزاع جو ہمارے اور آپ کی گورنمنٹ میں واقع ہے نہ ہو جائے گی ہم لوگوں کی فوج  
 کا دخل شہر کے اوپر رہے گا اور ایک ایچی لائق اور فائق واسطے خط کتابت کے ہلوگوں  
 کے ساتھ آپ کی طرف سے مقرر رہے گا اگر کوئی شخص کسی طرح کی دغا بازی خواہ ایسی حرکت  
 کرے جس سے ہمارے قبضے میں ہج وقوع ہو اوس شخص کو سزا سے سنگین اور تدارک ہوگا  
 اور ہم یہ بھی آپ کو اطلاع دیتے ہیں کہ جسوقت یہ سب امور ہمارے آپ کے علم ہو جائیں گے  
 ہم اپنی فوج کو شہر سے ہٹا لیں گے اور آپ کے حکاموں کے سپرد کر دیں گے \*

ہلوگ بھی امید ہے کہ جب تک ہلوگ قابض رہیں گے لوگوں کی قدر اور عزت مال اور جان  
 کی حفاظت ہوگی اور ہر ایک اپنا اجورہ پادشہ اور بدخواہ میان کے اور غیر ملک کے  
 اپنی سزا کو پہنچیں گے پس اس امر کے لیے سب سے چند حکام واسطے آپ کے مشورے کے  
 مقرر کیے ہیں ہلوگ امید ہے کہ ان لوگوں کے ذریعے سے لوگوں کا اعتبار زیادہ حاصل ہوگا  
 اور اس ملک کا اور غیر ملک کا آدمی ایک دوسرے کو بخوبی سمجھ سکیں گے اور اپنے اپنے فائدے  
 کے لیے بلافاسد تجارت کریں گے \*

پیکھوی صاحب نے اس آدیس کا اسطور پر جواب دیا کہ ہمارا لشکر یہ حضور میں قبول ہو  
 ہم دست بدعا ہیں کہ حضور کانٹن کے لوگوں کی نسبت خیال فرما دینے اور دونوں طرف  
 کی بدائی اور برے لوگوں کو روکیں گے۔ ہم لوگوں نے وعدہ کیا کہ ہم لوگ اپنے لوگوں  
 کے اور آپ اپنے لوگوں کے نگران حال رہیں پیکھوی صاحب نے یہ درخواست کی  
 کہ جناب محترم الیہ جلد ایک لائق افسر کی تجویز کریں جو نسبت صلح کے اون سے خط کتابت  
 کرے جس میں جلد اچھی صورت پیدا ہو جائے \*

بعد ازیں ہوجانے کے صاحبان ایچی اپنے جاز کو واپس آئے اور پیکھوی صاحب اپنی



کو بھی مین رہے دوسرے روز جو ہم کو بھی مین گئے تو باہر کے سیابان مین ملو گون نے فوج کو دیکھا اور پکھوئی صاحب کو ٹھہری کے اندر تھے اور باہر کی سطح آمد و رفت نہ کر سکتے تھے بلکہ لوگوں کی استعانت و امداد کے - اسی کو بھی کے ایک کمرے مین ایک کھٹی کرنیل بالوی صاحب و کپتان مابٹنو صاحب اور مسٹر پارکس صاحب کی میٹھی تھی واسطے فیصلہ مقدمات چوری و ظلم جو چین کے لوگوں نے ہم لوگوں کے آدمیوں پر عائد کیے تھے مگر اصل غرض یہ تھی کہ پکھوئی صاحب کو زیادہ زیر حکم کریں اور واسطے اجراء استعارات کے انفرام کریں اور کیفیت مزاج رعایا و شہر دریافت کریں اور مین حکام کا مقرر ہونا رعایا سے چین اور ہم لوگوں کی فوج پر خالی از فائدہ تھا جس مین اہل چین کو یقین ہو کہ ہم لوگوں کو انکی جان اور مال کی حفاظت منظور تھی اور ہم لوگوں کے آدمیوں کو واضح رہے کہ محکوم بدعت اور ظلم کرنا جہاں دنوں اکثر متواتر تھا ہرگز منظور تھا اور جو شکائیں روزمرہ ان حکام کے پاس چین کے لوگ پیش کرتے تھے اونہی اصلیت اونکے دعویٰ کی ظاہر ہوتی تھی کا مین پر تاہم بعض رسنہ سے ہم لوگوں کو ایک خوب موقع ملا جو شاید پھر رستے گا کہ روزمرہ لین دین چین کو لوگوں کے ساتھ کرنے سے اعتبار حاصل کیا جاسکے مطلق تھا \*

جو حال سابق مین مقام چوسن دیکھ چکے تھے اوس سے ہم لوگوں کو یقین تھا کہ اگر ہم لوگ زبردستی سے شہر پر قبضہ کر لیں گے تو ہم لوگوں کی نسبت بہتر اسے ہوگی بہ نسبت اوس رستے کے جو ہم لوگوں کی نسبت اونکے دلیں تھی \*

پس خوف دکھلا کر ہم لوگوں نے یہ اعتبار حاصل کیا وہ گستاخی و غرور جو آگے اون کو تھا جاتا رہا اور پستی اور حلیت ظہور مین آئی یعنی جب کوئی انگیزا انکے سامنے سے نکلتا تھا وہ لوگ سیدھے خاموش کھڑے ہو جاتے تھے اور مطابق اپنی رواج ملک کے ٹوپی اوتار لیتے تھے خط



## باب سہم

جہازی فوج کا ہٹالینا — تار جبریل کی کوٹھی — کوٹھی ملل آف اسٹیٹ — خوبصورت  
 باغچہ — گھاٹ کی کیفیت — کوٹھی استخان کی — شکر جبکا نام نیکی اور محبت تھا  
 میدان میں کھانا پکانا — کانٹن کے چھوٹے مکانات — لوگوں کا سزا دینا —  
 پولس فوج کا قائم ہونا — پکیو صیاح کے اشتہارات — ہوتوا صاحب کے بیان کھانا  
 کھانا — پکیو صیاح کی ڈسپاچ بابت تجارت کے — تجویز بند گاہ کی دیوار گرنے کی



پس شکر کانٹن اب بالکل ہماری اور فوج فوج کے تحت میں تھا انگریزی جہازی فوج شہر  
 سے ہٹائی گئی تھی اور ۵۹ لبر کے گورے اور کئی سو فوج کے گورے شہر پر قابض تھے  
 ہم لوگوں کے جہازی گورے جب اپنے جہاز کو عجیب کیفیت سے واپس آئے تھے  
 سر پر چین کی ٹوپی دیے ہوئے تھے اور کرتیاں اونکی لوٹ کے اسباب سے بھری  
 تھیں مگر اس امر میں ہم لوگوں کے ساتھی یعنی فوج لوگ شریک نہ تھے اور ہم لوگ  
 جہازی گورے کوئی ہاتھ میں ایک پیالہ لال بھلی اور دوسرے ہاتھ میں ولایتی چڑیا  
 لیے ہوئے تھا اور ہمارے ساتھی لوگ خالی ہاتھ تھے +

ابھی تک پکیو صیاح کی کوٹھی زیادہ تر مثل بارگ کے واسطے فوج اور انگریزی  
 گورڈن کے نظر آتی تھی اور کسی چین والے کی کوٹھی معلوم نہیں ہوتی تھی پس تجویز  
 ہو کہ ان لوگوں کو اٹھا کر کوٹھی تار جبریل میں جو خالی تھی رکھیں اگرچہ شکستہ حال تھی  
 تو بھی ایک عمدہ کوٹھی چین کی معلوم ہوتی تھی عین شکر پر اسکا سا بان عالی ہے جہاں  
 دربار ہوتا تھا اور اس کے نزدیک دو سرخ نیچے ہیں جو علامت عہدے کی ہیں اس کوٹھی  
 کے چکر دیوار میں ہیں اور چوٹی طرہ دروازہ ہے شکر کی شکر کن پر جو بڑے چھالک کے  
 اوپر جلتے ہیں دو بڑے تراشے ہوئے شیر نظر آتے ہیں اور بڑے دروازوں پر چھالک  
 کے دیو نظر آتے ہیں جو بائیں ہاتھ سے اپنی ڈاڑھی پکڑے ہوئے شکر کے چلتے آویں  
 کو بغور دیکھتے ہیں اس دروازے سے نکلا کر ایک سا بان نظر آتا ہے جہاں ایک مرتبہ

ناتار کے سوار رہتے تھے مگر اب صرف تھانے اور ہتھیار ایک جگہ رکھے نظر آتے ہیں۔  
 اس سائبان سے اترتے اور پھر حیان نظر آتی ہیں اور ایک پکی چٹان اور ایک  
 رنگین دروازہ جسکے دونوں طرف گول پتھر مثل چکی کے پاٹ کے ہیں اور اوپر صورتیں  
 بطریق علامت حیات ابدی نظر آتی ہیں پانچ قطعہ مکان اس کو ٹھہی میں ہیں اور ہر قطعہ  
 پر ایک ایک سائبان بھی ہے اور ہر قطعہ واسطے کسی خاص کام کے معین ہے اور اب  
 ایک پتھر لگا ہوا ہے اور اس میں نام جزل کا جو اس وقت میں رہتا تھا اور جسکو پادشاہ  
 نے انعام دیا لہذا تاریخ مع علامت خوشی نقش ہے چوتھے قطعہ مکان میں جہاں آف  
 اسٹیٹ کھاتا تھا اوس میں ایک پتھر کی دیوار تھی اور اوس پر نقش تھا کہ کن کن باتوں سے  
 سپاہ مشہور ہو سکتی ہے اور کیا کیا لیاقت انکو چاہیے غرض کہ اوسکو درست آدمی ایک  
 درست مقام پر ہونا چاہیے اور کونے میں بڑے بڑے حروف سے جیسا طریقہ چین کا  
 ہے لفظ دراز عمر کا لکھا ہوا ہے پانچواں قطعہ مکان کا سب سے اندر تھا اور اس میں ایک  
 کوٹھا اوپر تھا اور یہ مکان زمانے کا تھا۔ ہر قطعہ مکان ۷۰ فوٹ ۸۰ گز لمبا تھا اور  
 شیشہ آلات اور تصویروں سے بھرا ہوا تھا +

کناروں پر اور مکانات تھے ایک میں کتب خانہ تھا مگر کتابیں نہ تھیں ایک مندر میں  
 ایک پتھر اوسی قسم کا جیسا ہلوگوں کے گرجا گھر میں دس حکم لکھ کر لگایا جاتا ہے لگا تھا  
 اور اوس پر خود پادشاہ نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ جو گرد بانچے تھے جمین موٹی  
 جھاڑیاں بھری تھیں اور چھوٹے چھوٹے تالابوں کے چچ میں ٹاپو تھے اور چھوٹے  
 بل وغیرہ بھی وہاں نظر آتے تھے ایام گرام کی ٹھنڈی کوٹھیاں اور ایام سرام کے تہ خانے  
 بھی موجود تھے۔ وہ پتھر جس سے یہ سب عمارتیں تیار ہوئی تھیں سچاس کو س کے  
 فاصلے پر ایک شہر سے آیا تھا۔ مگر بالکل کوٹھی ویران معلوم ہوتی تھی۔ اچھے کروں  
 میں چھوڑ رہتے تھے اور وہ سائبان زمین بانس وغیرہ کی جھانسی ہونا چاہیے تھی وہاں  
 کانٹے اوگے ہوئے تھے اور بانچہ تمام جنگل پڑا ہوا تھا۔ مگر فی الفور برب ہلوگ کانٹن  
 سے چلے آئے یہ کوٹھی انگریزی فرنگ کے دخل میں آئی اور رہی۔ اور ان لوگوں نے اسکی مرمت کی +

عصرِ نذرہ میں کھڑا رہے ہوا گناہیوں کے سیر کرنے سے روکے گئے تھے اب وہاں سیر کریں۔ کوئی شاید وادار ایسا روز جاتا تھا کہ لارڈ ایلمن صاحب سیر کرنے کے لیے نہیں نکلتے تھے کچھ تو بغض دیکھنے چال چلن رعایا اور کچھ بغض سیر اور مقامات کے جو ابھی تک پوشیدہ تھے۔ مگر زیادہ تر بغض روکنے اور بدعت کے جو گوگرد کیا کرتے تھے اور وہ بالکل خلاف مرضی جناب مختتم الیہ کی تھی۔ جنرل صاحب نے اتفاق رائے صاحبانِ ایلچی اپنے سخت تدارک سے بدعت بالکل موقوف کی +

ایک توپ کی کشتی جو اڈمیرل صاحب نے لارڈ ایلمن صاحب کے حوالے کر دی تھی روزِ ڈیڑھ کو س کی سیر دکھایا کرتی تھی یعنی جس مقام پر ہلوگون کے جہاز تھے وہاں سے شہر کو جایا آیا کرتے تھے۔ جس مقام پر ہلوگون اترتے تھے وہاں پانی اس قدر اڑھٹا تھا کہ بالکل کیچڑ بھری ہوئی تھی اور یہاں ملاوٹ کی عمدتیں چند پیسوں کے لالچ سے ہلوگون کی سواری کے لیے تاجان لاقین اور زور کر کے ہلوگون کو اڑھٹا تھیں۔ کشتی والے پہلے ہلوگون پر اعتبار قائم کرتے تھے اور سبقت کوئی کشتی نظر آتی تھی جھنڈ کا جھنڈا اون لوگوں کا اور اسکے چاروں طرف تاجان لیکر کھڑے ہو جاتے تھے اور اپنے ملک کے اور لوگوں کو بطرح اونکو بھی خیال کرتے تھے سب کے سب کوئی تو ہم لوگوں کے اسباب اوتارنے اور کوئی کام میں مصروف ہو جاتے تھے یہ لوگ بڑے بہادر معنی فرمان بردار تھے +

دکن اور پورب کی دیوار کا کونا کر کر زمین کے برابر کر دیا گیا تھا اور اس مقام پر جہاں سے کشتی پر سے اترتے تھے اس دیوار تک شرک بن گئی تھی پس اس طرح صاف راہ واسطے آمدورست ہم لوگوں کی فوج کے لیے بن گئی تھی۔ اس کوٹے کے متصل کوٹھی مال آف اگر ازمی نشن کی تھی اس میں ایک بچی چان کی راہ بنی ہوئی تھی اور کنارے کنارے کوٹھریاں مثل ترخانہ کے تھیں جس طرح گھڑوں کے بازو ہنے کے لیے علحدہ علحدہ بنی ہیں ایک ایک طالب علم پڑھتا تھا اور یہ کل کوٹھی آٹھ ہزار طالب علم کے پڑھنے کے لیے تھی یہاں امتحان کی طالب علم خطاب پاتا ہے اور بغض مقامات میں سن کا لحاظ ہوتا ہے جب کوئی لائق شخص ۷ برس کی عمر کا ہوتا ہے اس کو خطاب آنری عطا ہوتا ہے +

جس ایام میں ہم لوگ اس کو بھی مین تھے اوس میں جاسا کائنات اُسے تھے اور ہر طرے کو بھی خراب ہو گئی تھی قرب و جوار کے مکان بھی بہت خراب ہو گئے تھے باعث اوس آگ کے جو ہم لوگوں کے جوار پر سے پھینکی گئی تھی شہر کی بڑی شکر کا نام نیکی اور محبت تھا اور یہ پرب اور پچھ کی شکر تھی یہاں دکانیں کھلیں اور رعایا آباد ہونے لگی جو باعث قصہ شہر کے متوفوف ہو گیا تھا اور ایک کے بعد ایک دکانیں صرافوں کی کھلنے لگیں اور ظاہر اعش معلوم ہوئے کہ وہ روپیہ جو وہ لوگ شانین سکتے تھے موجود تھا کہ جس میں ہم جاہلون کا حوصلہ بڑے سودا گروں نے ہم لوگوں کی آمد سطر طح بطر علی عمدہ چیزیں دکان میں رکھیں +

پہلے تو مناسب معلوم ہوا کہ بغیر سپاہ ساتھ لیے باہر نکلنا چاہیے مگر پیچھے سے اسکی ضرورت نہیں معلوم ہوئی صرف ایک سپتول اور ایک درست کو ساتھ لیکر ملوک جطرت چاہتے تھے شہر خواہ دیہات میں پھرتے تھے - جو کہ اس نیکی و محبت کی شکر سے اکثر ہم لوگ آمد و رفت کرتے تھے مہکواب یہ شکر کم دلچسپ معلوم ہوئی اور تنگ شکر میں زیادہ تر تنگ ہو گئی تھیں باعث بڑے بڑے پھلی کے برتنوں اور نوکرے ساگ سبزی اور رتالو اور بانس کی جڑ کے جو کنارہ شکر پر رکھی ہوئی تھی اور بڑی بڑی دیگن میں ملائم ملائم رسیان پختی تھیں اور گول میز لگی رہتی تھی اور خدمتگار موجود رہتے تھے جو کوئی بھوکا ہو کھانے میں مصروف ہو اور جو اور غیر میں دل بہلاوے اکثر ایسا ہوتا تھا جو بد قسمتی کی گردش آتی تھی وہ سا فرہنگ پر مردہ پڑتا تھا باوجودیکہ یہ ظاہری اعتبار جو ہم لوگوں نے رعایا کا حاصل کیا تھا کچھ عرصے تک رعایا چھمک رہا رہا سے جھاک جھاک خاتی تھی مگر اس میں ہرگز گز گز کمی رعایا کی منوتی تھی عجیب کیفیت نظر آتی تھی جب فرزدور اسباب سر پر لیے ہوئے اور اونکے پیچھے پیچھے مالکان اسباب جلتے ہوئے نظر آتے تھے کبھی تو آدمی نیز اور کریان لکڑی کی ایک طرف لٹکائے ہوئے اور دوسری طرف دوسرے لٹکائے ہوئے لٹکاتا تھا اور کبھی صندوق ایک طرف لٹکے ہوئے دھلائی دستیے تھے اور دوسری طرف برتن کورا کرکٹ سے بھرے ہوئے تھے آدمی اس قدر ہوشیاری سے اسباب لیے جاتے تھے جسطح اپنی بی بی لے جاتے ہیں اور وہ اسباب جو محض خراب اور بے قیمت تھا اور یہ امر کچھ جابے تعجب تھا جب خدمتگروں کی خوبصورتی خیال کی جاتی تھی مینی

اور کچھ بیشکل پائون اور غار عدم موجودگی دونوں باتھون کی کیونکہ: عمر تین بہت لانی استیون  
کی کرتیاں پہنتی تھیں۔ غرض کہ جو کیفیت شہر میں پہلے داخل ہونے سے نظر آتی ہے اس کے  
بعد پھر اور کوئی جدید کیفیت دکھائی نہیں دیتی ہے۔ نہایت خرافات چرین سامنے آتی تھیں  
اور نہایت بدبو آوری تھی فردر صندون کے بوجہ سے دسے پوسے اپنے بوجہ کو لا پرواہی سے  
ٹیکتے ہوئے نظر آتے تھے اور جو آدمی چھوٹا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے کوئی بہت برا معن  
ہے اور شرکین بھیگی کچھ بھری مہین اور تنگ نظر آتی تھیں عمدہ شرکین صاحبان غیر ملک کی  
کوٹھیوں کی طرف تھیں اور دکانیں بھی بیان عمدہ تھیں۔

کوٹھیاں ایک ڈھیر رکھ کا تھیں اور چھند صاحب کی کوٹھی جو گروڑا سے جہاز کے مقابلے  
میں تھی دیران پری ہوئی تھی۔ اس جہاز کی توپوں نے صاحب اسپرلی کشن کی کوٹھی کو  
بالکل تباہ کر دیا تھا شرکین جن میں بہت بڑی بڑی محراب ایک قطار میں بنی ہوئی تھیں بالکل  
خراب ہو گئی تھیں چار محراب زمین کے برابر گرا دی گئی تھیں اور قیمتی کتب خانے تباہ  
ہو گئے تھے اب صرف چار محراب باقی رہیں اور وہ پھر کی بنی ہوئی ہیں اور اوپر بہت عمدہ  
نقش و نگار ہیں گویا یہ عمارتیں بہت عمدہ بنی ہوئی ہیں تو بھی مقام تنگ پو کی عمارتوں کو  
نہیں پاتیں کائنات کے چھوٹے چھوٹے مکانوں بصورت نہیں تھے سب سے عمدہ مکان  
آتر کے پورب کونے میں دیوار کے واقع تھا باہر کی طرف بہت عمدہ عمدہ رنگی اور تراشی ہوئی  
تصویریں شیشے میں جڑی ہوئی تھیں اکثر تصویریں اولیٰ پری تھیں۔ کیونکہ گورن کو یہ شبہ  
تھا کہ ان میں خزانہ مخفی ہے ان میں سے چند پتھر کے مکانات تنگ دیوار کے لیے مقرر تھے اور  
متصل کوٹھی خزانچی صاحب کے ایک عمدہ سامان بنا ہوا تھا جہاں سب سست اور لا پرواہ  
آدمی بیٹھ کر کھیلے اور قہر کتے اور کھانا کھاتے اور باجا بجایا کرتے تھے قہر کتے وہ  
مٹی کی مورتیں بناتے اور آدمی کی مورت کو میل کے چڑے میں منڈھ اور عورت کی مورت  
کو آگ سے کاٹ کاٹ اپنے قہر کی تصریح کرتے تھے اور لوگ ان کو بخوبی سنتے تھے  
جب شہر پر قبضہ ہوا پہلے سنتے جا بجا گروہ گورن کے واسطے حفاظت کے شہر میں گھومتے  
تھے کہ اس سے معلوم ہوا کہ رعایا کو بالعرض اطمینان کے خوف ستا تھا اور بد معاش اس

گجرات کا موقع دیکھ کر ایک دکان کو لوٹ سہلے گئے پس ایک پولس اگڑے دوپٹے وچین کا  
مشتعل قاسم ہوا ہندوستانی اور غیر ملک کے صاحب سب دیکھ کر خوش ہوتے تھے کہ جلد ہی  
گورے اور چین کے آدمی سب دوستی سے ایک ساتھ چلتے پھرتے ہیں یہ تجویز بہت عمدہ  
ہوئی کہ انگریز مجرم کی نذرانہ تین صاحبان حج جو مقرر ہوئے تھے تجویز کرتے تھے اور سیکھو لھیا  
اسنے ملک کے لوگوں کو سزا بید کی بخوبی دیتی تھے جو کہ پارکس صاحب نے جابجا  
اشتہارات بر خلاف صاحبان غیر ملک دیکھے جو بد معاش جابجا لگاتے پھرے سیکھو لھیا  
کو بدایت ہوئی کہ فوراً ہر مقام کے افسر کو اس اور است اطلاع دیں اور آگاہ کریں کہ وہ لوگ  
جوابدہ ایسی جیا حرکت کے ہیں۔ پس حکاموں نے اشتہار جاری کیے ایک کا مضمون یہ تھا  
کہ جو شخصین میں آتا ہے کہ جب کانٹن کے لوگ کسی صاحب غیر ملک کو دیکھتے ہیں وہ چلا کر  
کہتے ہیں (فانکوئی) کہ یہ لفظ محض تہک آبرو کا ہے کچھ تعزیر درمیان اس ملک کے  
صاحبوں اور غیر ملک کے صاحبوں میں نہیں ہے تم لوگوں کو میل رکھنا چاہیے اور نفرت  
نہیں کرنا چاہیے اور اشتہارات کا چپان کرنا محض جیسا ہے لہذا آئندہ کے لیے تنکویہ امت  
ہوتی ہے کہ جب تم کسی غیر ملک کے آدمی کو شریک پر دیکھو بری ملائیت سے پیش آؤ نہ تو  
لفظ (فانکوئی) اور نہ کوئی لفظ جیسا اونے کو اور نہ اشتہارات جیسا مضمون کے لکھے ہوئے  
چپان کرو ورنہ ہم حکام بالضرور اسکی سزا دینگے +

کل پولس اور کانٹنبل کو حکم ہوتا ہے کہ بخوبی حفاظت کریں اور جو قصور دار ہوں انکو گرفتار  
کریں اگر تم قصور کرو گے سزا سے سنگین ہوگی ایسا امر نہ کرو کہ جسکے کرنے سے پیچھے تو بہ کرنا  
پڑے ہرگز ہرگز عدول حکمی نکڑا یہ خاص حکم ہوتا ہے +

ایک اور اشتہار مجاریہ سیکھو جی صاحب کے خاستے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ سب کوئی مخالف  
اور حکم مانے یہ حکم اون لوگوں کی نسبت صادر ہوا تھا جو مقام بانکا ناک میں صاحبان انگریز  
کی نوکری چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ منجملہ اون لوگوں کے جو زیادہ تر خواہش رکھتے تھے  
کہ صلح اور امن و امان جلد ہو جاوے ہو تو صاحب سوداگر چینی تھے اور انھوں نے  
باشقیا تمام ہم لوگوں کی دعوت کی جو کہ انکا مکان دیہات میں تھا بھیجا گیا اور بہت

سمجھا ہوا تھا اور انھوں نے بیان کیا کہ اور اس سے عمدہ مکان ہمارے پاس ہے بیان نہیں  
ایک سابق جج مقام شوزن کو دیکھا اور انھوں نے بیان کیا کہ کچھ صاحب کے ساتھ  
وہی سلوک ہوا جو مناسب تھا ہو تو صاحب نے ہم لوگوں کو بہت عمدہ چاہے پلائی  
مگر اس میں دودھ اور چینی نہیں پڑی ہوئی تھی بعدہ ہم لوگوں نے ٹھکانی اور پھل کھائے  
صاحب موصوف ہم لوگوں کی بہت توقیر کرتے تھے +

واضح ہو کہ صرف کانٹن کے سوداگر خواہ ان اجارے تجارت کے تھے بلکہ جاے حیرت  
ہے کہ پکیجی صاحب نے لاڈ ایلمن صاحب کو اس مضمون کی چٹھی لکھی کہ تجارت  
کے بارہ بین توقف نہ کرنا چاہیو تبنا بندر گاہ واسطے تجارت کے کھل جاویگا اوتنا ہی  
زیادہ اعتبار اہل چین کے دونوں سے حاصل ہوگا مگر ہر قوم کے سوداگر وہی شرائط تجارت  
کی غالباً مطابق قانون سابق کے ہوگی جسکے مطابق آنے جانے والی اشیا کا ملاحظہ اور  
محصول لیا جاتا تھا +

حضور اس سے بخوبی واقف ہیں کہ سنہ گذشتہ کے نوین چاند سے آج کی تاریخ تک جسکو  
زیادہ ایک سال سے ہوا دونوں قوموں کے سوداگر مل کو نقصان ہوا ہے اگر تجارت  
اب کھل جاوے تو اسقدر اشتیاق سے سوداگر آپ کو مصروف کر نیگے کہ زمین و دونوں  
قوموں کا اعتبار زیادہ بڑھے گا اور حضور کی ناموری ہوگی۔ صاحبان ایلمی کو اس عرضی  
کا جواب دینا منظور تھا سچ ہے کہ عرصہ پندرہ مہینے کا ہوا کہ جب سے یہ واردات ہوئی  
جسکے باعث سے تجارت کانٹن کے ساتھ موقوف ہوئی تھی اور صاحبان موصوف  
کو اسکا پھر جاری کرنا منظور ہوا جس میں اعتبار رعایا کے کانٹن زیادہ تر ہو +

جہازی حکام اس امر میں متفق رہے ہوتے لہذا تجویز ہوا کہ دیوار بندر گاہ کی گرا دی جاوے  
کیونکہ جس مقصد سے بنوائی گئی تھی وہ حاصل نہوا اس سے غرض یہ تھی کہ جس کانٹن  
کی تجارت موقوف رہے مگر تجارت شامراہ اور اور چھوٹے دیواروں سے شروع ہوئی میض  
بیضا بلکہ تنہا پس اس امر کی تعمیل کے لیے نئے خیالات ضرور پڑے اور صاحبان ایلمی کو ضرور ہوا کہ  
جو امور اس تفسیر اور تبیل سے ظہور میں آویں گے انکی نسبت تیار ہو رہی ہیں نقطہ



## باب دہم

استقام چین — بخیرین — ارادہ لڑائی کا — کوئٹ پوٹیا میں صاحب کی رائے  
 اشتہار واسطے گھیرنے بند گاہ کے — بانچے میٹن کو صاحب کے — سیر دیا —  
 لاڈلہ صاحب کا بھنگا ملاحظہ کرنا — قیدیوں کا حال — بھٹہ صاحب کا حال — لاڈلہ  
 ایلمن صاحب کی چٹھی یو صاحب کے نام — روانگی مقام شنکنی — حال مقام آمای  
 شنکنی میں پونچنا — سوچو مقام کو روانہ ہونا — خط کتابت میں بذریعہ دریا آسانی ہونا  
 نہر کی سہر — آبادی کا حال — مشر ملکین صاحب کا مقام سوچو کو شریف لیجانا —  
 نہر کی کشتی پر سوار ہو کر سیر کرنا +



جو حال چین کا بمقابلہ اور شہروں کے برابر وہ بلا شک عجیب مشکلات کا تھا ہمیشہ طرح طرح  
 کے امور متنازعہ گورنمنٹ چین کے ساتھ آغاز ہوتے تھے پس قبضہ کرنا کسی شخص کا  
 جہان تجارت بخوبی جاری تھی باعث ویسی ہی وقت کا تھا جیسا کہ اور کسی شہر میں  
 تجارت شروع کرنا — اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ہم لوگوں کا قبضہ سپاہیانہ شہر پر تھا  
 اور حکام چین کے محمول تھیلے تھے اور خزانہ چین میں داخل کرنے تھے تب بھی  
 غیر ملک کے صاحبان ویسے چین دامان میں میمان نہ تھے بطرح کہ اور کسی شہر میں  
 ایک طرح جنگی قانون کے مطابق اون لوگوں کو پیش آنا پڑتا تھا +

جو کیفیت کہ بھٹہ صاحب اہلبیل کشن کے ساتھ ایام سرمایہ شہر میں ہوئی باعث  
 موافقی تجارت — اور اور ملکوں کے ساتھ کانٹن کی ہوئی اور چین کی گورنمنٹ  
 کے ساتھ تجارت کھولنے کا اس قدر اشتیاق تھا کہ فرانس و روس امریکا نے  
 اپنی الچی چین میں بھیج دی کہ جبکہ پونچنا اگرچہ باعث شکایت ہم لوگوں کی طرف سے نہ تھا تو بھی  
 ازکی جانب سے بڑا اشتیاق واسطے اپنے فائدے کے معلوم ہوتا تھا +

لاڈلہ ایلمن صاحب کو منظور ہوا کہ اپنی تجویز سابق کی تعمیل کریں لہذا یہ تجویز ہوئی کہ مقام  
 شنکنی کو روانہ ہوں اور ایک مغول دریسے واسطے قصصہ ان صاحب امداد متنازعہ کے

ملاقات کریں مقام شنگئی دارالحکومت سے بڑے فاصلے پر تھا اور یہاں پر چین اور صاحب  
غیر ملک سے بڑی دوستی تھی لارڈ ایلیجن صاحب نے اس مقام کا جانا بہت مناسب سمجھا  
کیونکہ اگر یہاں کچھ ملے نہ تو جناب محترم الیہ کا غم تھا کہ اور آگے اور طرف جاوین  
جس میں متصل پکیں کے ایسی قوپ کی کشتیوں میں جاوین جو کہ تھوڑے پانی میں جاکیں  
پس اس امر میں جناب محترم الیہ نے کونٹ پوٹیا میں صاحب سے مشورہ کیا جو  
اس مقام سے بخوبی واقف تھے کیونکہ خود جناب لارڈ ایلیجن صاحب اپنی کتاب  
بلوچک نامے مرقومہ ۱۲ - ماہ نومبر ۱۸۷۱ء میں لکھتے ہیں کہ کونٹ پوٹیا میں صاحب  
کی مطلق یہ رائے تھی کہ چین کی گورنمنٹ سے کچھ ملے نہ ہو سکے گا تا وقتیکہ خود  
پکیں پر دباؤ نہ پڑے اور ان کشتیوں کو لیانا چاہتے تھے جو تھوڑے پانی میں دیا  
پیو میں چل سکیں اور اس طرح دباؤ خاطر خواہ پڑ سکے گا صاحب موصوف کی زبانی معلوم ہوا کہ  
پکیں کے لوگ بہت خوش تھے کہ ہم لوگوں کے جہاز وہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے  
سنے صاحب موصوف کو جواب دیا کہ ہم ان باتوں میں خود بڑے چالاک تھے جیسا کہ آپکو  
معلوم ہو گا کہ ہلوگوں کے آپس میں کچھ اتفاق سننے جو وقت یہ تصفیہ ہو گیا ہم لوگ اور  
طرف جا رہے تھے اور عین خوشی ہو گئی کہ اور اور قوموں کے جہاز بڑے بھی واسطے کھولنے  
راہ تجارت کے چین کے ساتھ اور منع کرنے امور مہلات کے جو عدالت چین میں جاری  
تھے شریک ہو گئے لارڈ ایلیجن صاحب نے فرض تعمیل ان ارادوں کے ایک چٹھی  
اڈمریل صاحب کو لکھی کہ ہلکی توپوں کی کشتیاں اور طرف پاسے تخت پر دباؤ ڈالنے  
کے لیے بھیج دیں - اس عرصے میں جو چٹھیاں مشرید صاحب اور کونٹ پوٹیا میں  
صاحب کو بھیج گئیں ان کے جواب اس مضمون کے آئے کہ وہ لوگ خوش اور راضی تھے  
فرانس اور انگیلن کے ساتھ اور طرف چڑھائی کریں اور یا تو مقام شنگئی یا اور کسی  
مقام متصل پاسے تخت سے پکیں پر دباؤ ڈالیں پس اب صرف اس قدر باقی رہا کہ اشتہار  
واسطے گھیرنے بندرگاہ کے جاری کریں اور واسطے کھولنے تجارت کے تیاری - یہ جو کہ  
لارڈ ایلیجن صاحب اور بارنٹ گراس صاحب کی رائے عام کی رائے سے متفق نہیں تھی

کہ یہ بندر جلدی میں ملے پاسے اور چین نہیں کرتے تھے کہ بندر گاہ کے گھیرنے سے کلاں  
آغاز تجارت کی پائی جائے گی لہذا ہم لوگوں نے چاہا کہ جب قدر جلد ملے ہو اسکی آزمائش کریں  
پس تجویز ہوئی کہ جھنڈے کھڑے کیے جاویں اور مقام دھامپوہ میں چین کے  
اکثر مھول تحصیلین اور کانٹن اور اوس کے قرب وجوار میں بہت شنائے مقام ہون جنکی  
قانون جاری ہو اور صرف انگریز لوگ وہاں جاسکیں اور اوس کے پاس ٹکٹ چند شرائط کا  
چھپا ہوا موجود ہو۔ تاریخ ۶۔ فروری کو ایک اشتہار دونوں صاحبان کانڈر انچیف کا جاری  
ہوا باطلاع گھیرنے بندر گاہ اور مقرر ہونے کمیشن اور صاحبان کا جنکا نام آگے ذکر ہو چکا ہے  
یعنی کرنیل مالوہ صاحب و کپتان مائنیو صاحب اور مسٹر پارکس صاحب واسطے  
انظام جلد امور کے اور جو کوئی خلاف قانون عام خواہ قانون جنگی کرے اوسکو سزا دینے  
کے لیے مقرر ہوئے تھے۔ اسی روز ایک اور اشتہار صاحبان ایچی نے جاری کیا کہ تا اشتہار  
ثانی شہر اور قرب وجوار کے مواضع تحت حکم نزع اور قانون جنگی کے رہینگے مگر لڑائی چین  
کے ساتھ ملتوی رہے گی سب اوس کا ردوائی کے جو صاحبان کانڈر انچیف انجمن قاض  
رکھے حکومت جنگی کے کانٹن میں کریں +

پس سوائے اوس استثنائی فقرے کے جس سے ہم لوگوں کی لڑائی چین کے ساتھ متوقف  
رہی تھی کوئی ممانعت صاحبان کانڈر انچیف کی ادنیٰ کارروائی میں نہیں تھی۔ تاریخ  
۱۰۔ فروری واسطے گھیرنے بندر گاہ کے معین ہوئی اور اگرچہ باعث چین کے نوروز  
اور جلوس کے تجارت کا کھلنا چند ہفتوں تک ملتوی رہا مگر جو پیچھے سے کمی مہینوں  
تک تجارت میں فائدہ رہا اوس سے واضح ہوا کہ صاحبان ایچی کی تجویز بجا نہ تھی +  
اب دریائے کانٹن پر ہم لوگ دوسرے عرصے سے تھے اور اوسکو بخوبی  
دیکھ چکے تھے ہم لوگوں نے کشتیوں پر سے فارسی نامے باغجون کی سیر کی جو ایک  
کھاری کے کنارے پر واقع تھے یہاں کے درخت جانوروں اور سانپوں کی شکل سے  
تراشے ہوئے تھے اور چھوٹے چھوٹے بانس کے درخت بڑی خوبصورتی سے گھوسے  
ہوئے لگے تھے چھوٹے چھوٹے تالابوں پر بنے تھے جگہ اور پر ملیا ہوا درخت

گنگے کا منٹن سے چار میل کے فاصلے پر پنڈکا صاحب کا مکان تھا۔ ہاگ مکان  
 ہم لوگوں کو دیکھتے ہی بھاگ گیا ایک اونچا سفید مندر ایک چٹان پر بنا ہوا تھا اور چاروں طرف  
 اوسکے پانی تھا اور دیوار گھری ہوئی تھی اور اسی پانی میں جاسا نا پوئل شتر کسٹیں عجیب  
 کیفیت نظر آتی تھی۔ جو کہ دیہات میں جانا باعث خطرہ جان تھا اس لیے ہم لوگ دور تک سیر  
 نہ کر سکے کبھی تو ہم لوگ نو مندر لے مندر کو جاؤ کہ کوس کے فاصلے پر تھا دیکھتے جاتے تھے  
 اور کبھی ایک چھوٹی کشتی میں قرب کی تنگ کھاریوں میں سیر کرتے تھے جان بڑے بڑے  
 مکافون کنارے کی اونچائی کے باعث بسے جہاں دھان وغیرہ اور گتے تھے مخفی تھے ہلوگوں  
 کو قیصر نہ تھا کہ ہلوگوں کی کشتیوں کے متصل انہی رعایا رہتی ہے اکثر کھاریوں پر گویا پل  
 بندہ گیا تھا باعث کثرت مکافون کے۔ جو کہ رعایا ان دیہات کی دریائی ڈاکو تھی ایک  
 سیر اسی حالت میں ہو سکتی تھی جب پنچہ ہاتھ میں اور ایک گروہ ہلوگوں کے ہمراہ ہو۔  
 ایک دن ہم لوگوں نے اونھیں ڈاکوؤں میں سے آٹھ آدمی گرفتار کیے یہ لوگ چین  
 اندھ کی کشتی کو جو جہاز کے پیچھے لگی ہوئی تھی خفیہ ڈھونڈ رہے تھے پس رات بھر یہ لوگ  
 بیڑیوں میں مقید رہے اور صبح کو پکھو ایسا صاحب کے پاس چلا ان ہو دوسرے روز  
 ہم لوگوں نے ایک گاؤں کے چند آدمیوں کے دوسرے گروہ کا جو ایک کشتی کو روٹے  
 لیے جاتے تھے پیچھا کر کے دیکھا کہ چند صاحبان متعلق فوج فوج ایک تاجان میں  
 چلے جاتے تھے کہ اون پر ان چند لوگوں نے حملہ کیا لہذا دور سے گولی مارنا پڑا پس  
 ایسی حالت میں ہم لوگ کنارے دریا کے رہے کیونکہ وہ میدان میں نہایت ہوشیار رہتے  
 تھے چند روز تک ہم لوگ ایک پتیل کی توپ گلانے میں مصروف رہے جو امریکا کے  
 لوگ سرحد کے قلعوں میں چھوڑ گئے تھے ان لوگوں نے بڑی تدبیر اسکے ٹہانے کے  
 لیے کی تھی مگر اوٹھانہ سکے اس سے عجیب کاریگری چین کی واضح تھی یہ توپ فٹ  
 لائی اور مہذبہ پر زیادہ پانچ فٹ سے چوڑی تھی ۛ

اوس وقت چین میں ایک عجیب سانحہ واقع ہوا کہ لاٹو ایلمن صاحب نے جیلی نجات  
 کا پتا لگایا اور جو زیادتی صاحب مصروف نے سنی جا کہ پکھو ایسا صاحب سے اوسکی

شکایت کریں پیکھو یصاحب شاید کہ شھر کے قبضہ ہونے سے اسقدر آئندہ ہوئے  
ہو گئے جتنا کہ اس بات کے لکھنے پر ہوئے پیکھو یصاحب جناب مقتسم الیہ کو بطور پر  
لکھتے ہیں کہ حضور تجوز کریں کہ مثلاً اگر میں بلا آپ کی اطلاع دینے کے کسی کو حکم دیتا کہ  
انگریز قیدیوں کو کسی انگریزی مجلس سے ہٹا دو تو آپ کیسا برا مانتے مجھے منظور ہے کہ  
میں اپنی جان اپنے ملک کے لیے دیدوں نسبت ایسی بدعت کے۔ یہ امر نہایت  
ضروری ہے اور میں حضور کو لکھتا ہوں کہ بعد غور کے حضور بلا توقف مجھے اطلاع دیں کہ  
اس میں کس طرح عمل ہوگا میں حضور کو اس خوب موسم کی مبارکباد دیتا ہوں +

پیکھو یصاحب کو اطلاع دی گئی کہ باوجود اونکے ان خیالات کے انکو مناسب ہے کہ وہ  
ان بذ نصیب قیدیوں کو اپنی کوٹھی میں لیجا دیں جناب سہنے پہلے انکو گزرا اور نااطات  
دیکھا تھا مگر ڈاکٹر کے علاج سے انکو صحت ہو چلی تھی یہ سنکر قیدی لوگ نہایت شکر گزار  
معلوم ہوئے اور انکی صورت سے مشکوری معلوم ہوتی تھی ایک لڑکا ایسی بری طبع بندھا  
تھا کہ وہ اٹھکر کسی طبع بیٹھے نہ سکتا تھا اور کئی آدمیوں کے پاؤں میں بہت سے زخم اور  
پھڑے باعث ضرب بید کے ہو گئے تھے +

تاریخ ۷۔ فروری کو، نمبر ہندوستانی فوج بنگال پیدل داخل ہوئی۔ یہ پہلی فوج تھی جو کلکتے  
سے آئی تھی مگر جس روز وہ لوگ داخل ہوئے اسی روز ایک بڑے صدمے کی واردات  
اوپر گزری کچھ تو بیاعت ادنکی ناواقفیت قانون اور کچھ باعث تیزی ایک گورہ فوج  
کے کہ جسے ۳ سپاہیوں کو جو پھر رہے اور کھانا پکانے کے لیے لکڑی توڑنے اور برتنوں  
کے تلاش کر رہے تھے غلطی سے گولی ماری اور وہ تینوں مر گئے +

اس فوج کا پہونچنا نہایت مفید مطلب تھا اور اسی سال کے اخیر میں ۴۷ اور ۵۹ نمبر فوج  
بنگالہ سے داخل ہوئی اور اونکے پہونچنے سے جنرل صاحب نے ۵۹ نمبر فوج گورا کواریٹر  
جو خاص مقام لڑائی کا تھا متعین کیا۔ بالفضل بھیمہ صاحب جس تاریخ سے گرفتار ہوئے  
جنازا انفلکسیل پر رہے جو بوگ قلعہ کے متصل کھڑا تھا۔ چونکہ اونکا دھان رہنما باٹ  
نقصان داغوا رہے رمایا تھا اور نیز ایک بڑے کاروبار کی کشتی اونکے سبب سے رکی

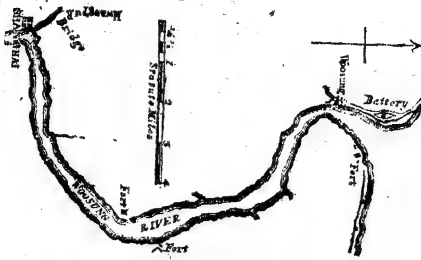
ہوئی تھی لہذا تجویز ہوا کہ اونکو جانبِ کلکتہ روانہ کیا جاوے۔ جب تک کہ اونکو اس تجویز کی اطلاع نہیں ہوئی اونکو یہ یقین تھا کہ وہ ہمارے قیدی تھے کیونکہ اکثر لارڈ ایلمچ صاحب کی عدم موجودگی کی وہ شکایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری جو غرض جازنٹھاکس پر رہنے سے صلح تھی وہ ابھی تک نہ ہوئی۔ مگر جب اونکو اس تجویز سے اطلاع ہوئی وہ خاموش رہے اور ہر طرح اپنی رضامندی ظاہر کی +

اس عرصے میں چارون ملک کے صاحبوں نے یہ تجویز کی کہ سپکین کو لکھکر ایک ایلمچ باغیہا واسطے طے کرنے کل امور متنازعہ کے بمقام شنگائی طلب کریں اور اگر آخراہ مارچ تک کوئی ایلمچ نہ آیا تو متصل سپکین کے کسی اور مقام پر جا کر خط کتابت چین کی گورنمنٹ کو ساتھ کریں گے۔ لارڈ ایلمچ صاحب نے چچی یو صاحب اعظم سکرٹری آف اسٹیمٹ کو لکھی اور جو خط کتابت اسپرل کشر کے ساتھ ہوئی تھی اسکی نقلیں بھیجیں اور اطلاع دی کہ جب تک کہ وہ حقوق جو طلب کیے تھے عطا نہ ہوں گے قبضہ ملک پر رکھیں گے یہ چچی مرتوہ ۱۱۔ فروری تھی تاریخ ۱۶۔ کی صبح کو ہلوگ اور نیٹیل کمپنی کے دو دکنش فارموسا نامے میں مقام آما سا کو پہنچے اور اگرچہ بیان چند گھڑی تک رہے مگر خوب میر کی آما سا پور اوٹھر مقام پر ہے اور تجارت زیادہ تر سنگا پور وغیرہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ فارموسا پور سے شکر افراط واسطے تجارت کے بیان آتی ہے +

تاریخ ۲۔ کی صبح کو ہلوگ یا ناگ ٹسی کیا ناگ میں پہنچے اور شام کو مقام او سنگ میں داخل ہوئے۔ یہ مقام واسطے افیوں کے مشہور ہے اور مقام شنگائی بیانسے ۶ کوس کے فاصلے پر ہے کنارے دریا کے اوتھلے میں ہوا شدت سرد تھی بیان ہم لوگوں کو ایک مرتبہ اور پلنگ سونے کو اور گرم کپڑے اور ٹھنڈے کو ملا +



## تصویر دریائے اوسنگ



برطبق پہونچنے شنکائی کے معلوم ہوا کہ سردار اوسکا اپنے سالانہ دورے پر واسطے ملاقات صاحب گورنر صوبہ گورنر جنرل دونوں ملکوں کے گیا ہے اور چونکہ اونکی غیر حاضری میں اردو کوئی متنبہ شخص ایسا نہیں معلوم ہوا کہ جسکو اسے بجاری امور میں ٹھپیان سپرد کیا دین لہذا تجویز ہوئی کہ خود خط کتابت چا و صاحب گورنر کیا لکھو کے ساتھ کریں جنکو پہلے یہ ٹھپیان لکھی گئی تھیں۔ یہ صاحب شہر سوچو میں تشریف رکھتے تھے جواب ایک صوبہ کملانا تھا۔ چونکہ اس وقت ہزار میسی بھی داخل ہوا ہم لوگوں کے حوالے خطوط صاحبان روس اور لیکا کے بھی ہوئے اور مسٹر رابرٹس اور مسٹر ٹنگلی صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد انگریز اور فرینچ ایجنسی کی یہ تجویز ہوئی کہ فی الفور مقام سوچو کو جانا چاہیے ہمراہ اون دونوں صاحبان اور اونکے ایجنٹوں کے مگر شاید ایک مرتبہ انگریز مقام سوچو میں گئے ہونگے سو بھی چھپیا کا بھیس بدل کر۔ لہذا ہم لوگوں کو شبہ ہوا کہ آیا ہم لوگ اندر جانے پاؤں گے یا نہیں مگر اس قدر محکومین تھا کہ اگر اندر شہر کے جانے پاؤں گے تو صاحب گورنر چھانک کے باہر آکر ہم سے ملاقات کریں گے جیسی ملاقات کہ مسٹر ملکین صاحب سے کی تھی جب صاحب موصوف ۲۴ شہر میں اوس مقام کو تشریف لے گئے تھے +

مسٹر لی صاحب اسپیکر نمک مقام شنکائی جزیران اور اوس شہر سے واقف تھے ہلوگ کے ہمراہ گئے۔ تاریخ ۲۴۔ ماہ خال کی شام کو ہلوگ شنکائی سے روانہ ہوئے اور صبح ہلوگ

مدیا پر بہت چڑھ گئے تھے اور نھر میں کس قدر توقف ہوا تھا یہ دریا قریب پاؤ کوں کے  
چمڈالی میں تھا اوسے روز دو پہر کو ہلوگ جڑی نھر کی طرف بھرے بیان چاروں طرف دکھا  
کہ کاشتکار اپنی کشت کاری میں مصروف تھے ہلوگوں نے دریا کی کشتیاں دیکھیں جنہیں  
جھنڈے تھے واسطے اس علامت کے کہ اس میں چاول بھرا ہوا تھا شام کو ہم ایک میلہ کے  
پار ہوئے۔ دوسرے روز ہم لوگوں کو خبر ہو گئی کہ ایک شخص صاحب امریکن کے جاز پر آیا  
اور بیان کرتا تھا کہ صاحب گورنر چاؤ ہلوگوں کی ملاقات کے مقصد مقام کو انشا میں تھے  
جان اونھوں نے ملک میں صاحب سے ملاقات کی تھی۔ چونکہ ہوا خوب تھی ہلوگ بلا رعیت  
چلا آئے تیج کو بدست کہہ راہم نمودست سر منکر لہیف صاحب کے منوں پہ خیر نئے ایسی شئی کہ ہم غریب طائر

### باب یازدہم

پادشاہی بڑی نھر — سوچو میں پہونچنا — شہر میں داخل ہونا — حیرت رعایا کی صاحب گے نر  
کا قبول کرنا — گفتگو — چین کا سرکاری کھانا — صاحب میزان کی خاطر — صاحبان  
چین کے دستور اور رویے — تاثیر ہم لوگوں کے پہونچنے کی — شہر میں نہ سیر کر سکی وجہ  
ملاحن کی آبادی — دستور اور رواج لوگوں کا — سیر رات کی وقت — ایک ٹیکہ کی کیفیت  
ہوا کا چلنا — شنگائی میں قیام فرما — ٹاؤنالی صاحب کے ساتھ کھانا کھانا — بعد  
کھانا کھانے کے گفتگو کرنا — روانگی ننگیو مقام کے لیے — ننگیو میں پہونچنا —  
حال دکانوں اور کمالات کا — کیفیت پرانے مندر کی —

تاریخ ۲۶ — کی صبح کو دیوارین اور مندر مقام سوچو کا جو بقا صلہ ۳ میل کے تھا نظر آئیں —  
جس میں صاحب گورنر کو جیسے شکایت اس بات کی ہوئے کہ ہم لوگ اور نکلے پاس ناگمانی  
آپڑے اور شہر میں پیچھے رہتی سے موجود ہوئے لہذا کنٹی ڈس صاحب ہلوگوں سے  
متفق رائے ہوئے کہ ایک چٹھی اشتراکی ہم لوگوں کی طرف سے باطلاع پہونچنے قرب مقام  
سوچو کے بھیجا جاوے چنانچہ یہ امر ہلوگوں نے ۲ گھنٹے کے بعد کیا +

ہم لوگ اوس پادشاہی بڑی نھر میں رات کو داخل ہوئے اور اس مشہور مقام تجارت میں



ہو کر سفر کیا۔ باعث شکست ہو جانے کا راز خیر لو دریا کی تیرہی سے اور نیز ٹوٹ جانے  
ایک مقام اس نھر کے عرصہ پانچ سال سے ادھر سے آمد و رفت نہیں ہوتی تھی اور اناج  
جو با فراط آگے ادھر ہو کر جاتا تھا اب کشتیوں پر لکھڑ شنگائی اور آؤر بندر گاہوں سے  
مقام شامنگ ہو کر بذریعہ دریا سے پہنچا جاتا تھا ۴

ہم لوگوں نے ایک بڑے خوبصورت پل کے تے سے نکل جانے کی غرض سے جو نھر ایک  
محراب بنی ہوئی تھی اسے متولی پہنچے اور تھوڑے عرصے میں دکن پورب کے کونے  
دیوار شہر پر پہنچے۔ میان سے عجیب سی نظر آتی ہے شہر مربع بنا ہوا ہے اور ہر طرف  
۴ میل لمبائی میں ہے دیواروں کے دو طرف نھر کلان اور باقی دو طرف چھوٹی نھر ہے  
ہلوگ ایسے ناگمانی پانی کے دروازے قومین نامے کے سامنے پہنچے کہ اگر وہاں کے  
حکام اسے بند کیا جاتے تو اس قدر بھی مہلت اونکو نہ تھی ہر خپدا انھوں نے سب قسم کے  
اشارے ہم لوگوں سے کیے کہ واپس جاوین مگر ہم لوگ نذر ہو کر آگے بڑھے اور ہماری کشتی  
سامنے جاتی تھی تھوڑے عرصے بعد ہلوگ شہر کے اندر داخل ہوئے اور ایک بڑا جہم رعایا کا  
ہلوگوں کے دیکھنے کے لیے بڑی جہت میں جمع ہو گیا اور جب ہم میں سے کوئی ایک  
کشتی سے دوسری کشتی پر جاتا تھا وہ لوگ بڑی جہت سے دیکھتے تھے مگر کوئی بارہنگی  
نہیں ظاہر کرتے تھے جیسے کہ اگر جمع انگیزیوں کا ایسے مقام پر ہوتا تو اپنی بارہاندگی پر  
کرتا۔ تھوڑے عرصے کے بعد فوناسے ایک ملازم گورنر صاحب کے پاس سے مسٹر  
بی صاحب اونکے پرانے دوست پاس آیا اور کہا کہ گورنر صاحب آپکی ملاقات پچھم  
دروازے کی طرف کرنا چاہتے ہیں ۵

بعد دو گھنٹے کے مشرلی صاحب نے خوشخبری لیکر آئے کہ صاحب گورنر ہم لوگوں کی ملاقات  
بچ شہر کی کوٹھی میں کرینگے اور اس مقام پر کرسیاں بھیج دیں گے۔ پس جب ہلوگ  
پہنچے چین کی معمولی سلامی ۴ ضرب توپ کی ہوئی صاحب گورنر نے بڑی مہربانی سے  
ہم لوگوں کے ساتھ ملاقات کی اور یہ گفتگو و دنون جانب میں شروع ہوئی ۶  
صاحب منتریم ازس چین۔ صاحب اپنی عرصے سے اس من کے دشمن تھے ۷

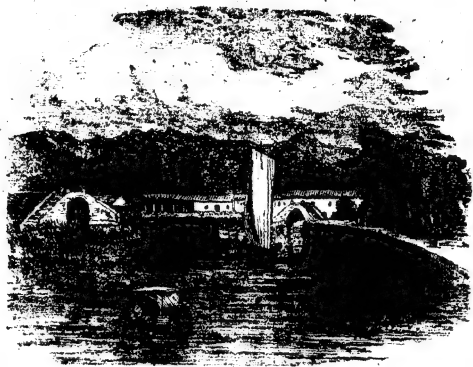
حاکم چین - ہم آپ کی ملاقات بطریق پر کے دوست کے کرتے ہیں اور آپ کی عمر معلوم کرنا چاہیں +  
 صاحب ترجمہ - صاحب کی عمر - اس قدر ہے +  
 حاکم چین - صاحب کی عمر بہت ہے اور بڑی لیاقت ظاہر کرتی ہے +  
 صاحب ترجمہ - وہ لائق اس تعریف کے نہیں ہیں +  
 حاکم چین - آپ نے بڑا سفر کیا +  
 صاحب ترجمہ - ہم لوگ یہ سفر کرنا چاہتے تھے +  
 حاکم چین - صاحب کا مزاج اچھا ہے +  
 صاحب ترجمہ - آپ کی عنایت سے صاحب کا مزاج اچھا ہے +

صاحب ترجمہ - آپ کو شانہشاہ کا مزاج اچھا ہے +  
 حاکم چین - ہاں اچھا ہے - آپ کی جناب کا منہ کا مزاج اچھا ہے +  
 صاحب ترجمہ - ہاں اچھا ہے - باغی لوگ آپ کے ملک کو ابھی ستاتے ہیں +  
 حاکم چین - وہ لوگ جلد دور ہو جائیں گے +  
 اس قسم کی گفتگو درمیان شہر میدوس صاحب اور چاو صاحب کے چند لمحے تک  
 ہوا کی بعد ہم لوگوں نے صاحب گورنر کو اطلاع دی کہ ہم لوگ صاحب وزیر اعظم کو صاحب  
 کے نام چاروں چکوتے چھپیان لائے ہیں جو ضروری ہیں لہذا فوراً رعدا کی جاوین ان  
 چھپوں کے اوپر کا لفظ نام صاحب گورنر کے تھا جو انھوں نے پڑھا اور ایک ہجوم  
 اور نکلے چارو لطوف اور سکے پڑھنے کے لیے جمع ہو گیا آپس میں ہم لوگوں کے خاطر خواہ تھا  
 بعد ہم لوگوں کی دعوت ایک بہت عمدہ کھانا کھانے کے لیے جوتیار تھا چوٹی اور  
 صاحب گورنر نے ہم لوگوں سے خوب گفتگو کی - چاو صاحب بہت خوب چین  
 کے صاحب تھے جنکا مثل ہم لوگوں نے آج تک چین میں نہیں دیکھا تھا اور صاحب  
 ہر صورت کی کو بھی نہایت عمدہ تھی جیسی آج تک ہم لوگوں نے کانٹن میں نہ دیکھی تھی +  
 آخر کار ہم لوگ صاحب گورنر سے رخصت ہو گئے اور میان ایک عجیب رواج  
 صاحب سلامت کا ہے یعنی بروقت سلام کرنے کے یہ دستور ہے کہ آدمی اپنے دونوں

اتھ اپنے سینے پر رکھ کر جھکتا ہے اس طور پر سلام ہو جاتا ہے +  
 بالکل رات ہو گئی تھی جب ہم لوگ اپنی کشتیوں پر واپس آئے اور دو سوڑے زرد چاؤڑھا  
 کی دعوت کی صاحب موصوف وقت معینہ پر شریف لائے مگر اسکے ہمراہ اوٹائی جٹا  
 شنگائی کے بھی تھے - ہم لوگوں کی تلاش میں تمام علاقہ شنگائی میں گھوم آئے کہ  
 بغرض ممانت کرنے کے کہ یہ صاحب یعنی ہلوگ سوچو میں نہ آؤں - ہم لوگ یہ خیال کئے  
 خوب شے اور غالباً اونھوں نے اپنے دلین تصور کیا ہوگا کہ ہم لوگوں نے بڑی جلائی  
 کی ہلوگوں نے اپنے دونوں صاحب ممان کو خوب شامین شراب پلائی بالورض اور  
 گرم شراب کے جرم لوگ اور کچھ میان بی آئے تھے +  
 بعد حاضری کھا - نے کے ہلوگوں نے چاؤ صاحب کا شکابہ واسطے بھیجے سید  
 اون چیموں کے جہم لوگ دے آئے تھے ادا کیا - چونکہ پکو منظور تھا کہ اوس بڑی جھیل مایہو  
 نامے کی سیر کرین ہم تھوڑے عرصے بعد کھانے حاضری کے اپنے دوستوں سے علیحدہ  
 ہو گئے - ہلو افسوس ہوا کہ ہمارے ہر دو مشرک ٹاؤس صاحب نہیں جا سکے جنکو تھے  
 نہایت بالوق سمجھا تھا - ہم لوگ بڑی ٹھکر کی طرف ہو کر ۲ میل کے فاصلے تک گئے +  
 اوسکی وسط چڑائی قریب ایک سو گز کے ہے مگر شکل تھا کہ اوسکا صحیح تخمینہ ہوتا  
 ایک تنگ گلی واسطے تجارت کے صاف کی گئی تھی - کشتیاں اور بھیکے کی ناوبان  
 بافراطھیں اور اونمیں خوب سوداگری مال لدا ہوا نظر آتا تھا - ہلوگوں نے تین طرف  
 شہر کے سیر کی اور تو بھی ہم مطلق نہیں تھکے - بڑی ٹھکر گھوم کر ایک تنگ ٹھکر میں  
 ہلوگ گئے جو اونچے پلوں کے درمیان میں تھی جان اوسنے مکانات اور بھاگت نہیں  
 عجیب عجیب لاش تھے نظر آئے +



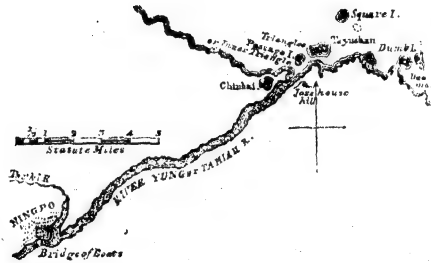
## تصویر سیرتھرمقل مقام سوجو



ہملوگوں نے آذربہت کشتیان دیکھیں اور بڑی محراب کے پلوں کے اندر ہو کر گئے ایک پل  
نہایت عجیب تھا او میں تین محراب تھیں اور سچ کی محراب میں مکان بنا ہوا تھا اور عجیب  
گھوٹی ہوئی اور سکی چیت تھی۔ جیسے ہی ہم لوگوں نے ارادہ کیا کہ جا کر سرد رہن ملاوٹ نے  
پکار کر ہلکولایا کہ ایک تماشا اگر دیکھو پس کیفیت چاند کی جو اوٹھ رہی تھی عجیب نظر آتی تھی  
اور رعایا ہم لوگوں کی آمد سے کھڑکے بغور اپنے اپنے مکانوں سے جاناں رہی تھی اور سوتا  
دریا کا چونکہ ہم لوگوں کے خلاف تھا کشتی تیزی سے چلی جاتی تھی مگر تھوڑے عرصے بعد  
ہم لوگوں نے لنگر ڈال کر قیام کیا +

دوسرے روز صبح کو کھرا بشت پڑا جھیل کے کنارے زمین نظر آتے تھے پنج گھنٹوں میں  
ہملوگ ایک اونچی چڑھائی جھیل پر جو ٹنگ ٹنگ شان کھاتی تھی گئے۔ جب کھرا صاف  
ہو گیا کنارہ جھیل کا بخوبی نظر آیا اور ہملوگ چھوٹی پہاڑی پر چڑھے اور اوپر سے جھیل کی  
بخوبی سیر کی۔ بہرہ دیکھ کر ایک مجمع ہو گیا اور جب ہم لوگوں نے پیسے لٹائے چھوٹے  
چھوٹے بچے بڑے شوق سے دوڑ کر اونکو نوٹے تھے۔ پس بیان شام ہوئی اور ہم  
بڑی خوشی سے ایک دن اور قیام بیان کرتے مگر خوف تھا کہ شد کاٹی سے جو میل ڈاک

ولایت کو جاتی تھی اور اسکے وقت پر نہ پہونچتے۔ مقام شنکائی میں ہم لوگوں نے دس روز قیام کیا اور وہاں کے سوداگر شہزادوں نے ہماری خوب دعوت کی ہلکو بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ شنکائی میں ٹاؤن مانی صاحب سے دوستی پیدا کرینگے۔ ایک روز ہم نے اس کے ساتھ کھانا کھایا عجیب عجیب کھانے پکے تھے اور طرح طرح کی شرابیں تھیں۔ چونکہ اس وقت میں لارڈ ایلیجن صاحب کا انتظار مقام ننگپو سے تھا ہم انکی ملاقات کے لیے کشتی سر پر اترنا سے پرستے گئے۔ تاریخ ۱۴۔ مارج کی دوپہر کو ہلوگ ننگپو دریا کے تھانے پر پہونچے جتنا اورتکے جاتے تھے پہاڑ دور تک نظر آتے تھے کنارے اور پتھلے ہیں اور عجیب عجیب عمدہ عمارات کنارے نظر آئیں جو حقیقت میں برف گھر تھیں مہانے سے ننگپو شہر کو کس کے فاصلہ پر ہے ہم لوگ بروقت طلوع آفتاب پہونچے +  
نقشہ دریائے ننگپو



دوسرے روز ہم لوگوں نے شہر کی سیر کی جو واقعی بہت عمدہ تھا۔ یہ شہر دو دریا کے چھانے پر واقع اور دھ میل کے دائرے میں ہے۔ بہت تھوڑے صاحبان انگریز بیان رہتے ہیں شہر ننگپو واسطے لائق طالب علموں اور قیمتی کتب خانوں کے مشہور ہے سب سے مشہور کتب خانہ فوٹوٹم اور یسین صاحبوں کے تھے جہاں ہلوگ اکثر بیٹھ کر چلے پڑھتے تھے اور عمدہ عمدہ مرسلے واسطے چکھنے کے ہم لوگوں کو دیے جاتے تھے۔ شہر ننگپو لکڑی کے ترانے ہرے کام کے لیے بھی مشہور ہے اور چکنا چھر بھی افراط سے بیان لٹا رہی مگر مقام فوچو میں اور بھی اتران ہے +

ایک روز سہنے مندر کے اندر خوب گانا سنا مگر چونکہ ایک ہجوم چین کے لوگوں کا جو نہایت بلیو کرنے میں کھڑا تھا ہم بہت تھڑے عرصے تک بیان کھڑے رہے +  
 نیگیو کا قرب زیادہ تر لائق سیر کے ہے نسبت خاص شہر کے اور سہنے میں خوشی سے درخواست کپتان سومار صاحب مالک جہاز کا موراثہ کی قبول کی کہ جب تک لارڈ ایلمن صاحب اگر داخل ہون سنوی والی نامے جار کی جا کر سیر کر آویں فقط

### باب دوازدہم

برف بھری ہوئی ترائی میں سیر کرنا — کیفیت پہاڑ کی — حال مندر کا جو برف کی ترائی میں تھا — کیفیت مقام ماو کا ڈانے کی — مقام سوکنگ باکو برف کی ترائی سے رونما ہونا — پہاڑی آدمی — بانس کے درختوں پر سفر کرنا — مقام چوسن میں داخل ہونا — فائدہ چوسن میں — انگریزی قبر گاہ — حال پوٹوٹا پوکا — کیفیت مندرون کی — کیفیت مقام چاپو کی —

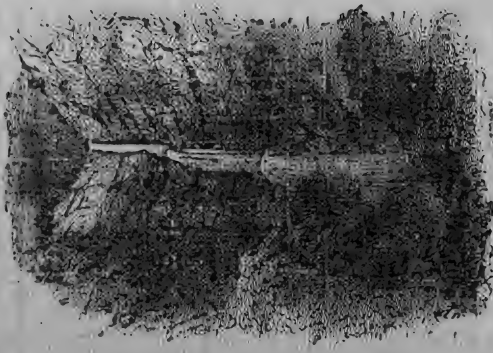


مسٹر طامس میڈوس صاحب نے بڑی مہربانی سے ہم لوگوں کے ہمراہ درخت ایک سربراہ کر دیا بلکہ خبریں دین کی ترائی میں کمان کمان لائق سیر کے ہے۔ پہلے روز ہلوگوں نے ایک ننڈھی ہوئی چھوٹی کشتی میں سفر کیا یہ کشتی ایک ڈانڈے سے چلائی جاتی تھی دریا کا سوتا ہم لوگوں کے حق میں مفید بنتا تھا اور صبح ہوتے ہوتے ہلوگ ایک ننڈھے پل کے نیچے پہونچے اور یہاں سے ہلوگوں کو پہاڑی کر سیمین پر سوار ہونا پڑا اور اسباب ہم لوگوں کا مزدور دن کے سپرد ہوا۔ تین گھنٹے تک ہلوگ گنارے گنارے دریا کے دھان اور گیہوں اور گوبیوں کے کھیت میں ہل کر گئے اور ایک مقام پر جان پل بندھا ہوا تھا دیا کے پار پورے اوروہان ۱۵ فٹ لمبے پتھروں کے ڈھیر کے ڈھیر ٹپے ہوئے تھے۔ یہاں سے پہاڑ ۱۲ اور ۱۵ سو فٹ اونچے نظر آئے پس یہاں ہم لوگ اپنی کرسیوں سے اوتر پڑے اور گھوہتے ہوئے پہاڑ پر سیر کرتے ہوئے گئے +

جب ہم لوگ قریب ۱۱۰۰ فٹ کی اونچائی پر پہونچے اور وہاں سے نیچے کی کیفیت لکھی تو

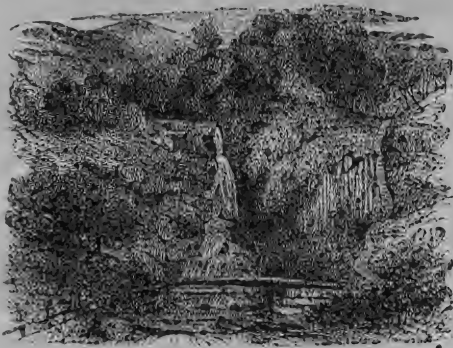
عجیب نظر آئی۔ وہ ترائی جہاں ہلوگ صبح کو کھے اب نیچے نظر آئی اور اوسین صد ہا عجیب  
 چھوٹے گاؤں نظر آئے اور دریا نیچے بننے سے عجیب کیفیت معلوم ہوتی تھی اور آگے  
 بڑھ کر مندر برف کی ترائی میں نظر آئے یہاں ہم لوگوں کو بیاعث ہو جانے رات کے مقام  
 کرنا پڑا۔ یہاں عجیب کیفیت تھی کہ صد ہا آدمی مور تین پرستے ہوئے نظر آئے اور سب  
 بڑی صورت ۵ فٹ اونچی پنج میں رکھی ہوئی تھی اور چاروں طرف عجیب عجیب شکل کی  
 مورتیں لگی ہوئی تھیں اور اوسکے درمیان میں ایک گھنٹا لگا ہوا تھا جو توتا توتا بجا جاتا تھا  
 چونکہ ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا تھا ہم لوگوں نے اس مندر پر ایک سربازہ کو ہمراہ لیا جسکا  
 نام کہا تھا۔ یہ شخص ہم لوگوں کو ہر عجائب جگہ پر لے گیا پہلے ہم لوگ مقام ماو کا و اسے  
 کو گئے یہ مقام ایک ہزار فٹ اونچے پہاڑ پر واقع ہے اور یہاں ایک چین کے برہمن کا  
 مکان بنا ہوا ہے اسکے متصل کی ترائی میں ایک شھر واقع ہے اور لوگ یہاں سے بخوبی  
 کام کرتے نظر آتے تھے +

یہ دیکھ کر مکہ مہابالیشور کے پہاڑ یاد آئے۔ یہاں سے کئی سو گز کے فاصلے پر ایک مقام  
 ہے جہاں بڑے اونچے مقام سے نیچے کو بائی گرتا ہے اسکا نام شی شانگ یں کہلاتا ہے  
 تصویر مقام شی شانگ یں



ہم لوگوں نے تصدیق کیا کہ اس اونچے مقام پر چڑھ کے اس کے دھارے کو دیکھیں اور اس کی اونچائی دیکھ کر ہم لوگوں کا سر گھومنے لگا۔ اگرچہ فاصلہ اسکا صرف چار سو فٹ ہے مگر دھارا جابجا گر کے ایک مقام پر جمع ہوتا تھا اور وہاں سے دریا بنتا تھا جب ہلوگ مندر کو دیکھیں گے اگرچہ بہت رات گئی تھی تو بھی ہلوگ ایک اور مقام کو دیکھنے گئے جہاں نری بلندی سے پانی گرتا تھا اور اسکی آواز صاف چلی آتی تھی۔ یہ مقام ایک گاؤں شیوکنگ ٹاؤن کے واقع تھا +

تصویر اس بلند مقام واقع مقام شیوکنگ ٹاؤن کی جہاں بلند پانی گرتا ہے



کوئی صاحب امریکا نری مہربانی کر کے اس مندر میں جہاں ہلوگ مقیم تھے ایک انگلیتھی چھوڑ گئے تھے جس صبح کو جب ہلوگ اڑتے تھے۔ ہم نے اپنا چلے پانی اور سپر گرم کیا اور ہاتھ سینکے قبل روزگاری سے کہے۔ اس درمیان میں کچھ نزاع درمیان ہم لوگوں کے قلیوں اور وہاں کے باشندوں کے ہوئی۔ اسکا قصہ کہنا ہم لوگوں کو واجب ہوا۔ یہاں کے باشندوں کی خاطر بچہ تھی وہ ہمیشہ ہم لوگوں پر زبردستی کیا کیے چاسے پینے کیے۔ اور بار بار ہم لوگوں کے کہنے پر بکری بکری لکھا کیے۔ وہ اتنا بکریوں کی نرسے دیکھ دیکھ یہ جنگلی لوگ زیادہ حیرت میں ہوئے تھے۔ مگر ہم لوگوں کے میزبان اہل فرنگ سے بخوبی واقف ہو چکے تھے مگر ہمارے مذہبی نوکر کو دیکھ کر وہ لوگ نہایت خوش ہوئے اور اسکو کالی کالی مورتیں لیکھا کر دکھلائیں اور آپس میں اوستے ٹک کی مشابہت اور مورتوں کے ساتھ دیکھ کر



خوب نڈیا کیے حالانکہ وہ نہیں سمجھا کہ وہ کیوں بہتے تھے \*  
 ایک گھنٹے تک جلوگ پہاڑوں کے کنارے کنارے خوب سیر کیا کیے اور بعد مندر کو  
 واپس آئے اور اپنے مین بانوں سے رخصت ہوئے مگر جلوگوں نے تجویز کیا کہ کشتی کا سفر  
 مناسب نہیں ہے بانسوں کا بیڑا بنا کر سفر کرنا چاہیے کیونکہ دریا نہایت اونچلا اور دھارا  
 تیز تھا۔ اس مقام کی رعایا جہاں ہم لوگوں نے یہ بیڑا بنایا انگلک حیرت سے ہم لوگوں کا  
 سفر دیکھنے لگی اور وہاں ہم لوگوں نے ایک چکی دیکھی جو پانی کے نور سے چلتی تھی اور چند  
 ہوٹے چھیدلن میں خمین اناج بھرا ہوا تھا برابر کرتی تھی ہم لوگوں کا بیڑا دس بانس کا  
 بنا ہوا تھا اور کنارے بانسوں سے اس طرح سجھکائے گئے تھے جیسے کہ مکان کے  
 کونے سجھکائے جلتے ہیں \*  
 قصیر بانس کے بیڑے کی



اس بیڑے پر صرف ایک ملاح رہا اور باقی مزدور وغیرہ کسی لیے ہوئے خشکی خشکی آئے۔  
 جلوگ نہراہ اور بیڑوں کے منبر لکڑی اور کوہلا ہوا تھا خوب سیر کرتے ہوئے آئے \*  
 مینے دیکھا کہ ہماری غیر حاضری میں لاؤ ایلمین صاحب نیگیو سے آکر داخل ہوئے تھے  
 اور ٹانے راہ میں بند گاہ سوا تو اور آما سے اور فو چو ملاحظہ کیے تھے بند گاہ سوا تو  
 مین جود میان کاٹمن اور آما سے کے واقع ہے تجارت چین کی جلدی ہے اور یہاں

سے اتر آئے اور بندر گاہوں کو جاتی ہے۔ چین کا اسباب باخراہ میان تجارت ہوتا ہے اور بڑے بڑے مہاجری کارخانے میان جاری ہیں اور انہوں نے بھی باہر کے ملکوں سے باخراہ میان آتی ہے \*

تاریخ ۲۰۔ ماہ مارچ کو ہلوگ ہڈر فیورس پر نیگیو سے چوسن کو روانہ ہوئے اور بعد کچھ سفر کے وقت طلوع آفتاب کے تنگائی کی پیمائش جاکر داخل ہوئے صبح کو منہ اس مقام کی سیر کی چونکہ یہ مقام لڑائی کے لیے مشہور تھا جیسے ہی ہلوگ دریائے کنارے اور بڑے چھوٹے پھولوں کے لڑکوں نے ہم لوگوں کو گھیر لیا اور بھیک مانگنے لگے \*

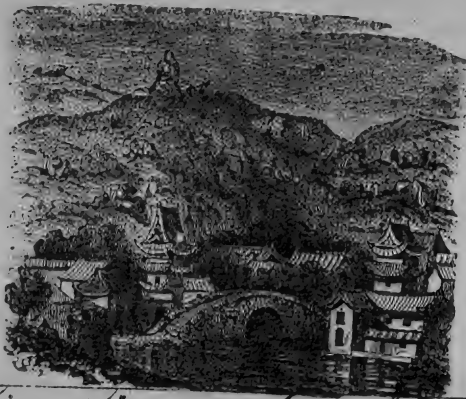
یہ مقام نہایت غلط ہے اور دیوار سے گھرا ہوا ہے اور اوہیں چھوٹی چھوٹی دکانیں ہیں اور شاید چاس ہزار باشندے ہوں گے۔ راہ میں ہلوگوں کو ایک چین کی پوشاک پہنے ہوئے پادری صاحب نے اور انہوں نے بڑے ادب سے ہم لوگوں کو سلام کیا۔ یہی

ایک اہل فرنگ اس نا پو میں رہتے تھے اور انہوں نے چند نہایت دلچسپ احوال اپنی محنت کے جو اس مقام پر کی بیان کیے۔ ہلوگوں نے ان کا مدرسہ دیکھا اور لڑکے سب نہایت ہونٹے آڑے نظر آئے۔ بعد ہم لوگ لڑکیوں کا مدرسہ دیکھنے گئے اور ہر طرح لائق اور عمدہ پایا۔ پادری صاحب موصوف نے اصرار کیا کہ ہم لوگ ایک بڑے روپے والے

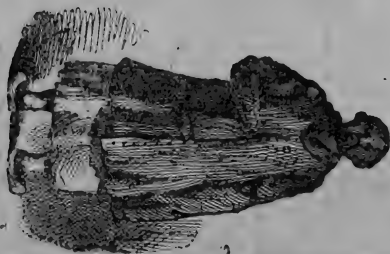
چین کے زیدار کا مکان دیکھنے چلیں۔ وہ نہایت نفیس بنا ہوا تھا اور خوب بات اور حسین تھے۔ بعد چارے پانی کے ہلوگ ایک بلند پہاڑ پر واسطے سیر کے گئے اور اس مقام سے ۱۲ سے ۱۵ سو فٹ اونچا تھا ہلوگوں نے عجیب عجیب میدان ہنر سے سے بھرے ہوئے دیکھے اس مقام میں ایک نا پو یا نگ لٹی کیا نگ ناسے ہے جو اہل میل

دارے میں ہے اور واسطے تجارت کے ہر طرح مفید ہے۔ کپتان اسبرن صاحب نے چند آدمیوں کو مقام چوسن میں ادون قبروں کو دیکھنے کے لیے بھیجا جان صاحبان انگریز دفن تھے اور صبح کو ہلوگ اس جگہ لڑائی دیکھنے گئے چند گھنٹوں میں تمام جھاڑی جو ادون قبروں پر جمع تھی صاف ہو گئی اور وہ درست نظر آئیں اور ایک آدمی ادون کو جو خراب ہو گئی تھیں رنگ رہا تھا۔ دو پہر بچے ہم لوگ تنگائی سے روانہ ہوئے اور

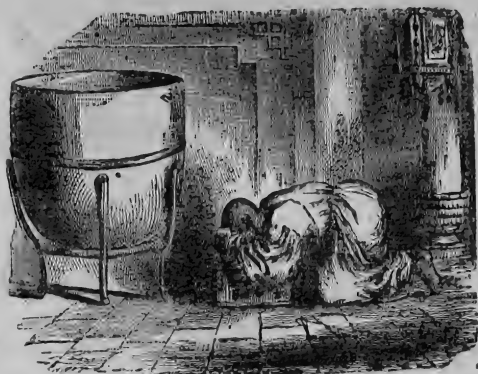
اور وقت غروب آفتاب کے پونوں ٹاپو کے اوس پار داخل ہوئے۔ ہم لوگ ایک من  
سیان میں کھڑے رہے ایک عجیب بھانگ نظر آیا جس میں بہت قبریں اور مندر نظر آئے +  
تصویر مندر کو انک ان پونوں میں



جا بجا لوگ آدھے ننگے دھوپ میں کھڑے یا تو اپنے بچے کپڑے یا اپنے کسی دوست کے  
جنرل ایک کھڑا ہو دیکھتے نظر آئے۔ ان لوگوں کے جا بجا بدن میں دانے نکلے ہوئے تھے  
باعث ناقص آب و ہوا کے اور محض بدبو آتی تھی جب کہ اس مقام کے بڑے پادری سن  
ہلوگوں کی دعوت کی ہلوگ انکی بدبو کے مارے نہایت حیران تھے کہ چارے صاحب میں  
کے بدبو نہیں آتی تھی وہ نہایت صاف آدمی تھے اس ٹاپو میں کم سے کم ۱۰ چھوٹے  
بڑے صدر ہیں اور قوم بانہر حسب تہذیب و تمدن صاحب دو ہزار آدمی تھے +  
تصویر قوم بانہر مقام پونوں



بعض مندر نہایت اونچے مقام پر تھے اور بعض تھوڑی بلندی پر۔ بعض نہایت خراب ہو گئے تھے اور بعض مرمت ہوتے تھے اس روپہ سے جو بابت خیرات وغیرہ جمع تھا۔ لوگ بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ قوم پوٹو جو بیان آکر رہی ہے کسیرت میں مجرم تھی اور اب اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لیے یہاں آ رہی +  
تصویر قوم پوٹو کا دعا مانگنا



مقام پوٹو سے روانہ ہو کر ہم لوگ ہنسک چوہو کر چا پو کو گئے جو واسطے لڑائی کے مشہور ہے جہاں کچھ فتح نہ حاصل ہوئی۔ یہ مقام سابق میں ایک سرحد پادشاہی ٹھہر کا تھا اور کس قدر تجارت ابھی جاری ہے اور جیپان کی طرف صوف بھی بندرگاہ کھلا ہے جہاں تجارت ہوتی ہے۔ چاکر تیان بیان پڑی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے پہاڑ یہاں کنارے دیہ کے واقع ہیں جہلوگ اور کر ایک پہاڑ پر چڑھے اور چاروں طرف ملک کی سیر کی۔ یہ پہاڑ کسی مندر سے اونچے تھے اور برابر ۵۴ میل کے فاصلے تک نظر آنے سے تھے خدا

## باب سیزدہم

چھی مرسلہ اسپیریل گورنمنٹ — لارڈ ایجن صاحب کا جواب — سر جان فورنگ صاحب کا  
 تشریف لیجا پھیوکر — مدیرین جو دوان ہوئیں — لارڈ ایجن صاحب کی درخواست قریب کی  
 کشتیوں کے لیے — سکوتی صاحب کا پادری ہو کرنا — طریقہ تعلیم کا — پادری صاحب کا  
 کچھ فائدہ اٹھانا — ہیٹھین کا بے دینی کی باتیں کرنا — ایک توبہ — گرجا گھر  
 ٹونک آؤٹ کا — پادری صاحب کا اپنے کام میں فراغت پانا — صاحب اڈمرل کا پونچنا  
 صاحبان ایجنی کا اور طرف روانہ ہونا — شادوانے کھاری — کشتی کا ریتی پر پڑنا —  
 پچھلے گھٹ آت میں پونچنا — ناقص آب و ہوا — کشتی پر نکار کھیلنا — صاحبان امریکا  
 فٹر کا پونچنا — نتیجہ نافع توقف کا — صورت ظہور کی — پونچنا صاحب اڈمرل کا —



ایک دن بعد ہم لوگوں کے شنکائی میں پونچنے کے لارڈ ایجن صاحب نے اسپیریل  
 گورنمنٹ مقام پیکین سے اٹل چھین کا جواب پایا جو ہم لوگوں نے عرصہ ایک مہینے کا  
 ہوا کہ مقام سوچو سے روانہ کی تھیں — اگرچہ حسب شرائط صلحہ اس کے جو نانگن کے ساتھ  
 ہوا تھا جناب ملکہ مظہر کے اجٹ مقیم چین کو اختیار ہے کہ خود حاکم اسٹے اسٹیلٹن چین  
 کے ساتھ خط کتابت کریں مگر یہ صاحب حاکم اسٹے نے ان چھینوں کا لارڈ ایجن صاحب  
 نے بھیجی تھیں خود جواب نہ دیا مگر دونوں کیا ناگ کے حکام نے ہلوگوں کو یہ جواب لکھا  
 کہ بوجہ ادل واردات کے جو کانٹن میں ہوئیں تھیں صاحب معزول ہوئے اور ہوا ناگ  
 صاحب بجائے اس کے واسطے انتظام کل مقدمات جنگلیوں کے مقرر ہوئے اور دوان  
 بھیجے جاوے گئے اور ہم لوگوں کو ہدایت ہوئی کہ دوان جاویں — حاکم بلا دست چین  
 کے اپنی چھی میں جو دونوں کیا ناگ کو لکھی یہ لکھتے ہیں کہ چونکہ ہر ایک شخص کو اپنا اپنا کام  
 متعلق ہے اور ہم اور صاحبان غیر ملک ایک مذہب نہیں ہیں مناسب نہیں کہ ہم خود اس  
 چھی کا جواب صاحب منسٹر انگریز کو دین لہذا مناسب ہے کہ اب دونوں کیا ناگ اس  
 چھی کا جواب لکھیں +

یہ چھٹی حکام دونوں کیا تاک کہ واپس مولیٰ بیاعت اس کے کہ وہ اس اقرار مندرجہ اقرار نامہ پر  
 قائم نہیں رہے جہاں شرط ہے کہ جناب ملکہ مظہر کا اسے سردار جو چین میں ہو ساتھ حاکم علی  
 چین کے جو پاسبی تخت فراہ کسی صورت چین میں ہو خط کتابت کرے۔ لارڈ ایلچین صاحب  
 نے اس اقرار کا حوالہ کر کے اپنی چھٹی میں لکھا اور اطلاع دی کہ ہمارا غرض ہے کہ ہم فوراً اور طرف  
 چاویں کہ جس میں زیادہ سہولیت سے خط کتابت ساتھ امپیریل گورنمنٹ چین کے جو پاسبی تخت  
 میں ہیں ہو سکے۔ چونکہ جناب محترم الیہ کو یقین تھا کہ اس طرف جانا مفید مطلب ہے اور ان کو  
 افسوس نہوا اس غلطی حکام سے۔ اور جہاں فریج روس۔ امریکا کے ایلیون نے بھی  
 ایسا ہی جواب چین سے پایا جیسے انگریزوں کو ملا بھو مقد زفرق کے کہ کوٹ پوٹیا میں  
 کو ہدایت ہوئی کہ آپ کانٹن کو نہیں مگر پیر کو چاویں۔ سب کی بلا شتر اک راستے۔ ہوئی  
 کہ دریائے پیو کے تھانے پر سب کے سب مضبوط فوج لیکر موجود ہوں اور تعمیل اور شراط  
 مندرجہ اقرار نامہ کی گراویں جس سے چین کی گورنمنٹ کو اب انکار تھا +

مگر اس وقت مفید معلوم ہوا ملاحظہ کرنا اس کا فائدہ جو چھٹہ صاحب کے یاسن یعنی کوٹھی  
 میں پایا گیا تھا اور جس میں احوال شریف آوری سر جان بوزنگ صاحب اور مشر مکلیں صاحب  
 کا پیو کو شہ شمع میں درج تھا۔ ان صاحبوں نے بھی کوشش کی تھی کہ حکام امپیریل گورنمنٹ  
 کے ساتھ بوساطت دونوں کیا تاک کے خط کتابت کریں مگر ان کا مقصد برآمد نہ ہوا +  
 سر جان بوزنگ صاحب کی شنوائی مطلق نہ ہوئی اور مشر مکلیں صاحب کو ا نشان  
 میں جو سوچ کے اس پر بارود کے گئے اور اسے کہا گیا کہ کیسی بیجا بات تھی کہ وہ اور  
 طرف جانے کا قصد کرتے تھے +

پس بعد انتظار تا آخر ماہ مارج کہ کوئی صاحب امپیریل کشر واسطے طے کر کے کل مراتب کے آدیا  
 اور نہ پورے کچے کسی ایسے حکام کے یکم ماہ اپریل واسطے شرع کر کے خط کتابت کے ساتھ شنکالی  
 کے مقبر ہوئی۔ تاریخ ۲۰ ماہ مارج کو لارڈ ایلچین صاحب نے اوٹمریل انگریز کو لکھا  
 کہ ہمارا ارادہ شہنشاہی کو جانے کا ہے اور یقین ہے کہ کوئی لائق ایلی چین سے رہا  
 ملاقات ہوگی اور اگر ایسا نہ ہو تو ہم فور کسی متصل مقام کو جانے کے جہاں اپنی تخت سے بہتر خط کتابت

ہو سکے لہذا آپ کو لازم ہے کہ قید توپ کی کشتیاں جو تھوڑے پانی میں چل سکیں، آخر ماہ مارچ تک وہاں تیار رکھیں۔ جب اس چٹھی کے اڈومرل صاحب نے لکھا کہ چند عرصے سے ہلکے بات کا خیال تھا کہ ایک توپ کی کشتی اور ایک توپ کی چھٹی کشتی مقام شنکائی کے لیے روانہ ہوئی ہے۔ اندھیر واسطے روانگی بقیہ کے ہوتی ہے۔ اور میرا عزم ہے کہ جہاں کلکتہ نامے پر مین خود تاریخ ۱۶۔ ماہ حال تک اگر کوئی واردات نہوئی شنکائی کو روانہ ہوں گا چونکہ اس چٹھی کو لکھے ایک مہینے کا عرصہ گزرا تھا ہلوگ بڑے اشتیاق سے انتظار اڈومرل صاحب اور اڈون شیتون کے تھے۔ اس عرصے میں ہم لوگوں نے یہاں کے مدرسوں اور پادری کے احاطوں کی خوب سیر کی۔ ایک روز ہم لوگ ۱۰ کوس پہلے رومن کا تھلاک کالج دیکھنے گئے پادری کی کوٹھیاں ایک چھوٹی نہر کے کنارے واقع ہیں نہنے اونکو ملاحظہ کیا مدرسوں میں تمام لڑکے غل شور کر رہے تھے قریب ۸۰ طالب علم کے کل کرون میں تھے شاید کہ کوئی ایسا مقام نہیج ہے جہاں پادری صاحبوں کو زیادہ فراحت ملتی ہو جیسی کہ چین میں +

تاریخ ۳۔ اپریل کو دکن سے خبر لی کہ اڈومرل صاحب نے اپنا آٹا دس روز کے لیے ملتوی کیا۔ اگرچہ پیسنکر لارڈ ایلچن صاحب کو بڑا سچ ہوا انھوں نے اتفاق رہے بارونٹ گراں صاحب یہ تجویز کی کہ صاحبان ایلچی دیا سے پیو کے منانے پر جاوین پس تاریخ ۱۶۔ ماہ حال کو ہم لوگ شنکائی سے روانہ ہوئے اور روس کا دودکوش امریکا نامے کوئٹ پوٹیا لین کو لیکر ایک دودن پیشتر سے روانہ ہوا تھا اور جہاز آڈولیس اڈینیسٹو ما بھی بہت جلد روانہ ہونے والا تھا اور کپتان شاڈول صاحب متعلق جہاز سے غلاو کو یہ حکم ہوا تھا کہ جو توپ جہاز شنکائی میں لگی ہوئی ہو سچے اوسکو روانہ کرتے جاؤ یوں اوسے سمندر پر ہم لوگوں کو خوب ہوا ملی وہ زور شور کی اور ترا دو پچھم کی ہوائیں دور ہوئیں اور عمدہ دکن کی ہوا ملی +

۵ بجے شام کو اوسی روز ہلوگ ٹنگ چو نامے شہر میں جواو پچی دیوار سے گھرا ہوا تھا پورے اور تاریخ ۱۴۔ ماہ اپریل کو ہلوگ گلف آف پچھلی میں پورے بومشل آف ہاے سمندر پر پ کے ہے اور صرف اسقدر فرق ہے کہ اسکا پانی اسقدر بھاری و ہلکا نہیں ہے

ہم لوگوں نے بہت کشتیاں پہیو دریا کے تھامے پر آتے جہاز تھے دیکھیں شام گھومتی تھی اور تھلا پانی ملا اور ہم لوگوں کو معلوم ہوا کہ ہلوکھیاں قیام کرنا پڑے گا۔ جیسے ہی ہم لوگوں نے لنگر گرانے کا ارادہ کیا دیکھا کہ امریکا نے جہاز لنگر دیا ہوا ہے ہلوک اس جہاز کے متصل گئے۔ کونٹ پوٹیا مین صاحب نے کنارے جا کر خط کتابت شروع کی تھی اور ایک شخص چٹھی باطلاع رسید ہلوگوں کے لے گیا تھا۔ ہلوک نہیں اترے مگر دریا کے کنارے ایک ہجوم ہلوگوں کے دیکھنے کے لیے جمع ہو گیا تھا اور انعام اکرام بھیجے تھے جو روس کے صاحبوں نے قبول نہیں کیے +

ہم لوگوں کے پورے پورے کے ایک دن بعد کارومنٹ نامی جہاز آ پہونچا اور لنگر ڈالا۔ چونکہ لارڈ الیجن صاحب کا ارادہ قوی تھا کہ مقام سنٹس کو جتنا جلد ہو سکے جاوین انڈیٹنٹ ہاسکنس صاحب سلینی جہاز پر بھیجے گئے کہ چند خالی کشتیاں پکڑا دوین جسین کارومنٹ جہاز اپنا کویلا اور اسباب خالی کر دے قبل آگے بڑھنے کے +

ہم سلینی جہاز پر ہمراہ گئے اور عین خوشی حاصل ہوئی کہ قلعہ وغیرہ منجوبی سیر کر سکیں گے غول کا غول کشتیوں کا دریا میں پناہ کے لیے بھاگا جاتا تھا۔ ہم لوگوں کا وہاں پہونچنا باعث دہشت کا ہوا اور وہ لوگ زیادہ تر گھبرائے جب دیکھا کہ ایک کشتی اونکی گرفتار ہوئی اور جہاز کا اسباب اور سپر کٹر سمندر کی طرف روانہ کی گئی۔ ہلوک سیر کرتے ہوئے دوزخ گئے اور قلعہ ایک میل کے فاصلے پر رہ گیا تھا۔ ہلوگوں نے تین قلعہ دکن بجا دیکھے اور دو تر جانب دیا کے۔ صد ہا گورے قلعوں کی منڈیروں سے دیکھ رہے تھے جبکہ سلینی جہاز کشتیوں کو پکڑ کر کھینچے لیے جاتا تھا۔ ان کشتیوں میں بعض کشتیاں ویسی نہیں بنی تھیں جیسی ہم لوگوں نے دکن جانب دیکھیں تھیں۔ اکثر ان میں سے گلف آب پھلی کے اوس پار سے آئی تھیں اور بعض مقام کو ریاست +

نمراؤ نے جہاز جو کارومنٹ جہاز سے بڑا تھا تحت حکم کپتان ڈیو صاحب تاریخ ۱۹ کو پہونچا مگر چونکہ دریا کا خلاف سوتا جاری تھا اس جہاز کا چلنا مشکل ہوا پس دراصل ایک ہی توپ کی کشتی لائق مصروف تھی اور اگرچہ یقین تھا کہ وہ قلعوں کے پار جاسکتی ہے



بلا کسی کے حملہ کے گورنر ڈی ایلمن صاحب اور سر فریڈک فکس صاحب کو منظور نہیں ہوا کہ ایسے خطرے کا ناقہ سامنا کریں۔ پس پھر اس تجویز کے اور کوئی تجویز مناسب نہ ملتا رہی کہ باقی صاحبان اور مل اور زیادہ فوج کے لیے انتظار کریں \*

اس درمیان میں ہم لوگوں کا اشتیاق بڑھا کہ دریا کے ماسے کی سیر کریں اور اس کی سیر کرنے میں ہم لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ قلعہ پیچھے کی جانب محض غیر حفاظت تھا اور اگرچہ ظاہر بڑی شان و شوکت معلوم ہوتی تھی مگر سب مٹی کا بنا ہوا تھا۔ وہ پانچ مہینے جو ہلوگوں کو دہان گذرے اور اوپر حملہ نہیں ہوا تھا اس درمیان میں سیکڑوں آدمی اور کموتیار اور زیادہ منصوبہ کر رہے تھے اور ہلوگوں نے دیکھا کہ بڑی بڑی توپیں جاسے چھوٹی توپوں کے لگائی جاتی تھیں ۴

تاریخ ۱۲ کو بارونٹ گراس صاحب کا پونچنا علامت شروع ہونے لڑائی کی معلوم ہوئی اور چونکہ اب چاروں صاحبان ایلمنی کجا تھے تجویز ہوئی کہ ایک اور چٹھی یو صاحب کو جبکہ مقام سوچو سے لکھا تھا لکھیں۔ پس لارڈ ایلمن صاحب نے چٹھی لکھا اطلاع دی کہ حسب چٹھی ہماری مرقومہ یکم ماہ حال جو مقام شکائی سے لکھی تھی ہم بیان آئے ہیں اور ہم مقام ٹاکو میں یا تو جازیا کنارہ دریا پر کسی صاحب ایلمنی سے جو بادشاہ چین کی طرف سے واسطے ملے کہ جسے کل مراتب کے آدھ کا ملاقات کرنے کو موجود ہیں اگر بعد انقضاء چلہ دن کے آدھ کی تاریخ سے کوئی ایلمنی صاحب نہ آوے تو ہلوگین ہوگا کہ امور قنازہ کا صلح کے ساتھ نصیب کرنا منظور نہیں اور ایسے امور کرنے پر نیگے جو ہلوگین مناسب معلوم ہوں گے \*

اگرچہ اول مقدم ہٹسن واسطے ملاقات کے تجویز ہوا تھا مگر لارڈ ایلمن صاحب نے تبدیل کر کے مقام ٹاکو واسطے ملاقات کے مقرر فرمایا۔ تاریخ ۱۲۔ ماہ حال کو ایک نہایت بے اطمینانی چٹھی لکھی ہوئی مان صاحب گورنر چلی کی بالائے ترک سنگھ صاحب ڈاکٹر جنرل کھنڈ اور او صاحب اندر سکریٹری کے پہونچی کہ یہ صاحب واسطے ملاقات صاحبان ایلمنی کے بھام ٹاکو مقرر ہوئے ہیں۔ چونکہ ان صاحبوں نے اپنے اختیارات کا مقدار نہیں بیان کیا تھا لارڈ ایلمن صاحب نے چٹھی لکھ کر یہ تفسار کیا اور لکھا کہ اگر آدھ کو

اعتیار اور قدر نہیں جس قدر ہمارے ہیں اور جتنا مذکرہ سابق چھیون میں پہنچا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ اوں امور متنازعہ کا صلح کے ساتھ تصفیہ کرنا منظور نہیں ہے +  
اس چٹھی کا جواب یہ آیا کہ یہ صاحب ہم لوگوں کے امور مطلوبہ کی رپورٹ پاسے تخت کو کرینگے یہ کل خط کتابت تاریخ ہو۔ کو ہوئی۔ پس ایسی حالت میں مناسب معلوم ہوا کہ یہی جواب ٹان صاحب کو بھیجا جاوے کہ صاحبان ایلچی نے اب کل امور متنازعہ جاری حکام کو سونپ دیے تھے +

چونکہ جو حملت دی گئی تھی یکم ماہ مئی کو ختم ہوئی تاریخ ۳۰ ماہ اپریل کو تمام جہازوں پر بڑا سناٹا تھا بالخصوص جیسا کہ جھنڈے کے جہاز پر تمام پھوٹے ہتھیار اس آرمین کو حکم ہوا کہ کنارہ دریا پر اترنے کے لیے تیاری کریں۔ اور صاحب اڈمیل نے حکم عام بطریق ہدایت کے کہ کون کمان لڑے گا جاری کیے تھے۔ پس تاریخ یکم کو بڑی بڑی تیاریاں جہاز فیورس پر مہرہی تھیں۔ ملاح لوگ کلی اڈرے ہوئے اور اوہر جہاز پر دوڑتے پھرتے تھے۔ وہ لوگ جو اترنے والے تھے انکو کھانا کھلوا یا گیا اور وہ اوتارے گئے۔ چھوٹی چھوٹی کشتیاں نیچے کی گئیں اور اوں میں توپیں لگائی گئیں اور شام تک سب لوگ آغاز لڑائی کے منتظر رہے کہ یکایک جہازوں کی صاحب کمانڈر خفیج نے ارادہ صلح کا قلعوں کے اوپر وجہ خاص سے ملوئی کیا تھا۔ یہ سکر سب حیرت میں ہوئے کیونکہ کوئی ایسی واردات نہیں ہوئی تھی جو باعث اس تبدیلی ارادہ کی ہووے +

پس اسطور سے لارڈ ایلچمن صاحب کا قصد اوتر جانب جانے کا موقوف رہا اول مرتبہ جہاز ارادہ ہوا تھا موقوف رہا باعث موجود رہنے توپ کی کشتیوں کے جو ضرورت ہو تین۔ جو وقت جناب محترم الیہ گلٹ آف پچھلی میں داخل ہوئے اور اسی باعث سے جناب محترم الیہ نے بہ مجبوری کسی چین کے ایلچی کی ملاقات پیو دریا کے مہانے پر کرنا منظور کیا اور پاسے تخت کے اوتر متصل نہیں گئے اور پیو دریا براؤ لکا جانا باعث نقصان کا تھا کیونکہ شہداء میں سر جان بورنگ صاحب سے اسی مقام پر ملاقات ہوئی اور فساد پیدا ہوئے تھے اور اب دوسری بار جب چین کے حکام

کا تختہ مات مطلوبہ پیش نہیں کر سکے اور ارادہ چڑھائی کا ہوا یہ ارادہ ملٹوی رہا۔ نتیجہ اس توقف کا ہوا۔ صاحب اڈمیل اپنی ڈسپاچ مرقومہ ۲۱ مئی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب کہ تاریخ ۱۴ اپریل کو صاحبان ایلمینجی سپرنٹنڈنٹ چین کے لوگوں نے سب تدبیریں واسطے مضبوط کرنے قلعوں کے جو دریاے پیو کے مقام پر واقع تھے کین۔ دونوں طرف قریب ایک میل کے فاصلے تک مٹی کی بھرائی اور منڈیر تیار ہوئی اور اوپر ۸ توپیں فطر آئین اور تمام کنارے پر ایسا بندوبست ہوا کہ جو قوت اترنے کا قصد کریں فراہم ہو۔ اس توقف سے ان لوگوں نے لارڈ ایلمینجی صاحب کے انتظام کو بے بنیاد سمجھا فقط

### باب چار دہم

قرب کی کشتیوں کا خوف میں رہنا۔ قلعوں کو مضبوط کرنا۔ چین کی فوج کا ہونچا۔ اوریکا کے صاحبوں کا سہمہ شائع میں تشریف لانا۔ اس وقت خط کتابت کا ہونا۔ سنگ صاحب اور ٹان صاحب سے ملاقات کرنا۔ صاحبان کشر کا موریل جو ۱۲۵۷ء میں گذرا۔ پکین سے استفسار کرنا۔ چین کی گورنمنٹ کا حقارت سے سلوک کرنا یا دودشت سر ایچ سمور صاحب کی خط کتابت ٹان صاحب کو ساتھ۔ اخیر طلبی۔ فوج کی گستاخی۔



تین ہفتے کے عرصے تک ہلوگ کلف میں خاموش ٹھہرے رہے اور چونکہ موسم سرما کا اختتام ہو جاتا تھا ہلوگوں کو زیا دہ فکر ہوئی۔ گرم ہوا چلنا شروع ہوئی تھی اور ٹھہرا میٹر عرصہ ایک ہفتہ میں ۲۲ ڈگری سے ۴۷ ڈگری ہو گیا۔ اس درمیان میں سیکرٹون اناج سے لدی ہوئی کشتیاں اوچا دل کا خراج لیے ہوئے جس سے پکین اس قدر خود مالک ہے دریا کے حصے کو چلی جاتی تھیں لارڈ ایلمینجی صاحب کا ان اناج لدی ہوئی کشتیوں کو روکنے کے لیے باعث اس کے جلد اتر طرف جانے کا ہوا اور وہ چاہے تھے کہ توپ کی کشتیاں اس کے ہمراہ جاویں۔ مگر حکم تھا کہ قصد چڑھائی کا کریں تا وقتیکہ معلوم ہو جائے کہ کرب قلعہ پر حملہ ہوا ممکن ہے کیونکہ اگر چڑھائی شروع ہوتی بلا دریافت اس امر کے

تو وہ توپ کی کشتیاں جو کنارے پر تھیں اور باعث غلام سوتے کے جل نہیں سکتی تھیں  
 شکل میں بڑ جاتیں۔ اس عرصے میں کونٹ پوٹیا میں صاحب نے اپنا چھوٹا جہاز  
 آگے بڑھا کر دریا پر رہنا اور چین سے خط کتابت کرنا شروع کی۔ مسٹر ریڈ صاحب  
 بھی اکثر صاحبان کشر کے پاس آمد و رفت کرتے تھے +

چونکہ قرب میں کئی جہاز ہونگے تھے ہلوگ اکثر انکی ملاقات کے لیے جاتے تھے کچھ تو  
 دل بہلانے کے طریق پر اور کچھ اس غرض سے کہ وہ ان سے کیفیت مضبوطی تعلیمات  
 اور آمد و فرج چین کی دریافت ہو سکتی تھی۔ ٹراڈ نامے جہاز کی چوٹی سے کل کیفیت  
 قلعوں اور محاصرہ ملک کی معلوم ہوتی تھی۔ قلعہ کے نیچے چین کے لوگ شل جیٹوں کے  
 دیوار کی مرمت کرنے اور توپوں کے لگانے میں مصروف تھے یہ قلعے ٹنگ کو کے  
 کھلاتے تھے انکے پھوڑے ایک آدھ کوس کے فاصلے تک میدان تھا بعدہ شہر  
 ٹنگ کو تھا۔ دریا کے اتر جانب دومرچ قلعے جو ظاہر امنضبوط تھے مرمت ہو رہے  
 تھے اور اوسکے پیچھے نمک کے ٹیلے واقع تھے اور انھیں ہ کے برابر دور تک نیسے  
 گڑے ہوئے تھے جنسے واضح ہوتا تھا کہ پیکین نے فوج پہنچی ہوئی تھی۔ متصل  
 اس لشکر کے ایک اور دھس بن رہا تھا جو دریا کے بڑے فاصلے تک تھا +

تاریخ ۶۔ میں کو صاحبان ایلمی نے ضرورت دیکھی کہ کسی بہانے سے پھر خط کتابت شروع  
 کریں کہ جس میں انکو حملت ملے لہذا اون لوگوں نے مان صاحب اور سنگ صاحب  
 سے پھر خط کتابت شروع کی۔ چونکہ جب صاحبان کشر چین سے وہ کاغذات کہ جنگی  
 روسے انکو اختیار ملا تھا طلب ہوئے اونھوں نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ ہمارے ملک  
 میں یہ رواج تھا کہ ایلمین کو کل اختیار عطا ہو جیسا انگریزوں میں دستور ہے لہذا لارڈ  
 ایلمن صاحب نے اوسکے پاس نقل اوس اختیار نامے کی جو کینگ صاحب اور  
 اللیو صاحب کو ملا تھا جب وہ سرزہری پانچ صاحب سے امور متنازعہ طے کر رہے  
 تھے بھیجی اور جناب محمد شمس الیہ نے صاحبان کشر کو لکھا کہ وہ لوگ بھی سلیط کا اختیار ناہ  
 پیش کریں۔ اور اونکا انکار کرنا اس کاغذ کے پیش کرنے سے ثبوت کافی تھا کہ

اودھوان امور متنازعہ کے جو درمیان دونوں گورنمنٹ کے تھاپے کرنے کا اختیار نہ تھا جس میں کہ کل حال چین کا جو اس ایام میں تھا معلوم ہووے مناسب ہے کہ وہاں غذا جو پیچیدہ صاحب کے یاسن میں گرفتار ہووے ملاحظہ ہوں۔ اونہیں سے چند بلو بک ہے کتاب میں چھپے ہیں اور مشروٹید صاحب بہت جلد کل کا غذا کو چھاپنے والے ہیں نہایت مفید ہیں جنہیں تذکرہ تشریف آوری سر جان بورنگ صاحب اور مشر مکلیں صاحب کا پیو کو ۱۷۷۵ء میں تھا نہایت مفید ہم لوگوں کو تھا۔ اور موریل جو اونہیں ہیں اکثر سنگ صاحب دوست ٹان صاحب کے لکھے ہوئے ہیں۔

میں نے سنگ صاحب کو نہیں دیکھا ہے مگر ہم لوگوں میں سے جن صاحبوں نے اونکی اور ٹان صاحب کی ملاقات کی ہے بیان کرتے ہیں کہ وہ دھول ہے اور اونکی صورت پر معلوم ہوتا ہے کہ شبہ سے بھرا ہوا ہے۔ شاید کہ موریل ذیل جو میں نے مشر وٹید صاحب کے ترجموں سے نقل کی ہے اس سے واضح ہوگا کہ کیسی بدینیتی سے وہ ہم لوگوں کو دیکھتا تھا اور اس سے ارادے اور تدبیریں چین کے حکام کی بھی ظاہر ہونگی یہضمیمہ ہے ایک طول طویل موریل کا جس میں ذکر اس ملاقات کا ہے جو اونکو گورن نے سر جان بورنگ صاحب اور مکلیں صاحب کے ساتھ کی اور ان صاحبوں کے مطالبوں سے انکار کیا اور اس موریل میں بتاتے ہیں کہ کیونکر یہ مطالبہ رد ہو سکتا ہے۔

### نقل موریل

حضور کے غلاموں کے پاس حکم حضور کا واسطے طے کرنے امور متنازعہ جاہلون کے پونچھا کیا غلام لوگ ایسا بندوبست کر سکتے تھے کہ جس سے جاہل لوگ اپنے اقرار سے ہٹ جاتے اور کیا ہم لوگوں کی مجال تھی کہ حضور تک اون لوگوں کی درخواست واسطے تصفیہ کے پہنچتی جیسا چاہتے تھے۔ انگیزی جاہل لوگ نظرون اور تہذیبی سے بھرے ہوئے ہیں۔ قوم امریکا اہل یورپ کی باتوں کی نقل کرتی ہے بلاخط نہرت اون امور کے چکا تصفیہ وہ لوگ چلتے ہیں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی مراد کیدل ہو کر ہے ان لوگوں کو نہ توسیع اور خیال ہے اور نہ کوئی فائدہ ہے اون لوگوں کو سہولیت نعمت

کردہی گئی ہے مگر ایسے لوگوں فراموش ہیں کہ شکل معلوم ہوتا ہے درست بات اُنکو سمجھائی جاوے  
حضور کے تابعداروں نے بعد انعقاد مجلس باخود با تجویز کی ہے کہ ان لوگوں کو وہ شرائط نشان  
دین جو لائق بحث ہیں اور واسطے بحث اسکے کہ آیا یہ امر ضروری ہون یا نہ ہون بہتر ہے کہ ان  
لوگوں کو حکم ہو کہ منجملہ پانچ بند گاہ کے جو رکھلے ہیں ایک میں آئیں جس مقام کو یہ لوگ جاوے گئے  
حضور کو ہم فدویان اطلاع دینگے تاکہ وہ ان کے حکام حضور سے حکم پا کر ان مقدمات سے واقف  
ہوں اور تحقیقات کریں اور جو کچھ امر متعجب طلب ہوں اور کے مطابق کار بند ہوں اور باقی درجہ ستیز  
اُنکی خارج کریں اور کاغذ شرائط اُنکے کا پھینک دیں اگر وہ عدا بد ذاتی کر کے کچھ خیال میں نہ لائیں  
مگر خفیہ چالاکی کر کے اپنی حفاظت کا سامان کریں تو اُنکو اختیار ہے توڑ موان اور آئے  
کا قاعدہ ہے کہ وہ لوگ زور آور سے دستے اور کمزور کو بغیر کرتی تھی۔ جب تک کہ کچھ  
طاقت اُنکو دکھائی نہ جاوے گی وہ لوگ اپنے قاعدہ جاسوسی سے باز نہ آئیں گے +

تجزیہ ہوئی کہ مطالب ہوں کا لحاظ نہ کیا جاوے اور اس طرح مرتبہ سلطنت کا اور تجارت  
اور انکے دغا بازی کے ارادوں کی ظاہر ہوگی۔ ان جنگلیوں کو ہرگز اطلاع نہیں کرنا چاہیے  
کہ اُن لوگوں کی درخواست جو پیش نظر کے رکھی گئی ہے اُن لوگوں سے صرف اس قدر  
کہہ دیا گیا ہے کہ یہ درخواست منظور ملاحظہ کرنے کے واسطے لی گئی ہے اُن جنگلیوں کو  
ہرگز اطلاع نہیں ہوئی ہے کہ اُسکی ایک نقل حضور میں ارسال ہوئی ہے فقط

ان کا خدشات سے لارڈ ایلمین صاحب کو آگاہی ہوئی اور وہ چین کے لوگوں کی طاقت  
اور چا پلوسی کی باتوں سے ہمیشہ احتیاط رکھتے تھے +

اس درمیان میں چین کے لوگ روز بروز مضبوط ہوتے جاتے تھے اور ظاہر ہم لوگوں کی  
طاقت گھٹتی جاتی تھی۔ ایک وقت ایسا معلوم ہوا کہ کل منبع گلف آت پھیلی سے بنا  
مقابلہ واپس جا دیگی +

+ اس وقت چین پر اپر کو چار جنگی توپیں گھیرے ہوئے تھیں یعنی موان  
اور آئے اور جنگ اور فی +

اس امر کو سب نہایت فکر سے غور کر رہے تھے اور صاحبان ایلمی کو چین تھا کہ اگر ایسا ہوا تو غرور عدالت پیکین کا بڑا جادوے گا اگر انگریزوں کا جاسیما سلطنت پر تسلط ہو جاوے گا آخر جو کمیٹی جاز اوڈیسس پر تاریخ ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو متعارف ہوئی اور مبین یہ تجویز ہو کہ پہلی کمیٹی جان ب چڑھائی کریں جیسا کہ یادداشت ایم سمور صاحب میں درج ہے صاحبان ایلمی نے کمیٹی میں تجویز کیا کہ قلعجات فتح کیے جاویں اور مطابق تحریر نان صاحب چین کے بائی کشر کے پاسے تحت کے متصل جا کر خط کتابت کریں اور وریا پر آگے جا کر صلح کے ساتھ صاحب ایلمی چین سے ملاقات کریں +

اور یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ صاحب ایلمی روس اور امریکا کے بھی شامل کیے جاویں جب قلعجات فتح ہو چکیں - سنہ بیان کیا کہ ہر راضی ہین قلعوں کی طرف بڑھنے کے لیے

۱۱: اس وقت نوپ کے جاز مفصلہ ذیل گلف آف پچلی میں ستھ

نام جاز انگریزی	توپ	آرمی	کہاں لنگر انڈاز ہے
گلکٹ	۸۴	۶۰۰	گلف آف پچلی میں ہے
پیک	۴۰	۲۰۰	ایضاً
فیوریں دوو کش	۸	۲۲۰	ایضاً
نراؤ سرکاری جاز	۶	۱۲۰	پیو میں لنگر کیے ہوئے ہے
کاروڈاٹ ایضاً	۶	۹۸	ایضاً
سر برانز	۶	۹۸	گلف آف پچلی میں
فیوری	۸	۱۶۰	ایضاً
سینی	۵	۴۸	ایضاً
سین ایضاً	۵	۴۸	ایضاً
بشارڈ ایضاً	۳	۴۸	ایضاً
ایوزم	۳	۴۸	ایضاً
اسٹانچ	۳	۴۸	ایضاً

اور بعد قریب کی گشتی بھی لے جاؤ نیلے اور ہم چاہتے ہیں کہ لاڈلایلیجن صاحب کے حکم تحریری اس بارہ میں ہرگز محنت ہووے فقط (مذربہ بلو یک صفحہ ۳۰۶)

حسب تجویز بالا لاڈلایلیجن صاحب نے مان صاحب کو لکھا کہ چونکہ اس قدر توقف ہوا اور ابھی تک

نام جاز انگریزی	قریب	آدمی	کمان لنگر انداز ہے
فرم	۳	۴۸	
کار و منڈل پڑکی و دودکش	۵	۴۴	پیوین ہے
سپر		۵۲	
نام جاز نیچ		۲۵۱	
مس			گلف آف پچھلی مین
ہاڈیس			ایضاً
پراکٹوٹ			ایضاً
ڈیوانس ایاب رکھے گا			ایضاً
سیرر تھی			ایضاً
فلنگٹن			ایضاً
سٹی			پیوین ہے
فیری			ایضاً
آڈو لانی			ایضاً
ڈاگونی			ایضاً
نی			ایضاً
نام جاز اوریکا			
منٹر			گلف آف پچھلی مین
سپی			ایضاً
انٹی لوی			پیوین ہے
اوریکا پڑکی و دودکش			پیوین ہے



کچھ طے نہیں ہوا لہذا مطابق شرائط اقرار نامہ کے اسپرل گورنمنٹ کے ساتھ سیدنی خط لکھی  
ہو ہم مقام ٹنٹ سن کی طرف روانہ ہونگے اور اول بات یہ ہوگی کہ قلعجات جو دریائے  
پیہو کے مہانے پر واقع ہیں صاحبان کمانڈر انچیف سب انگریزی فوجوں کے حوالہ ہونگے  
اور یہ صاحبان کمانڈر انچیف وقت معین کروٹیکے جب فوج چین کو قلعہ خالی کر دینا ہوگا  
اور جو وقت قلعجات داخل میں ہو جائیں گے +

تاریخ ۱۸۔ مئی کو صاحبان ایلمپی اور اوٹومیل صاحب کی مجلس منعقد ہوئی اور آخر میں یہ طے ہوا  
کہ چھی بالا تاریخ ۲۰۔ کو بھیجا جاوے اور یہ تجویز ہوئی کہ اگر چین کے حکام صلح کے ساتھ  
ہم لوگوں کو سب قلعجات پر داخل کرنے دین تو زبردستی سے داخل کیا جاوے +

غرض کہ بعد ہفتے کی خاموشی کے کچھ امید تبدیل مقام کی کہ جو مقام اب ناپسند معلوم  
ہوتا تھا نظر آتی تھی۔ اس عرصے میں ہم لوگوں نے سب قسم کی آب و ہوا دیکھی۔ ہلوگ  
کبھی امیدوں میں گرم ہو جاتے تھے اور کبھی سرد اور جب ریت اور ہوا اور آندھی میں  
پڑتے تھے گھبراتے تھے دریا پر جو صاحب تھے ان سے خبر پہنچی کہ چین کے لوگ  
اسنے قلعوں کو زیادہ تر مضبوط کرتے جاتے تھے اور سپاہ بہادری میں مضبوط ہوتی جاتی  
تھی۔ جاز نمراؤ اور کارمونٹ اس قدر قلعوں کے متصل تھے کہ اوپر چین کے لوگوں کے  
گولی چلانے کا بڑا اندیشہ تھا مگر وہ لا حاصل اسکا موقع ڈھونڈھا کیے خط

### باب پانزدہم

حملہ کرنے کی پہلی رات — علامت حملہ کرنے کی — کارمونٹ جاز پر دھاوا کرنا —  
جاز نمراؤ کا بڑی تیزی سے لڑائی میں مصروف ہونا — چین کے لوگوں کی گولہ اندازی کرنا —  
آتش زنی شدت کی — صورت قلعوں کی — ادر کے قلعوں پر حملہ کرنا — اخیر قوت پر  
قبضہ کرنا — مان صاحب کی کوٹھی کو ملاحظہ کرنا — بادشاہی شہنشاہ کی کیفیت نا صاحب کی  
بیان اونکی لڑائی کا — نا صاحب کی کوٹھی — ایک شے بطریق بادگار — واپس آنا جاز نمیریں کا

چند روز سے ہوا مڈ ترینین سمندر پر بہت خوب تھی گویا وہ ہر جہ جریا عث توفیق کے

ہوا تھا اوسکا یہ معاملہ تھا آسمان بے ابر تھا اور تازی تازی ہوا سمندر سے نکلیں پانی لہریں  
کو گھلت میں بہاتی جاتی تھی اور ویسے پیو کا جقہ۔ ٹیلا پانی تھا اوسکو ہٹاتی تھی +  
تاریخ ۱۹۔ کے علی الصبح ہم سرحد کے پار ہوئے تو پین حسب معمول خاموش  
نظر آئیں۔ جاسجا غول کا غول گورون کا پیتل کی توپوں کے چاروں طرف جمع تھا اور  
سردار لوگ ہمراہ اپنے چھاتے بردار اور عصا بردار کے روند گھومتے نظر آئے مگر جس طرح وہ  
چڑھتا گیا اونکو فکر چالاکی اور خدہی کی ہوئی۔ چھ توپ کی کشتیاں نہایت جلد سرحد تک  
آئیں اور ہر ایک میں آدمی بھرے ہوئے تھے اور جہاز کی کشتیوں کے چاروں طرف آکر  
لگ گئیں۔ جطیح مرغی کے بچے اپنی ماں کے پروں کے نیچے چھپ جاتے ہیں یہ  
کشتیاں سفید و حوران نکالتی ہوئی تو پھانے کے متصل آئیں مگر ظاہر تو پھانے کے لوگ  
ڈرتے نظر نہیں آتے +

اگرچہ ممکن تھا کہ چنگیز خان ہلاکو کی فوج بھی یہ کیفیت دیکھ کر دہشت کھاتی مگر اوں لوگوں  
نے نہ مرنے اپنا خوف مخفی کیا بلکہ اس قدر حماقت ظاہر کی کہ کونٹ یوٹیاٹین صاحب  
کی معرفت ہم لوگوں سے کھلا بھجوا یا کہ چلے آؤا پس ہلوگ چلے آئے اور وہ آفتاب جو  
اسوقت غروب ہو رہا تھا ہم لوگوں کی سنج کرتیوں اور سٹپے جھندوں پر چکھتا تھا۔  
افسر لوگ بڑی دلیری سے قلعہ کے آس پاس گھڑے پر چلتے پھرنے لگے اور سب ہلکار  
تو پھانے اپنی اپنی توپوں پر مستعد تھے مگر اونکی دلیری آزمانے کا وقت نہ ہو نہ نہیں ہو سچا تھا  
توپ کی کشتیاں قلعہ سے بڑے فاصلے تک لنگر لگی ہوئی کھڑی تھیں اور تو پھانے بھی  
اطمینان کے ساتھ خاموش کھڑا تھا اور لہریں چاند کے نکلنے سے مثل چاندی کے  
چمکتی نظر آتی تھیں اور ایک طرف تو آواز دودکش کی ہوتی تھی دوسری طرف گورے  
ملاحوں کا آواز بلند گانا ساعت میں آتا تھا +

دوسرے روزہ سبھی کو صاحب انگریز و فرانس کے جہازی کپتان ہمراہ مٹری صاحب  
کے ایک کاغذ لیکر جہاز سے اترے جس میں شرط تھی کہ بعد انقضائے دو گھنٹے کو  
تو پھانے لیا جاوے گا اور اوسکے بالعوض دوسرا دیا جاوے گا ان صاحبوں کی ملاقات

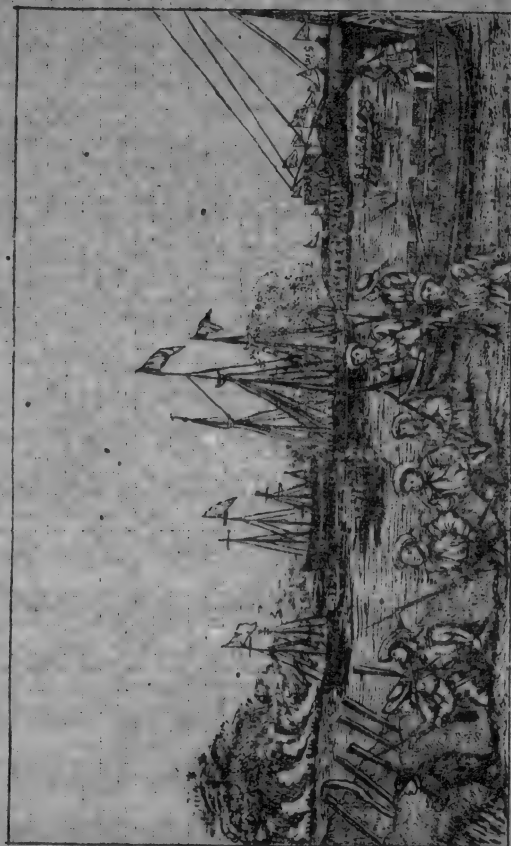
ایک خفیہ افسر چین نے بنر میس کے متصل کی جان صاحبان کٹر چین انکی ملاقات کر کے آتے تھے اور اس صاحب افسر کے یہ پرچہ حوالے ہوا اور بعد دینے کے یہ لوگ واپس آئے جب دو گھنٹے گزر گئے اور قلعہ سے کوئی جواب نہ آیا صاحبان انگریز کو یقین ہوا کہ چین کے لوگ اپنا تو بچانہ بالوغض اوس کے جواب دینے کے لیے تجویز ہوا ہے پسند کرتے ہیں اور اوسکو منظور تھا کہ جو کچھ ہو مقابلہ کریں لہذا ۱۰ بجے جھنڈا کھڑا کیا گیا کہ جہاز اپنے اپنے مقام پر جا کر تیار رہیں +

جہاز کار مورنٹ اور ٹریل اور فیوسی کو حکم ہوا کہ اوتر جانب کے دو قلعہ بن پر حملہ کریں اور جہاز نمراؤ اور آدلا پچی اور ذرا گن کے حملہ کرنے کے لیے دکن جانب کے قلعہ جات جو ریت کے قلعوں میں شامل ہیں تجویز ہوئے اور جہاز لیون اور ابو سم فرنج صاحبوں کے کام کے لیے رہے اور باقی جب تک ہم لوگ مقام سنٹ سن میں رہی ملوگوں کی توپ کی گشتیاں اکثر صاحبان فرنج کے کام میں کھانا وغیرہ لانے کے لیے رہیں -

غرض کہ دونوں فوج کی کل دریائی ناوین کام کے لیے مصروف رہتی تھیں + راتوں اور کامرن صاحب جہاز نمراؤ کے اوپر سواروں کی لڑائی کی تدبیر دیکھتے تھے تھوری دیر قبل کھڑے کیے جانے جھنڈے کے عجیب اور خوب کیفیت، دریا کی تھی - سب سے آگے بڑھ کر جہاز کار مورنٹ لگا ہوا تھا اور اوس میں سے شدت دھواں نکل رہا تھا اور وہ نہایت بیاب نظر آیا بطرح شکاری کتا اپنے شکار کے لیے بیاب ہوتا ہے اور خواہاں اجازت تھا کہ بانس کی جاے حفاظت پر جو دریا کے کنارے پر تھیں جھپٹ کر حملہ کرے اوس کے عقب میں جہاز نمراؤ لگا ہوا تھا اوسکی سپاہ اپنی اپنی توپ پر تعینات اور سب منتظر حکم کے تھے اوس سے تھوڑے فاصلے پر ہم لوگوں کی

توپ کی گشتیاں آدمیوں سے بھری ہوئی تھیں اور صاحبان فرنج کی جارتوپ کی گشتیاں تھیں + جیسے ہی جھنڈا علامت کا سلینی جہاز پر نظر آیا جہاز کار مورنٹ اپنے کام پر پل تیر کے مستعد ہوا چونکہ اوس کے اوپر کی فوج متعینہ سب لیٹی ہوئی تھی ظاہر جہاز پر دو یا تین افسر جہاز کے مندر نظر آتے تھے تھوڑے عرصے بعد کپتان سوارز صاحب کو کمال غرضی ہوئی کہ وہ انھوں نے

تصویر چوکی تلخون بر قصبه مریخی استخافه صفر ۱۱۳۰





پیش بندی کی تھی اور اس سے انھیں فائدہ حاصل ہوا یعنی دیبا تین گولہوں کی آواز سے تینوں قلعہ دست بستہ کھل گئے اور جہاز کار مورٹ کے بانس کی جاسے حفاظت کو بالکل شکست کر دیا اور کین جانب کے قلعوں کو بھونک رہا تھا اور بعدہ جہاز فیوسی اور ٹریل واسطے ادا اسکے آئے مگر باعث قوت کے گولہ اندازی میں شریک نہ ہو سکے۔ اس عرصے میں جہاز نمراؤ دو کین جانب کے قلعجات پھونکنے میں غافل تھا۔ قریب پانچ گھنٹہ تک تینوں قلعہ ہم لوگوں کے تحت میں رہے اس عرصے میں چار توپ کی کشتیاں صاحبان فریج کی یعنی دو لوکار مورٹ جہاز کی مدد کے لیے جاتی تھیں اور دو ہم لوگوں کی۔ درگے لیے آتی تھیں اسپونجین اور چونکہ یہ جہاز نہایت کمان اور دھوئیں سے بھرے ہوئے تھے اور ستیا بانی کا کہ تھا لہذا بڑی تکلیف سے آئے صاحبان فریج کے جہازوں میں بڑے بڑے سونے تھے اس باعث سے چار افسر مارے گئے علاوہ ان کے آتش زنی میں جل گئے۔

جہاز نمراؤ ایک مقام سے دوسرے مقام کو ٹپتا چھا مگر صرف ایک آدمی زخمی ہوا اور تین کام آئے تھوڑے عرصہ قبل ابجے کے صاحبان اور ٹریل بمراہ اپنی توپ کے جہازوں سے آگے بڑھے اور راقم اپنے دوست کے ہمراہ نمراؤ جہاز پر رہا اور اوپر سے تمام کیفیت دیکھا کیا کہ کس طور سے توپ کے گورے اوہرا اوہر دورے اور مثل چوٹی کے اپنا اپنا کام کر رہے تھے اور میدان میں ایک بڑا لشکر ان کا چھپا ہوا تھا اور جب ہم نے کپتان وٹو صاحب کو خبر دی صاحب موصوف نے ایک دو لوگوں میں ان کو صاحب جھگا دیا +



ہم لوگ دریا پر سے اترے اور قلعوں اور عیدالون کی خوب سیر کی۔ ہم لوگوں نے جہازی  
 ملاحوں کو واپس آنے دیکھا اور چند لاشیں جو نظر آئیں ان سے بہکولین ہوا کہ چین کی طرف  
 ۲۰۰ سے زیادہ آدمی مارے نہیں گئے، مع اون لوگوں کے جو اور طرف مارے گئے تھے  
 اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر ملوگ چاہتے اپنی فوج کو ٹاکو نامے گاؤں میں بھیجتے اور فوج کو  
 جہاں وسط بھاگی جاتی تھی روکتے اور جڑیوں کی مانند پھنڈے میں پھانستے +

ہم لوگوں نے وہ انار اور نازلیان جو ہماری دعوت کے لیے بن خیمے میں لگائی رکھی ہوئی تھیں  
 خوب کھائیں اور بعدہ چین کے جھنڈوں کو اکٹھا کر اور آدمی واسطے توپیں نکلنے اور کھودنے  
 ملاحات کے تعینات ہوئے یہ قلعے بڑے مضبوط معلوم ہوئے اندر تھرا اور پڑوسی لگی ہوئی تھی  
 اور ایک ایک دیوار میں سے اٹھ اپنی تھی اوسے پیچھے تھرا کی شیرھیاں پڑھ جانے  
 کے واسطے لگی تھیں +

تصویر خیمہ صاحبان امپریل کشتہ تمام آکو میں جہاں ملاقات ہوئی تھی



جبکہ ہم لوگ ان قلعوں میں سے ایک کنارے کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے اور اس میں صاحبان فریج بھرے ہوئے تھے ہلکویکا ایک یاعث آتش زنی ناگمانی کے بھاگنا پڑا اور جو کیفیت واقع ہوئی بڑی حیرت سے دیکھا کیے \*

ایک غل کا غول فریج ملاحن کا زخمی ہو کر غول سے بھاگتا نظر آیا بعض آدمیوں سے بدلت زخمی ہو گئے تھے اور اپنے قلعہ کے مقابلے میں جگر ٹپا تھا اور مین گرا دیے گئے اور چھتے چلاتے نظر آئے وہ لوگ جو پہلے بھاگ نکلے کم زخمی ہوئے تھے اور وہ لوگ جو زخمی ہوئے ان کے دوستوں نے ان کو قلعہ پر سے اتارا اور وہ نہایت بد شکل نظر آتے تھے اور اذکار کا جلازا اور چھینا نہایت دردناک تھا۔ چونکہ صاحب اذکار فرانس کے قریب تھے ہر طرح علاج ان کے ہوئے مگر منجھد قریب ہم آدمیوں کے جو مل گئے تھے اکثر آدمیوں سے اچھے نہ ہوئے

پس یاعث اس واردات کے ہلکوں کی سیر قلعہ موقوف ہوئی مگر ہم لوگوں نے بہت کچھ سیکھی تھی اور اس کی عمارت اور پتیل کی توہین کی بناوٹ دیکھ کر بہت حیرت ہوئی وہ قلعہ جو ریتی پر بنا تھا خوب مضبوط تھا اور بہت اچھے موقع پر ہم لوگوں کے تنگ کرنے کے لیے بنا تھا اکثر انگریزی توہین بھی نظر آئیں۔ چونکہ ابھی دوپہر نہیں ہوئی تھی اور ہلوگ آواز توپ کی سن رہے تھے سننے چاہا کہ اگر ممکن ہو تاکو کوجا دین اور یہ موقع پا کر نہایت خوش ہوئے کہ جہاز فرم نامے زخمی آدمیوں کے رنجے کو اس طرف جاتا تھا۔ راہ میں منجھ جلتے ہوئے میزے دریا کے کنارے دیکھے اور ہلکی کشتیاں جن سے بھری ہوئیں نظر آئیں مگر خیریت ہوئی کہ اونسے ہم لوگوں کو نقصان نہیں پہنچا \*

جبکہ ہلوگ اتر جانے قلعوں کے سامنے آئے ہلکوں کو معلوم ہوا کہ کیونکر وہ ایسی جلدی خالی ہو گئے کس واسطے کہ جہاز کار مورنٹ کی توہین عین مقابلے میں تھیں۔ اس اثنا میں جرمان بسمارٹ اور اپوزم اور اسٹینچ کشتیوں اور نہر حد کے قلعوں کے خوب لڑائی ہوئی بسیمین ہلوگوں کی طرف کے دواؤمی مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے۔ یہ لڑائی ختم ہو چکی تھی کہ ہلوگ پورے ہوئے اور کیا دیکھتے ہیں کہ ہر خیمے میں چھپیں بندوبست اور جہاز فرنی پتیل کی توہین اور ایک ایک درجن لڑائی بناوٹ کی توہین جنہیں ۱۸ پونڈ کا گولا جاتا ہے کچھ تھیں



اس سرحد کے قلعوں کے عقب میں ٹاکو نامے گاؤں تھا۔ مکانات اور سٹالکے منزلی کے  
 بنے ہوئے تھے اور تنگ گلیاں تھیں۔ قریب پچاس گز کے فاصلے پر ایک غول آدمی کا  
 جمع تھا اور بڑی ہوشیاری سے ہم لوگوں کے کاروبار کو دیکھ رہا تھا۔  
 مسٹر ویڈ صاحب کی معرفت ہم لوگوں نے اپنی گفتگو کی اور ان لوگوں سے دریافت ہوا  
 کہ پیوس کا مکان جو قرب میں تھا وہ ان صاحب امپیریل کمشنر کی جاسے سکونت تھی۔  
 لہذا ہم لوگوں نے تجویز کیا کہ فوراً اسکو جا کر بلا خطہ کریں گاؤں والے ہم لوگوں کے ہمراہ ہو  
 اور اس قدر اخلاق ظاہر کیا کہ صرف تین یا چار سپاہی ہم لوگوں کے ہمراہ بطریق حفاظت گئے تھے  
 اس مکان کے دروازے توڑ کر ہلوگ اندر گئے اور چند برہمنوں کو دیکھا جو مکہ دیکھ کر نہایت  
 گھبرائے گھر بیٹھے اندکھوٹھیں کیا کہ ہم لوگ صرف ان صاحب کے دفتر خانے کو بتلاش  
 کا غنڈہ دیکھا چلتے ہیں۔ پس ہم لوگ گئے مگر وہ ضروری کاغذ نہ پایا۔ اسی مکان میں ایک  
 مندرن افسر کا گلا کٹا ہوا پٹا تھا پیچھے سے معلوم ہوا کہ نام اسکا ٹیکوے تھا اور یہ قائم مقام  
 کمانڈر قلعوں کا تھا۔

انتخاب پکین گرنٹ مندرجہ ذیل سے وضع ہو گا کیونکہ گورنمنٹ چین اور حکام سے پیش  
 آتی ہے جو ملزم عدم تعمیل حکم کے ہوتے ہیں اور اس سے صاف ظاہر ہو گا کہ وہ مندرن  
 افسر جو مردہ ملا تھا اسکو اپنی قسمت کا حال آگے سے معلوم تھا۔

انتخاب - شاہزادہ ہونی باتفاق ممبران بورڈ جو الزام عائد کرتے ہیں ایک موریل تجویز  
 منرا اور افسرین کے لیے جنھوں نے تعمیل حکم نہیں کی بھیجا ہے یعنی چنگ ٹین یون  
 کمانڈر انچیف چین کی فوج کا بمقام جلی ڈاٹین جنرل قسمت ٹنٹ شاگ کا اوٹیکوے  
 قائم مقام کمانڈر ٹاکو کوٹان ٹنگ سیانگ نے حکم دیا تھا کہ ٹاکو کے قلعوں پر جو اوتہ  
 اور دکن جانب دریا کے واقع ہیں قبضہ اور حفاظت کرو فلوٹن ٹاسے لفٹنٹ جنرل  
 بانر مین کے چنگ پاوین مقیم تھے واسطے مدد چنگ ٹن یون کے۔ جبکہ جاپون  
 نے آگ برساتی ان لوگوں نے ہر طرح روکنا چاہا اور کئی جاپون کو زخمی کر کے جازنن پر حملہ  
 کیا مگر باوصف اسکے سب قویوں اور قلعہ نے لیے گئے بلاشبک تصور انکا لائق معافی کے

نہیں ہے۔ لہذا لازم ہے کہ قلعوں میں اسے اور چٹانوں میں لیون اور ٹانوں جو اپنے اعمالوں

کے مطابق لائق سرکونائے کے ہیں ایام گراماتک قید رہیں بعدہ قتل ہوئے \*

اوسے یکم گزٹ با بعد سوئسے ذیل واضح ہوئی کہ ٹان سنگ سنگ جو عمدہ گورنر جنرل چلی سے مغرول ہوئے تصور فرار اور دہشت کا اونیہ ثابت ہوا۔ اور چونکہ اس کے کل انتظام پیش بندی کے تھے لہذا اولک تصور معاف نہیں ہو سکتا ہے اس لیے حکم ہوا کہ وہ چین کی حکومت کی پیچھے سرحد میں ملک سیامیر پاکی طرف جلائے وطن کیے جاویں اور وہ ان اسی کا گزاری دکھاویں کہ میں اولک تصور حال کا معاف ہو \*

اگرچہ ہم لوگوں کے کوئی ضروری کاغذات ٹان صاحب کے مکان میں نہیں پایا تو بھی موریل ذیل جو اونھوں نے پادشاہ کی خدمت میں بھیجا اوس سے واضح ہوتا ہے کہ کس قدر جھوٹ اس کے ماتحت دلتے تھے تاکہ پادشاہی غنا بے چین \*

جب مشرلی صاحب ٹنٹ سن میں پونچے ایک چینی نے چٹھی ذیل غالباً بغرض خوشامد ہم لوگوں کے لکھی۔ ٹان صاحب اپنے موریل میں جو پادشاہ کے پاس بھیجا ہے نسبت ٹان کو کہتے ہیں کہ مہنے پرسوں کے روز (یعنی تاریخ ۱۰) کہ جس روز ٹان کو پر قبضہ کیا گیا (بڑی فتحیابی حاصل کی اور کئی جہاز جنگلیوں کے جلا دیے۔ قلعوں پر قبضہ ہونا بے اختیار بات تھی چونکہ لہر دیا کی نور شوکی تھی دکن اور ب جانب کی سرحد کا قلعہ بچا غیر ممکن تھا آپ کے اوپر مل صاحب کے ٹنٹ سن میں پونچنے کے بہت عرصہ قبل ٹان صاحب مع سب سپاہ کے بھاگ گئے ہیں۔ مرن جوشٹ شھر میں باقی رہا۔ قبل لڑائی ٹان کو کے پادشاہ نے حکم بنام ٹان صاحب جاری کیے تھے کہ نسبت بندگاہ کو آپ کی شرائط کو منظور کریں مگر ٹان صاحب نے یہ حکم نہ دکھلائی چونکہ لفظ جالوٹکا اوس میں موج تھا لہذا اونھوں نے لڑنا متجز کیا۔ اب پادشاہ صاحب تو ٹان صاحب کو مقرر کرنے والے ہیں کہ وہ اپنی خط کتابت کرے وہ سنگ کو لکھن سن کو اس لیے مقرر نہیں کرتے کہ اولک لڑائیکا مزاج ہے \*

پس مضمون صدر سے واضح ہوگا کہ ٹان صاحب نے وجہ ٹان کو میں بار جانے کی کیا بیان کی ممکن ہے کہ وہ حکم حکما ذکر کرے یا صاحب کو پاس موجود تھو اور وہ سب پر کاغذات اوٹھا لیکھا ہوگا \*

## تصویر مان کے مکان کی ناگوین



۱۴۲

اس مکان میں ایک شہساز یا گکارٹان صاحب کی زوجہ کی ملی۔ ہم لوگوں نے خوب سیر کی اور چونکہ اب بالکل شام ہو چلی اور مخالف نظر زمین آتے تھے ہم لوگوں نے جہاز فیورس پر واپس بنانا مناسب سمجھا۔ شام کو دوسری مری مریج کی ہمراہ کپتان ڈیو صاحب کے جو مالک جہاز نمراد کے تھے پہونچی نقطہ

## باب شانزدہم

دریا پر پہونچائی کرنا۔ ایک خوب کشتیوں کا۔ آبادی کی حیرت۔ ادنیٰ تابعداری۔  
 چکیتی موبی روشنی۔ گھرا ہوا ملک۔ صورت گادون کی۔ سمندر کے سفر میں مشکلات  
 کا پڑنا۔ مقام ٹنٹ سن کو پہلے ملاحظہ کرنا۔ سودا گروں کی عرضداشت پیش ہونا۔  
 امپیریل کیشنز کا مقرر ہونا۔ صاحبان المچی کا دریائے پیو کے آگے بڑھنا۔ مقام  
 ٹنٹ سن کے متصل پہونچنا۔ جہاز لوگوں کا۔ مندر پریم فلسٹی مائے یعنی عین خوشی۔  
 سیر دیلا کی۔ مندر میں آرام کرنے کی جگہ۔ دریائے پیو کی زیادہ سیر کرنا۔  
 روس و امریکا کے سرداروں کا پہونچنا۔ ادنیٰ جائے سکونت۔ صاحبان امپیریل کیشنز  
 کا پہونچنا۔ ملاقات کرنا صاحبان کیشنز کے ساتھ۔ ناگمانی ملاقات کا موقع ہونا۔

کو ایک خانگ و کو بیلیا نگ و ہمیشہ شنا کا پورنچا۔ لارڈ ایلیون صاحب کو انتظام میں کیا گیا بی بی ہونا  
حالات کا منٹ پر موثر ہونا۔ زیادہ امید کا طور میں آنا۔



جس روز قلعہ پر قبضہ ہوا اوسکا دوسرا روز آرام کے واسطے مقرر ہوا۔ - تاریخ ۱۲۔ کو ایک خبر  
ہم لوگوں کے پاس پہونچی کہ صاحبان اڈمیرل نے تجویز کیا تھا کہ دیا پر آگے بڑھیں -  
پہلے یہ تجویز ہوئی تھی کہ ایلمچی لوگ انکے ہمراہ جاویں مگر چونکہ یہ اندیشہ ہوا کہ چارون صاحبان  
ایلمچی کے جانے سے ایک وقت ہوگی لہذا لارڈ ایلیون صاحب نے صاحبان اڈمیرل  
کی خوشی پر منحصر رکھا رات کو اجازت ہوئی کہ فرج کے ہمراہ جاوے اور ہم جہاز پوزم  
نامے پر ہمراہ اپنے قدیم دوست کالین کسبل کمانڈر کے سوار ہونے +

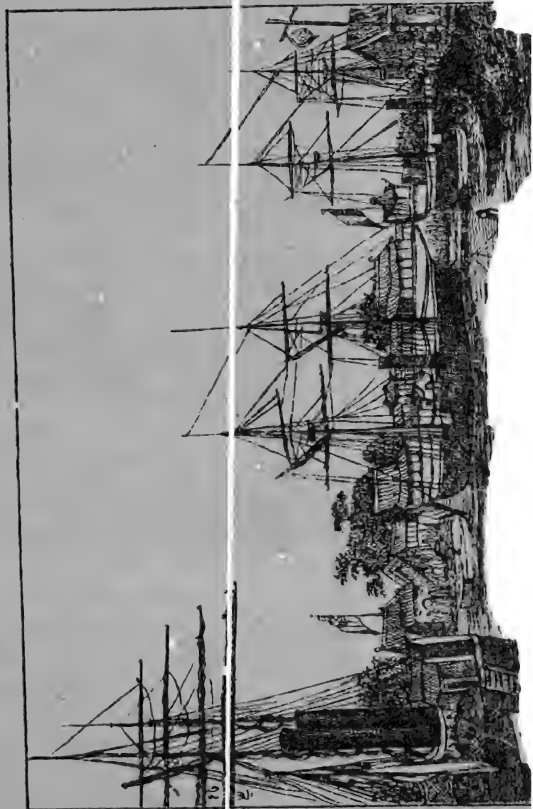
جاتے وقت ہم اوتر کے قلعہ میں واسطے ملاحظہ ایک ٹبی پٹیل کی توپ کے جہاز کا رومونٹ  
نے قبضہ کیا تھا اوتر سے یہ قلعہ دکن جانب کے قلعوں سے بھی زیادہ مضبوط تھا مگر بی بی  
سب مقام پر یکساں تھی کہ تیرہ اسکایہ ہوا کہ تو چنانہ کے لوگوں نے خرابی کی قریب ۲۹ آدمی کے  
توپوں کے آس پاس گروے پڑے پائے گئے۔ قلعہ کا کمانڈر ابھی تک ذمہ نہیں کیا گیا تھا  
انہی کورس کے دروازے کے سامنے بٹا ہوا تھا ایک گولی اوسکے لگی تھی جب وہ اپنے  
مکان سے نکلتا تھا۔ سب کمالات باروت کے چھروں سے کھلے پڑے تھے ٹاکو کو بابت بر  
بڑے مند ہو کر لب دیا آئے اور ہم لوگوں سے گفتگو کی اور ہم لوگوں نے گدے کاڑی دین  
جیت کر خوب دل لگی کی۔ قریب دو پہر کے پوزم نامے جہاز اوسا گے کو روانہ ہونے کو  
تھا مگر راہ اسقدر تنگ تھی کہ یہ غیر ممکن معلوم ہوا۔ آخر کار ایک عجیب کارستانی سے ہلوگوں  
نے جہاز کو پھرا کر اس تنگ راہ سے نکالا اور طاح لوگ خوف کے مارے اوجھڑا دھر رہ گئے  
پھرنے تھے۔ عرصہ دو گھنٹہ میں ہم لوگ اوس مقام پر پہونچے جہاں صاحبان اڈمیرل پانچ  
توپ کی کشتیاں لگائے ہوئے مقیم تھے اور اوسکے ہمراہ ٹبی آرام سے چلے گئے +

شام کو وقت بہت سے گامان میں کے مکانوں کے نظر آئے اور گاؤں والوں کو  
ہر طرح چین ہوا کہ ہم لوگوں کو سلطنت اولٹ دینا منظور تھا ہم ہمراہ کپتان بلال صاحب





تصویر بندر پیرنلسی متعلق به صفحه ۱۳۵







سے دوسرے کی کہ آپ لوگ بڑا گوشت وغیرہ جو ہم با فرط بھیجے دیتے ہیں کھا دیں اور  
 آرام کریں۔ جس دن لوگوں نے ایسا ہی کیا کہ صلح ہو گئی۔ ہماری غیر حاضری میں جواز  
 سمن ہوا اور ڈاکا اور کٹرل جیسے ۱۰ گورے رابل انجیر سوار تھے ہانڈاٹنگ سے  
 پہنچا دوسرے روز بروکس صاحب دریا سے آگے بڑھے کہ صاحب ایچی کی ملاقات کے  
 لیے بندوبست کریں۔ ۲۹۔ تاریخ کو خبر آئی کہ سب بندوبست ہو چکے اور کوئی وجہ مانع  
 روانگی صاحبان ایچی کی نہ تھی۔ اسی روز ایک اور بڑی ضروری اور اخیر چٹھی ہمارے قدیم  
 دوست ٹان وٹسک وادھا جون کی لکھی ہوئی پہنچی اور سمن نقل حکم بادشاہی ہفت  
 بھی جبکہ یہ مضمون تھا کہ ہم کو یلیانگ چیٹ سکری آف سیٹ اور ہوشنا پر سیٹ  
 اور ڈاک آف سول آفس کو حکم دیتے ہیں کہ ڈاک کی راہ ہو کر ٹنٹ سن کو جا دیں واسطے تحقیقات  
 اور فیصلے دن امور کے۔ یہ حکم جاری ہوا تھا جب یہ خبر سمن میں پہنچی تھی کہ ہم لوگوں  
 کی توپ کی کشتیاں ٹنٹ سن میں پہنچ گئیں۔ دوسرے روز صبح کو ہو کر متصل ٹنٹ سن  
 کے آکر تھڑے عرصے میں لب و دیا پہنچے جب چین کے لوگوں نے آکر گھیر لیا اور سب  
 ہاتھ پھیلاتے تھے کہ ہم لوگوں کو گود میں دریا کے کنارے اتار لیں۔ جب ہم اسی مکان  
 کے اندر گئے جہاں حکمران تھا دیکھا کہ وہ بادشاہی مکان اور مندر دونوں تھا حالانکہ بادشاہ  
 کیون لنگ کے عہد سے کوئی بادشاہ اوسمین رونق افراد نہیں ہوا تھا۔

تصویر بندوبست ہم غلطی

اس مندر میں چین کے بہمن رہتے تھے۔ ہم لوگ مندر کی ایک اندکی کوٹھری میں تھے اور درمیان میں ایک دیوار تھی اور اس پار دیوار کے بقیہ صاحبان تھے اور ان کے تحت میں کئی مکانات اور بانچے تھے۔ کمرے کی دیواروں میں بڑی بڑی مور تین لگی تھیں اور خوشبو لوبان وغیرہ کی ادھیں سے نکلتی تھی۔ اب ہلوگون نے اپنے آرام کے لیے کرسی وغیرہ اسباب ضروری اس مقام کے رہنوں سے جملہ حکم تھا کہ ہماری خاطر داری کریں منگوا دیا۔  
تصویر پنگ کوکر کی ٹنٹ سن میں



بلاشبہ وہ ہلوگون کی ضروریات دیکھ کر بہت حیران ہوئے ہونگے اور بعض ادھیں سے نہانے کے بنے ہوئے حوض پہنچا دئے۔ ملازم سفید چپراس اپنی کرتی میں لٹکائے ہوئے بڑی اقدیا سے ہمارے پاس حاضر تھے اور چھوٹی پیالیوں میں اکثر چائے پہنچاتے تھے۔ چند ذرا تک ایک آدمی ہر وقت تیار چائے ہاتھ میں لیکر چلا پھر کرتا تھا کہ ذرا سے اشارے میں چائے پہنچا دے۔ چائے پہنچانے کے پہنچا دیں۔ جو میز پر ہلوگون کے لیے آئی تھیں بہت پائدار اور تراشی ہوئی مربع بنی تھیں جس طرح چین کی میز پر ہوتی ہیں۔ ایک سرخ کپڑا خوب کام کیا ہوا میر کے واسطے تھا۔ چپاؤن تک میز کو ڈھانکتا تھا اور پچی اور پچی کریں بھی آراستہ تھیں۔ اور بچے مربع موڈھوں کے ہم لوگوں نے مسہری کے ڈنڈے بنائے اور بعض ہم لوگوں میں سے اور بچے انیٹ کے

چوتھوں پر سوائے جابام سر میں مثل تورو کے آگ سے بھرے جانے ہیں مگر یہ نہایت نیت کا طریقہ تھا کیونکہ برسات میں اینٹوں کو مروی ہو سکتی تھی +

مندرو کے سامنے ایک مربع سا بان تھا جو کہ یک قدر ایک بہت عمدہ دخت سے چھپا ہوا تھا گویا ہلوگ اٹلی میں تھے ایک چھوٹی راہ اس سا بان کے درمیان سے بنی ہوئی تھی اور یہ

۴۰۰ تراشے ہوئے بل پائین پر قائم تھی ان پر طرح طرح کی مورتیں اور سانپ کے سر اور پھیلیان وغیرہ تھیں۔ ایک پائے پر تراشا ہوا سنگ مر لگا ہوا تھا جیسے چین کے

جہون نقش تھے لوگ بیان کرتے ہیں کہ پادشاہ کین لنگ نے اپنے ہاتھ سونا تر تھوڑا سا بان کے سامنے ایک عمارت گارو گھر کی جان انجیر اور جہازی لوگ ایک سو

سے زیادہ رہتے تھے اور اس عمارت سے ملے ہوئے نوکروں کے گھر تھے اور ان کے پیچھے اسپتال بنے ہوئے تھے۔ پس اس طرح ہلوگون کا سامان ٹھکانہ و پیشہ مکمل تھا اور بعد

سکونت زیادہ ایک مینے سے اس کے پھر رہتے ہوئے بہت برسوں کے لیے انوس ہوا چونکہ غیر ممکن نہیں معلوم ہوا تھا کہ آئندہ کسی وقت دارالخطبہ کے قریب جائیکا موقع ہو لہذا

اڈمریل صاحب کی ہمت ہوئی کہ دو کشتیاں توپوں کی بطور سیر مہوودریا کے آگے بھیجیں۔ جہازان پانی کی طغیانی کا کنارے پر پہنچے اور اس سے کچھ شک نہیں کہ بعض وقت

پہوودریا میں ہلوگون کی سب قسم کی توپ کی کشتیاں جا سکتی تھیں + جس روز ہم پہنچے اسی روز شام کو کوٹ پوٹیا میں صاحب اور مسٹر ریڈ صاحب بھی

روس کے دو دکش امریکا نامے میں پہنچے اور شہر جاری کیا کہ ہلوگ ٹنٹ سن میں صلح کی نیت سے آئے ہیں۔ ۳ بجے دوسرے روز ہلوگ اپنے جہاز سے روانہ ہوئے

یعنی صاحب ایچی اور اس کے ہمراہی ۱۲ کرسیوں پر سوار نکلے اور ڈیڑھ سو جہازی گورے اور کلکتہ کے باجے والے ہمراہ ہرے لارڈ ایلمین صاحب کی کرسی اور کرسیوں سے بڑی اور

مزدگارتھی جلیج بڑے حکام چین کے سوار ہوتے ہیں۔ اس میں تمام پیل جڑا ہوا تھا اور آٹھ کھار اوٹھائے ہوئے تھے +

صوبہ مول ایک بڑا مجمع شام کو دریا کے کنارے اسکی سیر کے لیے آیا اور نہایت غور و جہت سے

دیکھتے تھے۔ جب گارڈ نے دست بستہ ہتھیار داخل کیے اور جناب ملکہ معظمہ کی مندر کی  
کا باجا سجا لوگوں نے کمال حیرت سے دیکھا اور واقعی حیرت کا مقام تھا ۲۰۰ چینی کے آدمی  
لب دریا سے ہتھیار باندھے برجھی بھالے تیر لپے عجیب کوٹنے دار ٹوپیاں پہنے اور حکام  
کی سواریوں کو گھیرے ہوئے آئے انگریزی مجمع کو اسقدر حیرت تھی جیسا چینی کا مجمع متحیر  
معلوم ہوا۔ ہلوگ ۲ میل تک اس شہر کھٹون ہو کر گئے جو ٹنٹ سن کے چاروٹوں  
ہے اور سڑک میں گھومی ہوئی ہیں اور لوگوں کی کثرت سے صرف اسقدر جگہ چھوٹ جاتی  
تھی کہ جبین کرسی کی سواری نکل جاوے اور عجب جھک کر سواری کو بغور دیکھتے تھے +  
قدور چینی کی کرسی سواری کی



بے گارڈ نے چند سڑکوں کے ہلوگ ایک میدان میں نکلے اور اس سے تھوڑے فاصلے پر ایک  
خالیشان کوٹھی نظر آئی جب ہلوگ اس کوٹھی کے سامنے پہنچے آواز باجا بجانے کی سنی اور  
ہلوگ دہان گئے اس کوٹھی سے خضیہ لوگ میجر بابل صاحب کو جو گورنر کلکٹائر تھا اشارہ  
کرنے لگے کہ گارڈ یعنی فوج لیکر اندر نہ آوین مگر جب صاحب موصوف نے مطلق الحافانہ کیا  
اور سب احاطہ کوٹھی کے اندر چلے گئے۔ صاحبان کشتراں چینی کوٹھی کے زینے پر سے  
اوتر آئے لارڈ ایلمین صاحب کی ملازمت کے لیے۔ اور ہم سب کی ملاقات کرنے سے  
صاحبان کشتراں چینی کے ساتھ ڈیرہ سو گورامہرا لیکر عجیب کیفیت معلوم ہوئی۔ گفتگو کے بعد  
لارڈ صاحب موصوف کے سامنے ایک بڑی میز بچھائی گئی جس پر طح طح کی عمدہ کھانے  
کی چیزیں تھیں اور جناب محترم الیہ کے سین دیار ایک ایک صاحب کشتراں بیٹھے اور  
باقی سب صاحب میز کے گرد کھڑے رہے بعد تھوڑے عرصے کے صاحب ایلمین نے  
اطلاع دی کہ جاری غرض بیان آنے سے صرف تبادلہ اختیارات کامل اور صلح کرنے کی ہے

امداد و نھوں نے پرچہ اپنی شرائط کا پیش کیا۔ اختیارات صاحبان کشر چین کے ایک  
 پرچے پر لکھے ہوئے لیا نک صاحب کو کشتی میں جزد و کپڑے سے ڈھنکی مٹی تھی وہ  
 گئے اور کیوی لیا نک صاحب نے بڑے ادب کے ساتھ مٹروئڈ صاحب کو کشتی  
 حوالہ کی مگر اس میں ہر دفتر کو انک فوائنگ کی تھی جب لاڈو الیجن صاحب نے اس  
 امر کی شکایت کی صاحبان کشر نے جواب دیا کہ جو صاحب اپنے عہدے پر مستقل نہیں ہوتے  
 ہیں ان کو ایسی مہر کا کاغذ نہیں ملتا ہے۔ یہ سن کر جناب محترم الیہ ناغوش ہوئے آخر کو  
 یہ مہر پکین سے منگوائی گئی اور یہ نقص نفع کیا۔ پس پہلی ملاقات کا صاحبان اسپرل کشر  
 کے ساتھ یہ نتیجہ ہوا اور لاڈو الیجن صاحب نے صاحبان اسپرل کشر کی جس روز تک  
 صلح نامہ دستخط نہیں ہوا ملاقات نہیں کی۔ ملاقات کے روز صاحبان کشر سادی پوشاک  
 عمدہ پہنے ہوئے تھے اور اون کے افسری سرخ بوتام اور مور کے پر جو لگے ہوئے تھے  
 ظاہر ہوتے تھے +  
 تصویر کیوی لیا نک اسپرل کشر کی



کیوی لیا نک صاحب کشترا علی بن سیدہ مزاج کے بہت خوب چالاک اور ہوشیار تھے  
مگر بیاعتنا یعنی کے آنکھوں سے کم دکھائی دیتا تھا اور دونوں ہاتھ ملتے تھے ۛ  
ان کا چال چلن بہت خوب تھا۔ قوم کے تارہین اور بعد نوکری عرصہ دراز کے اس عمدہ بلند  
پر پہنچے ان کے دو بھائی گورنر جنرل کیا نک کے تھے (جہاں مقام شنگائی واقع ہے)  
ان کا احوال اور مشرملکین صاحب کی تشریف آوری کا مقام سوچ کے قریب لکھا گیا ہے  
جب سر جان بورنگ صاحب کلف آف پھلی کو ششہ ۱۷۷۵ء میں تشریف لائے تھے -  
کیوی لیا نک صاحب گورنر جنرل چلی کے تھے ان کے دوست ہوشنا بھی جو ایک  
کشترا تھے عمر میں کم تھے اور موٹے تازے لمبی ناک رکھتے تھے ۛ

تھویر ہوشنا دوم اسپرمل کشترا کی



دو تین دن بعد ہم لوگوں کی ملاقات چین کے کشنوں سے ہوئی ناذت گرس صاحب  
کوٹ پوٹیاٹین صاحب - ریڈ صاحب نے بھی ان صاحبوں سے ملاقات کی  
اور انکا پرچہ اختیارات دیکھ کر ہر طرح راضی ہوئے +

پس مضمون صدر سے واضح ہو گا کہ باوصف مزاحمت آئندہ اس مرتبہ کی ملاقات کا نتیجہ بچا ہوا  
لارڈ ایلمین صاحب کی یہ رائے ہوئی کہ اگر تجارت جو چین میں جاری تھی اوسمیں کی طرح  
دست اندازی نہ تو وصلع کی طرح ہو جاوے گی - ڈھائی ہزار گرس کی ولایت سے آئینگی  
خبر تھی اور چھڑی فوج اوسوقت ہوا تھی واسطے مقابلے کے کافی تھی اگر یہ قصد ہوتا  
کہ چین کا مقابلہ کریں چین صلح کی شرطین اور زیادہ کیجاوین - مگر لارڈ ایلمین صاحب  
کو منظور تھا کہ جس قدر ممکن ہو اور ترکی طرف اور جاوین اور بانہرور جاتے اگر کانٹن میں  
چند حالات جو واقع ہو کر اپنے نہوتے کہ جو باعث تبدیلی اس ارادہ کے ہوئے اور جب  
خواب منتشر الیہ بانکا نامک میں ستمبر کے مہینے میں پہونچے تو یہ تجویز کیا کہ وہ فوج جو مکین  
بیچنے کا ارادہ تھا کانٹن کے قبضہ کرنے کے لیے رہے - پہنچنے تک جو جملہ گرس  
ٹنٹ سن میں رہے عین خوشی میں رہے نسبت اوس خوشی کے جو گلو آف پچھل  
میں رہنے سے ہوئی تھا

### باب ہفتم

دھوکے چین کے انتظام میں - سونچا کیا نامک کا - دہائے لوگوں سے ملاقات کرنا -  
خلافت نشانی کیا نامک کی - اونکی عداوت کشنوں سے - ثروت اونکی دغا بازی کا -  
دوسری ملاقات مشر ویاصلی صاحب کی - کیا نامک کی موریل - کیا نامک کا پیش آنا جاوین  
کے ساتھ - بیہوشی ظاہر کرنا - اونکی جبریتی کا نتیجہ - سترائے خفیف کا عالم ہونا -  
پادشاہ کا حکم - کیا نامک کا خود کشی کرنا -

چند روز بعد گزرنے ملاقات مندرجہ اب گذشتہ کے ایک ایسی واردات ہوئی جس سے ثابت  
ہوتا ہے کہ چین کے انتظام میں عجیب دھوکے واقع ہوئے اور کس طرح کے خطرے ہیں اور

حکام ہمیشہ رہتے تھے یعنی وہ حکام جو عمدہ دارکھان تھے یا عمدہ کلان انکو زیر دہی ملا تھا سابق میں احوال ثمان صاحب کا کھایا گیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ کس طور سے چین کی گورنمنٹ کبھی کو عمدے پر مقرر کرتی ہے جس میں اندیشہ الزام کا رہتا ہے اور کس طور سے افسر الزام عائد ہوتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چین کی گورنمنٹ کسی کو عمدے پر مقرر کرتی ہے صاحب اس غرض سے کہ وہ اپنی مالیاتی کا انجام اٹھاوے۔ دستور ماتحت افسروں پر عائد کرنی تصور کا واسطے پوشیدہ کرنے تصور افسر اعلیٰ کے تمام چین میں رائج ہے اور یہ زیادہ تر ثابت ہوتا ہے اس امر سے کہ جب ہلوگون اور ایلچی چین کے درمیان نا اتفاقی ہوئی ہے چین کے افسروں نے تصدیق کیا ہے کہ ہلوگون پر تصور اوکا عائد کریں +

اب اس وقت میں ایک شخص کیا نام صاحب نام سے از طرف امپیریل گورنمنٹ چین سٹے تصفیہ معاملات چین کے بلا تعلق کسی دیگر حکام کے مقرر ہوئے۔ اور وہ اسکی ہم لوگوں کو بخوبی معلوم ہوئی۔ یہ شخص باغوا سے اپنے مخالفوں کے اس عمدے پر مقرر ہوا ہے وہ صاحب جنہوں نے پادشاہ سے سفارش کر کے اسکی بذامی سابق کو معاف کر دیا اور اس عمدے پر مقرر کر دیا تھا وہی صاحب اسکو لازم قرار دیتے تھے کہ اسکی گردن باری جائے کیا نام صاحب کی نیک مزاجی جانوں کے ساتھ مشورہ بھی تو بھی ہم لوگوں کے پاس اسناد بہ ثبوت اور انکی غیر معتبری کے موجود تھیں۔ بلکہ معلوم ہوا کہ انکا خلق جو وہ ظاہر کرتے تھے باعث انکی بذامی سابق کا ہوا تھا لہذا لڈالیمچن صاحب نے بذریعہ مشورہ فیضا اولیٰ صاحب اونکے پاس یہ کہلا بھیجا کہ ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہم آپ سے ملاقات نہیں کر سکتے ہیں اور اونکے طرز تحریر بھیجی کا بھی تذکرہ تھا +

ان صاحبوں نے جاکر ایک بڑے نابینا آدمی کو بھیج دیکھا۔ ابن صاحب نے پہلے بیان کیا کہ ہم لی صاحب کو پہچانتے ہیں لی صاحب نے جواب دیا آپ نے شاید میرے والد کو دیکھا ہو گا میری نسبت سوزنا نے ہیں تب یہ صیحت صاحب چین کے حالات کا خیال کر کے رہنے لگے اور کہا کہ ہم ایک ایسی شکل میں پڑے ہیں جس سے بلکہ اندیشہ ہی کہ باعث ہماری بربادی کا ہو گا۔ مشر لی صاحب نے اونکے سب بیان پر اعتبار کیا



اور مشر وید صاحب نے کہا کہ لاڈلے لالچ صاحب آپ کو چھٹی لکھ بھیجیں گے کہ وہ ملاقات آپ سے نہیں کر سکتے ہیں اور اس میں آپ کی صفائی عدالت چین میں ہو جائے گی مگر کیا لنگ صاحب کا یہ مقصود تھا اور اس کے ولیم فور بھرا ہوا تھا پس انھوں نے یہ جواب دیا کہ ایسا کرنے میں آپ اہل چین کے گلے پر چھری اور سر میں پتول مارنے میں باوصف ممانعت کے کیا لنگ صاحب دوسرے روز یعنی تاریخ ۱۰ کو لاڈلے لالچ صاحب کی کوٹھی کے پھاٹک پر داخل ہوئے اور اپنا نام ایک ٹکٹ پر لکھ کر بھیجا مگر ملاقات نہ ہوئی۔ افسوس کہ راقم موجود نہ تھا کہ اس وقت کی کیفیت دیکھتا جبکہ ان کی سواری بغیر ملاقات کے واپس گئی +

اس میں کچھ شک نہیں کہ کیوی لیا لنگ صاحب اور ہوشنا صاحب کیا لنگ صاحب کو بری نظر سے دیکھتے تھے۔ کام ان کا جاسوسی تھا اور کارگزاری سابق سے ظاہر تھا کہ ان کا نشانہ بر خلاف اسے صاحبان کشن علی کے تھا۔ متنبہ شخصوں کی زبانی سُننے میں آیا ہے کہ کیا لنگ صاحب کی زبان نسبت جابلوں کے محض سخت اور بر خلاف تھی یہ غالباً دو سبب سے تھا ایک یہ کہ چونکہ یہ سب علحدہ بلا تعلق کسی دوسرے حاکم کے مقرر ہوئے تھے لہذا تجویزین ان کی بھی بلا تعلق ہونا چاہیے اور دوسرے یہ کہ اور صاحبان کشن علی کے خواہاں تھے لہذا ان کو لڑائی منظور ہوئی۔ صاحبان کشن چین کیا لنگ صاحب کی کیفیت دیکھ کر دست بردار ان کی تبدیلی کے لیے ہوئے بادشاہ صاحب اپنی ڈگری میں تحریر فرماتے ہیں کہ غالباً کیا لنگ صاحب اپنی ذمہ داری کے گزرنے کا حال جانتا ہے اور شش و پنج میں ہو گا حکم دیا کہ وہ ٹنٹ سن میں رہے مگر کیا لنگ صاحب نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اور نہ اپنا کام جیسے متعین ہوئے تھے کیا لنگ گمانی اپنے کام سے مفرور ہوئے یہ دیکھ کر ان کے مخالفت نہایت عرصے اور نارنگی بادشاہ کی اشد اذیت ہوئی اتفاقاً اسی کاغذات میں جو پختہ صاحب کی کوٹھی میں ملے موریل دیل لکھی ہوئی کیا لنگ صاحب کی بھی ملی +

ترجمہ موریل مرقومہ اخیر ششہ ع۔ کیا لنگ غلام دست بستہ یہ ضمیمہ موریل بادشاہ

کیونکہ دست میں پیش کرتا ہے کہ قبل اسکے بذر نیمہ خید موریل مفصل حالات ان جاہلون اور  
اونکے ایلمیون کے تحریر ہو چکے ہیں۔ چونکہ یہ جاہل لوگ اشخاص اجنبی ہیں اور اکثر سلوگوئی  
باتیں نہیں سمجھ سکتے ہیں اور اپنی طبیعت سے معنی لگاتے ہیں مثلاً جلدی کرنا بادشاہی  
احکامات کا کام مہران کو تسل کا ہے حالانکہ یہ جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ خود حضور کے ہاتھ کی  
تحریرات ہیں اگر اوں لوگوں کو اصل حال معلوم ہو تو ان کا اعتبار کسی امر پر نہ ہوگا +

خدا رک جو یہ جاہل لوگ کھاتے ہیں کھانا کھانا ہے اوں لوگوں کو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے  
ایک غول کا غول ایک جگہ جمع ہو کر کھانے اور پینے کو جبکہ حضور کے غلام کی ملاقات کو یہ لوگ  
آئے دس دس بیس بیس تیس تیس ہو کر آئے اور جب میں اونکی ملاقات کو اونکی کو ٹھہری خواہ  
جواز پر گیا وہ لوگ سب میرے آس پاس بیٹھے اور کھانے پینے سے خاطر کی اور بخاطر اونکے  
منے اونکے پیالے میں پانی پیا اور اونکے چمچے سے کھانا کھایا +

ایک اور عادت ان جاہلون کی یہ ہے کہ اپنی میم کی بڑی قدر کرتے ہیں جب کوئی حلیل اقدار  
ان جاہلون کی ملاقات کو جاتا ہے اونکی میم بابر نگار اونکی خاطر کرتی ہے۔ پار کر حسب  
اور لگزمین صاحب اپنی اپنی میم لائے ہیں اور جب حضور کا غلام اوں جاہلون کی ملاقات  
کو گیا اونکی میم صاحبہ نکل آئیں اور ملاقات کی۔ حضور کا غلام یہ دیکھ کر گھبرا ایا اور بڑی حیرت  
میں رہا اور یہ میم لوگ اس توقیر سے بہت خوش معلوم ہوئیں۔ جب سے ایک قسم کا  
اتحاد اور دوستی جاہلون کے ساتھ پیدا ہوا ہے اور وہ مثل برابر کے سمجھے گئے مگر حضور  
کے غلام نے جو اننگ ٹنگ کشتہ فینا نزل چین کو تاکید کر دی ہے کہ صاحب ایلمی کو  
فعالیں کر دین کہ چین میں یہ دستور نہیں ہے کہ کوئی حاکم اعلیٰ مذد دے خواہ لے اور عین  
خوشی کی بات ہے کہ جاہل ایلمیون نے اس پر لحاظ کیا ہے تو بھی بر طبق ملاقات کے اوتھوں  
نے غلام کو مجبور کیا ہے قبول کرنا چند خیرون کا مثل شراب و خوشبو اور ایسی ایسی ضعیف  
چیزیں۔ اوسکے بالعرض حضور کے غلام نے ناسدانی اور تھیلیاں وغیرہ اوسے نذر دین اور  
حب صاحبان انگریز و فرنج و امریکن و اٹالی نے حضور کے غلام کی تصویر یا انکی غلام نے اونکو  
دی۔ نسبت اوں جاہلون کے طریقہ حکومت کے عرض یہ ہے کہ مبضون کا بادشاہ ہے

اور بعضوں کی پادشاہ زادی۔ یعنی انگریزوں کی پادشاہ زادی ہے اور فرنگ اور امریکا کا پادشاہ ہے۔ انگریز اور فرنگ کا پادشاہ اپنی عزت کے حکومت کرتا ہے مگر امریکا کا پادشاہ ہر جوتھے حال بدلا جاتا ہے وہاں کے باشندے اپنا پادشاہ چن لیتے ہیں اور سابق کا پادشاہ رعایا میں شامل نہیں ہے۔ اور ہر فرد کے حاکموں کے نام متفرق ہوتے ہیں یہ لوگ اس قدر جاہل ہیں کہ مطلق طریقہ خط کتابت ملائیت کا نہیں جانتے اور ہمیشہ بڑا ذوق افسری اور ماتمی کا رکھتے ہیں اور اس طور پر لکھتے ہیں کہ بالضرور نساہو اگر ادنیٰ تجربات پر ملاحظہ کیا جائے مگر اپنے کان بہرے کرنے پڑتے ہیں +

پس ان جاہلوں کی کیفیت حسب شرح صدر ہے کہ میں نے ادنیٰ نسبت کے طرح کی بہت انداز نہیں کی ہے کچھ تو اس سبب سے کہ وہ لوگ خفیہ ہیں اور کچھ اس باعث سے کہ محنت نھی لہذا یہ ضمیمہ موریل باطلاع حال حضور میں ارسال کیا ہے +

جواب۔ نیلی نیل سے لکھا ہوا۔ بہت خوب بندوبست ہو گیا ہے ملوک سمجھتے ہیں جب ہوشنا اس کا غد کو پڑھ رہے تھے وہ اون مقامات پر جان بھرت کیا لنگ صاحب کی ظاہر ہوتی تھی بغور ملاحظہ کرتے جاتے تھے ہوشنا اور کیوی لیا لنگ صاحب یہ پڑھ کر بہت شرمائے اور کیا لنگ صاحب سے وجوہت ہوئی کہ وہ اس کا غد کو پڑھ کرین چنانچہ انھوں نے اس کو لیا کر ایک کونے میں پڑھا۔ اس عرصے میں ملوگوں کے ایلمیوں نے کمشنران چین کو رائے دی کہ اگر آپ لوگوں کو اپنی دیانت داری لارڈ ایلمن صاحب کے رد برو ثابت کرنا ہے تو لازم ہے کہ ایک چٹھی مع جملہ شریک جو طے پائی ہیں بھیجیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے یہ کیا اور اسے رات کو صاحبان ایلمی بعد کرانے دیکھ کر اوپر کا غد شرائط نامہ کے کیوی لیا لنگ اور ہوشنا اور کیا لنگ صاحبان سے رخصت ہوئے۔ دو دن بعد کے اتفاقاً کیا لنگ صاحب نے اپنا واپس جانا پیکر کو تجویز کیا

اور ایک موبیل آگے سے پادشاہ کی خدمت میں اس مضمون کا بھیجا کہ کترین کو چند امور نہایت فروری عرض کرنا ہیں۔ قبل ہوئے پائے تخت کے کیا لنگ صاحب کے پاس حکم اپنے کام پر واپس جانے کا ہو چکا مگر انھوں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی۔ پس یہ امر

کیا ناگ صاحب کا جوہر قرار پایا۔ چند روز بعد جبراً دہلی کے کیا ناگ صاحب معزول ہوئے اور بعدہ خبر اس کے مارے جانے کی مشہور ہوئی مگر حکم دگری مندرجہ پیکین گزٹ جو ۳۔ جولائی کو ہم لوگوں کو پاس پہنچا یعنی ۳ روز قبل ملوگوں کے منٹ سن سے روانہ ہونے کے اصل کیفیت معلوم ہوئی +

حکم دگری۔ جب شانزادہ ہوئی اور اؤ صاحبوں کی درخواست متضمن اسکے کہ کیا ناگ صاحب کو منراے کورٹ مارشل ہو پونچھی ہم لوگوں نے حکم دیا کہ وہ گرفتار ہو کر پائے تخت کو لایا جاوے اور اسکی خوب تحقیقات ہو۔ جب اسکا اظہار ہوا اور سنے اپنا جواب تحریری داخل کیا اور تب ہم نے شانزادہ کنگ کو (جو بادشاہ چین کے بھائی ہیں) حکم دیا کہ انصاف کے ساتھ اسکا فیصلہ کریں اور وہ بعد غور و تجویز کرتے ہیں کہ چونکہ کیا ناگ صاحب نے بادشاہ کی عدل حکمی کی لمذا وہ پیشی مقدمات کشن آئندہ تک مقید رہیں بعدہ بھانسی پادین۔ یہ تجویز ہر طرح مناسب اور وجہ سے تو بھی جن لفظوں سے تصور اسکا ثابت ہوا بہ خوبی مجبوری اسکی ظاہر نہیں کرتے ہیں لہذا مفصل حالات مقدمہ کے لکھے جاتے ہیں +

جبکہ کیا ناگ صاحب بعد زلت اپنی کارگزاری سابق کے عمدہ حال پر مقرر ہوئے تھے امید تھی کہ وہ اپنی کارگزاری حال سے سب آگے کا نقص رفع کرینگے۔ جب وہ بادشاہ سے رخصت ہونے لگا اور سنے یہ عرض کیا کہ اختیارات جو غلام کو عطا ہوئے ہیں عمدے سے زائد ہیں آئندہ تقدیر غلام کی ہے۔ چوتھے چاند کی ۲۸۔ تاریخ مطابق ۸۔ جون کے اون کو اطلاع دی گئی کہ تم کیوی لیا ناگ اور اون کے ساتھیوں سے صحبت نہ کھوادھنا اور ان کے کاموں کے مطابق کار بند ہو جسطرح اپنی عقل راہ دے اور اسکے موافق کام کرو۔ اور اسکو اختیار خود مختاری کے ملے جب کیوی لیا ناگ اور اس کے دوست نے درخواست کی کہ کیا ناگ بلوایا جاوے اینجناب کو یقین ہوا کہ وہ اس بات سے واقف ہوگا لہذا اسکے نام حکم بھیجا گیا کہ بدستور وہ کام پر منٹ سن میں رہے اور بعدہ اس نے ایک یادداشت موصول بھیجی اور اپنے اوپر ذمہ دار سلطنت کو واپس آنے کا لیا اور اسکا عذر یہ تھا کہ مجھکو کچھ بہت ضروری عرض کرنا تھا اگر ایسا تھا تو کیوں نہیں اور سنے ایک مختصر موبیل دستخطی تنہا اپنے نام کا

بھیجا وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ وہ ایسا امر ہے کہ تحریر کرنے کے لائق نہیں ہے پس جب اوس نے  
 پیچھے سے ایجناب کا حکم پایا کہ منٹ سن میں رہیں کیوں اونھوں نے جلدی کر کے  
 ایک موریل ثانی تیار کیا اور آخر کون ایسا ضروری امر مندرج اوس کے موریل خواہ اوس کے  
 جواب میں ہے۔ یہ ناموری جواب دینے وقتاً فوقتاً ایجناب کو دکھائی ہے صرف اوس کی عرض  
 واسطے بچانے اپنے سر کے تھی۔ بالکل عدم موجودگی اور ضروری کی موریل اور جواب میں  
 صاف واضح کرتی ہے کہ یہ بڑے بھینکا آدمی ہے اور اذروے قانون اوس سے باز پرس  
 کرنا لازم ہے اگرچہ کسی ملازم سے نیکی کی امید ہو سکتی ہے مگر کیا ٹانگ سے نہیں ہے  
 اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ شریک اس انتظام میں تھا اور اوس کو اختیار تھا کہ اپنی رائے کے  
 مطابق عمل کرے پس تعجب ہے کہ بشر اکت اور لوگوں کے وہ نیک رائے دینے آیا جب  
 کل مراتب گزر چکے تھے۔ اگر ایجناب اوس کو منرا دیتے جیسی اوس کی دست بستہ یہ دعا تھی  
 ایجناب ضرور اوس کے پھندے میں پڑ جاتے اور عرضی میں کیا ٹانگ صاحب صاف  
 لکھتے ہیں کہ نہ صرف میری گزشتہ خطائیں دور ہوئیں بلکہ اون کی نسبت وہ اور دن کو الزام  
 لگاتا ہے جس سے زیادہ ترا و سکی بدنامی ہوتی ہے اوس نے یہ تصور کیا تھا کہ بلا اجازت  
 نوکری کا ترک کر دینا اوس کی منرا صرف موقوفی روزگار کی ہوگی اور تب گھر بیٹھے کر چہین  
 کر سینگے اوس کا یہ قیاس کرنا مناسب تھا بعد اتنے عرصہ کے نوکری لا حاصل کی نہ  
 کیوی لیا ٹانگ اور ہوا شناس کے ساتھ مشورے کے بعد یہ رائے ہوئی تھی کہ ایک  
 ڈسپاچ بھیجی جاوے وہ لوگ ایک کھر کی کسینچے روئے صبح تک اون کو معلوم نہ تھا  
 کہ رات تک وہ ہلاک نہ کیے جاوے گئے مگر ایجناب کو دریافت نہیں ہوا کہ بتعمیل حکم  
 ایجناب جیسا اوپر ذکر ہوا ہے اور کون تدبیر اونھوں نے باندھی۔ بعدہ اوس نے  
 ہوا شناس سے کہا کہ ہمارا منٹ سن سے جانا باعث اندیشہ رعایا کا ہوگا اور اس  
 وجہ سے ہم یہ جلد کر سینگے کہ تھوڑے عرصہ کے لیے ہم بکار سرکار جاتے ہیں اگرچہ  
 برطبق ہونے مقام ٹانگ چان کے اوس نے دوسری چٹی کو نسل کی پانی مگر درنیت  
 نہیں ہوتا ہے کہ وہ اپنے کام پر واپس گیا بلکہ ظاہر ہے کہ وہ واپس نہ جاسکا اور

ایجنائب کے حکم کے خلاف کیا دغا اور جہل سے مجبور حاصل کیا ایسے شخص کو نیکو  
 زبانین بھی قتل سے بچا سکتی ہیں نیز اسے مندرجہ اصل محمودیل شاہزادہ ہوئی اور اسے  
 دوستوں کی بہت سنگین تھی اور نہ محمودیل شمس صاحب کو واسطے اس کے فی الغور  
 قتل کے درست تھا۔ ایجنائب کا مقصد اس کو پرو کرنے اپنے ملازمان و اولاد کے  
 ہاتھ میں یہ تھا کہ جس میں مقدمہ مخبر تحقیقات ہو اور جس میں ایسا حکم صادر ہو کہ جس  
 اور دن کو عبرت ہو جائے اگر اس کا فی الغور قتل ہونا ایجنائب کو منظور ہوتا تو اس کی  
 و اولاد کے لئے ایک نوبت نہ آتی کیا ضرورت تحقیقات اور تجویز کی ہے اگر چند  
 کے لیے ایسا ہی پڑا ہے وہ خود مر جاوے گا اور قتل سے محفوظ رہے گا +  
 ایسے حکم ڈاکوؤں کے واسطے ہوتے ہیں کیا نیک صاحب کے واسطے ضرورت نہیں  
 ایجنائب نے کئی روز تک بہت توجہ اس کے مقدمے پر کی کہ اس کی جان بچے مگر  
 غیر ممکن پایا اور اگر ایجنائب اس کو بچا دین جیسا یہ سب صاحب اور اس کے درست تجویز دینے  
 میں غیر ممکن ہے پس بعد غور و غرض کامل ایجنائب ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اس اور میں  
 صاحبان عدالت شاہی جا کر کیا نیک کو یہ حکم صادرین کہ ایجنائب کی یہ فیصلہ ہے کہ وہ اپنی زندگی  
 کا خاتمہ کر دے اور اس کی تعمیل کا حال قبل دعا کی منٹ سن سے ہکو مدیافت ہوا کہ ربوہ سے  
 اون ملازمین کے جن کو حکم اس ارشاد کی تعمیل کا تھا کیا نیک صاحب نے زہر کا پالہ  
 پیکر آپ کو ہلاک کیا فقط

باب بیستم

بیشتر کی گستاخی۔ مقام ٹنٹ سن میں زبردستی داخل ہونا۔ عوض عارضہ میں قرقیان کرنا۔  
مخالفت پیشکش تدارک۔ نقشہ شہر ٹنٹ سن۔ صدمت شہر کی تجارت شہر کی  
کی تجارت ٹنٹ سن کی۔ اس تہا نسبت تجارت اناج کے بڑی نخر کا حال۔  
اناج کا صرف سالانہ۔ تحصیل محصول اناج۔ پلو دریا کا حال۔ دیبا کی سفر میں راحم ہونا۔  
برصغیر مندر اناج لیجانا۔ ٹنٹ سن میں چاول کی قیمت۔ روپڑ بابت نخر کلان۔  
تجارت ٹنٹ سن کی۔ قبرگاہیں۔ مکمل فوج ٹنٹ سن کی۔ سیر ملک کی۔  
ایام کھربان ٹنٹ سن کے۔ باغات۔ میوے کا شکار

کیا نامک صاحب کی مخالفت باعث آغاز نفاق رعایا ہم لوگوں کے ساتھ ہوئی جب تک  
کہ کیا نامک صاحب مقرر نہیں ہوا تھا یہ لوگ نہایت عزت کے ساتھ پیش آتے تھے  
جب ہم لوگوں کو اتفاق پیدل خواہ گھوڑے پر ہوا فوری کا ہوتا تھا۔ جس روز وید صاحب  
اور ملی صاحب واسطے ملاقات صاحبان کشر کے گئے تھے چند رعایا نے آکر صابا ٹیبل  
اور دو تین اور جہازی حاکموں کو چھروں سے مارا اور لکارا۔ یہ بات ملی تھی اندازہم لوگوں کو  
زیادہ ترجیح نہ تھی۔ جب دوسری شام کو میں نے دیکھا کہ کپتان ڈیو صاحب اور کپتان  
سومار صاحب بہت گھبرا کر بے تماشاً بھاگے آتے ہیں اور کپتان ڈیو صاحب  
کے سر پر ٹوپی موجود نہ تھی اور ہاتھ میں ایک لاثمی جسکے شکستہ حال سے واضح ہوا تھا  
کہ کسی مقام پر ہنگامہ ہو چکا ہے۔ انکی زبانی معلوم ہوا کہ وہ دونوں صاحب خاموش چلے  
آتے تھے جب ایک چھانگ پر شھر کے متصل پہنچے ایک محل نے انکو لکارا اور کنگر  
چھرا مارے اور حملہ کیا کہ اس ہنگامے میں کپتان ڈیو صاحب کی ٹوپی گر پڑی اور کنگم ہو گیا  
جسوقت اس بات کی خبر ملے لوگوں کو ملی میں نے فوراً میجر ہایل صاحب کانیر جہازی گوردون  
کو جھوٹ ایک سو گرنہ کے فاصلے پر تھے اطلاع دی چونکہ دن تھوڑا رہ گیا تھا صاحب کانیر  
نے اس وقت چند گورے اپنے اور مجھ بلی کرتی مدد گورے فیو ریس ندے جہاز کے ساتھ لیے

اور ہلوگس کپتان ڈیو صاحب اوس جانب کو روانہ ہوئے جہاں یہ واردات ہوئی تھی۔ چونکہ آدھ میل سے زائد شہر ہو کر جانا تھا بھاٹک کے محافظوں کو خبر پہنچ گئی اور ان لوگوں نے بھاٹک بند کر دیا اور اوسکی پشت پر ایک بھیڑ آدمیوں کی جم ہوئی ایک چین کا آدمی جو گرفتار ہوا اوس سے ہم لوگوں نے زبردستی کھلوا یا اور اوسنے اسطور پر انھیں حکم دیا کہ دیکھو یہاں ایک فعل ٹکلیوں کا ہے جو اندر آنا مانگتے ہیں۔ وہ لوگ میرے زبردستی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھاٹک کھولو۔ پہلا فقرہ اوس حکم کا اوسنے آہستہ آہستہ کہا اور باقی ہم لوگوں کے سنانے کے لیے زور زور چلا کر کہا :

جب ہم لوگوں نے دیکھا کہ یہ لوگ دروازہ نہیں کھولنے مہنے اور کپتان ڈیو صاحب اور اسبرن صاحب نے اور کوئی نچا مقام تلاش کیا جہاں سے دیوار کو بھانڈا سکین اور وہ حسب اتفاق مل گیا اور ہلوگ کو دروازہ اندر گھسے اور کیا ہی حیرت ان لوگوں کو ہوئی ہلوگوں کو اندر دیکھا کہ اور سب ادھر ادھر بھاگ گئے کیونکہ ان لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ شاید تمام انگریزی فوج چڑھائی پر ہے۔ کپتان ڈیو صاحب نے ایک پھری لیکر بھاٹک کے پیرے کو توڑ دیا اور سب جہازی گورے اندر چلے آئے ہلوگ بخوبی بڑی سرگ پر آئے اور وہیں دکن کے بھاٹک کو گئے کیونکہ کپتان ڈیو صاحب کو یہ دھوکا ہوا کہ شاید اسی مقام پر اونکی جہز منی ہوئی تھی پھر یہاں سے ہم لوگ دیوار کے اوپر ہی اوپر بھجھ بھاٹک کی طرف گئے۔ اور تمام رعایا بڑی حیرت سے ہم لوگوں کو دیکھا کی کہ کسطور پر ہم لوگ اونکی جہاز پناہ کے ساتھ پیش آتے تھے۔ جیسے ہی ہلوگ پچھ دروازے پر پہنچے کپتان ڈیو صاحب ٹوپی اونکو واپس ملی اور ہم لوگوں نے بھیڑ کو اطلاع دی کہ بیاحت اونکی جہز منی کرنے کے اس مقام پر ہلوگ اس مقام کے ذی عزت آدمیوں کو قید کرینگے کیونکہ اصل باقی فساد کو شناخت کرنا غیر ممکن تھا۔ اور اسطور سے لوگوں کو عبرت ہو گئی اور وہ لوگ ہمارے ساتھ عزت سے پیش آوسینگے۔ پس مہنے بھاٹک پر کے تار کار روکے کپتان اور چند ذہیزت بقالوں کو گرفتار کر کے جہاز سے اپنے جہازی گورون کے لئے گئے۔ مسٹر لی صاحب نے اس عبرت میں تعلیم پکی کہ چین کے لوگوں سے کھلوا یا جب ہلوگ جہاز کو جاتے تھے



کہ بڑی حیوانات ہے جو انگریز بے حرمت کیا جاوے ہم بھی کسی انگریز کو بھرت نہ کریں گے +  
 جس شخص نے اس کلام کے کہنے سے قرض لیا وہ گرفتار کیا گیا اور اس سے چند  
 باتیں متضمن توقیر صاحبان فرنگ کہلائی گئیں۔ وہ لوگ جو گرفتار ہو کر آئے تھے ایک رات  
 قید رہے اور دوسرے روز باہر وعدہ کہ بھر ایسی بے حرمتی نہ ہوگی خلاص ہوئے اور  
 معلوم ہوا کہ کپتان ڈیو صاحب کا کتا جو بہت عمدہ پیرا جانتا تھا اسی رات کو تیر کر جاز  
 کا رومزٹ پر جان اسکا مالک رہتا تھا چلا آیا +

ہم لوگوں کو یقیناً دریافت ہوا کہ یہ نایاب حسب نصیحت اپنے حکام کے جو نصیحتیں بعد قرض آدی  
 کیا ناک صاحب کے جاری ہوئی تھیں پیش آتی تھی۔ مگر سہوچیا ۱۲۰ اور جہازی گورونکا  
 مع تورپ کے باعث ڈالنے زیادہ خود کا ان لوگوں کے دلوں میں ہوا پس اب جا بجا  
 اشتہار آویزان نظر آئے کہ صاحبان غیر ملک کے ہرہ سپاہ چین واسطے منع کرنے  
 بھرتی کر رہے گی اور جو کوئی بے حرمتی کرے گا اسکا سخت تدارک ہوگا۔ اور جس چینی  
 پر ضعیف شکایت عائد بھی ہوتی تھی اس کے افسر اسکو خوب سزا دیتے تھے چین میں  
 دستور ہے کہ مجرم کا سر اور گلا کاٹھ میں ڈالتے ہیں جیسا ہم لوگوں میں پانوں کاٹھ  
 میں ڈالتے ہیں۔ بازار میں سب سے بڑی تجارت لکڑی کی واسطے جلائے کے او  
 پانی کی ہے جلائے کی لکڑی گندم کے کھر کی ہوتی ہے اور بوجہ کا بوجہ لوگ کندھوں پر  
 لیے بھرتے ہیں اور میٹھا پانی دو پیسے خواہ ایک پیسے کی گاڑی میں بھرا ہوا فروخت  
 ہوتا ہے جب ہلوگ ٹنٹ سن میں گئے دو ایک روز تک جھانک کے محافظوں نے  
 جھانک کے کھولنے میں قرض وامل دکھایا مگر جب ہلوگ زبردستی کھول کر چلے گئے  
 ہم لوگ بخوبی آمد و رفت کرتے تھے +

ٹنٹ سن کے ایک قدیم سوداگر کی زبانی معلوم ہوا کہ جب سے پلو دیریا کی بڑی نھر ٹورڈالی  
 نہی تب سے شہر کی آبادی اور رونق بہت کم ہو گئی تھی۔ سابق میں طرح طرح کی بیویوں  
 بندید نھروں کے ٹنٹ سن کو آتی تھی اور جبے نھر کھان کا نقصان ہوا اور آؤر نھروں سے  
 پاسے سخت کوچرین جانے لگیں مگر اصل غرض اس بڑی نھر سے واسطے آمد و رفت سالانہ انج

کے تھی۔ مضمون ذیل محوڑہ مشروید صاحب سے واضح ہو گا کہ اب اس نھر کران کی کیفیت کیا ہے اور اناج کس طرح باب پہنچایا جاتا ہے +

کئی جینے کا عرصہ ہوا کہ یہ خبر ہم لوگوں کے پاس پہنچی تھی کہ پلو دریا کے متصل ضلعون میں بڑا خوف پھیل گیا تھا بیا عث ہٹ جانے پلو دریا کے اوسکے مقام سابق سے۔ تحقیق معلوم ہوا کہ اس دریا نے ایک سابق کا سوتا جانب پچھم یعنی بمقام کیا ناگ فو شروع کیا ہے اور اب بالاشترک دریا سے ٹٹ سنگ اور شان ٹنگ گلف آف پچھلی میں اسکا پانی گرتا ہے۔ زبانی ملاح جہازر یا ناگ چو جہاز و سطون شہناع میں گئے تھے معلوم ہوا کہ ہوا یا ناگ فو کی خھر سے پانی پلو دریا میں آکر بڑھ جاتا ہے اور اسی باعث سے یہ طغیانی واقع ہوئی ہے فقط

گرانی نزع چاول کی بمقام ٹنٹ سن بلا شک بیا عث ہلوگوں کے دخل کرنے دریا اور موجود رہنے ہم لوگوں کے جہازون کے گلف میں تھی۔ لاڈو الجھن صاحب کا قاعدہ مقررہ تھا کہ شروع سال میں اوتر کی طرف جاکر مائدہ دریا سے پیو پر اناج لدی ہوئی ناؤں کے فمل کے غول روکتے تھے۔ ہلوگ اسکے روکنے میں جنوبی کامیاب ہوتے اگر اؤراؤر وجہ مانع نہوتی۔ نوے کشتیوں سے زیادہ جہاز فیورس کے سامنے ہو کر نکل گئیں علاوہ ان کشتیوں کے جہاز و تر جانب سے گئیں تاکہ ہلوگوں کے جہازون سے مقابلہ نہ کرنا پڑے۔ اگرچہ ٹنٹ سن کی بہت کچھ بزرگی تجارت کی جاتی رہی تھی تو بھی وہ خوب مقام تھا اور روز بروز اسکی اتری ترقی پر تھی +

ایک ذمیرت چیں کے سوداگر سے عند الملاقات سہنے دربارہ آبادی و مضبوطی شھر وغیرہ دریافت کیا مگر اسنے نہ بتایا۔ یا تو وہ ناواقف تھا یا اوسکو بتانا منظور نہ تھا۔ اسنے زیادہ تر بیان نسبت مغلسی شھر کے کیا اور یہ کہ کوئی شے اس شھر کے باہر واسطے تجارت کے نہیں جاتی تھی۔ صرف نمک یہاں بتا تھا اور اناج جو پیدا ہوتا تھا وہ شھر کے صرف کے واسطے کافی تھا۔ دکن سے سوکھے بھل اور چینی اور شیشہ آلات اور آون اور افیون تھوڑی تھوڑی تعداد میں آتی تھی اور بہت کشتیان لوہیا کے تخم اور لوہیا کے آٹے کی رو میں سے لدی ہوئی

نیوچانگ اور منگوریان سے آتی تھیں۔ پہنے بازو میں کچھ انگریزی کپڑا اور انگریزی و  
ارمنی شیشہ آلات اور بقیان اور دیاسلائی دیکھیں۔ جب حال تجارت کا یہ ہے تو خیال آتا ہے  
کہ آیا رعایا محتاج کپڑے کی ہوگی یا زندگی +

واضح ہو کہ ایسا ننگا اور سیلا مرغی ملک جتنے کمین نہیں دیکھا جیسا یہ تھا۔ کنادے دیبا کے  
لوگوں سے بھرے ہوئے تھے جو بالکل ساگ سبزی اور سٹرا گوشت اور کھانا جو جازوں کے  
اوپر سے پھینکا جاتا تھا اور لہروں سے ہلکے آتا تھا کھا کر اپنی اوقات بسر کرتے تھے پوشاک  
اونکی یہ تھی کہ یا تو ایک ٹکڑا چٹائی کا خواہ اور کوئی چٹا کپڑا کا ندے پر ڈال لیتے تھے اور تمام  
بدن برہنہ رہتا تھا۔ معلوم نہیں یہ لوگ کیوں اسطور پر رہتے تھے اور ماہ جون میں اور بھی خرابی  
تھی۔ تھوڑی دیر چلے پھر نے سے بڑے بڑے مریض نظر آتے تھے اور ایسے سمیت ناک  
مرض میں مبتلا تھے کہ اونکی زندگی پر لوگ ہنستے تھے۔ اکثر رہنے دیکھا کہ کوئی سیارہ فقیر بڑا  
ہے اور دم اوکا نکل رہا ہے خصوصاً ہم نے ایک ضعیف عورت کو دیکھا کہ وہ سچ شرک پر  
ایک چٹائی میں لپٹی پڑی رہتی تھی اور شدت مرض سے اس قدر بچال تھی کہ صرف اوہیں  
اس قدر طاقت تھی کہ جو شخص اس کو سوسا دیتا تھا یا تھ بڑھا کر لے لیتی تھی ایک روز اتنی طاقت  
بھی زائل ہو گئی جب ہم غور سے اس کو مردہ پایا تھوڑی دیر کے بعد جو ہم اس راہ سے  
نکلے اس کو نہ پایا معلوم ہوا کہ اٹھو اگر گھورے پر پھینک دی گئی ہے +

ایک روز ہم گھوڑے پر سوار جاتے تھے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو کا ندے  
پر لاوے لے جاتا ہے پہلے ہلکے تعین ہوا کہ مردہ ہے مگر جب قریب جا کر غور سے دیکھا تو  
معلوم ہوا کہ کچھ جان تھی۔ یہ آدمی جو لاوے لے جاتا تھا کنو تھا اور اس کا کام یہ ہے کہ  
سڑکوں پر گھومتا ہے جب کسی فقیر کو مرنے دیکھتا ہے اسے اٹھا کر کسی گھورے پر درو  
پھینک آتا ہے اور کوئے اور گدہ اس سے کھاتے ہیں +

معلوم نہیں جبکہ اس شہر کا کہ نام ٹنٹ سن تھا کہ جبکہ معنی آسمانی مقام میں یہ اسکی کیفیت تھی  
تو پھر وہ مقام جو چین میں بڑا مشہور ہوتا تھا اسکی کیفیت نہیں معلوم کیا ہوگی +  
اگرچہ ٹنٹ سن خراب شہر تھا تو بھی اوہیں دلچسپ مقام موجود تھے۔ پیکین کی شہر

جو کھان نھر کے کنارے دکن جانب کو جاتی تھی کو سون تک باغات بہت عمدہ فسطح لندن  
میں ہوتے ہیں ملتے تھے ساگ سبزیاں بہت عمدہ دنیا پیاز شکر قند مٹر خوب خوب ہوتا تھا  
انھیں انعامات میں انگو اور طرح طرح کے پھولوں کے چمن تھے اور ہوا خوری کے واسطے  
نہایت مفید۔ ٹنٹ سن میں ایک اور مقام ہے کہ اسکا تذکرہ کرنا بھی لازم ہے۔  
دریاے پیہو کے اوس پار ناد کے پل کے بعد ایک بڑا مقام ہے جان نمک کی کھانین  
نہی ہوئی ہیں۔ اوس مقام پر تالاب پانی سے بھرے ہوئے ہیں اور نمک پناوے  
مانند گول قلعوں کے اور ایک گول قلعہ مانند اینٹ کے پناوے کے ہے۔ ایک اونچی  
شکر اس مقام میں ہو کر جاتی ہے اور ایک بڑا کا دن ہے جان بڑی آبادی ہے اور  
ترائی میں نمک کی کانین اور ڈیہر ہیں۔ اکثر شکر کن پیٹاک اوڑتے اور تھوڑی دیر میں چھکرا  
جسمین ب قسم کے جانور۔ جتے تھے نظر آیا۔ ایک مرتبہ مجھے دیکھا کہ ایک چھکڑے میں جسمین  
جلانے کی لکڑی لادی ہوئی تھی ایک گھڑا اور ایک ٹوا اور ایک خچر اور ایک گدہ اور دو بیل  
تھتے ہوئے تھے۔ آخر وہ جن میں جبکہ ناج کٹ گیا تھا ایک بڑا غول میٹریوں کا آیا  
کو سون تک ٹیریاں نظر آتی تھیں اور لڑکے ٹوکریوں میں پکڑ کر بھرتے تھے راقم نے  
بھی ایک میٹری کھائی تھی فقط

### باب نوزدہم

فائدے جروس دامر لکائے حاصل کیے۔ ایک بڑی فکر۔ دو بھاری مطالعے۔  
ریڈینٹ فٹر کے استحقاق۔ چین کا طریقہ حکومت۔ طریقہ اوسین زور ڈالنے کا۔  
فائدہ سیدھی خط کتابت کرنیکا۔ اخیر جلسہ۔ دستخط کرنا عمد نامہ کا۔ انگریزی و ہندی کرنا۔  
جدید بندر گاہوں کی کیفیت۔ محصول کا لینا۔ آبادی ٹنٹ سن کی۔ پیمائش کا  
موجود نہا۔ ملک کی کیفیت۔ افراط برت کی۔ سیر شکار کی۔

اس دریاں میں گفتگو صلح کی ہوا کی۔ تاریخ ۱۴۔ جون کو کونٹ پوٹیا ٹین صاحب نے  
اسیچہ عہد نامے پر دستخط فرمایا اصل مدعا جس میں نسبت استحقاق برابر کی خط کتابت کرنیکا

روس کے فشر کے ساتھ اور چارم فشر کو نسل آف اسٹیٹ پکین کے تھا۔ اور اجازت واسطے بھیجنے اجنٹ کے جب ضرورت ہو اور نیز اجازت واسطے آمدورفت پادری جان جنکے پاس چٹھی پاس کی ہوئی موجود ہو اور اجازت واسطے تہلیت کرنے اور ہنگاموں کے جنی الحال کھلے ہوں اور نیز تجارت مقام سواٹوا اور ہنگامہ غوموسا اور ہنگامہ چٹین چارون بعد امریکا کا عہد نامہ سٹریڈ صاحب نے دستخط فرمایا اور اس عہد نامے میں وہی شرائط امریکا کے ساتھ نسبت آمدورفت تجارت کے ہوئیں۔ ایسی ہفتے کے آخیر میں بعد چند در چند بحث فیما بین صاحبان کشتی اور مسٹر برنس صاحب اور مسٹر وڈ صاحب اور لی صاحب جولاڈو ایلمن صاحب کی طرف سے خط کتابت کر رہے تھے چند شرائط آخر کار طے پائیں اور نسبت انکے تجویز ہوئی کہ یہ انگریزی اور چین کی زبان میں لکھی جاویں اور تاریخ ۲۶۔ کی شب واسطے دستخط کے مقرر ہوئی مگر تاریخ ۲۵۔ کی شام کو ایک ایسی واردات ہوئی جس سے اندیشہ برے انجام کا نظر آیا۔ انگریزوں کے عہد نامے میں دو شرطیں تھیں جو سابق کے کسی عہد نامے میں شامل نہ تھیں اور انکی نسبت چین کے کشتیوں نے نہایت قرض کیا ایک تو یہ شرط تھی کہ انگریزی سٹریڈ جو واسطے چین کے متعین ہو اسکو اختیار اسکا کہ یا ہمیشہ پکین میں رہے یا گاہ گاہ حسب استرخاے گورنمنٹ انگریزی جایا کریں۔ دوسری شرط یہ تھی کہ انگریزی قواہج سب طرف چین میں جانے کے مجاز ہیں واسطے تجارت کے۔ چین کے کشتیوں نے لارڈ ایلمن صاحب کو ہر طرح سمجھایا جب انھوں نے نہانات چین کے کشتیوں نے صاحبان ایلمپی مالک غیر (یعنی روس و امریکا وغیرہ سے) اس بارے میں ضابطہ مختصر الیہ کے حضور میں سفارش کو دانی اور اطلاع دی کہ پادشاہ کے پاس سے حکم آیا تھا کہ اگر یہ دو شرطیں جائز رہیں گی تو کیوی لیا ناگ اور ہمشنا صاحب نہ صرف عہد سے معزول ہونگے بلکہ انکا سر کٹوایا جاوے گا +

آیا یہ بہت صیح تھی یا نہیں معلوم ہونا مشکل ہے مگر اسکا رکنا مشکل معلوم ہوا بالخصوص جبکہ یہ امرنی القور بعد مرنے کیا ناگ صاحب کے واقع ہوا تھا۔ چونکہ فرانس کے

صاحب المیجی نے فیصل اس امر تنازعہ کی اپنے عہد نامے میں کی تھی ممکن تھا کہ اوسکو جائز رکھنے کے لیے وہ لڑائی برپا کرینگے۔ عجیب شکل میں اب معاملات آپسے تھے اگر اودکا عذر جائز رکھیں تو اون لوگوں کو حوصلہ ہوتا کہ اور شرطوں کی نسبت بھی تعرض کر سکیں یعنی تصفیہ محصول وغیرہ میں پس لارڈ الیجن صاحب نے بعد غور کامل تجویز کیا کہ ان مطالبوں کو جائز رکھیں اور مشربروس صاحب کو حکم دیا کہ اپنی اس تجویزے کشرن چین کو اطلاع دیں کہ فوراً ایک امر طے کریں اور جناب محترم البہ کو یقین تھا کہ اس دھکی سے صاحبان کشرن بادشاہ کی اس دھکی سے جکا اودکو خوف تھا محفوظ رہینگے۔ مشربروس صاحب کے طرز گفتگو سے صاحبان کشرن کو ناامیدی اونکی اپنی ضد سے معلوم ہوئی آخر کار اونھوں نے منظور کیا کہ عہد نامہ وقت مقررہ پر دستخط ہووے چونکہ مناسب تھا کہ ایسے موقع پر خوب دھوم مہ انداز لارڈ الیجن صاحب کے ہمراہ کل فوج گئی اور اکثر افسر جہاز کے بھی ہمراہ ہوئے یہ جلسہ ایسی قسم کا تھا کہ جس سے شٹ سن کی رعایا کے دل میں حوصلہ عزت کرنے کا بڑھا۔ ۲۰۰ گورہ فوج کا آگے آگے جاتا تھا اور اونسکے آگے انگریزی باجائیٹا تھا اور اون گورہوں کے پیچھے پیچھے بہت سواریان اور صدمہ آدمی اونسکے دیکھنے کے لیے چلے جاتے تھے قریب آدھے میل بھڑکتی تھی۔ جہاز جو دریا میں تھے بخوبی آراستہ کیل گئے اور اوپر جہازی طاح بھرے ہوئے تھے یہ جہاز دریا میں بصورت قطار لگانے گئے اور غول کا غول چین کے لوگوں کا جمع تھا اس کیفیت کے دیکھنے کے لیے۔ گرمی کی شدت سے جلسہ بالکل شام کو اوسی کوٹھی میں ہوا جہاں آگے ہم لوگوں کی کمیٹیاں ہوا کرتی تھیں +

بالعوض ایک لابی میز کے جس طرح طرح کے کمانے رستے تھے ایک مرتبہ تین میز میزین وسط کمرہ میں رکھی تھیں بیچ والی میز کے سامنے لارڈ الیجن صاحب بیٹھے اور اونسکے دونوں طرف ایک ایک کشرن بیٹھے صاحب اوٹریل اور باقی صاحبان جہاز اور اوٹریل میزین کے نزدیک بیٹھے۔ کمرے میں تمام بھر انگریز اور چین کے لوگوں کی جمع ہوئی۔ تین عدد کاغذ کی بڑی لائیں دفتر کی میزوں کے سامنے لٹکی

تجین اور عہد نامہ تجارت سابق اور میزان بر سرے تھے اور عہد نامہ حال پر دستخط اور  
 ہوتا شروع ہوا۔ پس وہ عہد نامہ جو سرمنہری پانچویں صاحب نے سنہ ۱۲۳۵ میں تحریر کیا تھا  
 اس کا پندرہواں سال اسی روز ختم ہوا۔ بعد وخط ہونے عہد نامہ کے پاسے اور مٹھانی پیش  
 ہوئی اگرچہ صاحبان کشتہ نے اس قدر آدمیوں کے کھانے پینے کا بندوبست نہیں کیا تھا مگر  
 بالکل رات ہو گئی تھی جب جلسہ برفاست ہوا۔ اور جبکہ ہم لوگ روانہ ہوئے انگریز اور فرینچ  
 گورن نے خوب تالیان بجائیں اور رگالٹ صاحب کے باجے والوں نے باجا بجا یا +  
 دوسرے روز شام کو بارونٹ گراس صاحب نے اپنا عہد نامہ فرانس کا دستخط کیا  
 اور ان کا جلسہ جدید ہوا۔ لب و لباس فرانس کے جازگے ہوئے تھے اور نیلی روشنی  
 خوب اوپر مہرہ تھی۔ جب یاسن یعنی کشتی پر داخل ہوئے بارن گراس صاحب نے  
 لارڈ ایلمن صاحب کو مبارکبادی اور بیان کرنا ممکن نہیں کہ کقدر خوشی حاصل ہوئی  
 اس کامیابی کا روایتی سال گذشتہ پر۔ چند روز اور گزرنے سے ہلوگوں کو میان آئے ہوئے  
 ایک سال گذرا اور اگرچہ بہت کچھ کام ابھی تمام کرنا باقی تھا قبل واپس جانے وطن کے مگر  
 اس قدر خوشی تھی کہ باقی کام زیادہ تر کامیابی کا تھا نسبت اس کے جو عمل ہو چکا تھا۔  
 ابھی تک ناامیدی کا سلسلہ تھا اب امید کامیابی کی تھی۔ ہم درواتین سال گذشتہ کی  
 بڑی آسائش سے یاد کرتے ہیں کہ کیا اثر ہمارے دل پر گذرا جبکہ خبریکہ گال میں منہ بولہ منڈسٹا  
 کا حال سنا تھا اور اس وقت تمام خیالات ہمارے چین سے بنگال کی طرف تقسیم ہو گئے تھے  
 اور یہاں ۳ ہفتے قیام کر کے تمام ہمارے ارادے جانے رہے اور لارڈ ایلمن صاحب  
 کا سارا وقت انتظام اور تجویز میں گذرا تھا۔ ہلوگ ہندوستان کو ناامید گئے تھے اگرچہ  
 ہلوغین تھاکہ فوج چین کی بنگالے کو بچا دیگی مگر ملکوں ان تھاکہ نصر چین کا مقصد ہاتھ سے  
 جاتا رہے۔ ہلوگ یاد ہے وہ مولناک وقت جو پہنچے گرمی اور لون کے ایام میں بندرگاہ  
 بانکا گک میں گذرانے اور مطلق امید تھی کہ کوئی فوج جہاں جگہ پر آوے گی +  
 آخر چین میں آنے سے عہد نامہ سٹے ہوا جو زیادہ تر بہتر شرائط و رعایت کا ہلوگوں کے ساتھ  
 تھا نسبت اس کے جو ۱۵ سال قبل تحریر ہوا تھا اور وہ عہد نامہ سابق ٹی ٹی ٹی ٹی ٹی

مرتب ہوا تھا کہ یہ خیال بہت سخت رنج کا جلوسے دل پر گزرا کہ یہ مجھیدی ہلکو دکن کی جانب بغیر  
 پیکین گئے ہوئے جانا چوگا۔ اس عہد نامے میں سچے دوستوں کی کراہی تھیں ایک یہ کہ  
 پیکین میں ایک وزیر کار تھا۔ دوڑم اس ملک کے سب اطراف میں تجارت کرنے کی اجازت  
 شرط آخر و تاجروں کے نزدیک سب سے مقدم شرط ہے نسبت محصول اشیاء تجارت کے  
 واضح ہو کہ محصول ایک بڑی آمدنی گورنمنٹ چین کر رہے اور دکن تھا کہ چین کی گورنمنٹ  
 کس طرح کا تغیر خواہ تبدیل منظور کرے گی اس عہد نامے میں کل رنج محصول کا طے ہوا تھا حالانکہ  
 جو عہد نامہ نالکھن کے ساتھ ہوا تھا اس میں ایسی نادرستگی سے یہ شرط ہوئی تھی کہ انگریزی  
 سودا گروں کو اس کا شکوہ ہمیشہ کے واسطے ہوا ہے۔ اس عہد نامے میں صرف یہی شرط  
 ہوئی تھی کہ سوائے رنج مجاریہ کے رنج اضافہ نہوگا اور اس رنج میں ہمیشہ بحث ہوتی ہے  
 پہلے بہت سے اشیاء خصوص چائے پر سخت محصول قائم ہوا تھا اور آنے جانے والی  
 چیزوں پر انتہا محصول کی معلوم نہوتی تھی +

خطہ طر اور متفرق تجویزین جو حسب الطلب لاڈلوی صاحب جناب مختتم الیہ کے پاس پہنچے  
 اس خاص وقت کا ذکر تھا مگر کوئی تجویز اس کے رنج کی میں لکھی نہیں تھی جو عہد نامہ  
 ٹنٹ سن میں ہوا اس میں شرط مہی کی کہ انگریزی تاجر جو خرید کرے اور باہر لے جانا چاہے اس میں  
 عیار سیکر اور سے کیشن دیا جاوے اور جہاں شیا باہر سے لاوے اور کا محصول دیکر اسے  
 سارٹیفکیٹ ملے کہ جہاں چاہے ملک چین میں لے جاوے بلا دینے محصول ثانی کے +

ایک اور ضمن عہد نامہ میں ہلوگون کا دعویٰ واسطے خسارہ کے جو ہلوکانٹن میں ہوا ۶۱ لاکھ  
 ۵۰ ہزار پونڈ تعین ہوا تھا اور اس قدر بابت ہرچہ مصارف لڑائی کے۔ اس قدر شرط عہد نامہ  
 میں ملتا تھا جو مقام ٹنٹ سن ہوا تھا۔ بعد تحریر اس عہد نامے کے صرف منظوری پادشاہ  
 کی باقی رہی تھی اور قبل روٹنگی لاڈلوی صاحب مقام ٹنٹ سن سے واسطے منظوری  
 کے مرسل ہوا تھا۔ ہلوگ ایک مہینہ اس مقام میں رہے تھے اور پہلے ڈکو گری معلوم  
 ہوئی تھی اور رات کو سردی گلاب رات کو بھی گرمی بشت معلوم ہوتی تھی اور کشتی پر جہاں  
 اس قدر سردی تھی پارا ۹۰ اور ۹۶ درجے تک ہوتا تھا۔ ہم ڈاکٹر سائڈز صاحب کے



شکار گزاری میں واسطے قشتہ گرام کے جہاں نھوں نے تیار کیا۔ باہر جن میں بارش کی امید ہوئی مگر سوائے دو ایک پانی کے اور نہیں برسا اور موسم بدستور رہا۔ حقیقت میں بڑے فوس کی بات ہے کہ جبکہ پہلے ہلوگ آئے آب و ہوا ایسی عمدہ تھی اور اس وقت ہلوگ پیوور کے ٹھکانے کی سیر کر گئے۔ قریب تین مہینے تک میں کشتیوں سے زیادہ ہماری سواری کے واسطے لگی رہیں ہر چند ہلوگ کئی مہینے رہے مگر اس طرف نہ گئے +

قریب ایک میل کے پیوور دریا سے چھٹی غرق واقع ہے جو درکن جانب دہان کے کھیتوں کی طرف نکلی ہے اور بیان ہو کہ پیوور ایک کی طرف جاری ہوا اور دوسری طرف شانی کی دھکن جانب کی اٹاکن کی طرف قریب آدھ میل اس غرق کے آواز گے دریا سے انہو مینی نمک کا دیا پیوور میں داخل ہوا، جہاں دفون دریا ملتے ہیں اور ایک کشتیوں کا پل ہے یہ دریا کیتور برہا ہے اور جس قدر پیوور اور پیکین کے پورب جانب جاتا ہے اسی قدر چمک کی طرف جاتا ہے +

اگرچہ ٹنٹ سن کی آب و ہوا بر شدت گرم تھی مگر کثرت برن سے یہ تکلیف بہ خوبی رفع تھی۔ اپنی کشتی کے سائبان کو مہنے چٹانی سے جو بنی منڈہ لیا تھا اور خوب ہوا آتی تھی۔ اتوار کے روز ہلوگ یہاں اپنی نماز پڑھتے تھے اور سب لوگ جہاز کے ایک ساتھ عبادت کے لیے جمع ہوتے تھے۔ بعد ہلوگوں کے عمدہ سے پردہ سٹھ کرنے اور واسطے اطلاع چین کے لوگوں کے صاحبان کشتی کے اشتہار جاری کرنے کے کہ غیر ملک کے لوگ جہاں دریا پر ہیں غرق دریا کو خالی کرنے والے ہیں چین کے لوگوں کو بہت اعتبار سابق اپنے کاروبار میں ہوتا گیا قرب میں دکانات جدید کھلنے لگیں اور لوگ شوق سے سیر دیکھنے لگے ہلوگ اپنے ہمراہ چاندی کے ٹکڑے لائے تھے مگر خرید سکیے چاندی کا وزن کرنا نہایت وقت معلوم ہوتا تھا کمسیکو کے ڈالر بہت کم قیمت پر بازار ہا منڈی سے لیے جاتے تھے ڈالر کے کو ٹکڑے کرنا گرانے سے ممکن تھا اور نصف ڈالر کے برابر ہوتا تھا مگر تھیلی میں گناں لیکر چلنا نہایت وقت کا امر تھا مادے اس کے بہت کم انیا لائق خرید کے تھیں کیونکہ مہنے کوئی قدیم چین کا کام کیا ہوا زوریاتے نہیں دیکھی فقط

## باب ستم

کشنزون کی کارروائی — پادشاہ کی منظوری کا سوچنا — فرعون کا سوچنا — اسادہ  
 پیکر کے جائز کا موقوف رکھنا — نتیجہ تہت کا — حالات دکن کی طرف سے  
 اخیر ملاقات کشنزون سے کرنا — برٹے فٹر صاحب کا انتقال کرنا — سنٹ سن سے  
 روانہ ہونا — بری دیوار کا حال — پانچ کشنزون کا مقرر ہونا — جنگی حکومت کا ٹن کی  
 لاڈ ایجن صاحب کی ڈسپاچ جنرل صاحب کو — جیپان کی طرف روانہ ہونا —

اگرچہ دستور تھا کہ جبکہ مقرر کیے ہوئے ایجنوں نے عہد نامہ تحریر کیا تھا اور اسکی نسبت منظوری  
 پادشاہ کی ضرورت تھی تو بھی لاڈ ایجن صاحب نے تجویز کیا کہ جس طرح سرمنری پانچ صاحب  
 نے عہد نامہ ٹانکر کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی کریں یعنی پادشاہ کی منظوری نسبت شرائط  
 عہد نامہ کے منگوائیں۔ چنانچہ جناب مختصر الیہ نے اس بارے میں صاحبان کشنزون سے  
 درخواست کی اور صاحبان موصوفین نے ایک چھٹی اطلاع اس حال کے پادشاہ کی خدمت  
 میں بھیجی اور وہاں سے اس مضمون کا جواب آیا کہ چھی پہنچی اور حالات مندرجہ اس کے  
 واضح ہوئے۔ مگر اس سے اطمینان لاڈ ایجن صاحب کا نہوا پس انھوں نے بارشانی  
 کشنزون کو لکھا کہ ہم پادشاہ صاحب کی منظوری کے منتظر ہیں تب کشنزون نے جواب دیا  
 کہ جب ہم لوگ اصل عہد نامہ ہرقومون کے جو تحریر ہوئے ہیں پیش کرینگے بعد ہونے  
 مہر و دستخط پادشاہ کے آپ کو اطلاع اس منظوری کی ہوگی۔ بجواب اسکے جناب  
 لاڈ ایجن صاحب نے پھر لکھا کہ جب تک منظوری پادشاہ صاحب کی معلوم  
 نہوجاوے ہم کیونکر یاد رکھیں کہ صلح ہوگئی ہے اور شرائط مندرجہ عہد نامہ قبول ہو  
 رہیں اور واضح ہو کہ تاوقتیکہ اطلاع اسکی ملو نہیں ملے گی ہم سنٹ سن ج سے جان نہیں  
 سکتے ہیں بلکہ کل فوج جو ہانکا ناگ سے آئی ہے اور اب گلف آف پچھلی مین ٹری  
 ہے اسکو ہم میان طلب کرینگے +

بعد پچھنے اس چھی کے بارگ واسطے رہنے ۹۵ نمبر فوج گورہ کے جو گلف آف پچھلی سے

آکر داخل ہوئی تھی طلب ہوئی صاحبان کسٹرن نے جواب دیا کہ ہم فوراً جواب منظوری کا منگوا رہے ہیں  
آپ تامل کریں۔ پس تاریخ ۲۷ جولائی یعنی دو دن بعد ایک چٹھی صاحبان کسٹرن کے پاس  
سے پہنچی جس میں مندرجہ ذیل لکھا تھا :

پانچویں چاند کے ۲۳ دن آٹھویں سال حسین فنگ پادشاہ کی حکومت کے کونسل اعظم  
مین پادشاہی دگری اس منومن کی آئی کہ کیوی لیا ناگ اور اس کے ہمراہیوں نے جو  
عہد نامہ جات تحریر کیے ہیں پیش کیے ہیں اور نیز کیوی لیا ناگ اور اس کے ہمراہیوں  
نے مہر کی ہے اور چونکہ کیوی لیا ناگ وغیرہ لکھتے ہیں کہ صاحبان انگریز ہم لوگوں  
کی منظوری اور تصدیق ان شرطوں کی چاہتے ہیں لہذا ہم لوگ اپنی منظوری نسبت اول  
شرائط کے جو عہد نامہ انگریزی اور فرینچ اور روس اور امریکا میں صبح سے ظاہر کرنے ہیں  
اور ہم حکم دیتے ہیں کہ تعمیل انکی ہو فقط

جبکہ یہ چٹھی پہنچی فی الحقیقت ۹ نومبر مروج چلی آتی تھی مگر اس کا آنا فوراً ملتوی کیا گیا اور قبل  
داخل ہونے ٹنٹ سن کے وہ ہانکا ناگ کو واپس کی گئی۔ مگر نہایت افسوس اور  
جلے ناامیدی ہوئی کہ لارڈ ایلمچن صاحب کا غم پیکین مین جاکر پادشاہ کو بخاک لکھنے غم  
کی لکھی ہوئی چٹھی دینے کا موقوف رہا یا عمت نا اتفاقی کے جو دکن کی طرف ہوئی تھی  
علاوہ اسکے گرمی اس شدت کی پڑتی تھی کہ حد سے زیادہ لارڈ ایلمچن صاحب نے  
کانٹن کا جانا تجویز کیا مگر ٹنٹ سن کے جانے سے پہلے مناسب سمجھا کہ حسب رابطہ  
کسٹرن سے ملاقات کریں لہذا تاریخ ۶ جولائی کی صبح کو جہلوگ کو ٹھی ہیل آف دی وڈس  
میں گئے اور اس وقت لارڈ ایلمچن صاحب نے ذکر حالات جو دکن کی جانب واقع ہو  
تھے کیا اور چال چلن ہوانگ صاحب کا تذکرہ کیا اور اگر خباب معتمد الیہ چلستے ہو ناگ  
ہوانگ صاحب کو اس وقت بنام کر کے نکلوا دیتے مگر صرف اس قدر اشارہ صاحبان کسٹرن  
سے لکھا کہ ہوانگ صاحب وہ باتیں کر رہے ہیں کہ سبکدستی سے ہم امداد آپ سب کو  
افسوس ہوگا۔ بعد اس ملاقات کے سفینے میں آیا کہ یو صاحب پر ایم فٹری میں فٹسٹر  
اعظم نے انتقال کیا اور کیوی لیا ناگ صاحب کی اس عہدے پر ترقی ہوئی :

ٹنٹ سن سے روانہ ہونے کے پہلے لارڈ ایلمچ صاحب نے صاحب ڈومریل کو اطلاع دی کہ ہمارا ارادہ ہے کہ بہت جلد جیپان کو کانٹن ہوتے ہوئے جاوین مگر جبکہ ملوگ مقام ٹنٹ سن سے شنگائی کو پہنچنے ارادہ جیپان جانے کا ملتبی رہا +

اندون پیکوی صاحب گورنر کانٹن میں بڑی جنگی حکومت کر رہے تھے اور لارڈ ایلمچ جن نے تجویز کیا کہ برائی اوس مقام سے صرف اسطرح دور ہو سکتی ہے کہ جو لوگ بدعاش ہیں ان کا تذکرہ واجب ہو۔ مقام شنگائی میں گرمی کی تیزی سے ملوگوں نے تکلیف پائی اور واردات موت کی کثرت سے ہوتی رہیں۔ چونکہ صاحبان کشتران چین بھی اس مقام کو آنے والے تھے مگر ان کے آنے میں دو یا تین ہفتے کا توقف تھا لارڈ ایلمچ صاحب نے جیپان کا واسطے تھوڑے عرصے کے جانا مناسب سمجھا اور بروس صاحب عہدہ لیکر انگلنڈ کو بھیجے گئے اور مارلیس صاحب بھی ولایت کو تشریف لے گئے۔ پس ملوگ تاریخ ۳۱ جولائی شہنشاہ کو مہواری جہاز فیویرس طوف جیپان کے روانہ ہوئے عہد نامہ۔ جو فیما بین جناب ملکہ مظہر اور بادشاہ چین کے ہو کر زبان انگریزی اور چینی میں بمقام ٹنٹ سن تاریخ ۲۶۔ جن شہنشاہ کو دستخط ہوا +

چونکہ جناب ملکہ مظہر گریٹ برٹن اور آئرلنڈ اور بادشاہ چین کو منظور ہے کہ ہر جو امور تنازعہ درمیان دونوں ملک کے واقع ہیں انکو دفع کریں اور علاقہ داری باہم گرنیادہ اطمینان کے ساتھ آئندہ سے کریں لہذا صاحبان ذیل کو ایلمچی مقرر فرمایا برٹنی جناب ملکہ مظہر گریٹ برٹن و آئرلنڈ نے رایت آرمیل ایل آف ایلمچن انڈکنکارڈین کو جو نایٹ ہیں مقرر فرمایا ہے اور جناب بادشاہ چین نے ہائی کشتراکوی لیا ننگ صاحب کو جو چیف سکریٹری آف اسٹیٹ ہیں اور موہاشنا صاحب کو جو بادشاہ صاحب چین کے اکسپانڈیٹ آف کلاکس و پریسڈنٹ محکمہ قانون کے ہیں مقرر فرمایا ہے اور ان دونوں ہفتے بعد کرنے اطلاع ایک دوسرے کو اپنے اپنے اختیارات شرائط ذیل طے پائے +

۱۔ جو عہد نامہ صلح کا درمیان انھیں دونوں قوموں کے تمام ناٹکن میں تاریخ ۲۶۔ ماہ اگست ۱۸۶۰ء کو تھریسٹریا تھا اب ترمیم اور منظور ہوتا ہے۔ اور چونکہ مضامین میں

حمیدہ عہد نامہ اور قوانین عامہ متعلق تجارت کے مت اس عہد نامے میں بعد ترسیم اور منظوری کے شامل ہوئے ہیں لہذا وہ ضمیمہ عہد نامہ اور قوانین عامہ متعلق تجارت کے بھی منسوخ ہوئے ہیں +

۲۔ واسطے بہتر محفوظی میل آئندہ جناب ملکہ مظہر گریٹ برٹن اور جناب بادشاہ چین باہم راضی ہوتے ہیں کہ جیسا دستور دستاویز اور قوانین میں ہوتا ہے اگر مناسب سمجھیں تو جناب ملکہ مظہر اپنا ایلیچی خواہ منسٹر خواہ اجنٹ دربار سپیکن کے لیے مقرر کریں علوذا القیاس اگر بادشاہ چین مناسب سمجھیں اپنا ایلیچی خواہ منسٹر خواہ اجنٹ دربار سینٹ جمس سٹی گریٹ برٹن میں مقرر فرماویں +

۳۔ بادشاہ چین بذریعہ عہد نامہ ہذا اقرار کرتے ہیں کہ جو ایلیچی خواہ منسٹر اجنٹ جو ملکہ مظہر گریٹ برٹن مقرر فرماویں وہ اپنے خاندان و دفتر کے خواہ متقل چین میں رہیں خواہ گاہ گاہ چین کو آیا کریں جیسا گورنمنٹ انگریزی مناسب سمجھے مگر وہ ایلیچی ساتھ بادشاہ چین کے واسطے پیش آویں گے جیسے کہ جناب ملکہ مظہر کے ایلیچی اور منسٹر اور اجنٹ لوگ بادشاہان بنے تخت اور برابر انگریزی قوموں کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور یہ بھی عہد ہوتا ہے کہ جناب ملکہ مظہر کی گورنمنٹ سپیکن میں کان لے کر خواہ کرایہ پر رہے جناب ملکہ مظہر کے ایلیچی وغیرہ کے رہنے کی واسطے اور چین کی گورنمنٹ اس بازار میں ادنی مدد کرے گی۔ اور جناب ملکہ مظہر کے قائم مقام مجاز ہیں کہ جبکہ چاہیں نوکر رکھیں اور ان سے کوئی مزاحمت نہ ہوگا۔ کوئی شخص جو کسی طرح کی جبرمتی خواہ بدعت ملکہ مظہر کے قائم مقام خواہ اس کے خاندان خواہ اس کے ملازم کی نسبت کر لیا اور سکونت نہ فرماوے گی +

۴۔ یہ بھی عہد ہوتا ہے کہ کسی طرح کی مزاحمت خواہ شکل ملکہ مظہر کے قائم مقام کی آمد میں نہ ہوگی اور وہ اور اس کے ہمراہی جب ادنی طبیعت چاہے آویں جاویں۔ اور ان کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ جس کنارے دیاسے چاہیں اپنی خط کتابت بھیجیں خواہ منگوائیں اور چٹھیان ادنی ٹری تسلیم سے لٹا ہونگی۔ اس کے بھینے کے لیے وہ خاص ہر کارہ مقرر کریں جسکی خوبی حفاظت ہو جیسی ان ہر کارکن کی جو بادشاہ چین کی ڈیپاچ لجاتے ہیں

خفاقت کیجاتی ہے۔ اور قائم مقام موصوف اور سب نعمتون کے مستحق ہونگے جیسے کہ انکے برابر کے عمدہ داروں کو پچھم کی قومین دیتی ہیں۔ اور سب اخراجات واسطے آمدن قائم مقام گریٹ برٹن کے بمقام چین سرکار انگریزی دیگی +

۵۔ پادشاہ چین کو منظور ہے کہ ایک سکریٹری آف اسٹیٹ خواہ پریسڈنٹ کسی دوسرے کو خاص مقرر کریں جنکے ساتھ ایچی ملکہ معظمہ معاملات میں دوستانہ خط کتابت کریں اور خواہ ذاتی ملاقات کریں +

۶۔ جناب ملکہ معظمہ کو منظور ہے کہ نعمتین نرکو والصدہ ایچی خواہ منشر خواہ جہنٹ جو چین کا گریٹ برٹن کو جائیگا پاسے گا +

۷۔ جناب ملکہ معظمہ مجاز ہیں کہ واسطے سہولیت کا تجارت کے ایک خواہ زیادہ کنسل چین کی سلطنت میں مقرر کریں اور وہ کانسل کسی کھلے بندر گاہ خواہ شہر چین میں رہے گا جان جناب ملکہ معظمہ واسطے تجارت کے مفید سمجھیں اور حکام چین اور ان کے ساتھ ساتھ توقیر کے پیش آؤ نیگے اور وہی سب نعمتون کے مستحق ہونگے جیسے آؤ اور دوستانہ قوموں کے کانسل لوگ پاتے ہیں۔ اور کانسل اور وائس انچارج کی توقیر ہوگی جیسی کہ امینڈنٹ آف سرکٹ کی اور وائس کانسل مستقل اور قائم مقام کانسل اور مقررہون کی توقیر ہوتی ہے۔ یہ لوگ ان افسروں کے مکان پر آمدن کرتے ہیں گے اور بکار سرکار دوستانہ خط کتابت اور ملاقات کر سکیں گے +

۸۔ مذہب عیسائی جیسا کہ پریسڈنٹ اور رومن کاتھولک لوگ مانتے ہیں نیکی سکھاتا ہے اور آدمی کو سیدھے پیش آنیکی تعلیم کرتا ہے جیسا وہ چاہے۔ لہذا جو لوگ اس مذہب کی تعلیم کر نیگے خواہ اختیار کر نیگے وہ لوگ مستحق ویسی ہی خفاقت کے حکام چین سے ہیں جیسے کہ مذہب چین والے اور وہ لوگ جواب اس مذہب کو اختیار کریں (بشرطیکہ کوئی ایسا امر نہ کریں جو خلاف قانون ہو)

۹۔ بذریعہ اس عہد نامہ کے تابعین عہداری انگریزی کو اجازت ہوتی ہے کہ سیر و تجارت کی غرض سے کسی مقام پر چین کے اندر جاویں مگر انکے پاس ٹکٹ اجازتی دیا ہوا

صاحبان کانسل کا اور تصدیق کیا ہوا حکام مقام کا موجود ہو۔ یہ ٹکٹ واسطے واسطے کے جب طلب ہوں دکھلائے جاویں۔ اگر ٹکٹ کی سطح بیضا بطہ ہو تو برزہ ٹکٹ کو اجازت ہوگی کہ جاسے اور اگر وہ آدمی جاز خواہشتی وغیرہ کرایہ کیا چاہے واسطے لیجانے اپنے اسباب کو خواہ بغرض سوداگری لائے کوئی اوس سے فروم نہوگا۔ اگر اونکے پاس ٹکٹ موجود نہو یا کوئی جرم خلاف قانون کریں وہ کسی صاحب کانسل کے حوالے ہونگے (جو سب سے زیادہ متصل ہوں) واسطے سزا کے مگر سوائے گرفتاری کے اور کوئی جیمتی نسبت اونکے نہوگی کوئی ٹکٹ طلب کرنے کی ضرورت نہوگی اون لوگوں کو جو کھلے بندر گاہوں سے سیر کے لیے بفاصلہ ایک سولی جاویں اور میا د سیر کی اگر صرف پنج روز کے لیے ہووے۔ مگر واضح ہو کہ شرائط اس عہد نامہ کی جازی ملاحون سے تعلق نہیں رکھتی ہیں جنکی نسبت صاحب کانسل اور حکام مقام علیحدہ قانون بناونگے مقام نانگن اور اور شہروں کے لیے جہاں بمعاش لوگ جا کر انڈیا رسانی کرتے ہیں کوئی ٹکٹ عطا نہوگا تا وقتیکہ وہ بمعاش گرفتار نہ ہوں +

۱۰۔ انگریزی خود اگروں کے جازون کو اجازت ہوگی کہ بڑے دریا یا لنگٹن پر تجارت کریں اور بالفعل اپر اور لوور واسلے دریا کی تجارت کھلے گی مگر مقام چنگ کیا ناگ مین بعد ایک سال کے دستخط عہد نامہ نہا سے اجازت تجارت کی ملے گی۔ جبکہ نظام اور صلح بالکل ہو جاوے گی تب جاز سے زیادہ بندر گاہ ہنکرت تک بھی رجاسکیں گے +

۱۱۔ علاوہ شہر کانٹن اور آما سے اور فوجو اور ننگیو اور شنگائی کے جہاں اجازت ملی ہے بذریعہ عہد نامہ نانگن اب اجازت ملتی ہے کہ انگریزی تابعین نو چنگ اور ٹنگ چو اور فارموسا اور سواٹو اور ہنین کو بھی جاسکتے ہیں اور جسکے ساتھ چاہیں تجارت کریں اور جہاں سیر کیا چاہیں سیر کریں اور وہی نامہ سے اور نعمتوں کے ان جدید بندر گاہوں میں مستحق ہونگے جیسا کہ اون بندر گاہوں اور شہروں میں ملتا ہے جو تجارت کے لیے سابق سے کھلے ہوئے ہیں اور اونکو ویسا ہی استحقاق سکونت و خریدنے اور کرایہ کرنے مکانات اور اوسکے درمیان میں جزمین ہو اسکا ٹھیکہ دینے اور اگر جا گھر اور ہسپتال اور قہر گاہ بنانے کا ہوگا +

۱۲۔ جب کوئی توابع انگریز کو آیا وہ توابع بندرگاہ میں ہو خواہ اور کسی مقام میں اگر جاسے کہ مکان خواہ دکان خواہ گرجا گھر خواہ اسپتال خواہ قبرگاہ بناوے تو لازم ہوگا کہ حسب شرائط مجازیہ اقرار نامہ تحریر کرے بلا غلط کسی امر کے +

۱۳۔ چین کے گورنمنٹ کو کچھ عذر ہوگا چین کے لوگوں کی نوکری کرنے میں انگریزی تابعین کے پاس اگر وہ نوکری واجب ہو +

۱۴۔ انگریزی تابعین مجازین کہ مناسبے لیجانے اسباب خواہ مسافر کے جہد کشتیان چاہیں کر یا کریں اور کرایہ اونکا خود وہ لوگ ٹھہراؤں گئے بلا مداخلت حکام چین کے اور تعداد ان کشتیوں کی محدود نہ ہوگی اور نہ قلعی مزدور کی نسبت جو کام میں لگائے جاویں کچھ تعداد مقرر رہے گی +

۱۵۔ سب اور متنازعہ نسبت حقوق آیا وہ حق تعلق مال خواہ آدمی سے رکھتے ہوں رو برو سے حکام انگریز پیش اور سماعت ہوں گے +

۱۶۔ اگر کوئی باشندہ چین کوئی خطا کسی توابع انگریز کی کرے سزا اسکی مطابق قانون چین حکام چین دینگے اور اگر توابع چین کوئی خطا چین میں کریں سزا اونکی صاحب کانسل دینگے خواہ اور کوئی حکام جنگو اختیار گریٹ برٹن سے ملا ہوگا۔ دونوں جانب نقصان سنجی ہوگا +

۱۷۔ اگر کسی تابع انگریز کو کسی چین کے آدمی کے اوپر نالش کرنا ہو وہ صاحب کانسل کے پاس جا کر عرضداشت دینگے اور صاحب کانسل اس مقدمے کی تحقیقات کرے کوشش تصفیہ باخود یا کی کرینگے علیٰ ہذا العیاس جب کوئی چین کا آدمی نو یا دکرنا چاہے وہ صاحب کانسل کے پاس جاوے اور صاحب ہر صوف اسی طرح اسکی شنوائی کرینگے کہ اور کا تصفیہ باخود کریں اور اگر باخود تصفیہ نہ ہو سکے تب ہر کسی حکام چین کی لینگے +

۱۸۔ حکام چین پر فرض ہے کہ ہر وقت اور ہر موقع پر حفاظت جان مال تابعین انگریزی کی کریں جب مع جان مال کسی طرح کے خطرے میں ہوں خواہ اوپر کسی طرح کی بوجہتی کی لوبت ہو بخائی یا آدمی اور برطبق قلعہ کسی واعدات چوری کے خواہ کوشش ہو



واسطے برآمد ہونے والی چوری و گرفتاری و زندان اور سب سے مزاحمت واجب کے +

۱۹۔ اگر کوئی انگریزی سوداگر کا جہاز دریائے چین کے اندر ٹوٹا جاوے واکوئن خواہ دریائی چور دن کے ہاتھ سے تو حکام چین پر فرض ہے کہ اون واکوئن اور دریائی چور و لوگوں گرفتار کر کے سزا دیں اور مال چوری کا برآمد کرائیں اور مال صاحب کا نسل کے حوالے کریں کہ وہ اصل مالک کو واپس دیں +

۲۰۔ اگر کوئی انگریزی جہاز کسی وقت میں ریت پر چڑھ جاوے یا جہم جاوے یا کسی بندرگاہ میں جہاں بادشاہ چین کے علاقے میں جا کر پناہ لے حکام چین پر فرض ہے کہ جو وقت اون کو خبر ملے فوراً بندوبست واسطے اس کے نکلوانے اور حفاظت کے کریں اور جو لوگ اس جہاز پر سوار ہوں اون سے دو تانہ پیش آویں اور سواری ہوگا کہ جس میں اس صاحب کا نسل کی کوٹھی پر جاسکیں جو سب سے زیادہ نزدیک ہو +

۲۱۔ اگر کوئی مجرم تابع چین کا جا کر ہانگ کانگ میں پناہ لے خواہ وہاں کے کسی انگریزی جہاز پر وہ جہاز اور مقام پر بر طبق استدعا سے حکام چین تلاش کیا جاوے گا اور بغور ثبوت اس کے جرم کے حوالہ ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس جب کوئی مجرم چین کا کسی تابع انگریز کے مکان خواہ جہاز میں جو کھلے بندرگاہوں میں ہو پناہ لے وہ کیسے محضی اور پوشیدہ کیا جاوے گا مگر جبکہ حکام چین صاحب کا نسل کو چھٹی لکھیں ہون کے حوالے ہو جاوے گا +

۲۲۔ اگر کوئی تابع چین کا کسی تابع انگریزی کا قرض ادا نہ کرے خواہ فرار ہو جاوے تو حکام چین اس کی گرفتاری اور وصول قرضہ میں مدد دینگے علیٰ ہذا القیاس حکام انگریز گرفتاری اور وصول قرضہ یا قرضہ چین کسی انگریز سے مدد اور کوشش کرینگے +

۲۳۔ اگر کوئی تابع چین جو واسطے تجارت کے ہانگ کانگ کو جاوے اور وہاں قرضہ دار ہو تو اس مقام کی عدالت انگریزی اس قرضہ کے وصول میں مدد دے گی مگر جس حالت میں کہ چینی قرضہ دار فرار ہو جاوے اور معلوم ہو کہ اندر علاقہ چین کے اس کے

پاس جاؤ اور منقولہ خواہ غیر منقولہ موجود ہے حکام چین پر فرض ہے کہ جب تک کہ حکام انگریزی اونسے مدد چاہیں اور انکی شرکت میں کوشش نہ کر کے انصاف کے ساتھ مقدمے کو طے کریں +

۲۴۔ جو خراج تعریف میں مندرج ہے تو اجماع انگریز کل مال تجارت پر دینے کے لیے مقرر ہے اور اس قدر کے جو اور توابع غیر ملک کے دینے ہیں اس سے زائد نہ دینگے +

۲۵۔ جبکہ کوئی مال باہر شہر سے چین کے اندر آوے تو خراج اس کا بروقت اور اس مال کے جاز پر سے دیا جاوے گا اور جبکہ کوئی مال ملک چین سے باہر روانہ ہو تو خراج اس کا بطریق لائے جانے مال کے جاز پر دیا جاوے گا +

۲۶۔ بعد تحریر اس عہد نامہ کے از طرف چین ایک افسر علی محکمہ مال کاشنگائی کو بھیجا جاوے گا کہ وہ ان چند انگریز حکام مقررہ کی ملاقات کرے واسطے ترمیم تعریف کے جس میں نرخ خراج کا پانچ روپیہ سیکڑا بہت لکھا ہے +

۲۷۔ یہ بھی عہد ہوتا ہے کہ بعد انقضا اس سال کے اس تعریف میں اور بھی ترمیم کے دونوں فریق طالب ہو سکتے ہیں مگر در صورت نہ طالب ہونے اس ترمیم کے چھ مہینے کے اندر بعد انقضا اس سال کے وہ تعریف آٹھ سال پرستور جاری رہیگی اور تاریخ انقضا اس سال سے شمار ہوگی اور یہ طبع ہر اس سال کے آخر میں ہوا کرے گی +

۲۸۔ چونکہ عہد نامہ نمبر دس نوشتہ مقام نانکن میں یہ شرط ہوئی تھی کہ جو مال انگریزی خراج مندرجہ تعریف دے چکا ہے بلا لینے اور کسی رقم خراج کے شہر چین کے اندر لایا جائے اور چونکہ اکثر سوداگران انگریزی نے شکایت کی ہے کہ اُور اور خراج بھی طلب ہوتا ہے لہذا یہ عہد ہوتا ہے کہ بعد چار ماہ تاریخ دستخط ہونے عہد نامہ ہذا سے جو افسر مقرر واسطے تحصیل خراج کے متعین ہے وہ فہرست خراج کا اشتہار جابجا آویزان کر دینگے کہ سب کو واضح ہو جاوے +

۲۹۔ انگریزی کشتی جبہر ڈیرہ سوئن سے زیادہ بوجھ لدا ہوا اس سے تاریخ نامہ خراج بحساب چار پیسہ فی ٹن لیا جاوے گا اور اگر ڈیرہ سوئن بوجھ ہو خواہ اس سے کم

حساب ایک پیسہ فی ٹن لیا جاوے گا۔ اور اگر کوئی کشتی بعد اوتارنے اپنے بوجھ کے بندرگاہ چین میں کسی کھلے بندرگاہ یا ٹنگاٹنگ کو جایا چاہے تو صاحب مہتمم خراج اوس سارٹفیکٹ دیکھا کہ جس میں اوس سے پھر خراج طلب نہو اور تاریخ اوتارنے بوجھ سے چار مہینے تک اوس مقام کے کسی کھلے بندرگاہ میں خراج نہ لیا جاوے گا +

۳۱۔ اگر کوئی انگریزی کشتی بعد داخل ہونے بندرگاہ کے ۴۸ گھنٹہ میں بندرگاہ سے نکل جاوے اوس سے خراج پانچ ٹن لیا جاوے گا مگر در صورت اضافہ ہونے ۴۸ گھنٹہ سے بلا شک یہ خراج دینا پڑے گا +

۳۲۔ جو کشتیاں انگریزوں کے مصرف میں ہوں واسطے لائے اور لیجانے مسافران خواہ اسباب خواہ چٹھی رسائی خواہ سودا کھانے پینے کا خواہ اور کوئی جنس جسیر خراج کسی کھلے بندرگاہ میں نہیں لیا جاتا ہوا ایسی کشتیاں متوجب دینے پانچ خراج کی نونگی +

۳۳۔ صاحب کانسل اور مہتمم خراج آپس میں مشورہ کرینگے کہ کس کس مقام پر روشنی کے مکان بندرگاہ میں بنیں اور کمان کمان کشتیاں مدد کے لیے رکھی جاویں +

۳۴۔ ہماجنوں کو خراج دیا جاوے گا جواز طرف گورنمنٹ چین مقرر ہوں یا سائسی نامے سکس مین یا سکس غیر ملک میں جسکی منظوری کانسل میں ۱۳ جولائی سن ۱۸۶۰ء کو ہوئی

۳۵۔ ہر بندرگاہ پر مہتمم خراج صاحبان کانسل کو بانٹ وزن کے حوالے کرینگے جس میں ہر مقام پر یکساں وزن قائم رہے +

۳۶۔ کوئی انگریزی جہاز جب کسی کھلے بندرگاہ پر پہونچے مجاز ہے کہ ایک ناخدا اپنے ہمراہ لے کہ وہ اندر کے بندرگاہوں میں لیجاوے کی طرح جب وہ اسباب اوتار چکے اور روانہ ہو تو وہ مجاز ہوا ہے ناخدا کا ہے +

۳۷۔ جب کوئی انگریزی جہاز کسی کھلے بندرگاہ کے باہر آکر ٹھہرے مہتمم خراج کو لازم ہے کہ ایک خواہ زیادہ خراج کے افسر اسکی حفاظت کے لیے بھیجے اور یہ افسرانہی ایک کشتی میں رہیں گے خواہ جہاز پر اور اس کے کھانے پینے کا خرچہ خراج گھر سے دیا جاوے گا اور کسی نہیں کے مستحق ہونگے اگر وہ اسکے خلاف کریں سزا مطابق مقدار

اوس روپیہ کے جودہ بیالین پاؤں گئے +

۳۷ - جب کوئی جہاز داخل جہ ۲۴ گھنٹے بعد داخل مہنے اوس جہاز کے کاغذات اور بل اور توالی وغیرہ کا صاحب کانسل کے حوالہ ہونگے اور صاحب موصوف اندر ۲۴ گھنٹے کے بعد پانے ان کاغذات کے صاحب منتم خراج سے رپورٹ کرینگے کہ اوس جہاز کا کیا نام ہے اور اوس کا خراج کس قدر ہے اور اوس پر کیا اسباب ہے - اگر بعد پور خچے جہ ۲۴ گھنٹے کے اندر شرائط مذکور الصدر کی تعمیل نہ ہو تو توقف صاحب کپتان جہاز کے ذمے سمجھا جاوے گا اور یہ ۵۰ میل (چین کا سک) جہان لیا جائے گا مگر کل ۲۰۰ میل سے زیادہ جہان نہ ہونے پاوے گا - صاحب کپتان جہاز جوابدہ ہونگے واسطے صحیح فہرست مال و اسباب جہاز کے اور در صورت پیش کرنے غلط فہرست کے اوپر ۵۰ میل جہان نہ ہوگا مگر بعد داخل کرنے اس فہرست کے خراج گھر میں اندر ۲۴ گھنٹے کے اس فہرست کی صحت کر دین تو اوپر یہ جہان نہ ہوگا +

۳۸ - جبکہ صاحب منتم خراج صاحب کانسل سے رپورٹ جہاز کی وجہ ضابطہ بالین صاحب کپتان جہاز کو اجازت دینگے کہ اسباب جہاز کا اوتار اور اگر صاحب کپتان جہاز بلا پانے اجازت کے اسباب اوتارے گا وہ سب اسباب ضبط ہوگا اور اون پر ۵۰ میل جہان نہ ہوگا +

۳۹ - کوئی انگریزی سوداگر جو اسباب روانہ کیا چاہے خواہ جہاز پر سے اوتار دیا چاہے وہ حکم تحریری صاحب منتم خراج سے حاصل کرے گا اور اگر بلا لینے حکم تحریری کے کرے گا تو وہ اسباب فرق ہوگا +

۴۰ - اسباب کسی ایک جہاز سے دوسرے جہاز میں منتقل نہ ہوگا بلا اجازت خاص کے اور اگر بلا اجازت خاص کے کیا جاوے وہ اسباب فرق ہوگا +

۴۱ - جبکہ کل محصول و خراج وغیرہ کسی جہاز کا میاق کر دیا جاوے منتم خراج کو لازم ہے کہ ایک کاغذ صفائی بندر گاہ کا عطا کریں اور تب صاحب کانسل اوس جہاز کے کاغذ واپس کر دینگے کہ وہ پھر واپس جاوے +

۴۲ - اگر منجملہ کسی اوس مال کے جس پر مطابق تعریف کے خرچ لیا جاوے گا ویران انگریزی اور حکام چین نسبت وزن کے بحث ہو تو ہر جانب سے دو دو یا تین تین سوداگر نامزد ہونگے اور جو کچھ وزن وہ لوگ ٹھہرا دیں اس قدر پر خرچ لیا جاوے گا +

۴۳ - خرچ اصل وزن مال پر لیا جاوے گا اور وزن صندوق وغیرہ کا کٹھن ہونگا +

۴۴ - اوس مال پر جو نقصان ہو گیا ہے بقدر حقیقت خرچ کر لیا جاوے گا +

۴۵ - اگر کوئی سوداگر کسی مال کو جو باہر سے آیا ہو اور اس پر خرچ ادا ہو چکا ہو واپس یعنی بندر گاہ کے باہر بھیجا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ صاحب مہتمم خرچ سے رجوع کرے اور صاحب موصوف بعد تحقیقات کے کہ آیا یہ وہی مال ہے جس پر خرچ ادا ہو چکا ہے بعد اٹان کتاب کے جانے دیگا +

۴۶ - حکام چین متعینہ ہر بندر گاہ ایسا بندوبست کریں گے کہ جس میں آمدنی سرکار میں کیسے رکھا دینا اور فساد نہ ہونے پاوے +

۴۷ - انگریزی جہاز اور کسی بندر گاہ میں نہ جاوے گا سوائے ان بندر گاہوں کے جو مطابق عہد نامہ مذا عطا ہوئے ہیں اور اگر کوئی جہاز خلاف اسکے کرے وہ مستوجب قرق منجانب حکام چین ہے +

۴۸ - اگر کوئی انگریزی کشتی کسی طرح مال و اسباب مخفی کرے جو کچھ مال و اسباب کی قیمت ہو ضبط ہوگی حسب احکم حکام چین کے اور واسطے تجارت آئندہ کے اس کو ممانعت ہوگی اور وہ دریا سے دور کر دیا جاوے گی جبوقت اس کا حساب ہو جاوے گا +

۴۹ - جو کچھ جہاز نے اور ضبطی مطابق عہد نامہ کے ہوگی وہ گورنمنٹ چین کی سرکار میں صرف ہوگی +

۵۰ - سب خط کتابت حکام انگریزی کی حکام چین کو زبان انگریزی میں ہوگی اور فعل ایک ایک ترجمہ چین کی زبان میں بھی جاوے گا مگر در صورت واقع ہونے کسی غلطی کے اوس ترجمے کی اصل تحریر انگریزی ناطق تصور ہوگی +

۵۱ - کسی چین کے کاغذات میں آئندہ سے چین کا لفظ (آئی) جسکے معنی جنگلی ہیں

نسبت انگریزوں کے استعمال شوگا نہ پاسے تخت میں اور نہ کسی صوبے میں +  
 ۵۲ - انگریزی جہاز لڑائی کے جو بغرض لڑائی کے نہیں آتے ہیں مگر صرف تلاش  
 ڈاکوؤں کے بندرگاہ علاقہ چین میں جانے پاؤینگے اور سرسائی وغیرہ میں  
 اول کو مدد دیا جاسکے گی +

۵۳ - فریقین تدبیر واسطے رنج ڈاکوئی وغیرہ کے کرینگے +  
 ۵۴ - جو نعمتیں انگریزوں کو بذریعہ عہد نامہ سابق کے عطا ہوئی تھیں وہ بحال رہیں گی  
 اور جو نعمتیں گورنمنٹ چین اپنے قرائع کو عطا فرماؤینگے یا کوئی اور غیر قوم کو وہ  
 نعمتیں بھی انگریزوں کو عطا ہوں گی +

۵۵ - جو اخراجات اور نقصان کانٹن کی لڑائی میں ہوئے اسکی نسبت علموہ  
 عہد نامہ تحریر ہوگا +

۵۶ - آجکی تاریخ دستخط ہونے سے ایک سال بعد عہد نامہ دستخطی جناب ملکہ معظہ  
 گریٹ برٹن اور ایرلنڈ اور بادشاہ چین کے آپس میں تبادلہ ہونگے - نظربان  
 دونوں جانب کے ایجنیوں کے آجکی تاریخ ۲۶ - جن شہداء و مطالبین ۱۶ تاریخ پانچواں  
 چاند اٹھویں سال حکومت بادشاہ چین فنگ کے بمقام ٹنٹ سن اپنے اپنے  
 دستخط فرمائے + دستخط ایجنی انڈیا کنکارڈین +

مہر چین کے ایجنیوں کی

مہر دوسرے چین کے ایجنی کی

مہر اول چین کے ایجنی کی

علموہ شرائط نامہ جو شامل عہد نامہ ہوا درمیان گریٹ برٹن اور چین کے تاریخ ۲۶ -  
 جن شہداء کو تحریر ہوا +

بذریعہ عہد نامہ ہذا یہ عہد ہوتا ہے کہ باعزت بد انتظامی حکام چین بہ مقام ٹنٹ  
 جو نقصان انگریزوں کا ہوا اسکی نسبت وہ لاکھ ٹیل (چین کا سکہ) اور نیز وہ لاکھ ٹیل  
 بابت خرچ جو جناب ملکہ خیمہ کا ہوا ہے بضرورت بھیجے صاحبان انگریز کے واسطے  
 تصفیہ اور امور کے حکام کو انکے ٹنٹ صوبہ کے جناب ملکہ معظہ کے قائم مقامین

کو دینگے ان رقموں کے ادا ہونے کا بند و نسبت جناب ملکہ مسلمہ کے قائم مقام بلا شراک  
حکام کو انگلٹنک کے مقررہ دینگے اور جبکہ یہ رقم کل ادا ہو جاوے گی تمام انگریزی نوٹوں  
کا مٹن سے بھالی جاوے گی \*

آجکی تاریخ ۲۶۔ جون ۱۸۵۷ء مطابق تاریخ ۱۶۔ پانچوین چاند آٹھوین سال حکومت  
صین قنگ کے بقام ٹنٹ سن تحریر پایا فقط دستخط ایجن اور کنکارڈین \*

مہر دوم ایجن چین

مہر اول ایجن چین

مہر چین کے ایجنوں کی

تمت





# تاریخ چین جاپان

موسوم تالیف جناب لارڈ لیجن صاحب ہمارے جو سامق بنفیر چین گوزر جناب لارڈ ویسٹری کشور  
جسکو

جناب لارڈس آلفیٹ صاحب ہمارے پریوٹ سکریٹری محترم الیہ نے مرتب کیا تھا

جلد دوم

مذہب جناب ولیم ہیسنڈ فورڈ صاحب ہمارے ڈائریکٹر پبلک انٹرکشن بلک اودہ

حسب الایامی منشی نول کشور صاحب ملک مطایع اودہ اخباریو

مٹرفیڈرکنٹ ہی صاحب نے ترجمہ کیا

اور منشی شیو پرتاد نے حسن ترتیب دیا

مطبع منشی نول کشور مقام کھننہ من چھاپی گئی



فهرست ابواب تاج چین جلد دوم

باب	نمبر صفحه
باب اول	۱
باب دوم	۱۲
باب سوم	۲۱
باب چهارم	۳۱
باب پنجم	۴۱
باب ششم	۵۲
باب هفتم	۶۵
باب هشتم	۷۳
باب نهم	۸۴
باب دهم	۹۴
باب یازدهم	۱۰۳
باب دوازدهم	۱۰۹
باب سیزدهم	۱۱۶
باب چهاردهم	۱۲۶
باب پانزدهم	۱۳۳
باب شانزدهم	۱۵۲
باب هفدهم	۱۶۰
باب هیزدهم	۱۷۱
باب نوزدهم	۱۸۰
باب بیستم	۱۸۶
باب بیست و یکم	۱۹۵





جلد دوم کتاب ہذا کے پیش کرنے میں ہرگز چند کلیات بطور دیا جہ کے ضرور ہیں افسوس ہے کہ گمان فاسد جو اس میں مندرج ہیں نسبت مشکلات جواون اہل فننگ کی جانب سے واقع ہوئے جو جیساں میں ترقی و تربیت کے لیے گئے تھے اب بخوبی ثابت ہوتی ہے اور تجارت فننگ اوس مقام کے کار تجارت پھیلانے میں زیادہ تر فراحت کرتے ہیں نسبت اوس کے جو وہاں کی گورنمنٹ سے پیدا کی وہ لوگ جو واقعہ ہیں ایسی قسم کے تاجر بننے کے ساتھ ساتھ جاکہ چال و چلن میں شک ہوتا ہے اندیشہ کرتے ہیں بیوہ کر کے میں ساتھ ایسے سادہ لوگ مثل جیساں یوں کے \*

واضح رہے کہ عائدہ خالق نے زیادہ تر شوق سے یہ تواریخ پسند کی ہے باعث احوال چھوٹے شہروں کے جواوس میں دج ہے سوائے دیگر حالات مندرجہ کے - ہکو تا سہ ہوتا ہے کہ آؤ اور باعث بھی ان جلدوں نے زیادہ تر تعریف کے حاصل کیے ہیں نسبت اوس کے جسکی وہ مستحق تھیں - ہم جانتے ہیں معول ہے کہ مصنف اپنی تصنیف میں جا بجا تعقید کرتا ہے مگر ہر صورت امور خاصہ کے متعلق ہیں مذکورہ کرینگے نے اخبار ٹامیس اور

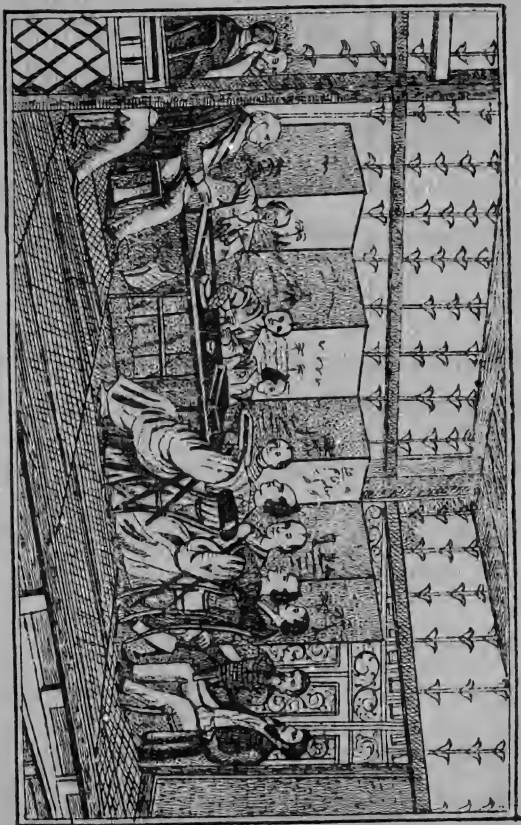
لارڈ جان رسل صاحب نے جو اس کتاب کے بارہ میں تذکرہ کیا ہے +  
 واضح رہے کہ اس میں عائد ہے اور داروقلم کی نسبت جو چین کے اندر جانب واقع ہیں  
 اور جنگی نسبت یہ شکایت ہے۔ لارڈ جان رسل صاحب اس حوالہ کی نسبت تحریر فرماتے  
 ہیں کہ بلاشبہ کہ مشکل معلوم ہوتا ہے ایسے شخص کا احوال لکھنا جو لازم سرکاری رہا ہے  
 نسبت اور نا اتفاقیوں کے جو اس کے عہد میں ہوئی ہوں۔ پس اس اختلاف واسطے سے  
 جو یقین ہے کہ ہم کامیاب ہوتے ہیں غلط امور خاکی میں اور یہ خیال ہمارا زیادہ مضبوط ہوا  
 برطبق ہو سچے چٹھی لارڈ ایجن صاحب کے جہیں جناب محترم اہم تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ ہم  
 دیکھتے ہیں کہ تمھاری چین اور جاپان کے احوال لکھنے میں بدنامی ہوتی ہے لہذا ہم سچہ  
 لکھنا ضرورت سمجھتے ہیں کہ ہم آپ کے اس کتاب کی تصنیف کے غرض سے واقعہ سے  
 اور سچے آپ کو اس سے دی تھی کہ آپ عامہ خلایق کو تمام امور متعلقہ کے احوال کی خبر کامل  
 دیں اور اسوجہ سے ضرور ہوا کہ آپ سرکاری امور کی نسبت لکھیں۔ پس ان وجوہ سے  
 ہم نے مناسب نہیں سمجھا کہ خلاف تحریر صدر اس کتاب کو سیلج تبدیل کریں فقط



+ انبار مذکور میں لکھا ہوا کہ اس سرکاری کتاب میں ایک بڑا نقص یہ ہے کہ قاعدہ سرکاری امور کو خاکی کر کے لکھا گیا ہے +



تصویر کیمیا آغا از کتاب







پہلی سیر چیان کی — دلچسپ سیر — عجیب کشتیان — مقام بین برگ — قلعہ و نکاری  
عجیب سیر — ایک عجیب بندرگاہ — چیان کے حکام سے ملاقات کرنا — مقام ڈسما  
مزا محنت کا نفع کرنا — سابق مقیدی مقام ڈچ کے صاحبوں کی — ڈچ لوگوں کا لالچ —  
قواعد سخت — مقام نکاسکی — مکانات کی سیر — دکانات نکاسکی میں — کیفیت  
سڑکوں کی — شہر کا نقشہ —

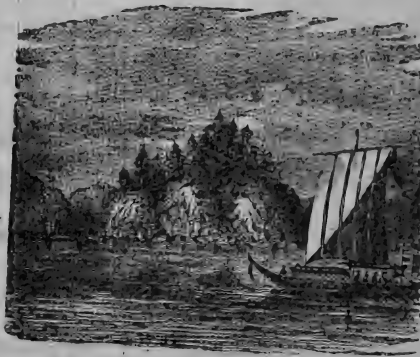


فاصلہ درمیان شنکائی اور نکاسکی کے ۴۵۰ میل سے زائد نہیں ہے اگر سمندر  
درمیان میں ان دونوں سلطنتوں کے ہوتا چیان زیادہ تر علیحدہ دینا سے نہ ہو سکتا تھا  
نسبت اس کے جس قدر اب ہے ہلوگ بڑی آسانی اور تیزی سے اس سمندر کی تنگ  
راہ سے جہان کبھی کبھی گزرتے رہے نہ دریا میں ذرا بھی پھین  
نہ ابراہمان پر نظر آیا جس سے ہم لوگوں کے سفر میں بچ ہوتا — ہلوگ بخوبی تصور کر سکتے  
تھے کہ ایسے شہر کا سفر کرنا جو ایک کونے میں کسی دوسری دنیا کے واقع ہے اور  
آفات و مصیبت اس دنیا سے جڑا ہے — تاریخ ۱۲ اگست کی شب کو پہلے پہلے

علامت زمین کی دیکھی اور کچھ عمدہ چٹانوں پر ہو کر نکلے جو ایک زرخیز مقام پر واقع تھیں مگر انسان کی آبادی وہاں ممکن تھی۔ یہ علامت اراضی شہر جیپان کے کنارے سے بہت دور ہے اور اس کا نام آسٹس ریس (آگدہ) کے کان کہلاتا ہے۔ دوسرے روز صبح کو جیپان کی پہاڑیاں نظر آتی تھیں سب سے نزدیک جزیرہ آیوسیمانامے واقع بحرِ جیسے ہی ہم اسکے قریب پہونچے پہلے علامت ترقی علم جو چین میں نمایاں ہے نظر آئی ایک جھنڈے نے جو سب سے بلند مقام پر لگا تھا فوراً لوگوں کو ہمارے پہونچنے کی اطلاع دی۔ ہلوگ واقف تھے کہ توپین جا جیجا مقام دار السلطنت تک لگی ہوئی ہیں اور ہم لوگوں کے پہونچنے سے بڑے شور غل سے اطلاع دے رہی تھیں۔ دار السلطنت کی ایک طرف سے دوسرے سرے تک اور بادشاہ ٹیکون کو مقام ید جو جیجیاسات سویس کے فاصلے پر واقع ہے اوسوقت ہمارے پہونچنے کی اطلاع ہوئی جبکہ منہ نکال کی کے بندرگاہ میں داخل ہو کر لنگر ڈالا۔

وہ بلند ہرے ہرے ٹاپو آیوسیمانامے کے بندرگاہ کی راہ کو بالکل مخفی کر دیتے ہیں تاوقتیکہ پیچھم کی جانب نجاوے تو بھی آؤر ٹاپو اور اونچے مقامات اوس راہ کو غیر ممکن کر دیتے ہیں چونکہ جہاز کا چلانا بالکل ہم لوگوں کے تعلق نہیں ہے لہذا ہم لوگ بخوبی سیکو کو ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اونچے مقامات پر جا جیجا توپین لگی ہیں جہاں سپاہ تینیات ہے اور کنارے کے اونچے مقامات پر بھی جا جیجا توپین لگی نظر آتیں۔ یہ بلند مقام بخوبی آباد ہیں پھوس کے کوٹھے پہاڑ کے کنارے برابر ہیں اور اندر پہاڑیوں سے بھی نظر آتے ہیں۔ جا جیجا جزیروں میں آمد و رفت غیر ممکن ہے وہ بلند چٹان بڑے مضبوط درختوں کو بھی جنے نہیں دیتی ہیں۔ مقابلے کے کنارے کی کیفیت علیٰ ہذا القیاس ہے مگر زیادہ تر عمدہ اور خوبصورت بڑی بڑی بلند چٹان نظر آتی ہیں اور لہریں یہ افسوس ظاہر کر کے ٹکڑے مارتی ہیں کہ ان کو اکٹھا نہیں کتیں۔ مگر جا جیجا زرخیز پہاڑیاں اور سایہ دار مقام نظر آتے ہیں جہاں سے دھواں نکلتا نظر آتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں جھہڑے واقع ہیں۔ جا جیجا کشتیاں نظر آتی ہیں بعض جزیرہ کے کنارے روان ہیں اور بعضی پال

لپٹی ہوئی پُری ہیں اور ان کے مسافر مچلیاں مارنے میں مصروف ہیں۔ پال کپڑے  
 یا چٹائی کے بجائے ہیں اور جابجا سفید اور کالی ایک ایک دھاری دو دو فٹ چڑی ہوئی  
 ہے جب کشتی چلائی نہیں جاتی ۱۰ یا ۱۲ آدمی ملکر اسے لپیٹ دیتے ہیں۔ یہ لوگ  
 چھوٹی کشتی بہتے ہیں اور بالکل تنگ معلوم ہوتے ہیں +  
 آہستہ آہستہ سفر کر کے جزیرہ پین برگ میں ہم لوگ داخل ہوئے جس کے زمانہ سابق  
 میں جاز غیر قوموں کے جانہیں سکتے تھے اور تاریخ جینیان میں یہ ایک نمود کا مقام  
 ہے اور تواریخ میں پیرین چٹان مشہور ہے جس پر سے سیکڑوں عیسائی زمانہ مانسی میں  
 ڈھکیں دیے گئے تھے اس پانی میں جاؤ سکے نیچے بہتا تھا +  
 تصویر جزیرہ پین برگ کی



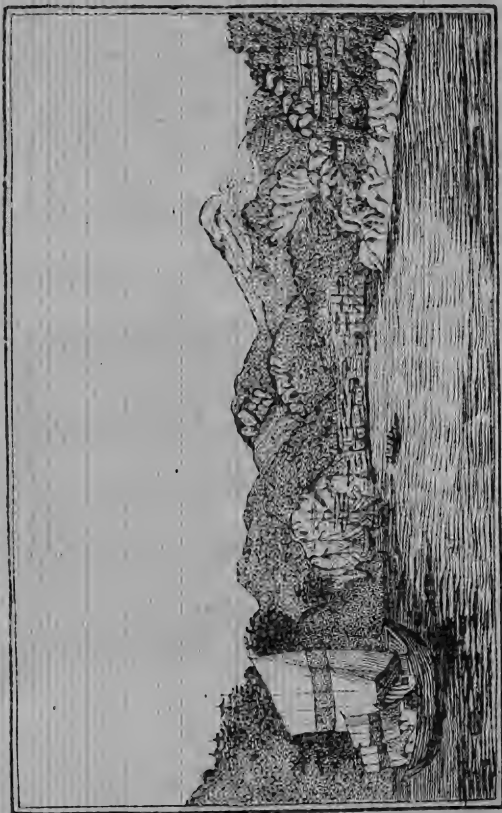
بندر گاہ نکاسکی ایک ٹکڑا سمندر کا ہے ۴ میل لمبا اور وسط میں قویب ایک میل کے چوڑا  
 بالکل اسکی سرحد میں شہر واقع ہے اور اس کے عقب میں ایک اونچی قطار پہاڑوں کی  
 ہے سب سے اونچا پہاڑ گوارا جامہ نامے زمین سے ۴ ہزار فٹ اونچا ہے۔ جو پہاڑ اس  
 پانی کے دونوں جانب واقع ہے بھٹے شل دیوار کے کھڑے ہیں اور بھٹے کچھ ناصط  
 پر واقع ہیں بعض میں ہوا دار مقام سیدھے تراشے ہوئے اور مندر بنے ہوئے اور توپیں  
 لگی ہوئی ہیں۔ جس مقام پر دریا بھی دھست جڑ کپڑے کے ہیں ٹرانڈلبرگ جبل واقع ہوتا ہے اور

چٹانوں کو گھیر کر اوس مقام کو بہت آگستہ کر دیتا ہے جس طرح خوشنما آگستہ چہرے کے تمام عیب چھپاتی ہے +

ڈوگاری کے قلعوں کے پیچھے چند تختہ عارتین واقع ہیں مثل بارک اور بانچہ ہلے نہایت آراستہ خمین خوبصورت میدان بنے ہوئے ہیں اب ہلوگ اوس مقام پر پہنچے جہاں چند سال گزرے ڈوگارک کے جہازوں کو بھی روکنا پڑتا تھا اور جہازانہ آگے بڑھنے کی منظوری حاصل کرنے میں گزرا اوس میں ہلوگ اپنی اپنی کتاب مقدس یعنی بائبل کے مخفی کرنے میں مصروف رہے۔ تھیں برگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ بروقت پہنچے اس بندرگاہ کے سب انجیل کی کتابیں جو جہازی گوردن کی تھیں لیکر صندوق میں بند کر دی جاتیں اور اوسیں کیلین جڑو بجاتی تھیں اور یہ کتابیں جیپان کے لوگوں کے پاس سپرد رہتی تھیں جب تک ہلوگ واپس نہ آتے تھے۔ اس مقام پر ہتھیار اور فوج کا اسباب بھی اون لوگوں کو اتار دینا ہوتا تھا +

باوصف اونکی نفرت کے ہم لوگوں نے اصرار کر کے اپنی کتابیں اپنی رکھیں اور ہتھیار سپننے اور اونکا مزاحم ہونا بھی واجب تھا کیونکہ اونکے ملک میں صرف مذہبی ہتھیار رکھنے کا دستور تھا بعض ہم لوگوں میں سے اور ترکرا اس مقام کی کیفیت دیکھنے کو گئے جیسے ہی قریب پہنچے ہم لوگوں نے چند قدیم ستون بانی میں کھڑے ہوئے دیکھے جنکے پار کوئی کشتی جیپان کی نہیں جاسکتی تھی اس اندیشے سے کہ خفیہ بیچار اور گفتگوچ کے لوگوں سے نمونے پاوے۔ ہلوگ ایک جنگلی مقام پر آئے جہاں چند ڈوچ کے طاح ایک سالیے میں پڑے ہوئے تھے۔ ہلوگ ایک لکڑی کے چھاٹک میں چکر لٹکے اور ایک صاف ٹرک پر آئے جو قریب ۲۰۰ فٹ لابی تھی اور نام اوس گلاؤں کا براک تھا۔ مکانات پختہ دو منزلہ تھے اور کھڑکیاں ہری دروازوں میں لگی ہوئی تھیں جنکے اندر سے چند خوبصورت عورتیں جھانکتی تھیں کیونکہ ڈوچ لوگ یہاں اپنی عورتیں نہیں لاسکتے ہیں۔ شاید چھ یا سات مرد نظر آئے اور سب جہازی لوگ تھے ایک شخص نے ہم سے درخواست کی کہ مشر ڈانکر کرٹس صاحب کا گھر بنا دیجیے اور انھوں نے بیان کیا کہ

تصویر کا سکی متعلقہ صفحہ ۴





صاحب موصوف دار السلطنت کو تشریف لے گئے تھے مگر اوس کے سکریٹری صاحب ڈیسا  
 میں رہتے تھے۔ ان صاحب نے ہم لوگوں کی کمال خاطر داری کی اور اونسے یہ بات سنکر  
 کہ حال بن جو مراتب جیسا بن کے گورنمنٹ کے ساتھ ملے پائے اونکی رو سے ممانعت  
 غیر لوگوں کی سیر کی اس چھوٹے جزیرے میں خواہ پابندی قواعد و وجہ کی رنج ہو گئی اور  
 ہلوگوں کو جان چاہین گھر منے پھرنے کا اختیار ہے) کمال خوشی حاصل ہوئی +  
 گورنمنٹ کا ایسی فیاضی سے عمل کرنا بمقام نکاسکی اوز غیر ملک والوں کو ایسی  
 سہولیت سے آنے دینا صرف اس غرض سے ہے کہ اس بندرگاہ کو بخوبی آباد کریں۔  
 تاہم ہمارے صاحب میزبان نے ہم لوگوں کو اطلاع دی کہ صاحب گورنر حال فیاض تھے  
 اور چند امور اوس کے تذکرہ کیے۔ قاعدہ عام کے مطابق صاحب گورنر کی تبدیلی ہر سال ہوتی  
 ہے مگر مقام نکاسکی کی نسبت مستثنت ہے حاکم کو اس مقام پر لازم ہے کہ غیر ملک کے  
 لوگوں کے مزاج کو سمجھانے اور زیادہ مہلت اؤنکو دی گئی ہے کہ اس واقفیت کو حاصل  
 کر کے ویسا ہی عمل کریں۔ غرض کہ یہ بندوبست بہر حال غیر ملک کے صاحبوں کے حق  
 میں مفید تھا۔ معلوم ہوا کہ مٹر ڈائلر کرٹس صاحب مقام میڈوسے واپس آتے تھے بن  
 وہ عرصے سے مقیم رہ کر کوشش لا حاصل واسطے مرتب کرانے ایک جدید عہد نامے کے  
 کر رہے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مٹر بارس صاحب وکیل امریکا مقیم ممہ واسطے  
 عہدہ پر واپس آئے تھے بعد تشریف رکھنے دار السلطنت کے عرصہ دراز تک بلا ملے  
 کرنے کسی مراتب کے +  
 پٹج کے حکام کے مکانات ڈیسا میں چھوٹے چھوٹے لکڑی کے بنے ہوئے ہیں اور سیان  
 اوس کے دیبا کی طرف ہیں۔ نیچے کے کمروں میں اسباب ہے اور اوپر کے کوٹھے ۳ یا ۴  
 کمرے کے آراستہ کیے ہوئے ہیں۔ تھوڑے عرصہ پیشتر مقام ڈیسا کی شکل زیادہ ترشیل  
 کالے پانی کے تھی نہ کہ بامے سکونت تاجران۔ وہ لوگ جو تجارت نکاسکی میں شامل ہو  
 تھے پابند ایسی شرائط کے کیے جاتے تھے اور ایسا لگان ہوتا ہے کہ جو شخص نکاسکی کے  
 بندرگاہ میں سکونت اختیار کرتا تھا گویا تمام دنیا سے ملحدہ ہوتا تھا +

تھوڑے روز گزرے کہ جب کوئی فوج کا جاز ہو چکا تھا علامت جمع ہونے حکام جیپان کی بمقام ڈیسیا ہوتی تھی۔ مگر جموں کو رہنے کا مقام ملتا تھا اور دریا کے کنارے کوئی شخص جاز کو بلا پاس اور بلا ہمراہی ان انگ صاحب کے لیجانے نہیں پاتا تھا اور ایک مجمع جاسوسوں کا نگران رہتا تھا کہ خبر گدزی نسبت تجارتان سکنت پذیر کے۔ یہ جاسوس سوار ہو کر برابر رات دن گشت کیا کرتے تھے۔ قریب سے صحت باشندگان کوہ کو جاتا اور ایک ذلیل فرقہ عورتوں کا ڈیسیا میں آنے پاتا تھا۔ رات کو چھانک بند کر دینے جاتے تھے اور بعد غروب آفتاب کے کوئی راہ درسم نیماہین تاجران والابی شمع کے ہونے نہیں پاتا تھا۔ یہ کیفیت تھی جب ہلوگ دیان کھے مگر ہماری آمد رفت جاز کی بلا مزاحمت تھی اور نہ ہم لوگوں پر تلاشی کی غمتیاں ہوتی تھیں جبکی ہفٹ فوج کی تواریخ لکھے واسطے ہتھ سخت شکایت کرنے ہیں۔ یہ امر قابل تسلیم ہے کہ اوکلی اس کیفیت فساد ممکن تھا یا نہیں برگ نامے جاز کے صاحب کپتان کنارے دریا کے جب جاتے تھے اس قدر فزنی تھی کہ لباس کے اندر مخفی رکھے لیجانے تھے کہ دو ملاحوں کی استعانت سے چل سکتے تھے جیپان کے لوگ پہلے تو غیر لوگوں کو بہت اچھا سمجھتے ہیں مگر جہان ایک مرتبہ کچھ بہہ دلیں آیا نہایت ہوشیار ہو جاتے ہیں اور سختی کی تدبیریں تجویز کرنے میں تامل نہیں کرتے ہیں۔ پس مناسب ہے کہ فوج دیوالیہ کی غلبی قسمت سے ایک نصیحت فرنگ کے تاجروں کو جنھیں اکثر شوق ہوتا ہے کہ کیپ کی پورب طرف اپنے کارخانے پھیلاؤ ہو جائے۔ فوج کا اس سلطنت میں کارخانہ پھیلانے سے وہ لوگ جیپان کے لوگوں کے سامنے نہ صرف حقیر ہوئے بلکہ ان کا حقیقت میں کچھ فائدہ نہیں ہوا ہے اور ان کے اور غیر ملک والوں کے نزدیک گویا حقارت ہوئی ہے مگر صاحب تولنج وان کیا صحیح بیان کرتے ہیں کہ قدر شدت کا لایج صاحبان فوج کو تھا اور کیا ہی لایج جیپان کے سونے کا۔ کہ تجارت منفعت خیر کا چھوڑنا منظور نہوا بلکہ استمراری مقیدی منظور کی کیونکہ ڈیسیا میں رہنا درحقیقت ایسا ہی تھا۔ اور ایک غیر خلاص مذہب ملک میں رہنا منظور کیا اقرار اور مذہبی تیوہار سے مایوس دعا کا مانگنا مذہبی غزل کا گانا علامت کر دس کا کرنا حضرت عیسیٰ کا نام لینا



منہ دوستانہ بن گئے رو برو۔ اور کل علامت مذہبی ترک کرنا اور آخر کو بری برو باری تابعداری کے ساتھ اون منور آدمیوں کا جہاد پر عقیدہ نہیں رکھتے پابند ہونا جو کوئی اثرات بلا حول نہ خیال کرے گا +

پہلے پورٹو گیس اور بعدہ ڈچ کی نسبت اس گورنمنٹ کو اس قدر ہولناک اور خفارت سے خیال تھا کہ کوئی جیپانی ڈسپامین بغیر اداسے حلف مقیم تھا اور اگر خلاف اون عہدہ کے کرتا تھا تو اس پر سنگین سزا عائد ہوتی تھی۔ اس سے شرط ہوتی تھی کہ ڈچ کا کام سو اے دن کے رات کو نہ کرے۔ کوئی بحث خواہ گفتگو نسبت مذہب عیسائی کے نہ کرے۔ کسی امر میں اہالی ڈچ سے اتحاد نہ پیدا کرے۔ علاوہ اسکے اور چند قواعد تھے۔

کل حکام جیپان چھبے ہم لوگوں سے ملاقات ہوتی جب تک ہم لوگ دہان رہے ایسے متعجب پائے گئے کہ ہکوفتین ہوا کہ اگرچہ اون لوگوں سے حلف نہیں لی گئی تاہم وہ اوسنی قسم کی ہاتھوں کے پابند تھے جو ہلوگوں میں عملد آمد تھیں۔ بینک مشکل ہوگا دفع کرنا اون ناقص خیالات کا شبکہ رکھنے کا الزام جیپان کے لوگوں پر عائد نہیں ہو سکتا ہے۔ ابھی تک جیپان کے لوگ غیر ملک کی عورتوں کو یہ نسبت مرد کے زیادہ خوف کے ساتھ خیال کرتے تھے۔ عرصہ ۳۰ سال کا گذرا کہ ایک صاحب ڈچ پریسڈ مقیم ڈسپا کا عجیب حال مشہور ہے یعنی ایک صاحب ہر بلوم ہاؤ صاحب نامے اپنی میم صاحبہ کو مقام نکاسکی میں لے آئے اور تا صدور حکم پڑوسے اجازت حاصل کی واسطے رکھنے اپنی میم صاحبہ اور بچوں کے مقام ڈسپامین۔ دو مہینے نہیں گزریے تھے کہ پادشاہی حکم اس مضمون سے صادر ہوا کہ ہر بلوم ہاؤ صاحب جیپان کی سرحد سے نکل جاوین اور سزا دی کہ مادام بحیات تنہائی میں بسر کریں۔ قبل روانگی شنکائی سے اخیر خیر سننے میں آئی کہ ایک میم صاحبہ اہل فرنگ کی ایک صاحب کے ساتھ شادی بقیام نکاسکی ہوئی تھی۔ زمانہ ماضی میں نہ صرف شادی بلکہ پیدائش اور موت جیپانی کی مقام ڈسپامین ممانعت تھی شادی کے لیے تو آسانی تھی مگر پیدائش خواہ موت میں بہت دقت ہوتی تھی۔ جب کوئی ناگہانی موت ہو جاتی تھی لاش خفیہ باہر اٹھا دیا جاتی تھی

اور جو لڑکے جیپان کی عورتوں سے پیدا ہوتے تھے جیپانی کہلاتے تھے +  
ایک آئرن سب سے ضروری حال رعایت کا جو مٹر ڈانکر کرفس صاحب نے جیپان  
کی گورنمنٹ سے حاصل کی تھی یہ ہے کہ جوار کے پیدا ہونے والے مقام میں تعلیم پانچ  
اس شرط پر کہ اگر بچہ جیپان کو آوین اس کے ساتھ مثل تولع و ج کے سلوک ہوگا  
جبکہ ہلوگ ڈیسا میں تھے ان صاحب نے چھپان لکھین کے مقام ٹیڈوسے واپس آئے  
اور اوہوسا کا مین ہیں +

ریورٹ مقام ڈیسا اور اس کے باشندوں کے لیے کی - ہلوگ جاز فیوریس کو واپس  
آئے اور واسطے سیر کا سکی شھر کے شام کو پھر اوترے جیسے ہی ہلوگ اور کسٹنیوں کے  
ہجوم کے قریب جو بندرگاہ کی سیرھین کے قریب تھیں ہوئے نہایت خوشی معلوم  
ہوئی - ابھی تک شہر بہت تھوڑا دکھائی دیتا تھا کیونکہ سمندر کے کنارے پر دو گرنے  
فاصلے تک ایک چھوٹی دیوار بنی ہوئی ہے اور اس کی پشت پر مٹر کن بہت عمدہ عمدہ  
بنی ہیں - ہم لوگوں کا اوترا دیکھنے کو بڑا مجمع نہیں تھا کیونکہ غیر ملک کے صاحبزادی  
اب عام ہو گئی تھی اور ہلوگ اپنی سیر کو بلا تامل راہی ہوئے +

دریا کے کنارے ایک اونچی قطار سیرھین کی ہے جس کے اوپر ایک کوٹھی سہ کاری  
صاحب گورنر کی ہے یہ چڑھائی نہایت چوڑی ہے اور اس کے کنارے سے ایک  
بڑی چوڑی سڑک جاتی ہے اس سڑک کے پار ہو کر ہم لوگ سیرھین کی بالکل لمبائی  
پر ہوئے جہاں سے شہر نیچے نظر آتا ہے - یہ سیر نہایت عجیب ہے اور اس شخص کی سیر  
جوازہ دار و چین میں ہوتا ہے کوئی گاڑی خواہ جانور بوجہ لدا ہوا نظر نہیں آیا بلکہ مردان کثیر  
پیادہ پاسے شہر آباد معلوم دیتا تھا - یہ سیرھان لمبائی کی ختم ہوئیں کنارے سبزی بہاڑ  
کے جہاں ایک مندر بنا ہوا تھا اور نعید چلتی ہوئی دیوار میں کسی تاجر کے مکان کی نظر آتی  
تھیں - جبکہ ہلوگ اس طرف ہو کر جاتے تھے کسی طرح کی بدبو ہم لوگوں کی ناک میں نہیں پہنچی  
اور نہ کسی طرح کی بے موقع دیوار میں مزاحم موہین و کائنات کی سیر میں - ہلکی لکڑی کے  
پرہے کا غرض سے مندر سے ہوئے اکثر ذکر مٹا دیے جاتے ہیں اور مسافر جو یہ مکان اور

چمن کی سیر کر سکتا ہے انہیں ایک یاد دکرے ہوتے ہیں اور اوپر صاف عمدہ چٹائی  
 بھی ہوئی ہے اور اوپر آدھے سنگے عورت مرد پرے رہتے ہیں اور اون کے بچے بالکل  
 برہنہ - عورتیں کمر کے اوپر بہت کم پہنتی ہیں اور مرد صرف ایک قسم کی دھوتی پہنے  
 رہتے ہیں دوپہر کو ایام گرامین یہ لوگ بڑے آرام طلب ہوتے ہیں غروب آفتاب  
 کے وقت یہ لوگ ہاتھ پاؤں دھونا شروع کرتے ہیں اور جیپانی لوگ خوب جھگڑتے ہیں

تصویر نکاسکی



ان دکانوں میں چین کے بہترین زیادہ نمین مین جسکے لیے جیپان استقدر مشہور ہے۔  
 واسطے ان چیزوں کے بیچ یا روس کی بازاروں کو جانا پڑتا ہے مگر ان دکانوں میں  
 ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزیں زیادہ مین جو دکان کے سامنے رکھی رہتی ہیں اور وہ سب  
 چیزیں عام لوگوں کو ہمیشہ ضرورت ہوتی ہیں۔ چھاتے اور پنکھے اور جوتیان کثرت سے  
 مین اور کھلونے اور شیشے کے زیور تھوری دوزنک نظر آئے چونکہ دن کم تھا صرف ہلوگ  
 سراسری سیر کر سکے طرح طرح چیزوں کی جو آنکھ کے سامنے نظر آئیں مگر سمجھ نہ سکے  
 ان چیزوں کو جو ہلوگوں کے سامنے بن رہی تھیں اور بوجہ نمونے کسی مترجم کے  
 ایک مجید رہ گیا صرف باعث موجودگی صاحب بیچ مقام ڈیپا مین۔ ورنہ تھوڑے  
 عرصے تک جو ہلوگ مقام نکاسکی مین رہے کسی حال کا دریافت کرنا مشکل تھا کیونکہ صرف  
 ایک جیپانی نے تھوڑے انگریزی الفاظ یکھ لیے تھے۔ کل مترجم بیچ کی زبان بولنے  
 تھے ایک زبان جہین ہم نہت کم واقف تھے اور نہ ہلوگوں مین سے کوئی بول سکتا تھا  
 پس اگرچہ ہم لوگوں کی سیر نکاسکی مین نہایت دلچسپ اور شوقہ بھی مگر ایک نقص تھا  
 کہ ہر سیر اور خواہش دریافت غیر مکمل رہ جاتی تھی۔ اور نہ ہلوگ ابھی تک کوئی تھفہ  
 خرید کر سکے کیونکہ ہنوز ہم لوگ کسی سرکاری صراف سے جو بازار مین بیٹھتے تھے شناسا  
 نہ تھے اور کسی قیمت پر بھی یہ لوگ ایک چھوٹا سا بکے غریب ملک کا لینا قبول نہیں کرتے تھے  
 ان لوگوں کو جو بی بی معلوم تھا کہ قریب کے لوگوں کی نظروں لوگوں پر بھی دوسرے روز صبح کو  
 بر طبق آمد کسی حاکم کے وہ عدول حکمی اوس شخص کی جو ہم لوگ ایک غلام تصور کرتے تھے اور  
 ان لوگوں مین مثل دستور کے شمار ہوتی تھی ظاہر ہو جاوے گی \*

ہم لوگوں نے نکاسکی کی بازاروں اور ٹرکوں کی سیر بلا فراحت کی اور یہاں لوگ اوس قدر  
 بازاروں مین جمع ہو کر شور و غل نہیں کرتے تھے جسطرح چین مین۔ مگر بڑی بڑی دکانی دروازہ اندی  
 کے ساتھ چلتے پھرتے تھے اور مسافروں پر نظر عنایت معلوم ہوتی تھی۔ اگرچہ کچھ رضا  
 تواضع والے فقیران کی کثرت لکھتے ہیں مگر مہنے سوائے ایک دوسرے ہی فقیر کے اور کسی کو  
 نمین دیکھا۔ ایک چھوٹا سا مثل نھر کے شہر مین ہو کر نکلتا ہے اور اس مین ۱۰ یا ۱۲ چل

نپدرہ گنہ کے چھڑکے بنے ہوئے ہیں اور ان کے اوپر خوبصورت مندریں ہیں جن کو ٹھون پرست  
عورتیں پانی میں جھانکتی ہیں چھوٹی ناوین پانی پر چلتی ہیں۔ اور یوں کے کنارے کنارے  
جا بجا مندریوں پر درخون کی سیلین دھڑکی ہیں اور اکثر سافروں کے اوپر سے آمد و رفت  
کرتے ہیں۔ ایک مقام پر کھڑے ہو کر اوکی سیر دیکھنا نہایت لطیف دیتا ہے +

نکاسکی مین ۱۰۰ سے زیادہ ٹرکین ہیں جو ایک دوسرے کو بغا صلہ پون میل اور ایک میل کے  
کاٹتی ہیں۔ آبادی تخمیناً ۶۰ ہزار کی ہے گراس مین زیادہ تر زمین آباد ہے نسبت چین کے  
کو اتنا بڑا شہر ہے۔ بعضی ٹرکین پہاڑ کی ترالی تک ہیں اور بعضی پہاڑ کے اوپر جاتی ہیں جہاں  
مکانات تے اوپر بنے ہیں جسطح مالٹا مین +

نکاسکی کے پہلے دن کی سیر ختم ہوئی بعد مکر جانے ڈیسا کے چوچ کی بازار کی سیر کے لیے  
بعد پار ہونے اوس سرحد سے جو مکانات تاجران کو شہر سے جدا کرتی ہے اور درمیان مین  
مثل جزیرے کے واقع ہے ہلوگ ایک پھاٹک کی طرف سے نکلے جسکے نیچے تین چار الہکا  
بیٹھے ہوئے تھے جنکو چوچ والے بلقب بانجو کہتے ہیں اور جنکا کام ہر شخص کی تلاشی آمد  
ورفت مین لینے کا ہے اور ہر مال کو جو اندر باہر آئے جانے کے ملاحظہ کریگا۔ زمانہ ماضی مین  
ان لوگوں کا عہدہ بڑی ذمہ داری کا تھا اور گورنمنٹ جیپان انھیں نہایت ذمہ دار تصور  
کرتی تھی اب غیر ملک کے لوگوں کے ساتھ رعایت کے سبب سے یہ عہدہ اب اس قدر  
ذمہ داری کا نہیں رہا ہے اور یہ خوف دکھانے والے الہکا رجنکو چوچ کے ملازم بہ مقام  
ڈیسا مالک بلاے عظیم سمجھتے تھے بہت جلد موتوں ہو جاوینگے یا کوئی اور سبب سے عہدہ  
پائینگے بہت عرصہ ہو گیا تھا اور ہم لوگ نہایت تھک گئے تھے پہلے دن کی سیر سے  
لہذا اپنے ٹھہرنے والے مکان کے خواہان ہوئے فقط



## باب دوم

پادری زینیر صاحب کی کامیابی — خدائی اختیارات — جیپان کے نئے مریدوں کی دلیری  
 نئے مریدوں کی مذہبی دلیل — ان کے عذرات منراے عاقبت سے — بابت یولس سمیڈا  
 صاحب — بابت شانہ اودہ امور صاحب — ان کا نیا مرید ہونا — نکاسکی کی بنیاد پڑنا —  
 شانہ اودن کا نیا مرید ہونا — نکاسکی کی قسمت سوئیٹاڈا کی موت — گورنمنٹ جیپان کا قائم  
 ہونا — نسبت دوشا ہنشاہ — نسبت ٹیکوساما — عیسائیوں کا ستایا جانا — ٹانیکو سایاما کی  
 تدبیریں — کوریا پر ان کا حملہ کرنا — زاگیون کا نکاسکی پر قبضہ کرنا — بابت ولیم ایڈم صاحب  
 انگریزی گودام — جیپان میں تجارت — جیپانی لوگوں کی کفایت عملی — ٹیچ کی نظر میں —  
 پورٹوگیس کا خارج کیا جانا — مقام ڈسیا کا قائم ہونا —



زمانہ ماضی میں نکاسکی ایسا تھا جیسا کہ اب ہے ایک پادشاہی علاقہ یعنی اراضیات متعلق  
 پادشاہت ہوا جو بوجہ سلسلہ وارداتوں کے جکا تذکرہ کرنا خالی از ہجپی نہیں اور اوس میں سے  
 کچھ احوال متعلق تواریخ کے ہے بلکہ اس سے اندرونی حالات جیپان کے جس مقام سے  
 عیم ملک کے صاحبوں نے پہلا راہ ورسم اپنا آغاز کیا ظاہر میں اور اوس سے کچھ احوال  
 طریقہ حکومت کا جو اس سلطنت میں منور جاری ہے واضح ہوگا — پہلی شناسائی جو جیپانیوں  
 نے صاحبان عیم ملک کے ساتھ کی اوس سے انھوں نے بہت عمدہ رائے قائم کی کہ  
 ایسی قوم سے جو اس قدر تربیت پائے ہوئے تھی اور جن کا مذہب اعلیٰ ظاہر کسی طرح  
 نقصان کا تھا بڑا فائدہ مقصود ہے — پادری زیور صاحب کی سرگرمی نے امور مذہبی میں  
 کمال درجہ کی گردش کردادی مجمع کثیر اور اکثر ذی اختیار لوگوں میں — پہلے پادری صاحبوں  
 پیرس بومرس صاحب اور ڈی چارلی وی صاحب اور مرینی و فروس صاحب وغیرہ  
 کی تواریخوں میں جس طرح بیان ہے اگرچہ کل اوس میں سے یقیناً نہیں ہو سکتا ہے تاہم اوس سے  
 عجیب حالات منکشف ہوتے ہیں کہ مذہب عیسائی اودن لوگوں کے دلیں جنکو پہلے سے  
 کچھ آگاہی ہو چکی ہے کیسی تاثیر کرتا ہے جس طرح روم میں اس مذہب کی دلیلیں بڑے

عالموں کے خیال میں آئین اور قیاسی مذہبی تقریریں جو آگے سے اُنکے دلبین سمائی ہوئی تھیں رفتہ رفتہ دور ہو گئیں اسی طرح عقلمند اور ہوشیار جیپانیوں کے ساتھ ہوا اور جس طرح رزمائے نامی میں تیزی کے ساتھ مذہب عیسائی پھیل گیا تھا اسی طرح انکے وقت میں بھی ترقی پذیر ہوا۔ اگر ہلوگ ان پادری صاحبوں کی تواریخوں پر جنھوں نے اپنے پہلے سفر جیپان کا احوال لکھا ہے یقین کریں تو اوس سے واضح ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو قوتِ خدا داد پہنچ گئی تھی جبکہ زور سے ایسی تیزی کے ساتھ مذہب عیسائی پھیل گیا تھا۔ زیویر صاحب کی نسبت بیان ہے کہ اُوں کو کئی قسم کی زبان معلوم ہو گئی تھی اور وہ بے سیکھے اُوں مشکل زبانوں یعنی کوریا۔ لیوچو۔ چین۔ جیپان کو بڑی سہولیت سے بولتے تھے۔ اُنکے تواریخ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ سیکڑوں کو نیا مرید کرامات کے ساتھ کیا اور جب تواریخ پیری چارلیو صاحب کی جلد دوم صفحہ ۴۲۷ کو جمین لکھا ہے کہ اُوں نے ایک مردہ لڑکی کو زندہ کر دیا دیکھا اُنکے مخالف قوم بوتر جو مثل فراسیسی رزمائے بعید کے ہر طرح اُنکے فراحم اور خفیہ فطرتوں اور ظاہری دلیلوں سے اُوں کو اور اُوں کی دلیلوں کو نیست و نابود کر دینا چاہتے تھے کمال حیران ہوئے۔

جو کچھ عجیب و غریب نتیجہ اور ذائقہ اُنکے مرید کرنے کا ہو سکا اوس میں کچھ شک نہیں ہے اور لائق غور اُوں صاحبوں کے ہے جو بت پرست کے مرید ہونے کے خواہاں ہیں کہ اُوں کی کوشش سے اوس عقیدہ کامیابی حاصل ہوگی جس قدر تخم زمین میں بویا گیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ شکی جیپانی پہلی مرتبہ مذہب عیسائی کا حال سنکر اور ہی فراموش ہو گیا اور پھر لحاظ کرینگے جیپان کی تواریخ لکھنے والوں کی ایک تواریخ موجود ہے جمین وہ لوگ قرار دیتے ہیں کہ مذہب عیسائی مذہب جیپان سے مقدم ہے اور جو دلیلیں زیویر صاحب کی سکھائی ہوئی وہ پیش کرتے ہیں اونسے واضح ہے کہ کس طرح وہ لوگ آگاہ کیے گئے تھے اُوں مجیدوں سے واسطہ بطلان اور مذہبوں کے تواریخ نویس مذکور لکھتے ہیں کہ ایک امر کا سمجھنا مشکل تھا جیپان کے لوگوں کو کہ وہ لوگ تاحیات اپنی حسد کی پرستش نہیں کرتے تھے اور اس باعث سے وہ جہنم کی آگ میں جلانے جاؤں گے

اس تہید کے وہ لوگ متفقہ تھے ان کا قتل تھا کہ اگر خدا جسمانی لباس میں سیر کے لیے آئے تو کیوں نہیں سب لوگ اس سے منفعت پاؤں گے اگر وہ مزے ابدی کے لیے ادوں سب کو جو اس کی فرمان برداری نہ کرتے تھے بھیجے گا تو کیوں اس نے اس قدر توقف کیا ہے کہ زمانہ پندرہ سو برس کا گزر گیا۔ قوم بوترس بھی اس دلیل میں تائید کرتی تھی کہ مذہب عیسائی کے پادری لوگ بیوہ کلمات کہتے تھے کسی کو جہنم سے بچاؤ دے سکتے تھے حالانکہ ہلوگ روزِ قرہ روزہ اور نماز ادا کرتے تھے اور یہ خدایا تو بڑا بی رحم ہو گا کہ اس لوگوں کو جو مستوجب سزا کے ہیں ان کا خاتمہ کیوں نہیں کر دیتا ہے یا سزائیں دیکھتا ہے +

جیسا کہ لوگ نہایت پیار کرتے ہیں اپنے عزیز واقارب کو اور اپنے اپنے مورث اعلیٰ کو بڑی محبت سے یاد کرتے ہیں اور آنکھوں میں آنسو بھر کر کہتے ہیں کہ کیا ہمارے باپ ادا کرے غریز واقارب دوست ہمیشہ موردِ تہمیدی رہیں گے لیکن پریش کرنے ایک خدا کے جسکو اگر وہ جانتے تو ضرور پریش کرتے۔ اور یہ بڑا خدا جو اپنے جسم کے لیے مشہور ہے اور انکی نادانغیت پر خیال نہ کرے گا۔ یہ کلمہ وہ نہایت آبدیدہ ہوئے اور ان کے رونے سے تمام گھر میں آواز سنائی دی اور یہ دیکھ کر پادری صاحبان اپنے آنسو روک نہ سکے مگر پادری صاحبان کے آنسوؤں سے کس طرح کی تسلی ان کو نصیب جیسا نیون کی تھی +

گرمیہ باز کرنا ہو گا کہ صرف قوم حیوٹ نے اپنا مذہب پھیلانا چاہا تھا کیونکہ لوئیس سمیڈا صاحب ایک پورٹوگیز نہایت لائق فائق جو جیسا نیون میں آکر پادری ہوئے تھے کئی پورٹوگیز کی آبادیاں نکال سکے تھے انھوں نے کین جنگل باعث سے یہ شہر بھیجے سے اس قدر مشہور ہو گیا تھا۔ جب لوئیس سمیڈا صاحب نے پہلے فریڈ کیوشیو میں آکر حملہ راجگان و شاہزادگان سے ملاقات کی یہ لوگ اس نے ملاقات پیدا کرنے کے لیے آپس میں جھگڑتے تھے اور تہ دلی سے کوشش کی کہ یہ صاحب اپنی متفرق آبادیاں ہمارے راج میں کر بن۔ ان صاحب نے کئی شاہزادوں کو عیسائی کر لیا بلکہ قوم بوتر کو بھی راضی کیا اس قوم کے بچے لوگوں نے ایک مرتبہ مطلب باغ پائے کے لیے درخت کی مگر صاحب موصوف نے دینے سے انکار کیا اس دلیل سے کہ اس فرستے پر ذہن کرنا اپنے ملک کے شاہزادے کا مفادات کے بعد



انہوں سے دستبردار اس ملک کے فروع تھا اور اگر اس بات سے وہ انکار کرنے تو اصل غلطی تھی  
 قوم عیسائی کا قائم رہنا باعث تیزی کا تجارت میں ہوا اور آبادی بھی خوب بڑھنے لگی اس  
 زمین میں پادری صاحبوں نے ایک شانہزادے کے فرید کرنے میں کوشش کی اور بڑی آسانی  
 سے کامیاب ہوئے شانہزادہ مذکور ان پادری صاحبوں کے پاس جا کر ان الفاظ سے کہنے لگا  
 کہ اسے ہمارے باپ ہم یہاں آپ کی مذہبی تقریر سننے کو آئے ہیں۔ ہمارا دل مثل مذمت کے  
 تیار ہے اور یقین کہ بفضل الہی بار آور ہو۔ علاوہ اسکے ہمارا یہ ارادہ نہیں ہے کہ اسکے بھل  
 ہم اپنے پاس رکھیں بلکہ اپنے تمام قوا میں تقسیم کر دیں +

پادری صاحبوں کے ایسے شخص کو تعلیم دینے کا یہ انجام ہوا کہ اس نے مذہب عیسائی قبول کیا  
 مگر ظاہر قبول کرنے میں ایک امر اتنا ہی تھا کہ یہ شانہزادہ جب کا نام سٹیٹا تھا لا ولد تھا اور  
 اوکو اندیشہ ہوا کہ بلا موجودگی کسی گدی نشین کے ایسا نہ ہو کہ کوئی فتور پڑے پس فی الحال صرف  
 علامت کر دس کی اپنے گلے میں پسند اپنے عزیز پادشاہ آریما کے دربار میں حاضر ہوا اور  
 مذہب عیسائی تسلیم کرنے کی خبر ظاہر کی جس سے بہت جلد کوئی اولاد خواہ وارث اوکو ملے  
 وہ اس ملاقات کی یہ بھی کہ جس میں پادشاہ آریما آسمیڈ اصاحب کو طلب کر کے اپنے  
 علاقے میں آباد ہونے کا حکم دے۔ اس عرصے میں شانہزادہ او مر اڑی سرگرمی سے  
 مذہب عیسائی اپنے راج میں پھیلا رہے اور مندر اور بتوں کو نیست و نابود کر رہے تھے +

بعد تھوڑے روز کے شانہزادہ سوٹوٹا نے ایک چٹھی پادشاہ پورٹوگل سے عیسائی  
 ہونے کی مبارکباد میں پائی ۱۵۷۱ء میں اس شانہزادے نے اپنے ملک میں بمقام فیوکی  
 یعنی لانگ بے جواب نکا سکی کھاتا ہے کہ جاگھر بنانا چاہا تھا۔ نکا سکی پہلا نام اس مقام  
 کا تھا جب راج آئورا میں کسی اہل خاندان جیپیان کے متعلق تھا قبل اس کے قبضہ ہوئی تھی  
 مگر نکا سکی بہت جلد ترقی پذیر ہوا۔ اس عرصے میں شانہزادہ آئورا روز بروز اپنے  
 عقیدے میں زیادہ مضبوط ہوتے گئے اور یہ اوکو یقین ہوا کہ وہ جو اپنے خاندان کو مذہب  
 نہیں سکھاتا ہے گریا خود مذہب سے انکار کرتا ہے اور بت پرست سے بدتر ہے اور  
 یہ بھی غور کیا کہ شانہزادے کو اپنی رعیت کے ساتھ اوسط رہنا چاہیے جس طرح باپ اپنے

خاندان کے ساتھ پیش آتا ہے اور وہ خود ذمہ دار ہیں واسطے حفاظت اور لوگوں کے جو بے عقیدہ قضا کر جاوینگے پس تجویز کیا کہ کل توابع اپنے عیسائی مہجادیں اور بڑے بڑے خاندانوں کے مغزوں کو جمع کر کے خود ان کے ساتھ اصطبلغ لیا +

انجی تک ہم احوال سمیٹا نڈا اور شانہ زادہ آمورا کا بیان کیا کیے کہ یہ اوس ایام کے شاہی نو مرید تھے اور بنیاد چند آبادیوں کی والی جواب تجارت میں بہت مشہور و معروف ہوئے لاج حاصل اور شکل ہوگا کل احوال قوم جزورٹ کا نسبت اور ان کے مذہبی کاموں کے بیان کرنا جو جو انھوں نے متفق شہروں میں کیے اور نیز شانہ زادہ ہنگو اور فراندو کی لڑائیوں کا احوال لکھنا یا بالتفصیل لکھنا پادشاہ گوٹو کے نو مرید ہونیکا حال زیادہ تر مشکل ہے گوچھپ ہوگا لکھنا احوال پادری وڈیلا صاحب کے مذہبی سفر کا اندوئی الماک میں اور مقام مکا اور ایکسیمو میں دربار شاہی کے فسادات میں بھنس جانا۔ پادری وڈیلا صاحب کو بڑا لالچ تھا کہ ہم پادشاہان اور شانہ زادوں کو نو مرید کریں اور بدل مصروف ہوئے تبدیلی انتظام گو نمٹ میں جو اسوقت ہو رہی تھی اور سمجھے کہ اسطرح اپنے مقصد پر کامیاب ہونگا لازم ہے کہ قبل ختم کرنے احوال چین کے سرسری ذکر دیگر امور ضروری متذکرہ تواریخ کی نسبت بیان کریں بالخصوص قسمت نکا سکی کے لوگوں اور شانہ زادے کی نسبت۔

۱۷ شمع میں اسقدر شدت سے حکام نے جو مخالفت مذہب عیسائی کے تھے عیسائیوں کو سنا شروع کیا کہ پورٹو لگیس مقیم نکا سکی کو ضرورت ہوئی کہ اپنے شہر کی حفاظت کے لیے تیاری کریں اگر شانہ زادہ سمیٹا نڈا انتقال کر جاویں۔ پس تدبیریں واسطے حفاظت جہازوں کے جو بندرگاہ میں تھے کی گئیں پادشاہ گوٹو عیسائی کے اسوقت میں مرجانے اور اور ان کے راج میں بلوے ہوئے ہونیکے باعث سے اکثر نو مریدوں نے بھاگ کر نکا سکی میں پناہ لی۔ پانچ برس کے بعد پادشاہ ہنگو جو نو مرید ہو گئے تھے اور پادشاہ آریا اور پادشاہ او مرانے تجویز کی کہ روم کو چار بڑے بھاری عہدے کے جیپانی جو کہ ان پادشاہوں کے عزیز تھے بھیجیں۔ یہ لوگ بڑی توقیر کے ساتھ پادری صاحبوں میں قبول ہوئے جنکو انھوں نے چھپیان حواسے کہیں ان چھپیوں کا لکھنا ضرور نہیں ہے۔

انکا جواب پوپ سکس صاحب نمبر نے بڑے اتحاد سے لکھا اور بعد سفر اٹلی اور  
 کیقدر صفحہ ان کے یہ جیپان کے ایچی نہایت خوش و خرم چھپ کے سفر سے واپس  
 آئے۔ ۱۸۷۱ء میں سیٹانڈا شاعرانہ آمورائے تھان کی جس سے سب کو صدمہ عظیم  
 ہوا۔ آخری وقت میں انکو اسقدر تسلی ہوئی تھی کہ اگرچہ انکی مراد اولاد کی جسکے نہونے  
 سے مطالبہ ملتی رہا تھا پوری نہوئی مگر اسقدر خوشی تھی کہ جگدی نشین ہونے والا تھا  
 بہت لائق شخص تھا۔ اگرچہ یہ نیا شانزادہ نہایت نیک نظر اور جریم تھا مگر تاہم چاہے  
 نومید کسی نہ کیسے طرح کی بد نصیبی میں مبتلا ہو چلے تھے اور پہلی واردات ایسی گزری کہ جو  
 باعث بالکل دور کردینے قوم جیوٹ جیپان سے اور اس مذہب کو نیست نابود  
 کردینے کی جسکے اجرا کے لیے انھوں نے اسقدر محنت کی تھی ہوئی۔ واسطے سمجھنے  
 کے کہ کس طریق پر جیپان کی حکومت بالفعل ہوتی تھی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ ان  
 پانچ دیون کا جنھوں نے ۲۳ لاکھ ۲۲ ہزار ۲۶ سال کے لیے حکومت کی تھی اور جنکے  
 جانشین اب نئے کہانی کے لوگ تھے ذکر کریں۔ قبل پیدائش حضرت مسیح علیہ السلام  
 مسیح سے گورنمنٹ نے اصلی شکل پکڑی جسکی کیفیت تبدیل ہوا کی مگر کوئی ماحول  
 نہیں ہوا تھا۔ بارہویں صدی میں ضرور لازم ہوا کہ حکومت فوج کی ایک سردار اسلحہ کے  
 سپرد کریں جسکو خطاب زیگون کا دیا گیا۔ پہلا زیگون یوروٹیمو تھا جو تاریخ جیپان میں شو  
 ہے واسطے قائم کرنے درجہ شائشاہ خرد کے جنھوں نے بعد علیحدہ کرنے اپنے اختیار  
 شائشاہ اعظم کے جو لقب شائشاہ آسمانی کہلاتے تھے آخر اختیار بالکل علیحدہ کر لیا  
 شائشاہ آسمانی کا ٹھیک لقب میکا ڈوسہ مگر کثرت دایری بھی کہلاتا ہے  
 جسکے معنی دربار یا کوٹھی شاہی ہے اور مختصر لقب ڈائری سلامی مالک پادشاہی دربار کا  
 کہلاتا ہے۔ لڑائی کیوقت شائشاہ دنیاوی زیگون یعنی سپہ سالار کہلاتا ہے اور صلح  
 کیوقت ٹیکون یا گو ہوئی۔ لقب شائشاہ سے جیپان کے لوگ اعتراف کرتے  
 ہیں حالانکہ انکو انکار نہیں ہے کہ شائشاہ کو اختیار آسمانی و جسانی ہوتا ہے +  
 حسب تحریر مکفر صاحب کے واضح ہوا کہ قریب ۳ سال بعد یعنی قریب ۱۸۹۹ء میں شائشاہ نے

بالکل شانزادہ اور مر سے نکاسکی لے لیا اور بطریق ایک شاہی شہر کے اپنی مملکت میں شامل کر لیا جیویٹ کے پادری صاحبان اسکی وجہ مطلق نہیں بیان کرتے ہیں مگر ٹیج کے تواریخ و ان لکھتے ہیں کہ بوجہ کلام گستاخی ایک پادری صاحب کے ایک درباری کے ساتھ جسے سرک پر ملاقات ہوئی تھی یہ امر وقوع میں آیا۔ جو کچھ اسکا باعث ہو کچھ شک نہیں ہے کہ پورٹوگیس کے نکاسکی میں رہنے سے منصوبی سے ثابت ہوتا جاتا تھا کہ اس سلطنت کا اعتبار جاتا رہا ہے اور یہ امر المچوین نے جو بوقت متفرق بھیجے ہوئے قوم فلپیان کے واسطے جاری کرنے راہ درسم فیامین گورنمنٹ اسپہان اور شاہنشاہ جیپان کے آئے تھے شاہنشاہ موصوف کو اسکی اطلاع دی۔ باشندگان اسپہان نے بڑی کوشش کی کہ اپنے مقابلے کی قوم خبریویٹ کو کہیں بیچ خارج کر دیا۔ پس اسپہان اور پورٹوگیس کے باہم مقابلہ مذہبی تھانہ تجارتی اور یہ امر ۱۵۹۹ء تک نتھاجیکہ ٹیج جیپان میں پہونچے اور اس سلطنت میں ایک جدید سلسلہ آغاز کیا تھا۔ اس عرصے میں لڑائی بمقام کوریا شروع ہوئی جو ن سے آخر کہ جیپان کی فوج مہولی گئی اور میکوساما کے مارے جانے سے سب اندیشہ آسمانی شاہنشاہ کے دل سے دور ہو گیا۔ جبکہ اوگوشا مادی نشین ہوا اسپہان اور پورٹوگیس باہم ملکی تدبیرین ٹیج کے اوپر کرنے لگے مگر اس عقلمند اور لائق بادشاہ نے اونکی راے سے نسبت عملدرآمد غیر ملک کے لوگوں کے ساتھ انکار کیا اور فرمایا کہ صرف ہم ملک میں صلح اور بہتری کے خواہن ہیں اور جبکہ غیر ملک کے لوگ فراہزوری اس ملک کے قانون کی کرتے ہیں اور اپنے دیانتی کاروبار سے رعایا کی آرام و آسائش میں بہتری کرتے ہیں ہکو اس بات کے خیال کرنے کی پروا نہ تھی کہ کس قوم پاکس چھپر کی حکومت کے وہ لوگ ماتحت ہیں۔ اخیر مرتبہ جب اسپہان اور پورٹوگیس کے لوگوں نے ملکر ایک عرضی گزافی تھی بادشاہ آوگو شو نے نہایت تکررہ ہوکار ان لوگوں کو اپنے سامنے سے بڑی شرمندگی کے ساتھ نکال دیا اور فرمایا کہ اگر جنم سے شیطان ہماری دارلہاطفتہ میں آئے ہیں مثل آسمانی فرشتے کے ہمارے قواعد پر عمل کریں تو ہکو منظور ہے + اہل فرنگ کا راہ درسم اس شاہنشاہ کے ساتھ لائق زیادہ تر لحاظ کے ہے۔ ولیم ایڈمس صاحب

اہل فرنگ جو پہلے ٹچ کے جاز چلا کر جیپان میں لائے تھے اوگو شو ساما اونکو دیکھ کر بہت غرض ہوئے اور باہر تمام کما کر ہماری نوکری قبول کرین۔ ولیم ایڈمز صاحب اپنا حال دیکھ کر اسطرح لکھتے ہیں کہ میں اب بادشاہ کا نوکر ہوں اور اونھوں نے ہمارے مکان سکونت مانبد ایک بڑے لارڈ انگلنڈ کے دیاسہ ۸۰ یا ۹۰ خدشگاراؤں غلام ہمارے تحت میں ہیں آگے کسی غیر ملک کے آدمی کے ساتھ ایسا سلوک نہوا تھا پس خدا نے ہمارے بعد ہماری تکلیف عظیم کی یہ راحت دی ہے۔ عزت اور تعریف ہوا اب اور ہمیشہ تک تمام دنیا میں اب اس بادشاہ کی ایڈمز صاحب نے ثابت کر دیا کہ وہ حقیقی عیسائی تھے اور باوجودیکہ اصغمان اور پرتگیز اور ٹچ والے سب ملکر اونکو اور اونکے ملک کو برا بھلا کہتے تھے مگر روز بروز صاحبوں کی قدر اور عزت دہا رہی زیادہ ہوئی۔ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یہ حال دیکھ کر ہمارے مخالف بہت حیران ہوئے اور آخر دست بدعا ہوئے کہ ہم اونکے ساتھ دوستی ظاہر کریں پس مہنے الہی اصغمان اور پرتگیز کے ساتھ دوستی دکھائی اور بدی کے عوض میں نیکی کی۔ چند روز بعد اسکے یعنی ۱۳۷۷ء میں کپتان سارس صاحب ہوائی کلوٹا سے جہاز کے جیپان کو آئے اور بادشاہ جس اول کی چھٹی نام بادشاہ جیپان پیش کی اور فرست ایڈمز صاحب کے اوگو شو ساما سے عہد نامہ صوبہ دعوہ ہوا۔ اور مقام فرانڈوین تجارت کی جگہ قائم کی جو دس سال تک رکھ کر نجاست کروینا پڑی بوجہ نفرت قوم ٹچ کے جنھوں نے ہر طرح کی کوشش ہماری تجارت روکنے کے لیے کی تھی اور بوجہ ہمارے ناواقف ہونے کے طریقہ ملک سے جہان مہنے کا دوبار جاری کیا تھا اور نیز بوجہ کم فروخت ہونے مال کے پس بعد صرف کرنے فریب ۴۰ ہزار پونڈ روپیہ کے تجارت موقوف کی۔ اس ماہ میں میں ٹچ اور پرتگیز بڑے اچھے طریق پر تجارت کر رہے تھے اور پرتگیز نے سونا جاندی باہر روانہ کرنے سے بڑا منافع حاصل کیا اس قدر کہ مکفر صاحب لکھتے ہیں کہ پرتگیز کی تجارت جیپان میں فریب ۲۰ برس سے زیادہ بعد اسکے رہی اسی طرح پر جیسی کہ سابق میں تھی او اس قدر سونا جاندی اس مقام سے کلو آکو روانہ ہوا جس طرح کہ مذہبی تواریخ میں لکھا ہے کہ

اس مقام کے ایک تواریخ دان اسطور پر لکھتے ہیں کہ ہمارے شمار میں ایک لاکھ چھاس ہزار کوہن کا سونا ہر سال باہر روانہ ہوتا تھا پس اس حساب سے ۱۰ سال میں ۵۰ ہزار کوہان جو ۲ لاکھ پونڈ کے برابر ہے باہر بھیجا گیا۔ پس ثبوت شافی پہنچا ہے کہ شاہنشاہ جیپان کے برابر نیکی اور فیاضی غیر ملک کے صاحبوں کے ساتھ کرتے تھے اور اگر یہ لوگ صرف اپنا کاروبار تجارت کا کرتے اور سطح برابر انکو فیاضی دکھلائی جاتی جیسی جیپان کے لوگوں نے اپنے شروع راہ ورسم میں دکھلائی تھی۔ کچھ ضرورت نہیں ہے کہ وجہ دور کیے جانے پر تکیز اور نسبت و نابود ہونے مذہب عیسائی کی بیان کریں۔ اسکی بڑی بحث جزوٹ پادری صاحبان اور مٹج تواریخ دان کرتے ہیں۔ حسب تحریر کفر صاحب کے واضح ہے کہ مٹج نے جیپان کے عیسائیوں کی چھپان لباسش پر تکیز جو متضمن ہلاک کرنے شاہنشاہ کے تھیں پکڑیں اور حسب تحریر پیری چارلیو صاحب کے واضح ہے کہ مٹج نے یہ چھپان جعلی بنائی تھیں واسطے ثبوت اتہام کے جو وہ اپنے مخالفوں پر گڑھتے تھے۔ یہ دونوں لائق اور خائف قومین پیچیم کی باعث ہوئیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا نام حقیر ہو اور بالکل مٹ ۲ صدی کے ایسا آباد اور مالدار ملک جہان ایسے نیک اور عقلمند باشندے رہتے تھے بالکل بند کر دیا گیا۔ اشتہار ذیل سے مٹج نے اپنے مخالفوں پر کامیابی حاصل کی +

کوئی جیپانی جہاز خواہ کشتی اور نہ کوئی جیپانی اپنے ملک کے باہر جانے پاوے گا جو کوئی اسکے خلاف کرے گا اپنی جان کھوئے گا اور وہ جہاز مع مال و ملاح تا صدور حکم ثانی ضبط رہینگے۔ سب جیپانی جو باہر سے واپس آئینگے ہلاک کر ڈائے جاوینگے جو کوئی پادری صاحبوں کا پتا لگائے گا اسکو پانوشوت (جو اسقدر پونڈ کے برابر ہے) انعام ملے گا اور واسطے ہر عیسائی کے بقدر مساوی۔ سب لوگ جو عیسائی مذہب جاری کریں خواہ اس پر نام کو رکھیں گے اور ایمنی محبس میں مقید ہونگے کل قوم پر تکیز مسیح اپنے عیال و اطفال کے مقام مکا واکو جلائے وطن کیے جاویں۔ جو کوئی باہر سے چھپی لائے یا بعد جلائے وطن واپس آنے کا قصد کرے گا مع اپنے خاندان کے ہلاک ہوگا اور جو کوئی سفارش کرے گا وہ بھی مارا جائے گا +

بعدہ ظلم و بدعت جزمانہ ماضی میں عیسائیوں کے ساتھ ہوئی تھی واسطے حاصل کرنے اپنے اس ہولناک مقصد کے شروع ہوئی۔ جیپانیوں کو ہمیشہ چچ لوگوں سے مدد ملتی تھی۔ تاجروں نے کوئی موقع نہ دیکھا کہ آپ کہ جیپانیوں کے غلطی میں محفوظ رکھیں ناچار بہت عمدہ اشیائے ہنر اور پیداوار بطریق نذرانہ سالانہ کے گزرا کر بعض تجارتی آزاد کے غلام بن گئے۔ جب ان کو حکم ہوا تھا کہ اپنے مکانات اور دکانیں گروادین کیونکہ وہ تراسٹے ہوئے پھر کی بہت عمدہ بنی ہوئی ستے نسبت شہر کی اور کوٹھیوں کے اور اوپر سہ عیسائی نقشب تھا اونھوں نے بڑی رضامندی سے اونھیں گرا دیا اور نہایت مابعداری ظاہر کی کہ جیپانی گورنمنٹ کے حکم سے ۳ ہزار عیسائی جو سیما باراشھر میں تھے اور وہ دیواروں سے گھرا تھا گولوں سے اوڑا دیے گئے +

سلطنت کے قریب ڈیسما کی بنیاد پڑی تھی۔ اس میں نمائندے سے چچ اس محدود علاقے میں رہے۔ ان گذشتہ دو سال میں ان کو اس حقیر تجارت میں بھی منافع ہوا جس سے ان کو تسلی ہوئی بعض اس تجارت کے جس سے ان کے ساتھ سلوک ہوا تھا۔ سوائے اسکے وہ برابر گھٹنا گیا جس طرح تجارت ان کی بڑھتی گئی۔ چند سال سے وہ خوش ہوئے کہ ایک خواہش ظاہر کریں واسطے آغاز کردار نے راہ ورسم جیپانی گورنمنٹ کے اور کسی غیر ملک کے ساتھ۔ وہ قوم جس سے سابقہ پڑا ان کی قدیم فطرتیں جاتی رہیں اور دس سال میں چچ کی تجارت جیپان میں ایک حصہ تواریخ کا ہو گئی فقط

### باب سوم

ایک سلسلہ کیفیت — چچ اور روس کی بازاریں — احوال صرافان — اشیائے عمدہ — وائیں گورنر کا ملاقات کرنا — ایک مدرسہ گھوڑ سواری — قریب کا ملک — انک چاک بانچین جانا — کھانا اور باجا — فرن صاحب کا احوال — کوسٹ کی کانین — شاہزادہ ساٹسا کا خال — جیپان کے لوگ نکاسکی میں — فوج کا قائم ہونا — آندھی کا چلنا — آگ کا پہاڑ سے نکلنا — مقام نرے آئندہ — ایک رات کا طوفان — کوڈامین ہونچنا — ایک بندرگاہ ہولناک

ہمکو مشکل معلوم ہوتا ہے کہ جیپان کا حال جو ہم پہلے واضح ہو بیان کریں اس اندیشے سے کہ پڑھنے والوں کو احوال طول دیا ہوا نہ مقصود ہو۔ چین سے اسقدر فرق تھا کہ مطلق امید نہ تھی کہ یہ لوگ ایسے واقعہ کار اور عقلمند تھے۔ ہملوگون کا آنا اسقدر دلچسپ اور لائق سیر کے ہوا کہ ہم لوگ اپنی سیر میں بخوبی مصروف ہوئے کوئی ایسا امر نہ تھا کہ اس خوشنما ملک کی ہم شکایت کر سکیں ہر روز شہرت تازہ اون لوگوں کی فیاضی اور نیکی کا ہملوگون کے ساتھ ہوا ہر سر موقع کوئی جدید واردات لائق لحاظ نہوئی۔ ہمکو تازہ کیفیتیں برابر دیکھنے سننے میں آتی تھیں مگر قوت تھوڑا تھا اور کیفیتیں متفرق اسقدر جلدی اور تیزی سے ہوتی اور بدلتی جاتی تھیں کہ اون کا افسوس تھا یہ کیفیت کھانے کے ایک بڑے طباق کے مانند تھی جسے ایک ہی مرتبہ کھانا تھا کھانا بہت عمدہ اور متفرق تھا جسے آدمی ختم کر سکے گا اور وقت بہت دلچسپ معلوم ہوتا تھا مگر بعدہ جب خیال کرنے بیٹھتے تھے تو اسقدر خیالات اون کی نسبت گزرتے تھے جکا بیان کرنا مشکل ہے۔ دوسرے روز جب ہملوگ سوداگری مکانات کے قریب اترے ہم نے دیکھا کہ ڈچ اور روس کی بازاریں انگریزی خریداروں سے بھری ہوئی تھیں۔ چین کے برتن اور طرح بطح کے ولایتی اشیاء بڑے لطیف سے سجے تھے جو کچھ کیفیت سننے دیکھ نہایت خوش اور تہیہ ہوئے جب مقام بیڈو میں ہملوگ سودا خریدنے گئے معلوم ہوا کہ نکاسکی کی چیزیں کیسی اور ولایت کے اشیاء کیسے تھے نسبت اون اشیاء کے جو جیپان میں کیے جاتے تھے اون اشیاء کی شکل سے ظاہر ہوتا تھا کہ ڈچ کی بنائی ہوئی تھیں اور جس چیز میں بڑی کاہتمام تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ پچھم کے دستور پر بنی ہے چین کی بڑی کی چیزیں ولایت کی دکانوں کے لیے بنی ہیں جو نہایت عمدہ ہیں اور صوبہ فزن اور ساٹسما میں بھی بنی ہیں جیپانی لوگ خود نہیں بناتے ہیں مگر باریک قسم کی یڈو میں نہیں مل سکتیں +

ایک قسم لوہے کی اشیاء جیپانی نسبت چین کے بہت عمدہ بناتے ہیں اور ساخت بہت عمدہ ہوتی ہے مقام نکاسکی میں اہل فرنگ کے ساتھ نتیجہ راہ و رسم کا ڈھلانی سو برس کے واسطے جو ہوا تھا صاف ظاہر ہے۔ وہاں عمدہ عمدہ دوہرین ہندوستانی ساخت کی اگڑاٹیاں اور عینک اور طرح بطح کے نشیہ آلات نظر آئے علاوہ نقل چند پارچہ ولایتی کے +



روس کا بازار جو میدان میں واقع ہے مثل ایک پوربی سرائے کے تھا ایک مربع چنان تھی جسکے چاروں طرف لکڑی کے مکان اور سائبان بنے ہوئے تھے خمیں تجارت کی چیزیں رکھی تھیں پہلے چھانگ کے اوپر چند اہلکار متعین ہیں جو کچھ خیال بانہر کے لوگوں کا نہیں کرتے اور ایک دوسرے کو جھک جھک کر سلام کرنے میں مصروف معلوم ہوتے تھے اور ایک عجیب قسم کے دودکش برتن میں گرم گرم چائے پیتے تھے۔ اس مقام واسطے عراقی روپیہ غیر ملک کے ساتھ جیبانی نوٹ کے بنا ہوا ہے۔ کوٹھی کے کمرے میں ایک صاف زینہ لگا ہوا ہے ۳ یا ۴ اہلکار دوہری تلوار باندھے ایک گول میز کے ہر چار طرف بیٹھے ہیں اور دو صندوق رکھے ہوئے ہیں ایک میں روپیہ دوسرے میں نوٹ رکھے ہیں۔ گورنمنٹ نے انکو نمٹ کر دی ہے کہ کسی غیر ملک کے آدمی سے کوئی شے نہ لین سوائے ٹکٹ کے جسپر چہرے۔ پس لا حاصل تھا سمجھانا جیبانی وکانڈار کو کہ غیر ملک کا سکھ قبول کرے گو کیا ہی قیمتی ہو۔ ہر غیر ملک کے لوگوں کو واسطے فیصلہ نرخ کے بیان آنا پڑتا ہے نرخ فیابین غیر ملک کے لوگوں اور تاجران ٹیل اور میس اور کان اور نقد میں ہوتا ہے اگرچہ نام سکون کے وہی ہیں جو کہ چین میں استعمال ہوتے ہیں مگر قیمت میں فرق ہے کیونکہ جیبان کا نوٹ بالعرض اصفہان خواہ مکسیکو کے روپیہ کے بحساب ۴ ٹیل اور ۷ میس فی ڈالر دیا جاتا ہے +

بڑا جاو جہازی افسروں کا اس میز کے چاروں طرف رہتا ہے جو بڑی بے صبری ظاہر کرتے ہیں مگر جیبانی نہ اپنے شمار نہ اپنے غرور کو بھولتے ہیں۔ یہ لوگ مثل جربنیوں کے جاری سبے فکر معلوم ہوتے ہیں۔ وہ لوگ کبھی بھولتے نہیں ہیں اور نہ مسکرانے سے باز آتے اگر محو جلدی ہے بہتر ہے کہ ہم اس میز پر جہنم کی بات بھی ہے بیٹھے رہیں جیتک ہمارے ملنے کی باری نہ آوے۔ یہاں سے منہ بھاری وجہ کی کشتیاں جو بھی جاتی تھیں اور مکانات کے کمرے خمیں گھر گشتی کے سامان ہو رہے تھے دیکھ +

اب ہم زیادہ بیان نہ کریں گے کیونکہ وائس گورنر صاحب پاسے پانی کے لیے جہاز پر آئے ہیں اور وقت ہے کہ اب اس سیر سے ہلوگ جہاز کو لوٹ چلیں۔ گورنر صاحب موصوف ایک ٹی کشتی میں ہو چکے خمیں بہت سے سفیر اور کالے جھنڈے تھے اور بہت لوگ براہ تھے

یہ دس بے تیلے شخص ہیں چھوٹے پاؤں خندہ پیشانی ریشمی کپڑے کا پاجامہ پہنے ہوئے جو اکثر مسمریوں میں استعمال ہوتا ہے۔ انھوں نے بار بار برہمی جلد جلد سلام کیا اور تلواریں جو دونوں جانب لٹکتی تھیں اور سیطح سلامی کے لیے ہتی جاتی تھیں گھٹنے کے نیچے موز سے پاؤں نہایت خوشنما تھا اور جرتے بہت نفیس پہنے ہوئے تھے۔ چائے پانی اور کھانا پیش ہوا۔ وائس گورنر صاحب لارڈ ایلمن صاحب کے داہنی طرف بیٹھے اور شاہین شراب پیتے اور چھری کا سٹے سے کھانا تناول فرماتے تھے گویا ہمیشہ لندن میں رہا کرتے تھے باقی اور جیپانی بھی جو ہمراہ تھے ولایت کے دستوروں سے واقف معلوم ہوئے۔ وائس گورنر صاحب گورنر کے مرسلہ آئے تھے یہ بات ظاہر کرنے کو کہ بوجہ علالت انکی ملاقات لارڈ ایلمن صاحب سے نہو سکی اور درجہ است کی جو چھوٹے جہاز بطریق دہلی نذر پادشاہ صاحب کے لائے تھے انکو جیپان کے گورنر کو مقام نکاسکی حوالے کر دیں۔ چونکہ لارڈ صاحب موصوف کو مرث ایک جیلہ واسطے جانے مقام میڈوکے منظور تھا پس فرمایا کہ بغیر ہونچنے دارالسلطنت کے کشتی سوسے پادشاہ کے اور شخص کو ہم دے نہیں سکتے۔ بعد نمائش اور دلیل کے جب وائس گورنر صاحب نے دیکھا کہ ہماری نمائش لارڈ ایلمن صاحب کو روک نہیں سکتی اچار چپ ہو رہے اور نسبت عمد نامہ کے جو چین کے ساتھ ہوا تھا اور نیز اور امور ضروری ہیں گفتگو کر کے رخصت ہوئے +

چونکہ لارڈ ایلمن صاحب نے شہر کو بخوبی نہیں دیکھا تھا لہذا ہم واسطے سیر کے ہمراہ گئے اتفاقاً سیر کرتے ہوئے ایک گھر سے مقام کے قریب جا پڑے اور دیان دیکھا کہ اس کے اندر پندرہ یا بیس سوار گھوڑے دوڑا رہے ہیں معلوم ہوا کہ یہ گھوڑے کی سواری کا تعلیم گھر ہے اور یہ بھی دریافت ہوا کہ نکاسکی کے فوجیان لوگوں کی جاسے سیر ہے یہ سب لوگ اتراف روپے والے خاندان شاہی سے تھے اور نام اس مقام کا راتن روتھا۔ یہ لوگ مثل ہوا کے تیز گھوڑوں پر موجود ہیں ہارٹ اوپنچے تھے سوار ہوتے تھے ان لوگوں کو مثل عربی گھوڑوں کے زور سے گھوڑا دوڑا کر روک لینے کا ہر شوق تھا زین پوش جیپان میں مبتلا ہے تھا لیکن گدیان کہ تھیں رکاب دو این چھوٹی رکابین جوتی نما زبانہ اور گام بھی خوب مضبوط تھی

سب سے زیادہ کیفیت کی ان گھوڑے سواروں کی ٹوپیان تھیں جو بمقدار سپر کے ہیں اور اون میں کئی ڈوریاں لگی ہیں دوسرے پیچھے دوناں کے نیچے دو ٹھوڑی کے نیچے اس ٹوپی کی ڈوریاں باندھنے میں بڑی وقت ہوتی ہے اور جب پہنی جاتی ہے تو چہرہ ایسا بد قطع معلوم ہوتا ہے کہ گویا اوسکو کچھ عارضہ ہو گیا ہے اور عجب معلوم ہوتا تھا کہ کیونکر اس طرح کی ڈھال وہ پہن سکتے تھے +

ان لوگوں نے جب ہم لوگوں کو دیکھا چند سوار اپنے گھوڑوں پر سے کود پڑے اور اپنے گھوڑے ہموک چڑھنے کے لیے دیے سہنے ایک گھوڑے کو سوار ہو کر دوڑایا جب اندیشہ آتا مارنے کا ہوا جلد اوسکے مالک کو واپس دیا ہلوگ انکی ریاست دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور وہ ہر طرح کی خاطر داری دکھلانے لگے۔ نکاسکی سے روانہ ہونے سے پہلے سہنے چاہا کہ شہر کی سڑکوں کے باہر سیر کریں جہاں نہایت دلچپ گنجان جنگل پہاڑوں کے نیچے واقع ہیں اور کوئی راہوں کا مزارع تھا واسطے پرستش بودہ اور دیگر دیوتاؤں کے جو پہاڑوں کے اوپر تھے۔ جیپیان میں مذہب واسطے اخلاص عیب کے نہیں جہاں بعض ملکوں میں ہوتا ہے بلکہ واسطے اظہار عیب کے۔ یہاں مندر اور جیپیان گھر میں کچھ فرق نہیں ہے دونوں بہت دلچپ چین میں واقع ہیں۔ چین جیپیان لوگ تمام دنیا کے لوگوں سے عمدہ بناتے ہیں۔ ان دونوں مقام پر لوگ اپنے کام سے فراغ ہو کر جاتے ہیں اور وہاں عمدہ عمدہ کھانا اور باجا پیش ہوتا ہے +

شمار سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بڑے ۶۲ مندر اور ۵۰ جیپانی مکان ہیں اور پہاڑ نکاسکی کے چاروں طرف نہایت پر فضا ہیں۔ بطریق سیر اون مقاموں پر جاننا علیٰ ازل طقت نہیں ہے۔ گھر سے ہوئے پہاڑوں پر پانی کافی لگی ہوئی شیرھیاں بنی ہیں اور اوسکے اوپر بڑے بڑے جھانگ نظر آتے ہیں اور بہت عمدہ کمرے اور چین اور جھکا ہوا پانی پہاڑوں سے بہتا ہے۔ ان چٹائی بھیجے ہوئے کروں کے ستارے سیاہان ہیں اور طرح طرح کی کیفیت نظر آتی ہے اسکے پیچھے بھی جاپانی مقام اور مندر واقع ہیں۔ اس مقام سے نیچے کیفیت شہر کے لوگوں کی نظر آتی ہے کہ اپنے اپنے مکان کے اندکار و بارین مرد و عورت

نہایت دلچسپ معلوم ہوتا ہے جب مان باپ بھائی لڑکے ہلے چمن میں سیر کرتے ہیں اور شہر کے عقب میں اور پہاڑ واقع ہیں اور وہاں خوب پانی ہوتا ہے +

اس عرصے میں جھوگوں نے دیکھا کہ کھانا جبکا حکم ہوا تھا ایک کمرے میں بڑی جلدی اور صفائی سے چند عورتوں نے چٹا جو چاروں طرف بیٹھے لیٹیں اور ہلکے بلایا کہ آؤ کھانا کھاؤ اسکے قبل ہم لوگوں نے جوتے اتارنا شروع کر دیا تھا بڑی حیرت کے ساتھ زمین پر بیٹھ گئے کھانے میں باریک کٹی ہوئی مچھلی اور بھی ہوئی اور ک نفر آئی انڈے کا اچار اور تالواؤ کئی قسم کے پھل اور ترکاری موجود تھی اور ایک برتن میں چاول دیکھ کر جھوگو خوش ہوئے ان خدمتی عورتوں کو خوشی معلوم ہوتی تھی جھوگوں کو خراب چیزیں کھلوانے میں اس عرصے میں ایک اور گروہ عورتوں کا باجا اور ناشہ لیے ہوئے داخل ہوا مگر انھوں نے بیوہ اور بزمہ صدائیں ہارسے کان میں پہنچائیں - جھوگو خوشی ہوئی کہ جھوگو سانبان کے نیچے گئے اور بعد ایک مرتبہ اور سیر کے ہم اپنے ہوا دار مقام سے سڑکوں پر اترے کیونکہ اب بالکل شام تھی + جھوگو افسوس ہوتا کہ نکاسکی میں بہت کم رہے اگر میڈو جانے کی امید نہ ہوتی شنگائی سے چلتے وقت جھوگو امید تھی کہ ایسی دلچسپ کیفیت ہوگی جیسی کہ پیچھے سے نظر آتی گئی -

اڈومیل صاحب کے جہاز نے سکھتے میں پہنچ کر ہمارے سب اندیشوں کو دور کر دیا - اونکی بدل خواہش تھی کہ اوس جھوٹی کشتی کو خود حوالہ کریں مگر اب یہ غیر ممکن معلوم ہوا کیونکہ اوسکی اشد ضرورت کانٹن میں ہوئی تھی جہاز کے حالات کچھ اتر تھے - ان حالات میں تحریر ہے کہ لاڈو ایلمجر صاحب کشتی لیکر میڈو کو جاوین کیونکہ ضرورت تھا کہ زیادہ عرصہ اسکی تعمیل میں نہ گزرے - پس جھوگوں کا نکاسکی کے قریب شہر دن میں جانا غیر ممکن معلوم ہوا - ذہانت ہوا کہ قرن اور سیکورن شہر دن کے قریب کے ملکوں کے شاہزادے اہل فرنگ سے بہت اتحاد رکھتے تھے - دارالسلطنت میں قرن ایک بڑا زخیر صوبہ ہے سیولبولڈ صاحب تواریخ دان لکھتے ہیں کہ اوسکی سالانہ آمدنی شاہزادے کو تخمیناً ۳۶ لاکھ پونڈ کی پہنچتی ہے علاوہ اسکے چاول گوند چاہے تنباکو اروی اور ترکاری چلی لوہا گندھک تھیر وغیرہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے - شہر کے اندر مقام کو موٹو میں ایک کویلے کی کان ہے جس کے نیچے

ڈچ لوگ کئے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ یہ کان بہت عمدہ اور اسمین خوب کام مقرر ہے کوئیکھی  
 بڑے مصروف کا ہے۔ شاہزادہ قرن بڑے واقعہ کار ہیں عرصہ چند روز کا ہوا کہ انھوں نے  
 ایک پانی کی کل ولایت سے منگوائی تھی اس کے اوپر ڈچ کو تعینات کرنے سے انکار کیا۔  
 اس قدر تعریف اس سلطنت کی لکھا ضرور ہے کہ اس سلطنت میں اس مقام کی عورتیں نہایت  
 خوبصورت ہیں۔ مگر شاہزادہ ساٹسا بڑا قدر دان ڈچ سکناے نکا سکی کا تھا اور کئی بار انکو  
 اپنی ملاقات کے لیے بلایا۔ یہ شاہزادہ جو ہمارے پہونچنے کے قبل انتقال کر گیا نہایت خوش  
 اور دلیر تھا۔ پادشاہ نے انکی شاہزادہنی سے شادی کی تھی اور اسوجہ سے یڈوین ٹری  
 حکومت تھی اور وہاں کوٹھیاں شہر میں انکی موجود ہیں۔ انکا وہ خاندان ہے جن میں  
 وارث خاندان کا مقرر نہیں ہو سکتا ہے مگر ایک وارث تجویز کرنا پڑتا ہے۔ انکے سلسلے کا  
 ایک مورث اعلیٰ وہ تھا جس نے جزیرہ لوچو کو فتح کیا تھا +

صوبہ ساٹسا میں گندھک بکثرت ہے اور ایک شے ہم لوگوں کی تجارت جیپان سے  
 تھی۔ دکن کی سرحد میں جزیرہ آئیوگسا یعنی جزیرہ گندھک کا واقع ہے جو ہمیشہ جلا کرتا ہے  
 اس جزیرے کی کانین شاہزادہ ساٹسا کو سالانہ دو سو صندوق چنڈے کی آمدنی ہوتی  
 ہیں۔ کپتان کٹن ڈوک ایک ڈچ کے صاحب سے دریافت ہوا کہ مقام نکا سکی میں  
 اس شاہزادے نے ایک تار برقی اپنی پادشاہی کو ٹھی سے دار السلطنت تک جو مقام  
 لگو سیمافاصلہ ۳ میل واقع تھی نصب کیا۔ شاہزادہ موصوف کے کئی کارخانے تھے  
 اور توپ بنانے کے تھے جس میں قریب ۸۰۰ آدمی کے نوکر تھے +

کپتان کٹن ڈوک صاحب کی ہدایت کے موافق اہل جیپان چند عمارتیں بندرگاہ کی نظر  
 تیار کر رہے تھے یعنی ایک مقام کل واسطے مرمت و دو دکش کے جو پادشاہ نے حکم دیا  
 کہ نکا سکی میں تیار ہو۔ ہم لوگوں کے پہونچنے سے چھ مہینے پہلے ڈچ انجنیر کلین  
 جمع کر رہے تھے اور بہت کچھ پہونچ گیا تھا۔ یہ عمارتیں ایک بہت دلچسپ ترائی  
 کے مقام میں تیار ہو رہی تھیں سمندر کے سامنے۔ ہلوگوں نے دیکھا کہ ایک گشتی  
 بین ڈچ انجنیر اور کلین بنانے والے روزمرہ اس مقام کو آتے جاتے تھے مگر ان کے

کام دیکھنے کی فرصت نہ تھی شمار سے معلوم ہوا کہ ابھی دو سال تک کام جاری ہونا ممکن تھا  
دریائے ایک تنہی کی سوئٹ لمبا تیار ہو رہا تھا +

جیہا نیون کو حکم ہے کہ ان کاموں کو مثل شاگرد کے یکھیں اور آپ کو واسطے عہدہ  
انجینیئر کے لائن اور فائن کریں اور اسکے یکھنے کا ایسا شوق ہے کہ کئی شاگرد سے  
حب اجازت پادشاہ کے جاکر یکھتے ہیں اور بعضے عمارتوں کے نقشے بناتے ہیں  
علاوہ اسکے کئی برس سے ایک جہازی مدرسہ قائم ہے +

نکا سکی سے جو حال مرقومہ ماہ اپریل مکھوٹا اوس سے دریافت ہوا کہ میڈو کے پادشاہ  
کا حکم صادر ہوا ہے کہ نکا سکی سے یہ مدرسہ اٹھکر دارالسلطنہ کو جاوے اوس گورنمنٹ  
کو یہ خیال ہوا ہے کہ افسر اس مقام پر تعلیم شافی نہیں پاتے ہیں لہذا وہاں تعلیم دینا چاہیے  
یہ خیال اسوجہ سے گذرا کہ ایک دو دکنش بخیریت تمام نکا سکی سے میڈو کو نو دکنے عرصے  
میں پہنچا اور اوسکے ہمراہ کوئی غیر ملک کے صاحب نہ تھے۔ اس جہاز کا نام میڈو تھا  
معلوم ہوا کہ مدرسہ انجینیئر کا اور نیز مدرسہ ادویات کا بدستور جاری رہے گا کیونکہ کچھ  
عرصے سے جاری اور خوب رونق پر ہے +

اگر کوئی لڑائی دریائے جیہا نیون اور غیر ملک کے ہو مقام فرن اور زیکو سے فوج  
واسطے حفاظت نکا سکی کے آوے ہر جوارہ پر فرض ہے کہ گورنمنٹ پادشاہی کو  
بقدر حصہ فوج سے مدد دے۔ اس قدر کثرت سے آبادی یہاں ہے کہ جیہا نیون کی  
فوج دنیا میں سب سے بڑی ہے مگر لڑائی کے کام سے بالکل تا واقعہ ورنہ نہایت  
ہولناک ہوتی۔ اس ملک میں سپاہی کا پیشہ بہت عظمت کا تصور کیا جاتا ہے  
یہ چوتھے درجے کے لوگ مقصور ہوتے ہیں اور بلقب سلطانی مشہور ہیں اور اراضیات  
رکھتے ہیں۔ خاص پادشاہی فوج علاوہ فوج جوارہ کے تخمیناً ایک لاکھ پیدل اور بیس ہزار  
سوار ہیں مگر ہم باطینان اسکو صحیح نہیں کہہ سکتے ہیں +

تاریخ ۵۔ ماہ اگست کو مہلوگ نکا سکی سے روانہ ہوئے اور جہاز اٹریوشن اور چھوٹی کشتی اور  
نی نائے توپ کی کشتی ہم لوگوں نے ہمراہ لی۔ جیسے ہی مہلوگ روانہ ہوئے ایک سلسلہ توپ کی

آواز کا معلوم ہوا اور ایک غیر ملک کے جہاز نظر آتے تھے اور جب ہم آئیو ساما جزیرے کے باہر ہوئے ایک بڑے ٹوچ کے جہاز کو دکن جانب سے آتے دیکھا۔ ہم لوگوں کو مطلق معلوم نہ تھا کہ ایک آدھی جلی آتی ہے جو تھوڑے عرصے میں اوس جہاز کو پتھر سے ٹکرا دے گا اور ہلکا ایک مقام چھ کچلے نامے میں ٹھہرنا پڑے گا پس ہلوگ آہستہ آہستہ گئے کہ جس میں اوس جزیرے کو دن کے وقت جاوین اور دوسرے دن صبح کو درمیان دو آتشی پہاڑوں کے جو قریب پچیس سو فٹ کے اونچے اور ایک دوسرے سے ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع تھے پہونچے۔ اب ہوا تیز ہوئی اوس مقام پر جہاں جہاں اور پتھر باغراٹھ تھے اور ہلوگوں کو کسی نبرد گاہ میں نہا ڈھونڈنا پڑی۔ جب ہم کبھی کبھی کاف کے نیچے پہونچے جہاں اہل نہایت اندیشے میں تھا خیریت ہوئی کہ دور جانا تھا قریب کشتیان نظر آئیں اور ہم لوگوں نے ایک میل زمین سے لنگڑالا۔ یہ تمام کنارہ جیپان کا نہایت آتشی ہے اندر کو بڑے نیبے چوٹی کے مقام نظر آئے اور سمندر کی طرف جزیرے معلوم ہوئے صرف کیوسو جزیرے کی طرف جو ہمارے مقام سے دکن جانب تھا پانچ آتشی پہاڑ واقع تھے ایک انہیں سے سٹما میں تھا اور سب سے مشہور وزن ٹیک نامے واقع فزن تھا چین کی لکھی ہوئی قوارخ میں اسکا بیان ہے سلسلہ اعر میں ایک اونچا پہاڑ بالکل دھس گیا تھا اور بڑے سوتے گرم پانی کے اوس سے بہنے لگے اور دھواں مثل ابر کے جاری ہوا اور ایک وقت جب آگ شعل ہوئی وہ بد نصیب شہر سیامارا نامے بالکل جل گیا اور ۲۵ ہزار آدمی ہلاک ہوئے شہر اعر کی تواریخ میں فادر فروس صاحب لکھے ہیں کہ مینو کی بادشاہت میں ایک بڑا مضبوط قلعہ جو ایک پہاڑ کے اوپر بنا ہوا تھا کئی بار بٹنے کے بعد یکایک پہاڑ کے اندر غائب ہو گیا۔ ایک اسطرح کی واردات مقام ٹکسی میں ہو چکے ہوئی یعنی کئی غار پہاڑوں میں اسقدر شدید ہو گئے تھے کہ اگر اونسکے اندر توپ کی آواز کیجائے بالکل زلزلہ پڑے اور انہیں سے ایسا دھواں اور بدبو نکلتی تھی کہ کوئی اوسط جہاز کا ارادہ نہیں کرتا تھا۔

مگر صاحب ایک جزیرے کا حال جو متصل فرانڈو مقام کے قریب ہے بیان کرنے میں کہ ایسا گرم و مہلناک گر جتا ہوا کئی سو برس سے تھا کہ اوس میں سے کئی گرم سوتے نام سلطنت میں

تھے اور اس پانی سے بہت مریض صحت پاتے تھے کچھ تعجب نہیں اگر ایسی آگ اور گندھک کے شہر میں لوگ بھوت پریت کا وہم کریں۔ ایسے مقام کے نزدیک کسی آدمی کی رات کو جاز ٹھہرنا مثل ایک بھوت بھرے کمرے میں ہونے کے سبب۔ عجیب عجیب خیالات ہمارے دلوں کو نہاتے تھے اور یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ جطیح رودس کے جاز ڈائٹا نامے کو پانی تری میں چھوڑ کر مٹ گیا تھا دیسا ہی ہم لوگوں کو بیان چھوڑ کر مٹ بخاؤسے۔ قریب ۳۶ گھنٹہ تک ہلوگ اس ہولناک مقام میں رہے اور اس عرصے میں آدمی ایسی تیز ملی کہ ہمارا اور دنیا غیر ممکن معلوم ہوا۔ تاریخ برک کو قریب آدھی رات کے ہوا موقوف ہوئی کپتان آسبز صفا نے لنگر اٹھا کر جاز چلائے اور چچی کاٹ کے پہاڑیہ اور ہولناک اندھیری رات میں معلوم ہوتے تھے اور لہریں زور زور سے تھپتھپاتی تھیں جاز ریٹر ہوشن اور چھوٹی کشتی خوب دیری سے چلتی تھی اور اسکی روشنی لہریں پر جو ہمارے کمرے کے قریب تھی خوب چمکتی تھی۔ قریب ایک ہفتہ بعد جب ہم نے مقام یڈوین لی جاز کو بھر دیکھا تو بالکل ٹوٹا تھا اور اس کے چلنے کی امید تھی مگر کپتان کریم صاحب مالک جاز اور کپتان کمری میل صفا نے جو اس پر مسافر تھے اپنی عقل اور ہوشیاری سے اسے درست کر لیا۔ اگرچہ تین گھنٹہ برابر خوب ہوا زور سے چلی تاہم ہلوگ تیزی سے چلے آئے ۴۰

تاریخ ۱۰۔ اور ہم لوگوں نے دورے فیوزری یا مانا نامے ایک پہاڑ دیکھا جسکے نام سے ابھی ہلوگ ناواقف تھے اور نہ ہم کو معلوم تھا کہ یہ اس قدر مشہور تھا اس قدر بعید فاصلے سے وہ ایسا عمدہ معلوم ہوتا تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ یہ پہاڑ سب پہاڑوں سے بلند تھا اور اسکی چوٹی برف سے بہت بلند تھی اور بارہ ہزار فٹ زمین سے اونچا تھا مثل کوہ اثنا کے جو ولایت میں واقع ہے۔ حسب بیان ایک جیپانی کے معلوم ہوا کہ ایک سو برس سے یہ پہاڑ بلا کسی غلش کے ہے۔ ہلوگ اس نمودی مقام کی طرف موبیلے اور جزیرہ ایل برانیر میں مین پہنچنے اسکے متصل کوہ ویرکس شئی واقع ہے جس میں سے دھواں نکل رہا تھا ہمارا تمام سموڈا تھا گرا کا بند گاہ مٹا مشکل تھا جب کنارہ پہنچو بہت کشتیاں انھار اور دھواں دیتی تھیں اور آخر کار بندر گاہ سموڈا کا پایا جان بڑی درخت اور زری نظر آئی۔ ہلوگ بڑی غرضی سے اسکی طرف توجہ



دیکھنے کے اور برے آرام سے بند گاہ میں داخل ہو گئے جس کے دونوں طرف دو بہت عمدہ  
چٹان واقع ہیں ایک کا نام سنٹر امین ڈی ہے جس میں ایک غار اور اس کے اوپر درخت اور چوگرد  
پانی بھر رہا ہے اور جب تک کہ مکن اور بوب جانب کی ہوا نہیں چلتی سب خاموش رہتے ہیں  
جو کوئی آگے اس بند گاہ میں نہیں آیا ہے اس کو گمان ہو گا کہ یہ سب درست اور اچھا ہے  
بعد اس کے اونچی پہاڑیاں ہیں جو شہر کو گھرے ہوئے ہیں اور ایک ستوا دیریا کا نکتہ ہے  
کنارہ دریا سے تھوڑے فاصلے پر لنگر پڑا اور نہایت متناق ہو کر ہر لوگ خوابان ہوئے کہ  
اور تر کر اس دلچسپ مقام کی سیر کریں نقطہ

### باب چہارم

سکونت امریکا کے صاحب کانسل کی — فقیر کی جگہ — امریکا کے کانسل کی ملاقات کرنا —  
اڈکن کا میا بی ڈو مین — بازار مقام سوڈا کا — ظلم کرنا — جیپانی قبر گاہ — بدہ کے مندر —  
مذہب سنتو — گھر کے دیوتا — جیپان کے مندر — قوم سنتو کی ولبلین — مذہبی خیالات —  
سنتو مذہب کی قدر — صاحب گورنر کا ملاقات کرنا — نہایت درجہ کی خاطر — مقام سموڈا —  
کا حال — یڈو کو سفر کرنا — جیپان کی جھڑپان — مقام کنگوا — یڈو کو پہونچنا —



سموڈا کے سرے پر شہر سے قریب ایک میل کے فاصلے پر ایک عمدہ باغ درختوں کا ہے  
اور اس کے عجیب سائے غالباً واسطے مذہبی کام کے مفید ہیں اور اوسین شاید کوئی مندر  
پوشیدہ ہے اور اوسین صد سال سے برہمن پوجا پاٹ کیا کیے یہ مقام بہت عمدہ و وسیع  
آسائش و آرام عبادت گاہ کے ہے اور جب مجھے اپنی دینی لکھ کر دیکھا تو یقین ہو کر دریاں  
میوانی درختوں کے سبز سفید اور نیلے چھیرے نظر آتے تھے اور حقیقت میں ایسا ہی پایا جی  
مشر ہارس صاحب امریکا کے کانسل اوس میں رہتے تھے یہ ہکو مسٹ ہو سکھ صاحب  
مشر ہارس صاحب کے سکڑی سے دریافت ہوا جو قبل ہمارے جانے سے اترنے کے  
لاڈو ایلمن صاحب کے پاس امریکا کے کانسل کی طرف سے آئے تھے +

شکل

ہم لاڈو ایلمن صاحب کے ساتھ واسطے ملاقات ہارس صاحب کے اترے باہری

اوپر کے جاے سکونت کی ویسی ہی عجیب و غریب تھی جیسی کہ اندر تھی اگر کوئی شخص اس دنیا کی ذمہ داری اور وقت سے جدا ہونا مانگتا تو اسکو اس سے بہتر مقام نہ ملتا مگر جب بدرجہا چاری ایسے مقام میں رہنا پڑتا ہے یہ گمان ہوتا ہے کہ گویا حالت مقیدی ہے اکثر سفر کی حالت میں کسی مسافر کو اس نسیان کرنے میں کیفیت کی جگہ مل جاتی ہے۔ پہلے تو اسکو یہی خیال ہوتا کہ کیا دلچسپ مقام واسطے بغیر کے ہے اور دوسرا خیال یہ ہوتا ہے کہ ہم کس طرح ایسے شخص پر رحم کریں۔ واسطے فقیر کے خواہ جو شخص فقیر بننا چاہے جیسا کہ نسبت اور تمام شہر دنیا کے خوب مقام نہ ہوں مگر نہ اسکو مٹر بارس صاحب اور نہ مٹر میوسکن صاحب اسکو پسند کرتے تھے ایک کمرے میں خوب کتابیں آراستہ تھیں مگر دوسال کی ایسی جلا سے دھنی کی حالت میں رہنے کا کیا اجورہ دے سکے۔ سموڈا میں بعض اوقات سوائے صاحبان غیر ملک کے اور کسی شخص کو یہ دونوں صاحب نہیں دیکھتے تھے جسے کچھ گفتگو کریں۔ ان لوگوں کو اس مینے بے چٹھی اور اخبار پائے اور دو سال بے بکری کا گوشت کھانے لگے گئے تھے تو بھی یہ صاحب ایسی حالت میں اس ملک سے نفرت نہیں کرتے تھے۔ مٹر بارس صاحب بہ نسبت ٹوچ صاحبوں کے جیسا کہ زبانی خوب بولتے تھے انھوں نے ان لوگوں سے خوب اتحاد پیدا کیا تھا اور انکی نیکی اور خلق کی بڑی تعریف کرتے تھے انھوں نے کئی امر اور انکی نیکی کے بیان کیے بالخصوص پادشاہ اوپا پادشاہ زادی کے جب وہ خود ایک مرتبہ بیمار ہوئے تھے تب پادشاہ نے باہر تمام اپنا طبیب علاج کے لیے بھیجا اور پادشاہ زادی اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے کھانے اور انکے واسطے بھیجی رہیں +

مٹر بارس صاحب حال میں بعد طے کرنے ایک بہتر عہد نامہ کے جیسا کہ گورنمنٹ کے ساتھ بہ نسبت اس کے جو کپتان سارس صاحب کے وقت میں تھا واپس آئے تھے وہ کئی مینے اس شہر میں رہے اور اس مابین میں انھوں نے اور مٹر ڈاکٹر کرائس صاحب نے لا حاصل کوشش کی کہ اپنے شراط پر راضی کریں۔ ششہ موع میں صاحب موصوف نے ایک مندرست سوداگری کا طے کیا تھا جس سے کہی قدر رعایتیں غیر ملک کے صاحبوں کے ساتھ کی گئی تھیں مگر جیسا کہ گورنمنٹ نے استحقاق تجارت کا مع کل منفعت کے اپنے

ساتھ رکھا۔ مٹر ہارس صاحب کو منظور تھا کہ ایک عہد نامہ مستحق اوس ملک کی طرف سے  
جس کے لیے متعین تھے کرین اور مٹر ڈانکر کرٹس صاحب اُن کو ایسا مستعد دیکھ کر ڈوکوس گئے  
کہ اب اپنا مطلب نکالیں مگر لا حاصل ہوا +

جب دیکھا کہ جیسا بیوروہ پلانا غیر ممکن ہے وہ لوگ ناامیدی سے واپس آئے۔ مٹر ڈانکر کرٹس صاحب  
بعد دروہینے سفر خشکی کے نکا سکی کو واپس آئے اور مٹر ہارس صاحب سموڈا کو۔ وہ پہلے  
نہ پہنچ چکے تھے کہ خبر عہد نامہ ٹنٹ سن کی پہنچی مٹر ہارس صاحب نے اوس وقت  
جا کر اسکی اطلاع دار السلطنت مین کی جبکہ مٹر ڈانکر کرٹس صاحب بڑی شقت سے نکا سکی  
مین سفر کر رہے تھے اور اُن کو ان بڑی وارداتوں کا جو واقع ہوئی تھیں کچھ حال معلوم تھا  
اُن کے رقیب یعنی مقابلے کے صاحب نے اپنے عہد نامے پر دستخط کر دیے تھے اور سموڈا  
مین اب خوب امن و امان ہے۔ ہلوگ مٹر ہارس صاحب کی کوٹھی سے شھر کو پیدل گئے  
سموڈا بمقابلہ نکا سکی کے ایک حقیر جگہ ہے اور معلوم نہیں کہ کیوں کہڑ ویر پیری صاحب  
نے اوسے ایک بندرگاہ تجویز کیا تھا۔ اُن دنوں بھی ایک چھوٹا گاؤں تھا اوجب سے  
اوس میں زلزلہ آیا شھر و بندرگاہ نقصان سے نہ بچا۔ اوس زلزلے نے اس بندرگاہ کی زمین  
کو اس قدر تبدیل کر دیا کہ کوئی طوفان کشتی کو اوس بندرگاہ میں بچا نہیں سکتا ہے +

اس شھر میں چند مٹر کین اور تین چار ہزار آدمی رعایا ہیں۔ ایک جانب بازار و اسٹل  
منفعت صاحبان غیر ملک کے ہے اور بہ نسبت نکا سکی کے اچھا ہے اور کئی متفرق  
ہندوستانی ساخت کی اشیاء مینے یہاں دیکھیں۔ منجملہ اور اشیاء کے مینے ایک موم کے  
کپڑے کی کرتیاں پانی کی حفاظت کے لیے خرید کیں ایک ایک اٹھارہ پنس مین۔ یہ  
کرتیاں پانی مین خوب حفاظت کرتی ہیں اور نہایت ہلکی اور باریک ذرا سے زور مین  
بھٹ جانے کا اندیشہ ہے مگر یہ نہایت ازراں ہیں۔ ایک جڑی چمڑے کے دانے  
نصف قیمت مین مل سکتی ہے یہ بازار نہایت عمدہ اور آدمی کو بہکاتی ہے جو شخص اُن کے  
درمیان سے جاتا ہے نہایت حیرت اور خواہش سے اُن کی سیر کرتا ہے اگر کوئی شخص  
دریافت کرے کہ کیا خریدے گا اور کون شے گھر پر پسند ہوگی تو تم تباہ سکونگے جب ب کو

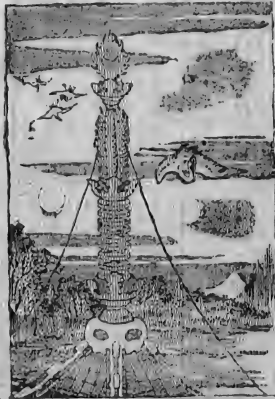
بافراط اسباب خریدتے دیکھتے ہو جیران ہو کر آخرش آپ بھی ادھا دھند خریدنا شروع کرتے ہو جب کوئی شے طے ہو جاتی ہے جیپانی فروشنڈ سے تھو ایک کاغذ اور ایک عمدہ قلم سیاہی میں ڈوبا ہوا حوالے کرتے ہیں اور سپر تم اپنا نام اور قیمت لکھ دیتے ہو بعد اعلان اشیا پر اپنا نام لکھ دیتا ہے۔ بعد غروب آفتاب کے ایک مقام پر جانا پڑتا ہے جہاں یہ سب اشیا جمع رہتی ہیں اور وہیں سے ملتی ہیں۔ جو غیر ملک کا سکھ لوگ داخل کرتے ہیں وزن ہو کر لیا جاتا ہے کوئی تکرار آگے پیچھے نہیں ہوتی ہے۔

ایک وقت ان بازاروں میں یہ سب کچھ بڑا توقف ہوتا ہے ایک کو دوسرے کے عینے پر گویا متوقع رہنا پڑتا ہے۔ کیا فائدہ ہے کہ کھڑے اشیا کی سیر کریں جبکہ تمام شہر اور قرب جو اسیر کرنے کے لیے پڑا ہے۔ بہت مناسب ہے کہ ایسی فضول خرچی کو دور کر کے ملک کی سیر کریں۔ دور نہیں جانا پڑتا ہے بازار کے چھوڑے ایک درختوں سے گھرا ہوا پہاڑ نظر آتا ہے اور اوپر مندر واقع ہیں۔ اونپر اونچی ٹیڑھیوں پر چڑھ کے جانا پڑتا ہے وہاں چھوٹے آدمی رنگین کاغذ اور خاک آگ کے ساتھ کھڑے ہو کر بوجھتے ہیں اور پر سے اور بھی شہ سجھائی نظر آتا ہے اور اونچے درختوں کے نیچے بڑی قبر گاہ ہے یہ قبریں بڑے موٹے چٹے سے بھری ہوئی ہیں جن میں بانی بنانے پارے۔ حسب تحریر آلوڈس مانیئس تواریخ دان کی عورتیں بیٹھی ہوئی دونوں ہاتھ جدا اور چہرہ کا ندھے کی جانب بھرا ہوا دفن ہوتی ہیں اور مرد جبکہ بوسے گویا عبادت کرتے ہیں ہاتھ جوڑ کر۔ قبر کے پتھر مسک کھلاتے ہیں اور تراشی ہوئی صورتیں لٹنے والوں کی بنی ہیں۔ عورتوں کی قبروں پر پھول تراشے ہوئے ہیں حروف پتھر میں تراشے ہوئے ہوتے ہیں اور قبریں اس طرح بنی رہتی ہیں اور جب وہ شخص جسکی وہ قبر ہے دفن ہوتا ہے وہ حروف سننے پانی سے گلٹ کر دیے جاتے ہیں۔ جیپانی قبر پر تراشہ ہوئے پتھر لگے ہوئے اور اکثر میں کافی جھمی ہوئی اور تپوں سے بکثرت گھری ہوئی نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں اور پیچھم کے مسافر کو اونکے دیکھنے سے خیال گذرتا ہے کہ ان لوگوں کے خیالات ایسے امور میں دیے ہی ہیں جیسے اپنے ملک میں۔ قبر گاہ سے ہلوگ مندر کی طرح لگے اندر ایک کمرہ تھا جس میں چٹائی بھی اور بڑی لائین بیچ کے کمرے کی گنتی تھی اور تین سب

قسم کی تھیں جہاں قوم بدہ کے مندروں میں رہتی ہیں۔ وہ لوگ جو بخوبی بھید مذہب یا بتوں کا نہیں جانتے ہیں اور نہ کوٹھی اور مندروں کی کیفیت سے آگاہ ہیں غیر متفق ہیں نسبت عمارت اور مقام کے مندروں کے۔ ایسے مندر جبکہ دیکھنے کو مہلک لگے عجیب تھکے جو باہم جما مشہور ہیں نظر آئے یعنی نوٹہ جہاز جو بعض شخصوں نے کہ عبادت گاہ میں دھڑی سیراوں کو گون کے جو ہمیشہ عبادت کو آیا کرتے ہیں رکھ دیے تھے۔ یہ کوٹھی واسطے تراشی ہوئی بناوٹ کے کچھ مشہور تھیں رنگ تختی کا تھا اور اندر سادہ۔ جہاں بدہ کے مندر سادے ہوتے ہیں۔

نظارہ اوسکی ٹری خوبصورتی ایک عجیب تراشا ہوا ستون تھا جو تصویر ذیل سے بخوبی واضح ہو سکا

تصویر بیانی مندر کی



اسکے عقبہ میں کوہ فیوسی یا ساو واقع ہے اور اس کے اوپر برف جمی ہوئی ہے وہاں پہاڑ کا  
 کو ایک قسم کا چھوٹا تالاب اور اس کے قریب نیشہ آویزان ہے اس تالاب میں پانی ہے اور  
 اس کے مقابلے میں ایک بڑی گھنٹی آویزان ہے اور ایک اونچا صندوق جس کے اوپر تار کا  
 کام کیا ہے ایک نمودی مقام پر رکھا ہوا ہے کہ عبادت کرنے والے کو یاد دلاوے کہ خیرات  
 دینا واجب ہے۔ طریقہ عبادت کا آسان ہے عبادت کرنے والے اس تالاب میں منہ دھو  
 بہن تب نشینے میں منہ دیکھ کر عبادت کرتے ہیں اور صندوق میں چند پیسے ڈالنے کے  
 بعد گھنٹی بجاتی ہیں یا سہم ترہ علامت ہے کہ عبادت کر چکے۔ بعضے صرف نشینے میں منہ دیکھنا  
 کافی سمجھتے ہیں کہ جطرح ہم نشینے میں منہ دیکھ لیتے ہیں خدا ہمارے دلوں کو دیکھ لیتا ہے  
 کئی فرقے جیساں ان میں ہیں سب شاخیں متفرق بدھ اور سنتو کی ہیں۔ مذہب بدھ جیساں  
 میں تاسلمہ قبل مسیح علیہ السلام جاری نہیں ہوا تھا مگر اخیر اوس صدی میں بنیاد پڑی اور  
 رفته رفته اوس تک کے مذہب میں ملگیا۔ آخر عبادت جو بان مقرر تھی اوس سے بہت  
 فرق نہوا۔ صفائی دل اور زندگی کی مذہب سنتوں میں طلب بھی اور صفائی بدن کی دونوں  
 مذہب میں طلب تھی۔ بدھ کے پادری لوگ سر مونڈوا کر کھلا رکھتے ہیں اور سنتو کے پادری  
 بال جمنے دیتے ہیں اور ایک بھاری عمامہ مثل کشتی کے پہنتے ہیں جو اکثر بہت عمدہ رنگین  
 کپڑے کا ہوتا ہے۔ علاوہ مذہب سنتو اور بدھ کے ایک اور مذہب باسم تنو یعنی راہ  
 زندگی کنی ہے یہ مذہب واسلے مندر عبادت گاہ بتوں پر اعتقاد نہیں کرتے ہیں اور  
 عاقبت کی سزا اور عاجزی سے انکار ہے صرف اس قدر تسلیم ہے کہ اگر آدمی پاک اور درست  
 رہے زندگی پاک ہے اور اگر نیکی کرے ٹھیک اور درست ہے اور اسی لیے لوگ درست  
 رہیں گے اور خوب حکومت کریں گے +

بعد عورت بہت مختلف مذہبوں کے ہلوگ مندر سنتو سے جہاں بیٹھے تھے اوتھے اور چونکہ  
 آفتاب پہاڑوں میں چھپ گیا تھا ہلوگ دریا کے کنارے دھان کے کھیتوں میں سیر کرنے  
 لگے اور شام کی ہوا خوری کرنے لگے اس انتظار سے کہ اگر چاہے پانی کے لیے بلائے جاویں  
 تو بلا قیمت چاہے بہن جیساں میں چاہے بہت ارزاں اور خوب ہوتی ہے غیر ملک کا سکھ

لینا بیان منع ہے اور بیان کے لوگ بہت خوف کھاتے ہیں کہ انکی شکایت کو غنیمت میں نہو۔ ہلوگ بیان بہت عمدہ مکانات میں تھہ اور چاسے پیتے اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں اور طرح طرح کی قرضہ اسی جسکو تمباکو سے ادا کرتے ہیں +

دوسرے مذہب پونچے سموڈا کے صاحب گورنر واسطے ملاقات لاڈو ایلمجن صاحب کے آئے اونھوں نے سنا تھا کہ ہلوگوں کا ارادہ ید و جانے کا ہے پس لاڈ صاحب موصوف کو سمجھانے آئے تھے کہ نہ جاویں۔ صاحب گورنر اپنے ہمراہ ایک بڑا مجمع لوگوں کا لائے تھے سب نے انگریزی کھانا پسند کیا۔ صاحب گورنر بڑے ظرفیت تھے اکثر زور سے ہنستے تھے اور ہکو ویلر صاحب یاد آتے تھے۔ وہ سب کچھ دل لگی سمجھتے تھے لاڈو ایلمجن صاحب کا انکار کرنا کہ کشتی سموڈا میں اس کے حوالے کر کے وہاں رہنا اونھوں نے دل لگی سمجھی۔ ہر طرح کی تقریر کی مگر کچھ حاصل نہوا۔ اونھوں نے کہا کہ اس کے انجام سے ہم خوف کھاتے تھے اور ہنسنے لگے پھر کہا کہ آپ لوگوں کی نسبت خوف کھاتے ہیں اور پھر ہنسنے اور با آخر کار دیکھا کہ ہم لوگ خوف میں نہیں آتے ہیں پرچہ کا غد لیکر مٹھائی پٹینے لگے اور کھاکہ ہمارے کئی بال نیچے ہیں جو غیر ملک کی مٹھائی کھانے کا شوق رکھتے ہیں کئی ان کے ہلری گھر بار واسطے تھے وہ بھی اس طرح کا غد پٹینے لگے۔ معلوم ہوا کہ ایک شخص مرہ کسی برتن میں بھر کر اوٹھالے گیا تھا۔ واضح ہو کہ بیان میز پر سے کھانا اوٹھالے جانا گویا ایک ٹی علامت اتحاد کی ہے۔ جزا یہ دو دوستی دکھانا چاہتے ہیں اکثر ایک نوکر کو جہاں دعوت ہوتی ہے لیجاتے ہیں اور دعوت کے بعد وہ کھانا اوٹھائی جو کسی صاحب انگریز کی میز پر دوسرے روز کام آوے اوٹھا کر گھر لیجاتے ہیں اس باعث سے ایک درست کے کھانے میں زیادہ صرف پڑتا ہے مگر بیان بے لذت نہیں سمجھا جاتا ہے +

صاحب گورنر نے کہا کہ ان کو اجازت ملی تھی کہ اپنی بی بی کو اپنے ہمراہ رکھیں مگر یہ اسوجہ سے تھا کہ ان کا عمدہ اس قدر بڑا نہ تھا کہ منجھلان عمدوں کے ہو کہ جو اپنی بی بی ید و میں چھوڑ آویں سموڈا کے دو گورنر ہیں جو ہر شش ماہی میں تبادلہ کرتے ہیں وجہ اسکی یہ ہے کہ ہر دو اپنے اپنے ہمراہی کے کام کو جانچیں۔ صاحب گورنر بعد غروب تناول طعام کے رخصت ہو گئے۔

اونھوں نے تحریری درخواست کی کہ دو جیپانی عہدہ دار جاز فیوریس پر سوار ہو کر بندرگاہ تک جا دیں مگر انکار ہوا اس دلیل پر کہ مسافروں کا لینا خلافت حکم تھا +

ازربے عہد نامہ جدید کے نام سموڈا بالعوض نام کنگو اسکے قائم ہوا ہے اور بندرگاہ اب عام نہیں یہ بندرگاہ بڑے خطرے کا ہے اور رعایا بہت کم اور غریب کل مچھوا ہیں۔ اندرونی ملک میں جانا بہت مشکل ہے ۶ ہزار فٹ اونچا پہاڑ طے کرنا پڑتا ہے۔ مکانات تمام لکڑی کے بنے ہیں اور اکثر اونہیں یک منزلہ ہیں۔ دکاندار بہت غریب ہیں۔ یہاں طرح نکا سکی میں غریب عرا بہت کم کپڑا پہنتے ہیں مرد صرف ایک دھوتی باندھتے ہیں اور عورتیں کمر تک نہہ ہم لوگوں کو دیکھ کر اونھوں نے مطلق حیرت ظاہر نہ کی۔ مگر جلوگ خود اس انہوہ کو دیکھ کر متحیر ہوئے جو ہمارے گشت کے پیچھے تھا۔ اگرچہ یہ گٹا چین کی نسل تھا مگر بدن پر لمبے بال موٹے سے باشندگان سموڈا اسے دیکھ کر کمال متحیر تھے +

سٹرمارس صاحب نے بڑی دوستی اور عنایت ہم لوگوں پر ظاہر کی جب تک ہم سموڈا میں رہے مگر زیادہ تر ادنیٰ فیاضی اس میں ظاہر ہوئی کہ اونھوں نے ایک ڈچ مترجم سٹر میوسکن صاحب کو ہمارے حوالے کیا یہ صاحب ہمارے بڑے مددگار تھے جب تک ہم یڈو میں رہے۔ دو سال اس ملک میں رہ کر اونھوں نے بہ زبان خوب سیکھ لی تھی ہم اس کے مشکور ہیں کہ سب سرکاری کاروبار میں جیپانی مترجم کی ضرورت ہوتی تھی کہ زبان ڈچ سے جیپانی زبان میں ترجمہ کرے +

تاریخ ۱۲۔ اگست کو جلوگ سموڈا سے روانہ ہوئے اور خوب ہوا میں منہ بگاڑ سے نکل گئے بائیں جانب ایک پہاڑ ۶ ہزار فٹ اونچا چھوڑا۔ اس مقام پر خوب سیر تھی اب دریا پہاڑ نکل بھرے ہوئے جا بجا بھوس کے مکانات واقع ہیں۔ پچھم کی جانب کا کنارہ کسیدر شل جزیرہ وایٹ واقع ولایت کے ہے پورا کا خود ایک بہت عمدہ شہر لب دریا ہے یہ ایک سرحد یڈو کی مقصورہ ہوتا ہے اور ایک کشتی دیسی تک بھی جائزہ لینے کے لیے بیان روکی جاتی ہے +

تصویر ایک جیپانی قانون کی





ہلوگوں کو دیکھتے ہی دوکشتی بھر کے حکام دوسری تواریا بندھے ہوئے جلدی سے نکل گئے اور اشارے سے درخواست کی کہ ٹھہرو مگر بلا خیال اس کے اشارے کے ہلوگ چلے گئے اور جب تینے اونکو بہت فاصلے پر چھوڑا تب بھی وہ کوکشتی کر رہے تھے کہ ہم گھوڑے کی طاقت کے دوکشتی تک جا پہنچیں۔ ہلوگ یقین نہ ہوا کہ اسی رات کو جہان ہم نے قیام کیا اوسیکے برابر اون لوگوں نے بھی قیام کیا اور ہمارا بھیچا نہ چھوڑا +

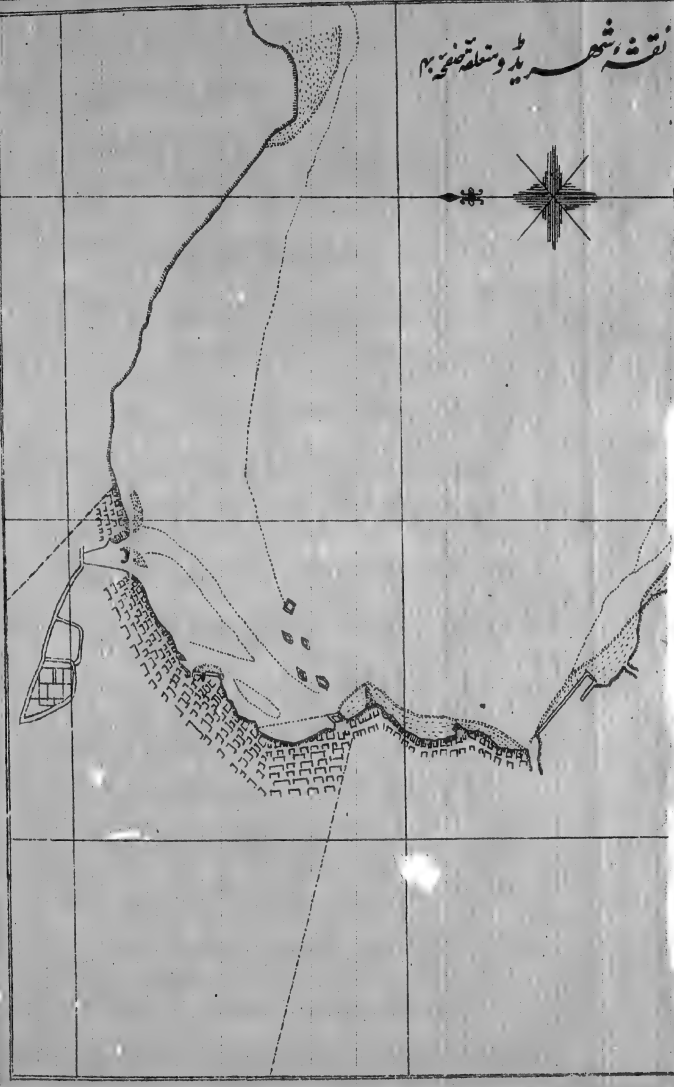
اس مابین میں ہلوگ برابر اوس پانی کے گئے جہاں ہوکر گھوڑے پر پی صاحب چند سال کا عرصہ ہوا گئے تھے۔ خیر پڑ پیری اور ویشٹر کے پار ہو کر جو کسی قدر جنگل سے بھرے تھے ہلوگوں کو روس کے جہاز نظر آئے جو مقام کنگوا میں دوسرے کے مقیم تھے۔ یہ مقام میڈو سے قریب ۱۸ میل کے فاصلے پر واقع ہے کنارے سے قریب نصف میل کے فاصلے پر خوب جگہ لنگر ڈالنے کی ہے۔ شہر خوب ہے اور ایک جدید پندرگاہ کے لیے مخصوص ہوا ہے۔ کونٹ پوٹیا میں جو گلف آف پچلی سے سیدھے جہاں کو روانہ ہوئے تھے اور ہادن آگے داخل ہو کر اوس وقت سے سامان واسطے خاطر غماہ قبول ہونے کے دار السلطنت میں کر رہے تھے۔ لارڈ ایلیچ صاحب نے بعض قیام مقام کنگوا کے خلاف دستور

کیا کہ سیدھے دارالسلطنہ کو یہ خیال کر کے گئے کہ غالباً ہمارا جہاز دیکھ کر وہاں کی گورنمنٹ ہلوگ  
 پذیرا کرے گی اور تب سہولیت سب ملے ہو جاوے گا۔ نہایت غلبی قسمت تھی کہ کپتان  
 سر رُو آسبرن صاحب کا ٹر جہاز کے تھے جنکی لیاقت پر ہمیشہ بڑا اعتقاد ہو سکتا تھا +  
 ہلوگوں کے ناگہانی نظر آنے نے غالباً روس والوں کو بہت حیرانی میں ڈالا ہوگا  
 بالخصوص ہلوگوں کا آگے بڑھنا جو آگے کسی کے یہ حوصلہ نکلتا تھا۔ ابھی تک کچھم کا کنارہ قید  
 اونچا اور نیچا ریان نظر آتی تھیں مگر اب لب دریا برابر ہو گیا تھا پانی میان اوتھلا اور راہ چرکتی  
 ہلوگ اسی نگر میں تھے کہ آیا آگے جاسکیں گے یا نہیں کہ اس بائیں میں چند ایسے بڑے  
 جہاز نظر آئے جن سے یقین ہوا کہ بخوبی جاسکیں گے مگر ایک عرصہ تک ہم بہت ناامید رہے  
 انگیزی بنے ہوئے جہاز دیکھ کر یہ گمان ہوا کہ شاید کوئی اور غیر ملک کے لوگ ہم سے زیادہ تر  
 صاحب محبت آہوئے ہیں مگر قریب جا کر معلوم ہوا کہ یہ جیپانی ہیں اور جھٹسے پر افظ  
 امپریل نقش ہے۔ ان جہازوں کے پیچھے رفتہ رفتہ جزیرہ نما قلعے اور بعد مکان یڈو کے  
 نظر آنے آہستہ آہستہ ہمراہ جہاز اڈیر لویشن ہلوگ بوعاری کشتی خرد مندرگاہ میں پہنچ گئے اور  
 دو بجے ڈکو بند خوب سفر کے سموڈ اسے ہلوگ قریب ۲ میل دیا کے کنارے اور قریب میل  
 دارالسلطنہ سے قیام پذیر ہوئے نقطہ

یڈو شہر کا نقشہ



نقشه شهر بید و منطقه جنوبی



## باب پنجم

حکام کا تشریف لانا۔ مقام لنگر کا تبدیل کرنا۔ شاہزادوں کا تشریف لانا۔ غرض ملاقات کی  
جیپان کے قوس کے جہاز۔ اوسمیل صاحب کی ملاقات کرنا۔ جیپان کی کشنیان۔  
پادشاہی پوشاک۔ مقام موریا۔ کشتیوں کا ملاقات کرنا۔ اوتیرنے کا مقام۔  
جیپان کے زین کا احوال۔ بیو کی سیر۔ جمع۔ کیفیت عورتوں کی۔ شادی ہوئی  
عورتوں کا بد شکل ہونا۔ جیپان کے جلے۔ اپنی آئندہ جائے سکونت پر ہونچنا۔



ہم لوگوں کو لنگر ڈالنے بہت عرصہ نہیں ہوا تھا کہ اون بڑے چالاک دوسری تلوار باندھے  
ہوئے حکام نے جو جیپان کے دریا کے کنارے بافراط ہیں اور مسافروں پر حملہ کرتے ہیں  
گویا اونکی وہ خاص ملکیت ہے اگر ملوگوں کی ملاقات کی۔ وہ شیر جیون پر گرتے پڑتے  
چڑھ آئے اور غیر ملک کے جہاز پر چڑھ آئے مطلق خوں نہ کھایا۔ یہ لوگ نہایت خلوت  
ٹنچ اور جیپانی زبان میں گفتگو کرنے لگے اور بعض اوقات ایک آواہ لفظ انگریز کا بھی جوتے  
تھے ان لوگوں نے معلوم کرنا چاہا کہ ملوگ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں اور کس قدر قوی اور  
اوسمی جہاز سے ہمراہ ہیں اور کس قدر جہاز پیچھے آئے ہیں۔ اتفاقاً مشر ہو سکون صاحب  
کو وہ پہچانتے تھے اور مشر مارس صاحب کی پاکی کو جو اونھوں نے لانا ایجنس صاحب کو  
مستعدی یہ لوگ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے پس اونکے گمان ہوا کہ مشر مارس صاحب  
کیسین پوشیدہ ہیں کیونکہ اونکے کسٹمر بھی اور پاکی موجود ہے۔ گویا مشر مارس صاحب کی  
جندوی پستار اور رنگ بزمگ ہے اور جیپانی لوگ پہچانتے ہیں کہ جو جھنڈا اسپر تھا انگریزی  
تھا۔ وہ لوگ تفریق سوال مشر ہو سکون صاحب سے کرتے ہیں اور حمت اونکے جواب  
دینے کی نہیں دیتے اور سب سوال ایک بات کے اوپر ہیں کہ آیا مشر مارس صاحب  
ہمراہ ہیں اور ملوگ فی الفور لنگر کو واپس جا دیں۔ ملوگوں نے سمجھا کہ انگریزی وزیر مرزا  
تھا اور ایسی مہودہ موزعہ ہست ہم اوسنے نہیں کر سکتے۔ اس عرصے میں اور کشنیان جن پر  
حکام سوار تھے داخل ہوئیں اور معلوم ہوا کہ کونٹ پوٹیا میں صاحب اوس پر لنگر لگوا

سے آکر داخل ہوئے اور یہ وہیں رونق افروز تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ لوگ جو پہلی ملاقات کو آئے کوئی عمدہ دار تھے اور صرف واسطے دریافت حال کے آئے تھے کسی کے مرسلہ نہ تھے مگر یہی اونکاراگ تھا کہ کنگو اکو واپس جاؤ۔ اسی روز شام کو لارڈ ایلمن صاحب نے ایک چٹھی وزیر اعظم کو لکھی کہ ہم عہد نامہ مرتب کرنے کو آئے ہیں اور ایک کشتی واسطے بادشاہ کے لائے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے لیے کوئی عمدہ کوٹھی تجویز ہو +

دوسرے روز صبح کو یہ خیال کر کے کہ بذریعہ کشتیوں کے ہلوگ زیادہ تر کنارے کے قریب جاسکتے ہیں زیادہ قریب گئے اور کنارے سے قریب ڈیڑھ میل پر مقیم ہوئے جان پر جیساں کے دوڑے منع ترائی کے جہاز ہیں اور ایک دو کس جوڑچ گورنمنٹ سے خرید ہوا تھا اور ایک اور کشتی +

جس مقام پر اب مقیم تھے وہاں سے برابر مکانات لب دیا مقام سناگوا سے لیے پلنگ جو بالکل حد میں واقع تھا برابر دکھلائی دیتے تھے یہ سیر بوجہ واقع ہونے پانچ چھوٹے قلعے کے کس قدر چھپ گئی۔ مقام سناگوا کے عقب میں چھپر کچا ب چھوٹے پہاڑ جنگلوں سے بھرے ہوئے جن پر مندر ہیں واقع تھے اور چ میں ایک مقام بلند جنگل سے گھرا ہوا تھا اور جا بجا اسکی سفید دیوار دکھائی دیتی تھی۔ معلوم ہوا کہ یہ قلعہ ٹامیکون کے رہنے کا ہے سب سے بلندی پر کوہ فیوسی یا ما جو اکثر بادلوں میں چھپ جاتا تھا نظر آتا تھا۔ دوسرے کو چند شاہزادے کھانا کھانے آئے اور کل جو چٹھی مرسل ہوئی تھی اسکا جواب لائے +

یہ شاہزادے باہم سایہ مشہور ہیں اور شاہزادگان موروثی یعنی ڈرمیوس سے بھڑے ہیں انہیں سے ایک تانوا کا ہے دوسرے گورنر سموڈا کے تھے۔ یہ لوگ بہت سادی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور مجمع معمولی اس کے ہمراہ تھا۔ جو گفتگو ہوتی جاتی تھی نہیں سے اکثر لفظ بلفظ لکھتے جاتے تھے ایک شخص کو لارڈ ایلمن صاحب کی تصویر اوتارنے ہوئے منہ گرفتار کیا +

تصویر کوہ فیوسی یا ما

تصویر کوه فیوس یا مشتاقه صفحہ ۳۴



جہاز کے اوپر پہنچے ہلوگ ایک افسر نے جو غالباً واسطے نگہبانی جہاز کے مقرر تھا بڑی خاطر داری سے قبول کیا اور جہاز کی سیر کروائی دو یا تین توپیں بڑی ہوئی تھیں۔ جہاز کے سامان سے ظاہر معلوم ہوا کہ وہاں چین امان تھا چائیاں بچھی ہوئی تھیں اس جہاز کا نیچے کا درجہ خالی تھا چند شبا کھانے کے اور پانی کے پیسے رکھے ہوئے تھے +

ایک بلند مقام پر کپتان صاحب کا کمرہ تھا جس میں دو یا تین جہازی حکام زمین پر بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے پیچھے سے دریافت ہوا کہ منجملہ ان کے ایک صاحب اڈمرل انجینئر بادشاہی جہاز کے تھے۔ یہ صاحب کشتی مقرر ہوئے تھے لاڈل ایلیجر صاحب کے تھے عہدہ پر بیان کرنے کے لیے اور ہوشیار معلوم ہوئے ہلوگ مان تھا کہ ایسا سادہ مزاج آدمی ایسا ذی رتبہ تھا اور جب ان لوگوں نے بڑی ملایمت سے ہلوگ دیا کہ ہمارے نزدیک ہو پس ہلوگ گئے اور اس طرح پاؤں جھکا کر بیٹھے اور اونکی تنبا کو سے اپنے پیچھے بیٹھے اور آپ کو کچھ عہدہ چلے سے ترو بازہ کیا۔ چائے افسوس تھی کہ بوجہ موجود رہنے کسی مترجم کے ہلوگ خاموش تنبا کو یا کیے الا اس قدر کام کیا کہ دس تک انگریزی نیند سے اونکو سکھا۔ اور خود بھی سسکتے گئے افسوس ہوا کہ گفتگو نہ ہو سکی اور بڑے غلن سے ادبے شکریہ اپنی اپنی زبان میں کر کے ہلوگ رخصت ہوئے۔ جس کو ٹھہری میں ہلوگ بیٹھے کہہتی اسباب تھا جیسی کہ جیانی لوگوں کے مکروں میں کیفیت بتاتی ہے صرف لکڑی کا بڑی کارگیری سے یہ کرہ بنا ہوا تھا +

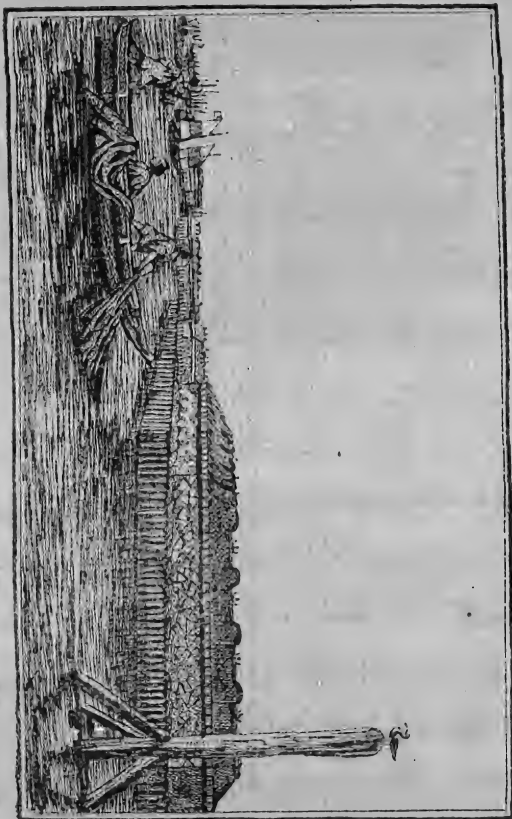
بائیں جانب کے بائیں قلعہ کی طرف ہلوگ گئے اور یہ موقع تھا لینے کا کہ اس قدر پانی تھا ہاتھ آیا ہے دیکھا کہ قلعہ بڑے پتھروں کا بنا ہوا ہے صہیں بڑے ستون اور توپیں ہیں۔ اونکی جائے سکونت اور بارٹ سے بڑی تعلندی ظاہر ہوتی تھی۔ وہ ایک سیدھی کیر میں واقع ہیں انہیں پانی اس قدر کم ہے کہ کشتی کا چلنا غیر ممکن ہے جو بالکل چھپر کی جانب واقع ہے وہاں کی قدر پانی گہرا ہے +

تصویر قلعہ بڑے



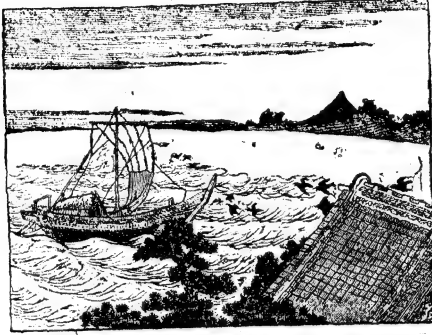


تصویر قلعه یزد و متعلقه صفحه ۴۵



ہم لوگ سب سے زیادہ گہرے پانی میں گئے جوہ فٹ گہرا تھا اس مقام پر کشتیان باغراط اور کچھہ انگریزی نورے پر بنی تھیں +

تصویر کشتی ڈوبی میں



جب ہلوگ جہاز کو واپس آئے معلوم ہوا کہ ایک غدر و عذرت کا پیغام آیا تھا صاحبان کشتی کے پیر نے واسطے ان کے حاضر نہ ہونے کے اور امریکا کے عہد نامے کی نقل لے لی تھی۔ سرکاری سرکار ان کو ہم دور سے پہچان سکتے تھے اکثر وہ لوگ آتے جاتے تھے سوار ایک سرخ رنگی موٹی کشتی میں تھیں دوپال تھے سوار اور طاح سب یکساں زردی پہنتے تھے نیلی سیاہ سفید ہماری لگی ہوئی + واضح ہو کہ سیاہ و سفید بادشاہی رنگ ہے۔ جیسا کہ لوگ سوچ کو اسی طرح مانتے ہیں جطرح کہ پارس - سرکاری طاحن کی پوشاک یکساں اور ذی عزت تھی مگر اور طاحن کی پوشاک جو ہمارے چوگرد رہتے تھے ایسی نہ تھی۔ شاید ایک جیب کا رمال کافی پوشاک ایک شخص کی تھی اور میں بہت بھی بچا کر نصف کا کنگوٹ اور نصف ناک کی سیدھہ برباد ہوا جاتا ہے۔ یہ کچھ شوق کی راہ سے نہیں ہے مگر خوف مردی کا رہتا ہے۔ اور وہ لوگ جو ایک ٹکڑا اپنے بدن میں اور دوسرا ہاتھ پر باندھتے ہیں زیادہ بد صورت معلوم ہوتے ہیں +

رات کو ایک غمخیز لوگوں کا گھیر کر تھوڑا سا گہرا سے یہ ہم لوگوں کی ملاقات کو آیا۔ کشتیان بھر کے

عورتیں نہایت کثرت سے سفید پودر منہ میں لگاتے ہوئے اور ہونٹ منہ رخ رنگے ہوئے  
 بڑے شوق و خوشی سے ہلکے دیکھتی جاتی تھیں اور بڑے مذاق سے ہلکے دیکھ کر تھوڑے بانی  
 تھیں انہیں سے بعض لوگ جہاز پر آئے اور ایک نے لارڈ ایلمن صاحب کی چین کی چوکی  
 دیکھ کر کوئی دیوتا تصور کیا اور جھک کر پرستش کی اور عورتیں بڑے غور سے ادھر اور ادھر جھرت  
 سے دیکھتی پھرتی تھیں۔ ہلوگوں کی رائے اس قدر قائم ہوئی تھی کہ سب سے زیادہ درشت  
 حال کے خدامان جیپانی لوگ تھے اور عورتیں ان سے بھی بڑھ کر +

دوسرے دن پانچ صاحب کثرت بندوبست کرنے آئے کہ ہلوگ چکر زمین پر ہیں علاوہ ان  
 دو صاحبوں کے جنکو ہم آگے دیکھ چکے تھے ہمارے جہانی دوست اور مل نیگی کہا لو کامی  
 اور ان کے ہمراہ ایک اور ظریف صاحب گھونو کامی نامے جو نہایت لائق اور لائق شخص  
 تھے اور ان سے منے جیپان میں ملاقات کی تھی تشریف لائے۔ ان صاحب کے ہمراہ  
 ایک شخص درمیانی گفت و شنید کے لیے آیا اور کانام موریاما مترجم تھا جو کچھ عرصے تک  
 لگا سکی میں سکونت پذیر تھے وہ ڈچ کی زبان لکھ اور بول سکتے تھے مثل جیپانی زبان کے  
 اور فیما بین مشر ہو سکے صاحب اور کمشنروں کے کام مترجمی کا کرتے تھے۔ جب ہلوگ  
 براہ مسخرہ انہیں دغا باز کہتے تھے وہ اپنا بڑا فخر سمجھتے تھے +

ہم گھونو کامی صاحب کے قریب کھانے پر بیٹھے تھے۔ ان صاحب نے اگرچہ گذشتہ  
 چند مہینے سے کسی غیر ملک کے صاحب کو نہیں دیکھا تھا مگر پھر بھی تھوڑی انگریزی لکھ  
 سکتے تھے اور جو کچھ تلفظ ہلوگ کرتے تھے اس کو فوراً سیکھ لیتے تھے اور انہوں نے ہم سے  
 کہا کہ دیکھو وہ سیکھ رہے ہیں واسطے مقرر ہونے ایچی اور جانے ولایت کے۔ جتنے دن  
 ہم یڈو میں رہے ہیں ان کو برابر سیکھنے دیکھا اور بلا ناغہ دوسرے دن گذشتہ سبق بول  
 جاتے تھے وہ زیادہ تر خدامان انگریزی سیکھنے کے تھے بالخصوص دیکھنے سننے کے کہ کیا  
 عہد و پیمان مہیا تھا اور اپنی گود میں بہت پنکھے لیکر چلتے تھے یہ گویا ان کی کتاب الفت کی تھی  
 کھانے کے وقت پر کھانے کا نام انگریزی دریافت کر کے سیکھ لیتے تھے +

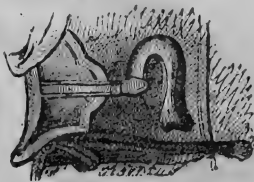
چارے سپہاں صاحبوں نے ہلوگ اطلاع دی کہ دو کو ٹیپان ہماری خوشی پر حاضر تھیں۔ مگر ان کو

تھا کہ پادشاہ صاحب لارڈ الیجن صاحب سے بوجہ عیالات ملاقات نہ کر سکتے تھے اس  
 مابین میں یہ تجویز ہوئی کہ ہم لوگوں میں سے چند صاحب جاکر کوٹھی پسند کر لیں بعد کھانے  
 کے اڈمریل صاحب واسطے ملاحظہ جاسکے گئے اور آپ کو کھلونے سے واقف کھلایا  
 جب یہ لوگ رخصت ہوئے مجمع مہراہی جو سب جہاز پر آیا تھا آداب بجالایا اور رخصت ہوا  
 بوجہ ناقص ہوا کے ہلوگ، ۱۰ اگست تک اوترے کے اس روز صبح کو سامان جہاز کبری  
 دھوم سے اتریں اور چند حکام جیپان کے ہمراہ ہون جب لارڈ الیجن صاحب کنارے  
 پر اتریں۔ اون لوگوں کو گمان تھا کہ ہلوگ انکی کشتی میں اوترے نیلے۔ اور یہ دیکھ کر  
 حیرت ہوئی کہ سب لوگ لی جہاز پر سوار تھے تمام ملاح کپڑے پہنے تھے اور جہاز رٹری ہوش  
 اور فیورس اور چھوٹی کشتیاں سب بندھی ہوئی تھیں اور جب لی کشتی بڑی دھوم سے قلعہ کی  
 طرف سے نکلی سب کمال حیرت سے جاری لاپرواہی اوتھے پانی سے دیکھی +

آخر کار سات فٹ گہرے پانی میں پہونچے اور لنگر ڈالے اور کشتیوں میں اوترے اوقیوت  
 جہاز پر سے سلامی سر مولیٰ اور جہاز رٹری ہوش سے باجا حکومت ولایت کا بجا +  
 لارڈ الیجن صاحب کی کشتی درمیان میں اور باقی کشتیاں جہاز و نظرت ہوئیں اور ہر ایک میں  
 ایک توپ تھی اور ہلوگ بڑی تیزی سے ایک چھوٹے کنارے کی طرف گئے جہاں پل بنا ہوا  
 تھا ایسا اوتھلا یہاں پر پانی تھا کہ چھوٹی کشتی کا لیجانا مشکل ہوا +  
 یہ دونوں اوترے کے مقام کی تصویر



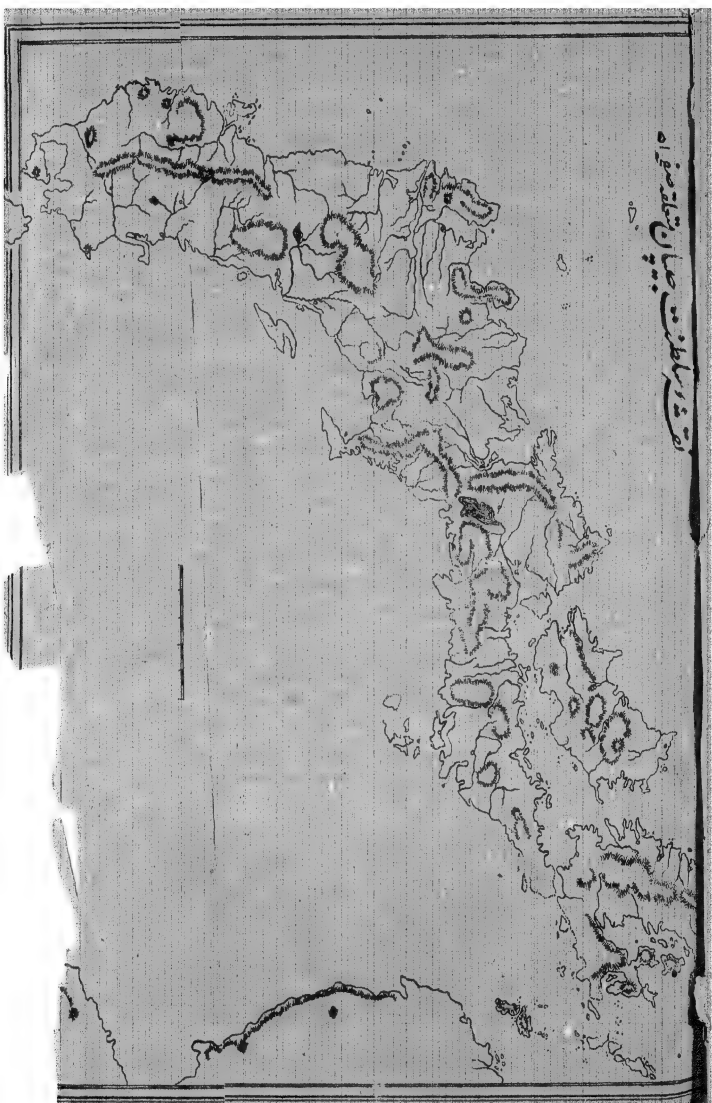
اس مقام پر جو تکلیف ہوئی اس کا جواب پیکریہ ملا کہ اس مقام پر بادشاہت کے حکام بالادست  
 اور ترے تھے کوئی مجمع یہاں نہ تھا کیونکہ چاروں طرف دیواریں گھری تھیں اور عامۂ خلایق  
 کیواسطے کھلی۔ اگر جیانی لوگ ہمارے خواہشمند ہوتے تو چند لوگوں کو ہدیہ ملکت آنے  
 دیتے اور اسکے حاصل کرنے کے لیے ہمارے دوست اور میل کو نگلی گھاٹو کامی سے  
 بڑی دوستی کرنا پڑی۔ اس مقام پر جو کوئی موجود تھا سب اس روز کے سامان میں حضور  
 تھے جبکہ گھوڑے سواری کے تیار ہو رہے تھے جلوگ چاہے پیکر ایک تیر گھوڑے پر  
 سوار ہوے جبکہ ایک بڑا سخت زین لگا ہوا تھا اور اوپر اس میں ایسی بڑی رکابیں تھیں کہ دریا  
 سمندر تک ان میں موج مارتا چلا جاوے اور مثل نمونہ ترک کی جوتی کے تھیں۔ ایک کونے  
 میں تیز موتی بن واسطے کاٹنے کے اگر گھوڑا تیز ہے تو بڑی احتیاط پاس ہے کہ اس کے بدن  
 میں رکاب چھو نہ جاوے مگر بالکل اس پر خیال رکھنا غیر ممکن ہے غصہ دیکھا کہ ہمارے گھوڑے  
 کی دم ایک لمبی تیلی میں بندھی ہوئی تھی جو زمین تک پہنچی اور اس کے پانوں پھوس دن  
 بندھے ہوئے تھے جو بہت سی رکاب و والوان میں علیحدہ لٹکتی جاتی تھی جب ایک نعل  
 گرتا یا گھس جاتا تھا فی الفور دوسرا باندھ دیا جاتا تھا +  
 تصویر جیانی نعل اور زین کی



حیرت ہوئی کہ فی گھوڑے کے ہمراہ دو سائیں تھے جیسا بیرون کو دکھانا مشعر تھا کہ ہم ایسے چالاک  
گھوڑے پر سوار ہیں بکو دو آدمی روکے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے گھوڑے کے منہ کے قریب  
دوڑتے تھے اور یہ پکارتے جاتے تھے کہ چھائے چھائے جیکے معنی آہستہ آہستہ ہیں اور جان ڈرا  
روکا بڑا شور مچا کر رہتے تھے مگر ہم بہت خوش تھے کہ کوئی ہماری سواری میں مزاحمت نہ کرے اور گھوڑے  
کو حسب دعوہ چلنے دیا۔ اس عرصے میں بدلتے رنگی سب تیار ہو گیا جو بے دیکھنے میں لمبیپ  
تھا۔ آگے آگے ایک افسر بر بھی بیٹے ہوئے چلا جو علامت حکومت کی تھی اس کے پیچھے ایک  
مجمع افسروں کا تھا ان کی سیاہ پوشاک میں اپٹ یا کانڈرے پر بادشاہی مہر بالک کے ہاتھ  
چھپے ہوئے تھے ہفتے بالکل کیساں پہنے ہوئے تھے اور ہفتے نیلی اور سفید۔ ہفتے  
بڑی چھتری اور تھیلی اور ہفتے عصا برداری میں متعین تھے چاروں طرف جلسے کے پولیس والے  
رنگ رنگ کی پوشاک پہنے چلتے تھے۔ یہ شخص اس کے عصا چھ یا سات فٹ لمبے تھے  
ادھر بہت سے چھلے لٹک رہے تھے ہاتھ میں لیے ہوئے نظر آتے۔ ہر مرتبہ جب یہ عصا  
زمین پر دے مارا جاتا تھا گویا کوئی حکم شاہی صادر ہوتا تھا اور اس آواز کی عزت کرنا ب پر  
فرض تھا اس مجمع کے پیچھے ہلوگ گھوڑے اور بالکین پر سوار تھے اور ہمارے پیچھے اور  
مجمع سیاہ پوشاک پہنے اور چھانے لیے ہوئے تھا اور رنگ برنگی پولیس والے +  
سارا مجمع حیرت سے دیوانہ وار تھا ہر گلی اور شرک پر لوگ ہمارے دیکھنے کو دوڑتے تھے عورتیں  
لڑکے لیے ہوئے اور بعضی لڑکے چھڑ کر مجمع کے دیکھنے کو دوڑی آتی تھیں لڑکے ضعیف آدمیوں  
کی گود میں اور بیعت لڑکوں کے پیچھے بچے چلے آتے تھے۔ عورتوں کی آواز بہت بلند  
تھی ایسے کہ عورتیں بڑی اونچی چوٹی جوتیاں پہنتی ہیں اور جسطح ولایت میں عورتیں کثرت سے  
ہیں اور سطح جیپان میں۔ یہ لوگ کچھ بے ترتیب تھے ہمارے ساتھ بہت سے دوڑتے  
آتے تھے اور جیپانی لوگ ان کو ہٹاتے رہتے تھے +

بڑی شرکون میں ہر دو سو گز کے فاصلے پر لکڑی کے دو دانے ہیں اور ایک دربان اون میں بیٹھا  
رہتا ہے۔ سب چھوٹی شرکین بڑی شرک کے متعلق ہیں اور یہی لگتی رہتی ہے جس کے اوپر سے  
چلنے کا سیکر اختیار تھا اور یہ چھوٹی شرکین بڑی شرک کے ساتھ ہی بند ہو جاتی ہیں +

نقشه و سلطنت چین و تعلقه صفاه







یہ لوگ مستحق سب حقوق وراثت کے ہوتے ہیں اور مرد والدین پر فرض ہے کہ اچھی شادی با احتیاط تمام اپنے لڑکوں کی کریں۔ ان عورتوں کو منافعت خواہ قید پر دوشینی کی نہیں ہے یہ لوگ دعوت نایح تماشے میں جاتے ہیں پانی کے اوپر سیر کرنے کا بڑا شوق رکھتے ہیں اور گٹا رناتے باجہ مثل سار کے بجائے ہیں ۴

غرض کہ جیپان میں باوجود کالے دانتوں کے آدمی خوش ہو سکتا ہے۔ عورتوں کو شوق ناسچے لگانے کا نہیں ہے اور مرد لوگ عرض ناسچے کے ہمراہ دیکھا کرتے ہیں افسوس کہ ہلوک مہلت نہیں ملی کہ جیپان کی عورتوں کو بخوبی دیکھتے کیونکہ ہلوک اور کام میں مصروف تھے جب موریا مانے وعدہ اپنے گھر لہجانے کا ہلوگوں سے کیا بلکہ فرست نہیں ملی ۵ یارو کی بڑی شرکوں سے ہلوک بہت ادھر ادھر نہیں گئے تھے دو میل کے دو شرکین برابر تھیں ایک ۷ فٹ دوسری ۵ فٹ گھری تھی گو جلد ایک چھوٹی گلی کی جانب ہلوک گھوم پڑے اور یہ شرک لکڑی کے جھانگوں سے بند ہو گئی اور ہلوک ایک سا بان کے نیچے جو مندر سے سعلق تھا پہونچے بسکے لٹچ کو ٹھیان تھیں اور ایک کونے میں بہت نوکر ہلوگوں کی آہ کے منتظر کھڑے تھے یہ ہلوگوں کی جاسے سکونت بمقام ٹیرو تھی ہلوک یہاں اترے فقط

جای سکونت صاحبان ازابہ مقام ٹیرو واقع جیپا

## باب ہشتم

صاحبان انگریز کے رہنے کی جگہ۔ نقشہ ہلوگوں کی کوٹھی کا۔ قائم چابی۔ چھپائی بنجر۔  
مزارحم لوگوں کی دلیلیں۔ بریڈان اونکی۔ فراحت اسٹراٹون کی۔ کوٹھیاں شاہراہ اونکی  
گڑھی کی کیفیت۔ یڈونکی سیر۔ ایک پادشاہی کھانا۔ دکانات کی سیر۔  
آتش کی ٹیڈ حیان۔ ہلگ دھوکے۔ چین کے لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ حمام۔  
ایک چالاک پولیس۔ پولیس کا قائم دنا۔ ٹرک کے گتے۔ جنگلی ہرن۔

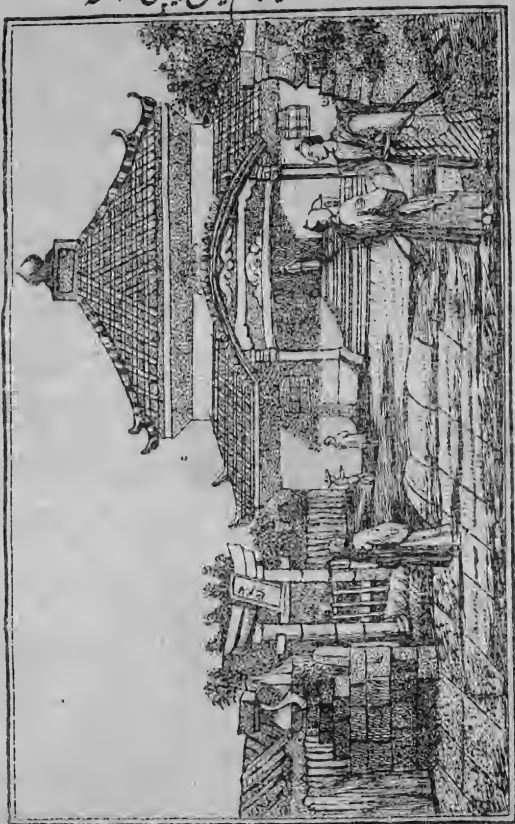


جو مقام ہلوگوں کے رہنے کے لیے تجویز ہوا تھا اس کے ملحق ایک مندر بردہ کا تھا جان  
ہمیشہ عبادت ہوا کرتی ہے قبل اترنے کے لارڈ ایلمین صاحب کے درخواست ہوئی تھی کہ  
ایک صحیح فرست قدا صاحبان فرنگ اور نوکروں کی جوہراہ تھے بھیجیں اور اس کے مطابق  
ہالوگوں کے واسطے جگہ تجویز کی گئی تھی۔ مہین چند افسران جاز بھی شامل تھے انہیں سے  
بغضے اون کمرون میں سکونت پذیر تھے زمین اکثر برہمن لوگ رہا کرتے تھے اور وہ دانی  
جانب باہری سایبان کے تھا۔ ہلوگوں کا کمرہ اندرونی دربار کا ایک کنارے تھا بلکہ  
ایک چمن تھا جس کے کنارے کمرہ تھا اور اس چمن میں ایک تالاب جمیں سبز تپے بھرے  
تھے اور اون پتوں کے نیچے بڑی سنہری مچھلیاں تھیں +

اس کے ایک کنارے مندر تھا اور دوسری جانب مندر بنی تھی جو چھوٹے درختوں میں پوشیدہ  
تھی۔ اس کوٹھی کے نیچے کے کمرون میں کاغذ کے پردے لگے تھے جو بخوبی کھل بندہ  
ہو سکتے تھے۔ اس طرح ہم لوگوں نے ایک کمرہ بڑے کھانے کی واسطے بنایا علاوہ ایک  
کمرے کے جس میں لارڈ ایلمین صاحب بیٹھتے تھے اور اوپر سونے کا کمرہ بنایا +

نسبت اسباب کے جو صاحبان انگریز کو ضرورت ہوتا ہے انھوں نے مٹر بارس صاحب  
کا اسباب دیکھ کر سمجھ لیا تھا اور قبل تشریف آوری مٹر بارس صاحب ان لوگوں نے  
کارگیر سٹوڈ امین بھیجا بالکل نقل اس کے اسباب کی بنالی تھی اور جب بارس صاحب یڈو  
میں آئے نہایت حیران ہوئے کہ میری سی پٹنگ وغیرہ اپنے ملک میں موجود ہے جو

تصویر مسجد جامعان انگریز بقام نیو واقع حیدرآباد صفحہ ۵۲

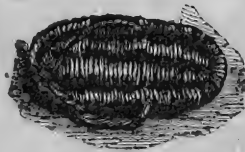




اسکی خبر بھی تھی۔ پس ہلوگ دیکھ کر خوش ہوئے کہ نہ صرف ہلوگ موجود تھے بلکہ کوچ مسہرپا  
اور عمدہ رات کے سہنے کی پوشاک حالانکہ اس موسم کے لیے موثر تھی۔ ہمارے منہ دھونے  
کی مہر پر ایک بہن جیپیان کا بنا ہوا مثل ایک چھوٹے ڈول کے اور ایک طباق نما رکھا تھا  
ہمارے کمرے میں ایک چھوٹی کھڑکی تھی جہاں سے ہم اپنے قریب کے جیپانی کا گھر دیکھتے  
لڑکے کھیلتے ہوئے کھڑکی عورت گھر گرتی میں مصروف اور ایک نوجوان عورت باجوبہانے  
میں مشغول رہتی تھی +

سب کمروں میں عمدہ چائیاں بھی تھیں جو اس قدر صاف تھیں کہ ہلوگ مزے خواہ جیپانی خواہ  
پانکارا او سپر خوبی چلتے تھے +

تصویر جیپانی جوتے کی



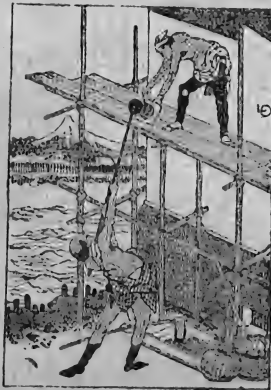
مگر چونکہ جوتے اپنے بڑے بوتل جیپانی جوتے کے برابر تھے اور  
یہ بھی معلوم ہوا کہ جیپانی جوتے کو غسل کھڑا کرنے کے انکو تھے برہت نمبر کرنا تھی۔ جیپانیاں  
نسب یکساں تھیں کچھ ضرورت اور کو کمرے کے باہر کمرے کی کچھ۔ ان چائیاں وقت ۳ بجے  
۱۲ بجے چوڑی اور ۴ بجے موٹی تھی وہ دھان یا گہیوں کے تنکوں سے بنائی جاتی ہیں۔ چونکہ  
جیپیان کے کمرے بڑے یا چھوٹے ہو سکتے ہیں لہذا خاطر خواہ پردوں کے ہلنے یا پرچنے  
سے جیپانیاں خاطر خواہ درست ہوتی تھیں +

تین بڑے غسل خانے سب سے زیادہ عمدہ سامان سے بنے ہوئے تھے اور ہر ایک میں دو لکڑی کے بڑے تونر تھے ایک میں گرم دوسرے میں سرد پانی ہمیشہ تیار رہتا تھا اور سب قسم کی ڈوبچیان پانی اور ٹھانے کی موجود تھیں +

چونکہ لٹمنٹ گورنریڈو ہماری نیک چلنی اور سب واردات کے جوہلوگوں کے رہنے سے ان مانع ہونے پر آمادہ تھے لہذا وہ چند احتیاط ضروری عمل میں لائے۔ بڑے باہر کے کمرے میں ایک بیباپنی نوکرین کا گروہ ظاہر تیار ہی حارست کے لیے مامور تھا مگر درہمیل واسطے ہماری نگرانی اور گھڑی گھڑی کی خبر رسانی کے لیے متعین کیا۔ لوگ ایک مترجم ٹائیکس کی نامے کے جو ممبر یا مترجم کے ماتحت تھا درست تھے +

باہر ہی دالان میں ہمیشہ بڑا جمجمہ اور شور و غل رہتا تھا گھڑے اور مواریبان ہمیشہ مستعد و حاضر رہتی تھیں اور جھلوگوں کے پیروں پہ بڑا ایک اسپال تیار ہوا۔ ان لوگوں کی تیاری ستھار جھلوگ با احتیاط دیکھتے تھے۔ کپڑے کا سایبان پانی کی حفاظت کے لیے تیار کیا گیا بیباپان کے لوگ بہت تھکنہ عمارت بنانے والے ہیں تصویر مندرجہ ذیل سے جو ہندوستانی تصویر سے نقل اتاری گئی ہے واضح ہوگا +

تصویر تیاری عمارت کی



بلوگ اپنی کوٹھی سے نہایت خوش تھے زیادہ تر فرہش پہن کر اندر سر کر کے اور کونٹ پہن کر  
کی ملاقات کرنا ایک غدر ہوا بلوگوں کے پھر بڑی کی سر کر کے پر ہلنے کا \*

اس مرتبہ بلوگ شاہ راہ اور مجمع کثیر کو چھوڑ کر گلی کی طرف گئے یہاں کی شرک کی کیفیت دیکھ کر  
بہت متحیر ہوئے یہاں مجمع اس قدر تھوڑا تھا کہ پولیس والوں نے ہراہ جانا ضرورت نہ سمجھا۔  
شاید کہ ماہ ستمبر میں بلوگوں کا شہر واقع ولایت اس قدر سنسان تھا جیسی یہ گلی۔ دونوں جا۔  
اس شرک کے بعد ۲۰ یا ۳۰ گز چوڑی تھی ایک کھلی بچتہ موری قریب ۴ فٹ چوڑی اور ۴ فٹ  
گہری واقع تھی جس میں پانی بہت تھا اور سب غلیظ ہالیا تھا یہاں جو بادشاہی کوٹھیوں  
کے تھے واقع تھیں بہت عمدہ بنی تھیں۔ دیواریں ان کوٹھیوں کی نیچے تھیں کی تھیں  
قریب ۲ فٹ کی اونچائی تک مگر بہت احتیاط سے گئے اور سفید کی گئی تھی اور کام بھی  
اوپر کیا ہوا تھا دریاں میں پھانگ سبز زگا ہوا خواہ کسی اور رنگ کا لگا تھا۔ علاوہ اسکے  
اور کوئی عمدہ کاریگری ان بادشاہی کوٹھیوں میں نہ تھی گر یہ کوٹھیاں بڑے رتبے میں واقع  
تھیں ۴ یا ۵ کوٹھیوں میں ایک شرک تمام ہوتی تھی ایک ایک کوٹھی کی دیوار ۲ یا ۳ سو گز  
تک جاتی تھی اور دریاں میں کھڑکیاں تھیں جسکے اندر سے عورتیں جھانکتی تھیں۔  
کوئی موقع نہ ملا کہ ان کوٹھیوں کے اندر سر کر کے وہ ایسے لوگوں کی بہن جنکو غیر ملک کے  
لوگوں کو اندر آنے دینے سے نفرت ہے بہشتنا سے چند لوگوں کے باقی سب جیانی  
غیر ملک کے لوگوں سے خوف کھاتے ہیں ایسا نہ کہ ان کی حکومت کو اولٹ دین۔  
چونکہ بلوگ آگاہ تھے کہ یہ رائے بکثرت پھیلی ہوئی تھی اور یہ قدر بنیاد پر کرتی جاتی تھی بوجہ  
چند رعایتی شرطوں کے جو مشر مار س صاحب کے ساتھ طے پائی تھیں۔ ہم لوگوں نے  
یہ متبش خبر سنی کہ قبو نو کامی صاحب وزیر اعظم جس سے یہ عہد نامہ طے پایا تھا ہمارے  
سویچے سے چند روز پیشتر عہدے سے خارج کر دیے گئے تھے اور ان کے عوض ایسے لوگ  
جیانی متبش ہوئے تھے جنکی رائے خلاف تھی۔ غرض کہ ہم لوگ فوراً بعد جدید انتظام کے  
سویچے تھے۔ تب بلوگ میر کر۔ یہ ان کوٹھیوں کی طرف سے نکلے ہم دیکھ کر بہت حیران  
ہوئے کیونکہ یہ لوگ اس قدر غم و غمہ شہر سے بہتے تھے اگر ان کو شوق شل شوں پھر ملک



کے ہوتا تو وہ غالباً ایسے مخلصے پر بنانے میں تامل کرتے نہ اور کچھ دلیل یہ ہے کہ ہر ملک  
 جب کچھ حکومت ہوتی ہے بخوبی پہنچاتا ہے خدا نے ہلوگوں کو بافراط دیا ہے۔ ہم لوگ  
 ایک دوسرے کے محتاج نہیں ہیں اور نہ کوئی آسائش دنیا سے محروم ہیں۔ ہماری سبھی آگاہی  
 تنہیاً ۲۵ کروڑ کو ان زر خیر خیرین میں بخوبی جگہ ہے سوائے چند غیر مذہبی کی غلطی کے انہیں  
 ہم لوگوں میں ناپید ہے ایسے انتظام سے حکومت ہوتی ہے اور اسے سب سے اونٹ تک کی  
 نگہانی ہوتی ہے۔ اور بغرض حفاظت عامہ تعمیل قانون قریباً بخوبی ہے اور جو کوئی اس کے  
 خلاف کرتا ہے اس کو سزا سنگین ہوتی ہے۔ اس وجہ سے رعایا راضی اور خوش تھی اور ہم لوگ جو  
 دنیا کے اشراف ہیں کی طرح اپنے بلند مقام کو خطرے میں نہیں سمجھتے ہیں۔ ہم کسی تبدیلی  
 کے خواہاں نہیں جس سے ہم یا ہمارے ماتحت کا فائدہ ہو سکے۔ ہم کوئی شے نہیں چاہتے  
 ہیں جو ہمارے پاس نہیں ہے ہم لوگوں کو ثابت نہیں ہوا ہے کہ ریل گاڑی یا تار بقی سے  
 آدمی زیادہ تر خوش ہوتا ہے۔ ہم لوگوں نے مذہب عیسائی پر عمل کیا اور پایا کہ ہزار ہا ہمارے  
 ہموطن لوگ ہلاک ہوئے۔ ہم نہیں گمان کرتے ہیں کہ ہماری تربیت اضافہ ہوگی تو سچانے  
 کی ترقیوں میں دافعت کار ہونے یا کوئی جدید ترکیب واسطے سیکھنے ہلاکت اپنی رعایا سے  
 ہم اپنے یہاں کی شراب سے راضی ہیں اور برانڈی یا پورٹ بارم خواہ دیگر نشہ کے خواہاں  
 نہیں ہیں ہلوگ محرومی افیون جسکے مزے سے ہم منور واقع نہیں ہیں راضی ہیں  
 چند عارضے ہلوگوں کے یہاں بالکل ناپید ہیں ۴

فی الحال ہماری رعیت صلح کار رضا مند دیانت دار سادہ مزاج ہے چلانے اور لٹانے کا شوق  
 نہیں رکھتی ہے مگر جو کیفیت ہم لوگوں نے اہل فرنگ کی دیکھی تھی وہ لوگ جو جبار چلاتے  
 ہیں ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ ان کی سادہ مزاجی اور خاموشی ہمارے بندرگاہ میں برقرار ہے گی  
 ان وجوہ سے جیسا کہ دلتے نہیں چلتے کہ ہمارا ملک پچھم کی تربیت و ترقی کے لیے کھلے  
 پس اگر یہی اذکار طریقہ پوچھنے کا ہے تو ہم لوگ ان کی نظارت نہیں اور اندرون پریشان  
 کرتے اور آٹھ تک سمندر پار کیفیت دیکھنے کے واسطے دے سکتے ہیں۔ اور یہ گمان نہ کرنا چاہیے  
 کہ چونکہ یہ شاہزادہ اپنے حالات سے راضی ہے اس وجہ سے اور ملک بھی اس سے راضی ہوئے

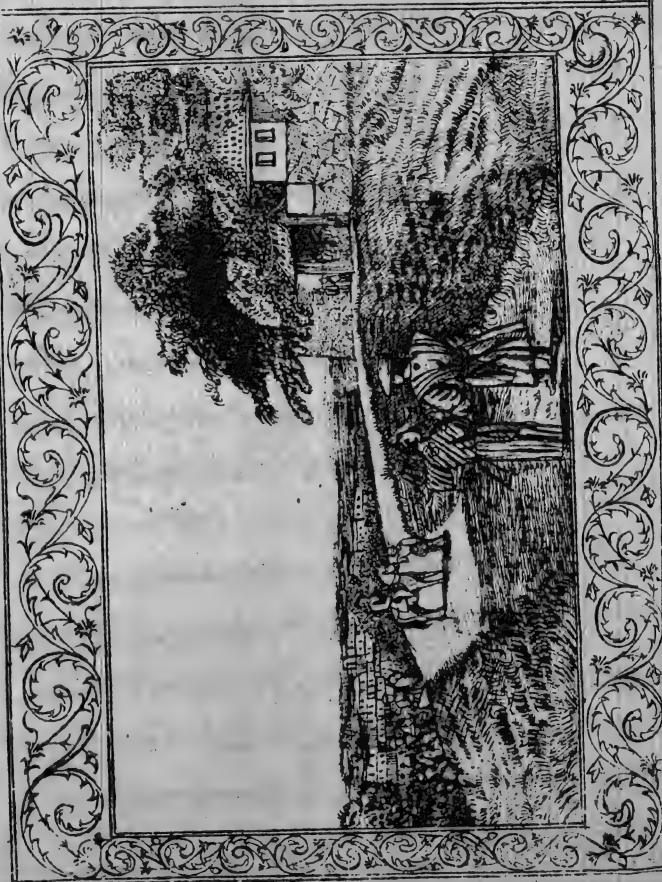
ہاں سوائے روس کے اور کوئی راضی نہ ہوگا۔ بلا شک وجہ اس کے فساد اور سرکشی کے اور کی گورنمنٹ اس قدر سختی سے اس کی نگران رہتی ہے اور اس طرح پیش آتی ہے کہ گویا وہ مخالف ملک کے ہیں۔ آگے جیسا کہ ۶۸ راج میں تقسیم تھا جو بد وقت حکومت ان چھوٹے رجاؤں کے ضرور ہو گا کہ حسب موقع ان راج کو اور تقسیم کریں جو بگھٹا دینے اور کی حکومت کے۔ پس اب ۳۶۰ راج ماتحت ہیں کم بیش حکومت کے اور ہر ایک کوئی سال ۶ مہینے یا دو مہینے رہتا پڑتا ہے اور باقی ۲ مہینے اس کے دارالسلطنت میں اور اپنے جو در لڑکے یا دو مہینے چھوڑ جاتے ہیں بطور ضمانت اپنی نیک چلنی کے۔ علاوہ اس کے قریب تین سو کے اور بھی چھوٹے حصے کی حکومتیں ہیں غرض کل سلطنت ۶ سو سے زیادہ صوبوں میں تقسیم ہے ہم غریبی معلوم کر کے طریقہ اس کے قبضہ کا۔ اصل ۶۸ غالباً تابع صرف مکاؤ کے تھے اور باقی ٹامیڈون یعنی دنیاوی پادشاہ کے اور جو باقی تھے وہ بڑے بڑے شاہزادوں کے تابع تھے یا اگر خاص اور کے تابع تھے تو آپ سے ان کو برتر تصور کرتے تھے اور اس قدر خفیف عہدے میں سمجھے جاتے تھے کہ اپنی زوجہ یا خاندان کو دارالسلطنت میں مستقل رکھنے نہیں پاتے تھے۔ غالباً بعض اور شاہزادوں میں سے بالکل فعل مختار اپنی حکومت میں ہیں اور کونسل دارالسلطنت کی بھی پرورد نہیں کرتے ہیں۔ کنگلونا کامی پہلا شاہزادہ دارالسلطنت میں ہے بعدہ ساٹما جن کی شاہزادی کی شادی دنیاوی پادشاہ کے ساتھ ہوئی ہے اور بعدہ آچینو کامی وغیرہ لوگ گورنمنٹ کی دست اندازی نہیں ہونے دیتے اندرونی انتظام ملک میں۔ کسی منجر کا متعین کرنا

مختار ذیل ایک اخبار ہانگ کانگ سے اسے جیانی اس امر میں ثابت کرے گا۔ جیسا ہی جلد مکمل لوگ اپنے اپنے عہدے پر جیسا کہ میں ہیں اور عہدہ اسطے ہو جاتے ہیں بہت ہے۔ جہاز کے گورے بری دنیاوی غیر ملک کر نام پر لاتے ہیں۔ چند ہفتے ہوئے جو گ ڈیسا میں لگی اور کو گ نے بری شہر منگی کی حرکت کی اور معلوم ہو گا کہ بہت دلاور و محنت نے لوگ تھے ان لوگوں نے دیسا ہی صحت بھی کرنا چاہا اور شراب کی تلاش میں لگے اور وہ نہ کیا بنا لیکن شکے لیے وہ اپنے حالات میں شہر میں رہیں ان گورن میں اپنے تہیاج پر کر پادوں میں جیسے تھے مگر زبرد ہو کر اپنے جان کو بچھو گئے ہست جیانی کی گورنمنٹ یہ دیکھ کر مذمت بہم ہوئی تھی اور غیر ملک کے صاحبوں کو بیچ عظیم سوا تھا نقطہ اخبار ذیل پر پس بمقام ہانگ کانگ مرقومہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء

انکے راج میں بڑے خطرے کا مقام ہے۔ باقی اور طالع درگم میں وہ لوگ دو صاحب بکری  
گھوڑنت کی نگہانی کے تابع ہیں جب باری ان راجوں کے حالات دیکھتے ہیں \*  
شاہزادہ ساٹسا کی نسبت بیان ہے کہ کم سے کم نو کوٹھیاں شہر ٹیڈو میں ہیں اور بڑی  
دھرم سے فوج لیکر ہر سال دارالسلطنت کو آتے ہیں ان شاہزادوں کا کئی ہزار آدمی ہمراہ لیکر  
شہر میں آنا معمولی بات ہے۔ پس جب ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ سب ہمراہ اپنے راج کے  
ساتھ رہتے ہیں اور ۳۶۰ ایسے راجہ ہیں کچھ تعجب نہیں ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی کوٹھیاں  
استدرا عمدہ اور کشادہ اراضی پر ہیں۔ دیوار سے بلند جو بڑے بڑے درخت نظر آتے تھے  
اونسے گمان ہو سکتا تھا کہ بڑے سیر کی زمین اور سکے چاروں طرف گھری ہوگی۔ سب سے عمدہ  
کوٹھی جو سنہ ٹیڈو میں دیکھی شاہزادہ آچھی نامے کی تھی اور ایک گھر کے پھاڑ کے قریب واقع  
تھی بھاگ اوسکے نہایت کاریگری سے آنا تہ کیے ہوئے تھے دیواروں پر بھی کام بنا ہوا  
تھا اور درخت اوسکے شرک کیڑوں لگتے تھے جنکو دیکھ کر آدمی کو حوصلہ ہوتا تھا کہ اندر جا کر  
اس پاکیزہ مقام کی سیر کریں۔ اٹلے سیر میں اکثر ہلوگ بڑے عمدہ داروں کو ان سنان  
شرکوں میں گھڑے پر سوار سیر کرتے دیکھتے تھے اور طول شرک کا ہمراہی کے آدمیوں سے  
بھج جاتا تھا۔ یہ لوگ عھا بردار اپنے علاقے کی علامت عمدہ ساتھ لیکر چلتے تھے اور تعیلین  
میں چھتری رکھتے تھے اور عمدہ صندوقچے ہمراہ ہوتے تھے جنہیں لباس شاہانہ رہتا تھا۔  
اگرچہ کوٹھی کونٹ پوٹیا میں صاحب کی جسکو آخرش ہلوگ پہنچے نسبت ہماری  
جائے سکونت کے اچھے مقام میں واقع تھی تاہم استدرا عمدہ اور دلچسپ تھی۔ اسوقت  
یہ وزیر اعظم سے ملاقات کر رہے تھے پس ہلوگ گڑھی کیڑوں سیر کیا کیے اور ایک قسم کی  
نھر کے پار ہو کر جو ایک باہری سرحد ہے ہلوگ اوس طرف سیر کرنے کو گئے جان اکثر روتا  
رہتے تھے اور یکایک ایسی عمدہ دلچسپ سیر نظر آئی جسکو دیکھ کر ملکوتیین ہنوا کہ منہز ہم لوگ  
اوس دارالسلطنت کے وسط میں ہیں جسکی نسبت گمان ہے کہ جالت میں مبتلا ہے۔  
ایک چوڑے چوڑے پر کھڑے ہو کر ملکوں نے ۶۰ یا ۷۰ فٹ نیچے ایک قطعہ پانی کے  
اوپر ۵۰ یا ۶۰ گز فرائی میں تھا دیکھا کہ اسے برہری گھاس جی ہوئی تھی اور اس کے قریب

دوست تھے جنگی ڈالیان پانی میں جھکی ہوئی تھیں اور بلند کنارے پر پھر کی دیوار چاروں طرف دور  
گھری ہوئی تھی جس میں سے واضح ہوا کہ کوئی عمدہ چمن اور زمین واقع ہے۔ اس قطعہ پانی کو مہرب  
سے بڑی کاریگری کا کام تھا اور بجکر ہلکے شہر میں پہونچے بلکہ خوب مہدی پر کھڑے تھے  
صرف گڑھی مزاحمت تھی اور وہاں سے اکثر بڑی نظر آتا تھا۔ بیشمار کوئٹیاں واقع تھیں کنج باب  
خوبہ تصدیق ہوا جانا تھا کہ دنیا میں جیسا کہ ایک سب سے بڑا شہر رونق و آبادی میں ہے

تصویر یڈو کی گڑھی کی

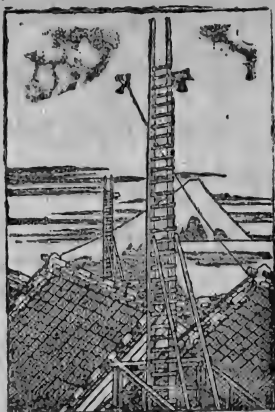


قلعہ صرف وہیل کے دائرے میں تھا اور ہم ہزار شخص اوسین ہستے تھے علاوہ پادشاہی کھٹی اور مقام سیر کے۔ چونکہ شاہزادے جو اوسین مقیم تھے رذیل قوم کی صحبت میں نہیں آ سکتے تھے پس اذکی سیر کے لیے اوس میں جس قدر جگہ ممکن تھی دی گئی +

ہلوگوں نے بڑے افسوس کے ساتھ ان اتناعی مقامات سے بیٹھ بھیری اور بڑی ہنر کوں کینا گئے جہاں پولیس والوں نے پھر ہلوگوں کی حراست میں لیا اور مجمع کثیر ہلوگوں پر دیکھتا ہوا پیچھے ہوا ہلوگ اس قدر تھک گئے تھے کہ ہلوگ اپنے مندر نما کمرن میں داخل ہو کر آرام کے خواہاں ہوئے وہاں پہونچ کر زیادہ لطف کی کیفیت نظر آئی۔ پادشاہ نے جیانی کھانا لاڑو ایلمین صاحب کے لیے بھیجا تھا تمام کمرہ اوس سے بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک صاحب کے لیے علیحدہ علیحدہ کھانا تھا اور سب یکساں تھا۔ پس ہلوگوں نے ایک طرف سے کھانا شروع کیا۔ ہلوگ ایک دوسرے سے بیان کر کے کہ کیا کیا کھانا تھا پس اس وقت اذکا کھنا زیادہ تر غریب ممکن تھا مگر شوقیہ سننے پر چینی مرہ و ترکاری میں سے کچھ کھایا +

چونکہ جیانی نہ فرک نہ بیٹھ کر کھتے ہیں صرف مرغی اور چڑیاں اور مچھلی کا کھانا تھا۔ اکثر مذہبی ہر قسم کے گوشت سے پرہیز کرتے تھے۔ چائے کی بیالیوں میں شراب چاول کے عرق کی نکالی ہوئی ہمارے سامنے رکھی گئی برفہ نہیں مگر گرم پینے سے نشہ ہوتا ہے۔ ہلوگ بعد اس قدر سیر و آرام کے خوش ہوئے اور اگر آرام میں کچھ تکلیف بھی ہوئی تو اس کا شکوہ تھا دوسرے روز صبح کو کانوں کی سیر کرنے نکلے بائیں طرف گھوم کر بڑی شکر پر گئے اور ایک گھنٹہ پھر سیدھے گئے چونکہ ہمارے گھوڑے تیرتے تھے قریب ہم میل کے ہلوگ گھومنے لگے اور برابر مجمع کثیر ملکہ ملا۔ لمبی سرحد میں سننے دیکھا کہ ہمارے آگے ہر کارے جلتے تھے بھانگ والوں کو خبر دینے کو۔ اکثر سردوں پر شیرھی لگی ہوئی تھی جس کے اوپر گھنٹی آویزاں تھی جب تک لگے اس وقت بھانے کے لیے۔ یہ شیرھیاں عجیب کیفیت کی معلوم ہوتی ہیں اکثر مکانات میان کے کڑی کے بنے ہوئے تھے گرد و نرے کھیل سے پٹے ہوئے تھے +

تصویر یہی آتش



اگرچہ جیپیان کی ٹرکین صاف اور چوڑی ہیں اور مسافروں سے ہر وقت بھری رہتی ہیں  
مکانات پر کچھ رونق نہیں معلوم ہوتی تھی۔ ایک مکان آگ کی حفاظت کے لیے تیار رہتا ہی  
جسین آگ لگنے کے وقت اسباب ڈھکیل دیا جاتا ہے جو قوت گھنٹہ آگ کا بجتا ہے۔  
بعض مکانات میں بڑے برتن پانی کے بھرے ہوئے ہوتے آگ کی حفاظت کے لیے رستہ میں  
چونکہ یورپ کے لوگوں نے صرف چین کے لوگوں کو دیکھا ہے ہلوگ وہ قوم سمجھے  
جاتے تھے پس چین میں جب کوئی نکلتا ہے جاہل یا غیر ملک کا بھوت کہلاتا تھا۔ اور  
جیپیان میں لوگ کہتے تھے کہ دیکھو اس چین کے آدمی کو یا وہ چینا جاتا ہے اور بعض  
پکارتے ہیں ابے چینا اسے چینا تیرے پاس کچھ بیچے کو سنے +

پس اس سے واضح ہوتا ہے کہ غیر قوم کے لوگ کیسے ر کم ادھر آتے ہیں۔ جب ہلوگ شہر  
میں گئے وہاں میں زیادہ تر رونق کی معلوم ہو میں شہر کے برابر ہیں اور اسباب سامنے  
نظر آتا ہے ہلوگ تین لکڑی کے پہلے اترے جو ٹوٹا گوا دیا کی شاخیں نکلی ہوئی تھیں۔  
اکثر وہاں میں تختہ جسطرح ولایت کی دکانوں میں لگا رہتا ہے لگا تھا جیسے چین اور جیپیان  
حیروں کے کھتے تھے اور بعض کچھ بڑوں کے مکروں پر لکھے ہوئے تھے اپنے اسباب پر ٹکٹ  
لگوانے اور خرید و فروخت کے بعد جو کہ حسب دستور معرفت مسافروں کے پیچھے سے ٹیگا ہلوگ

ایک بڑے ریشم کی دکان میں مثل دکان بادل اور جس صاحب سوداگر ولایت کے گئے۔  
 نیچے کا کوٹھا سامنے کو کھلا ہوا تھا اور ایک بڑا کمرہ ۵۰ یا ۶۰ گز لمبا اور ۲۰ گز چوڑا نظر آتا تھا۔  
 اوپر کے کوٹھے میں کئی دکاندار نظر آئے اور وہاں جا کر ایک سچے ہوتے سبز کپڑے پر بیٹھے  
 اور کئی لڑکوں نے چلے اور تنباکو لاکر اور دوزانو بیچکر ہمارے سامنے پیش کیا۔ چونکہ  
 چینی کی بڑی قدر جیپان میں ہے اور منجملہ اولن اشیاء کے جو جیپان میں بہت کم آتی ہیں  
 ہے اسکا نظر کرنا بڑا بیش قیمت سمجھا جاتا ہے مگر سب سے زیادہ مقدم گلاب کی پتیوں پر  
 گرم پانی پڑا ہوا پیش کرنا سمجھا جاتا ہے۔ مگر اسکا پینا مشکل ہوتا ہے۔ ہلوگ چاہے پی رہے  
 تھے کہ ریشم طرح بطر حکا ہمارے سامنے پیش ہوا جیپانی ریشم بہت چمک کے ریشم کے  
 کم قدر ہوتا ہے حالانکہ ہمارے نزدیک دونوں یکساں معلوم ہوئے +  
 یہ ریشمی کپڑا اگر ولایت میں کوئی دیکھے تو اسکی گندگی دیکھکر حیران ہوا دسکانچرا اور پوشاک  
 دونوں بن سکتے ہیں اگر نمونے بہت عمدہ تھے تصویر ذیل ایک بڑھے آدمی کی ہے جو نمونہ  
 کاٹنے میں مصروف ہے +



ہمکو بہت افسوس تھا کہ یہ عمدہ لطیف پوشاک اور کپڑے پیش ہوں ایسے آدمیوں کے سامنے  
 جو انکی قدر بہت کم کرتے تھے کچھ شک نہیں کہ جیپانی ریشم پارچے دسکی دکان اگر ولایت کو  
 جاوے اور وہاں ابا طنتہ کی میم صاحبوں کے سامنے پیش ہو تو مجمع شوقین آدمیوں کا اسکی  
 دیکھنے کے لیے فوٹام ہوگا۔ ہلک اس تقشیر میں تھے کہ کیا خرید کریں اور کسکی اچھی پوشاک  
 میم لڑکوں کی ہوگی کہ مجمع کوٹھے کے نیچے ہمارے آئینکا منظر کھڑا تھا اگرچہ ایسی گھڑی ہوئی تھی

جس سے دے اندر اس سے رُسک ہو سکتے تھے کر تو بھی گھٹے پڑتے تھے ایک شخص نے  
زبردستی گھس آنا چاہا کہ پولیس نے اسکی مشکین باندھ کر چالان کیا +

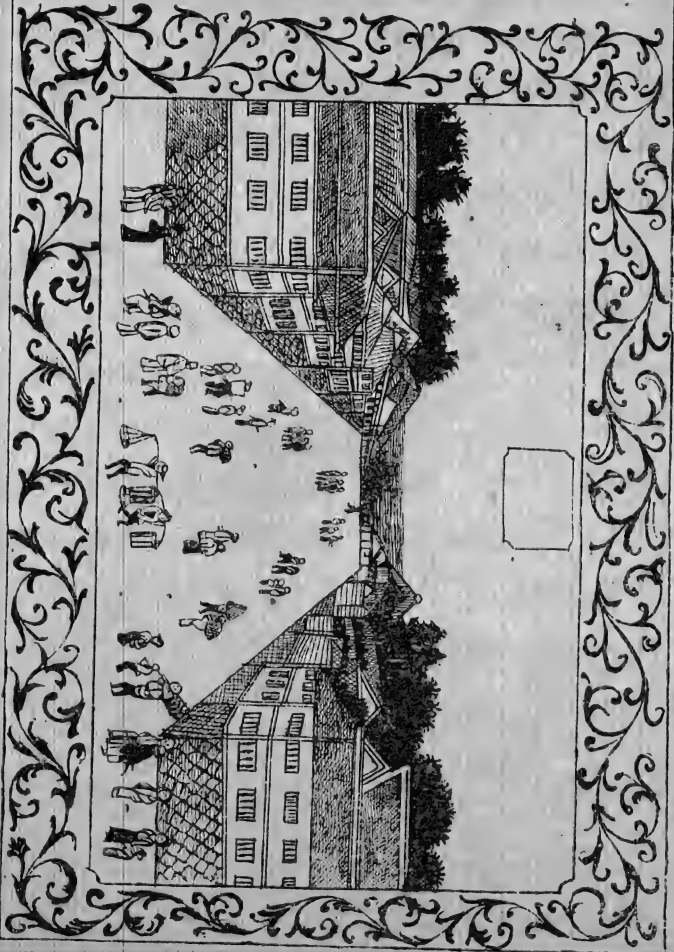
ہم نے دو ایک میل کی گاڑیاں بہت بڑی بنی ہوئی دیکھیں مگر یہ جیپان میں بہت کم استعمال  
ہوتی ہیں - چھوٹے درجے کے لوگ جنگا عمدہ ایسا نہیں ہے کہ گھوڑے یا آٹو خان پر سواری  
کریں ایک بڑی تکلیف کی سواری ٹوکری میں بیٹھ کر دو آدمی اٹھاتے ہیں اس سواری سے  
گھٹنے ٹھدی میں لگ جاتے ہیں جبکہ دیکھ کے لرزہ آتا ہے +

انتظام حکومت جیپان کا بہت درست ہے - ایک صاحب گورنر ہیں جنکے صاحب ہمارے  
کوٹھی کے باہر کرے میں حاضر رہتے تھے اور چند ڈپٹی اسکے دو گارہیں اور چند عمدہ دار  
بطر درمیانی فیما بین رعایا و حکام ہیں - انکا کام ہے کہ سوالات لیکر گزرائیں اور عرضیاں  
صاحبان گورنر کی خدمت میں بھیجیں اور سالوں کی سفارش کریں - ہر شکر کا ایک  
مجسٹریٹ ہے جو سب تنازع طے کرتا ہے اور اپنے علاقے کی رعایا کے حالات سے خوف  
اور آگاہ رہتا ہے بطرح جاسوس اسکے حضور میں خبر سنانی کرتے ہیں دفتر پیدائش موت اور  
شادی کا درست رکھتے ہیں - وہ ذمہ دار سب دلگاہا و نیک چلنی کے اپنی شکر کے  
علاقے میں ہیں - اس حاکم کی طرف سے بھی ڈپٹی ہوتے ہیں اور رعایا سے علاقہ کی راس سے  
انتخاب کیا جاتا ہے نفرض سولیت ہر خاندان کے - مرد کہ بی بی میں تقسیم ہیں یعنی ۳۰ یا ۵  
خاندان کا ایک سر جو بادہ ہے فی خاندان مجسٹریٹ کی کارروائی کے واسطے - اس انتظام  
کے لیے ایک بکری ایک خراخی اور چند پیادے وغیرہ ہیں - علاوہ کنٹسٹبلوں کے  
دو یا تین غول رعایا کے بھی رات کو گشت کرتے ہیں - ان سب سے واضح ہوگا کہ جیپان کی  
شکر رعایا کے لیے بڑے آرام کی ہوگی - یڈو کی شکرین کتوں سے بھری ہوئی ہیں مثل  
قسط نظریہ کے - یہ کتے کان اور دم کھڑی کر کے بڑے عورتوں سے ڈرتے پھرتے ہیں اور  
اگر کوئی چھوٹی گلی میں مل جاوے تو بہت خفا ہوتے ہیں - بطرح آگے معمر میں اونکی بڑی قدر  
ہوتی تھی اس طرح یہاں بھی اونکی قدر ہوتی ہے اگر کوئی گناہ مار دے وہ ہلاک کیا جاتا ہے -  
انکی حفاظت کے لیے لوگ متبیں ہیں اور در صورت علالت اسپتال انکے لیے بنا ہوا ہے



یہ کہتے دیکھتے میں نہایت عمدہ ہیں۔ سب سے کلان جانور جیپان میں گھوڑے بیل گائے  
 بھینس ہیں مگر دودھ کھن پیر کھانا کوئی نہیں جانتا۔ گدھے بچہ خوک نہیں ہیں سب سے بڑے  
 جھنگلی جانور ہرن ہیں جو بہت کم ہیں +

سرک بادشاہی شہر یڈو میں



چونکہ شام کا وقت واسطے ملاقات وزرا سے اعظم پادشاہت کے مقرر تھا ہلوگ جلد واپس آئے کہ سامان اس ملاقات کا کرین نقطہ

### باب ہفتم

انتظام گورنمنٹ — حال نئی دہلی — طریقہ مخبری — کونسل آف سٹیٹ — خطہ ملکی — خوشی کی ڈیپلچ — جیپانوں کی باہم دوستی — تعلقہ میں ملاقات کرنا — جیپان کے وزرا — چائے اور مٹھائی کا پیش ہونا — یو میں سیر دکانات کی کرنا — کئے کا کاٹنا — کسٹرون کی حسب ضابطہ ملاقات کرنا — سرکاری لباس — ٹوک اور شامین شراب کا پیش ہونا — پہلے ذکی ملاقات — ہیلو کو نامی صاحب کی دل لگی — خوش مزاجی عامہ —



وزرا سے پادشاہت کی کیفیت ملاقات کی تصریح سے پہلے ضرور ہے کہ ایک مختصر تصریح طریقہ حکومت جیپان کی بیان کریں۔ اگرچہ یہ بادرست ذریعہ سے دریافت ہوا ہے کیونکہ موریا مائے العموم بڑے کام میں رہتا تھا اور تفصیل وار حالات جیپان کے بیان نہیں کر سکتا تھا اور آسین کچھ شک نہیں کہ وہ تعمیل حکم کی کرتا تھا کہ جسے الامکان کل خبریں متعلق اپنے گورنمنٹ کی سب سے مخفی رکھتا تھا صرف اتفاقیہ گفتگو میں ہلوگوں کو کچھ حال صحیح اختیار جیپان کا دریافت ہوا۔ اگرچہ مکا ڈو یعنی آسمانی پادشاہ سے برائے نام دنیاوی امور میں مشورہ ہوتا تھا مگر دراصل برائے نام تھے۔ ٹیکون گاہ گاہ اوکی ملاقات کو آتے اور سبب امور متعلق ملک ظاہر منظور دیتے تھے مگر تاج آسمانی پہنتے ہیں اور جنتیت اپنا اپنے لڑکے کے لیے چھوڑتے ہیں سبکے ساتھ آگے رہتے ہیں +

ٹیکون اصل میں ظاہر اعظم سلطنت کے ہیں مگر انکی حکومت بھی اس قدر بلند ہوئی ہے کہ وہ اپنی زندگی شل ملکی قیدی کے قلعے میں بسر کرتے ہیں بیخبر جب میا کو کو جانا پڑتا ہے محض سبب و غمی کی بات تھی کہ اس شانہشاہ کو ایک کشتی نذر کرے وہ اس قدر عیو مکن تھا جسطح پوپ صاحب (روم کے پادی صاحب اسکے کا) میم کرنا۔ ایک طریقہ جیپان میں چلی تھا اور شاید آذر ملکوں میں بھی ہومینی خفیہ کام کرنے کا۔ ایسے موقع میں پادشاہ

چور دروازے سے غائب ہوتا ہے اور اہل دربار اپنا مقصد اس موقع سے نکالتے ہیں۔ ہر ملک میں جہاں حکومت از روے بڑے انتظام کے ہوتی ہے اور جہاں رعایا تو اعدائین کی تابع ہے ضرور ہے کہ ایک چور دروازہ ہے جس سے وہ لوگ اور رعایا کے برابر ہو جاسکتے ہیں یعنی آپ کو عیش میں بھی مصروف کرتے ہیں۔ قاعدہ نئی بوین یعنی چوری سے ایک اشارت کر سکتا ہے کوئی امر جو سب سے رفیل رعایا کو مخالفت نہیں ہے۔ یہ عام رواج بڑے آدمیوں میں ہے اور خال خال واردات اونکی موت کی مخفی رہتی ہے جب تک وارث خاندانی مرتبہ اور ترکہ پر برتری مضبوطی سے قائم نہیں ہو جاتا ہے +

پادشاہ کا وقت دربار اور زیورٹو کے لینے اور دیگر سرکاری کام میں گزرتا ہے اور کونسل جو کرے اس میں پہلے رائے مانی جاتی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ اونکی اسطرح بخوبی نگرانی جاسوسوں سے ہوتی ہے جطرح کسی اونکے قواہج کی۔ غرض کہ جیسا زیادہ احوال جیساں کام دریافت کرتے ہیں اونٹنا ہی زیادہ ثابت ہوتا ہے کہ اس حکومت میں آزادی انسانکی بالکل ممنوع ہے اس انتظام سے کوئی کسی کے خلاف رائے نہیں کر سکتا ہے۔ یہ سب قسم کے لوگوں میں جاری ہے اور گورنمنٹ کے اہلکاران کی قدر سادی ہوتی ہے اور لوگ رشوت نہیں لیتے ہیں جب قدر ہلوگوں نے اونکا حال دیکھا اور سنا۔ پس جبکہ آدمی نہ رشوت لے سکتے نہ دے سکتے ہیں تو کچھ اندیشہ بد انتظامی ملک کا نہیں ہے۔ جب تک ایسی راستی رہتی ہے جو جاسوسی کے باعث سے حاصل ہو مگر کچھ خوف زوال ملک کا نہیں ہے ایک کونسل پادشاہت کی ہے جس میں پانچ شخص اعلیٰ رتبہ کے مقرر ہیں اور ٹیکون اونکو مقرر کرتے ہیں اور ایک چھوٹی کونسل ہے جس میں آٹھ شاہزادے ہیں یہ لوگ سب خفیہ مخبروں کے زیر ہیں اور یہ مخبر اپنے اپنے آقا کو خبر ہو پچاتے ہیں۔ ہمیں کچھ شک نہیں کہ انھیں سختیوں سے قبضہ نوکامی وزیر اعظم سابق نے اپنے عہدے سے ہتھ دیا تھا۔ طریقہ خود کشی جو جیساں میں اس قدر جاری اور مشہور تھا اب چند برسوں سے کس قدر ترمیم ہوا ہے اور طریقہ کھال او دھیرنے کا جکا دیکھنا اور کرنا ہر لاک تھا اب موقوف ہے ہمارے دوست ہلو نو کامی صاحب نے ایک چھری جو قدیم رواج میں استعمال ہوتی تھی

دکھلائی۔ یہ قریب ۱۰ انچ لمبی اور مثل استرے کے تیز اور سخت دھات کی بنی ہوئی تھی قوت خود کشی کے وہ شخص اپنی جو درگوں کو جمع کر لیتا ہے تاکہ وہ دیکھیں کہ کیسی دلیری سے وہ آپکو ہلاک کرتا ہے اور سکا سب سے زیادہ عزیز تلوار لیکر اوسکے سر پر کھڑا رہتا ہے اور جب اس شخص نے اس جھوٹے انداز سے آپ کو زخمی کرنا شروع کیا اور پیسے تلوار پھینک دی اور سر کٹ کر اہل خاندان کے سر پر گرتا تھا۔ ہلوگ معلوم نہ کر سکے کہ آیا یہ طریقہ حال میں جاری ہے یا نہیں جب تک ہلوگ وہاں رہے کوئی ایسی واردات نہیں ہوئی اور غالباً ایسی سزا کا دنیا پر سے سنگین امور میں ضرور ہوتا ہے یعنی خیانت مجرمانہ یا کسی کے ذاتی نقصان پہنچانے یا آپس کی لڑائی میں۔ کیونکہ اس طرح دونوں شخص لڑنے والے اپنے دوستوں کے ہاتھ سے ہلاک ہوتے ہیں مگر بالخصوص واسطے منع بدنامی اپنے خاندان کے ہتھمل ہوتا ہے جب ایک شخص اس طرح کسی جرم میں ہلاک ہوتا ہے تب اوسکے خاندان سے بدنامی منع ہوتی ہے۔ ہم سنجی نہیں جانتے کہ جیانی لوگوں کی عزت کس بات میں ہوتی ہے مگر اس قدر قیاس ہو سکتا ہے کہ واسطے حفاظت اپنی عزت کے جب ایسی مہلک واردات کرنے میں تو بڑی عزت ہوتی ہے +

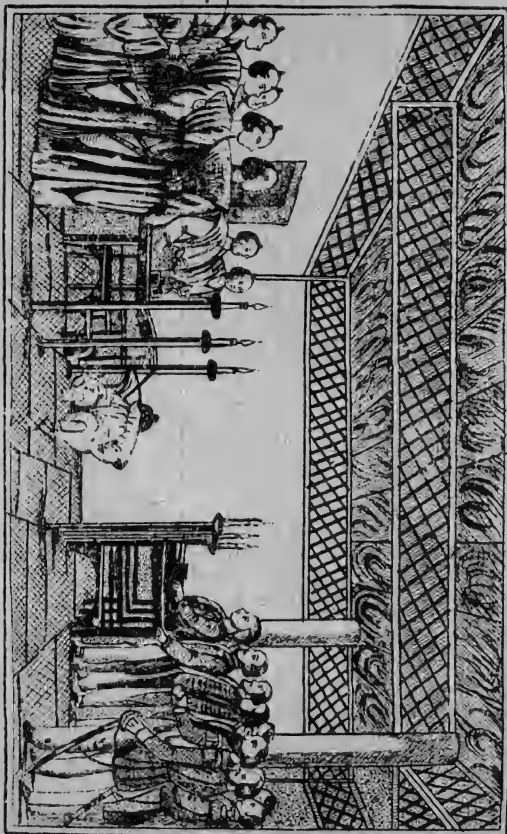
واسطے طے کرنے ذاتی فواد ملی امور کے یعنی جیکہ گورنمنٹ کو کسی عہدہ دار پر شک یا بالاعتباری ہوتی ہے بوجہ اوسکی حکومت یا زیادتی دولت کے تو اوسکی ترقی ہو کر میا کو کو بھیجا جاتا ہے اور اوسکو یہ منظور کرنا پڑتا ہے اور یہاں ایسا صحت کثیر پڑتا ہے کہ جلد اوسکی خرابی ہو جاتی ہے اگر صرف کامتھل ہوا تو ایک مرتبہ ٹیکون کی ملاقات کو جانے سے کام تمام ہوتا ہے یہ کیفیت قاعدہ گورنمنٹ اور عہدہ داروں کی ہے اگرچہ کیشنر کا مس کھلاتے ہیں مگر کچھ ضرورت تھی کہ وہ خاندان شاہی یا پہلے درجے کے اشرافین میں سے ہوں کا مس لقب ایک قسم کے عہدہ داروں کا ہے بطرح ولایت میں کل عہدہ دار جو درمیان مارکوس اور بارن کے جوہر ہوتے ہیں خطاب لارڈ سے مشہور ہیں دو صاحبوں کی ملاقات کرنا چکوائی تھا ایک اوٹو نیگوفو کامی اور ایک اور صاحب۔ صبح کو ہلوگ ریشمی پارچے کی خرید میں اس قدر مصروف تھے کہ عرصہ ہوا اور بالکل شام کو ہم میل کے سفر پر روانہ ہوئے

ان صاحبزادوں کی ملاقات کیواسطے یہ لوگ قلعہ کے اوس پار واسطے چھاٹک کے قریب رہنے لگے۔  
 ہلوگ شاہراہ ہو کر گئے ایک پل کے پار ہو کر جندی کے اوپر نہا ہوا تھا ہلوگ قلعہ کے اندر  
 داخل ہوئے دوسری طرف سے اوس راہ کے جھڑ سے ایک دن آگے ہلوگ گئے تھے  
 دو زمین پر پہنچے تھے کہ ایک بڑی چوڑی شرک ملی جیسی پادشاہی کو ٹھہرنے کی طرہ ملی تھی  
 اور ہلوگ بہت جلد ایک عمدہ چھاٹک کے سامنے پہنچے اور کمال خوشی ہوئی کہ ہمارا سفر ختم  
 پر تھا کیونکہ ڈیرہ نگھٹے تک پاؤں سیٹ کے بیٹھا کچھ آسان تھا۔ ہلوگ اپنی صندوق نما  
 سواری سے اتر کے موریا ما کے پیچھے ہوئے یہ شخص اپنے کام پر ہمیشہ مستعد تھا۔ چند  
 شیرھون پر چڑھ کے بہنے اپنی جیتان اتارین اور کئی کروں میں جانے کے بعد جہان  
 کا خد کے پردے لگے ہوئے تھے آخر میں ایک بڑے لمبے کرے میں پہنچے جہاں ایک  
 کنارے یہ دونوں دروازے ملک کھڑے ہوئے تھے دو چوٹی میزوں کے پیچھے بنکے اوپر  
 چھ بیتان جل رہی تھیں کیونکہ اب شام ہو گئی تھی۔ تھوڑے عرصے تک ہلوگ دونوں جا  
 کھڑے فراج کا حال پوچھا کیے بعد کمرے سے رخصت کیے گئے صرف لارڈ ایلمن صاحب  
 اور مشر بیوکن صاحب اور ہم سب لوگ کریوں پر واسطے طے کرنے معاملات کے  
 بیٹھے۔ موریا ما برابر سجدے کی حالت میں درمیان لارڈ ایلمن صاحب اور وزیر کے  
 سر جھکائے رہا اور جب اسکو ترجمہ کرنا پڑتا تھا وہ سر جھکا لیتا تھا۔ وزیر پیچھے ہٹ کر  
 کشن کھڑے ہوئے تھے اور اوس کے بعد پردے کے پیچھے کیندہ مجمع بنور دیکھتا تھا اور  
 غالباً اوس میں جاسوس تھے بعضے اوس میں سے وزراء کے کچھ کھڑے جاتے تھے +  
 معلوم ہوا کہ یہ وزیر اس عہدے پر جدید ہو کر ہوئے تھے اور بڑے نامل سے گفتگو کرتے  
 تھے +

تصویر ملاقات لارڈ ایلمن صاحب اور وزیر ای اعظم جہان



تصویر ملاقات لارڈ و البیج صاحب اور وزیر اعلیٰ غلام جیلان متعلقہ صفحہ ۶۹



آؤ تو نگو نو کا مٹی ایک دس پلے آدی تھے جبکہ بشرے سے ضمیمی معلوم ہوتی تھی اور  
 کس قدر چالاک تھے اور اپنے ہمراہی دوست مغز تھے اور انھوں نے کشتی کا ذکر کر کے  
 گفتگو پھیری اور کس قدر تر دو ظاہر کیا اور لارڈ ایلمن صاحب سے استفسار فرمایا کہ آؤ سے  
 کب تک آپ کو نوٹ جیپان کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں لارڈ ایلمن صاحب نے آؤ سے  
 بالیقین کہا کہ بعد از تھو عمن زار کے عرصہ بعد کے بعد بحث نسبت عدم حصول اختیار کا  
 سلسلے میں کہ روز آئندہ یہ عمل میں آوے یہ گفتگو موری تھی کہ چند لڑکے باہرے اور چاہے لیکر  
 آئے یہ لڑکے سب یکساں سادی و سنی پہنے ہوئے تھے اور ایسے ہر شکل تھے کہ گویا  
 با احتیاط تمام انتخاب کیے گئے تھے۔ یہ لوگ کس کے اندر بڑے ادب سے سر جھکائے  
 آنکھیں زمین میں گڑی ہوئیں آہستہ آہستہ پہلے گویا آگے بڑھنے سے خوف کھاتے ہوئے  
 آئے۔ جیب تک جلوگ و بان رہے یہ لڑکے بار بار تھو تھو کھانا لیکر آتے تھے اور چونکہ  
 کبھی مراد ٹھاکر نہیں دیکھتے تھے ہم تھو تھے کہ کیونکر چلتے پھرتے ہیں +

بعد معمولی چاہے کے ایک قسم کا عرق عمدہ جو کہ جیپان میں استعمال ہوتا ہے پیش ہوا  
 یہ عرق چاہے کے تھون سے نکالا جاتا ہے۔ یہ تھو پلٹے پلٹے جلتے ہیں اور پھر خشک کیے  
 جلتے ہیں اور سوکھنے کے بعد پیئے جلتے ہیں اور جب پس گئے گرم پانی اور پھر ڈال کے  
 پیش ہوتا ہے اور ایک بانس کے ٹکڑے سے پھیٹے جلتے ہیں جب انکا پھین بالائی  
 کی طرح ہو جاتا ہے اور سوکھتے ہیں اور مثل دوا کے معلوم ہوتا ہے اس لذت کے عرق کا  
 تمام کو اسیچا یعنی موٹی چاہے ہے اس چاہے کے ساتھ ایک ایک جھوٹی ڈیبا پیش ہوئی  
 جس میں طرح طرح کی شہائیان تھیں اور انکی تفصیل بیان کرنا مشکل ہے۔ یہ ٹھانی زعفران  
 ہم لوگوں نے کھائی بلکہ جراتی رہی دھن ڈیبا جلوگوں کی کوٹھی پر بھیج دی گئی اور جلوگ کوئی  
 دن تک جب بھوکہ لگی اور سوکھایا کیے ہمارے ہر ایون کو بھی اسی طرح چاہے اور ٹھانی  
 دی گئی اور آخر ملاقات ختم ہوئی اور جلوگ بعد بجا آوری آداب اور بڑے خلق کی گفتگو کے  
 رخصت ہوئے۔ ہکوا فوس نہیں ہوا کہ ایسا موقع ملا کہ یڈو ہو کر رات کو نکلیں۔ ہماری  
 یہ سیر نہایت دلچسپ تھی علاوہ پولیس والوں کے ہمارے ساتھ کے آدمی ٹبری لائین لیکر



ہمراہ ہو رہے تھے۔ دکاؤں میں بہت عمدہ رنگین لپٹنیں عجیب عجیب تصویریں بنی تھیں  
 نظر آئے کہ تو حاملوں میں روشن ستھے اور کچھ سرک کے ناکوں پر آویزان۔ جمع بہ نسبت  
 دن کے اس وقت زائد تھا اور یہ روشنی دیکھ کر وہ لوگ بڑے عرصے سے سیر کھڑے ہوئے  
 قریب ایسے رات کو ہلوگ گھر ہوئے مگر شکن تسی یا کالی کا ہم پر عاید نہیں ہو سکتا تھا  
 چونکہ مجھے اپنے دوست ٹائیو سکی صاحب سے بڑی خواہش واسطے سیر ایشیا چین  
 کے علاقہ کی تھی وہ ہر روز صبح کو چند سوداگروں سے عمدہ ایشیا چینی کے اور کپڑوں کے  
 تھان دالان میں ہلوگوں کے خریدنے کی واسطے بچھواتے تھے غرض کہ دن چڑھے تاک  
 ہماری کوٹھی پر بازار لگا معلوم ہوتا تھا۔ اس شہر میں ہمارا وقت صبح کو جلد جانا تھا چرند  
 میں کوئی شے معلوم ہوتی تھی جو ہلوگوں نے نہیں دیکھی تھی بالخصوص چین کے ایشیا  
 عمدہ اور لطیف نمونے کی تھیں جس سے ہلوگوں کو نہایت شوق ہوا۔ بعضی بیایین تصویر  
 کشیوں کی اور کھڑکیاں بنی ہوئی نظر آتی تھیں اور پالی کو کھولنے سے صاحب اور  
 میر لوگ چائے پیتے نظر آتے تھے مگر چین کے برتن اور ایشیا کا شوق اس قدر تھا  
 جیسا شوق واسطے کتوں کے تھا ہم لوگوں میں سے ہر ایک نے تین چار عمدہ کتے  
 لیے تھے جو کاغذ کے پتروں میں رکھتے تھے گریہ کتے آپس میں لڑائی کر کے ادن کاغذ  
 کے پردوں کو بھاڑ دیتے تھے اور باہمی میں گرفتار ہو کر رات کو چلاتے تھے کہ ادن کے  
 مالکوں کو ہر صبح گرم پانی سے سینکنا پڑتا تھا۔ باوجود انکی خبر گیری کے چند کتے مر گئے  
 جبکہ لوگوں کو بڑا رخ ہوا۔ یڈو میں ایک ایک کتابچا ساٹھ روپیہ کو قتا ہے پس ایسا  
 کتے کا رات کو جاگ کر علاج کرنا بیجا تھا۔ حسب بندوبست جو پہلے روز ہوا تھا کھانا  
 کھانے سے تھوڑی دیر پہلے چھ صابان کشن زانی سرکار پوشاک پہنے ہوئے حاضر ہوئے  
 اپنے اپنے اختیارات ظاہر کرنے اور عمدہ ناسے کی تکمیل شروع کرنے کو +  
 پوشاک ان صاحبوں کی نہایت سادی اور قطعہ دار تھی۔ خوشی کے موقع میں انکی پوشاک  
 کی قدر دھوم کی ہوتی تھی قبل روانگی جیپان سے ہر حکومتی ملاک انکو یہ پوشاک بھی  
 پہنے ہوئے دیکھیں +

جیپیان کے لوگ سوائے گھوڑے کی سواری کے سر پر کوئی نہیں پہنتے ہیں چاند پر سر  
منڈا ہوا کنارے اور پیچھے کے بال لمبیٹ کر ایک جڑا بندھتا ہے اور گوند سے بخوبی  
جھا دیا جاتا ہے اس میں جیپانی لوگ خوب متعدد ہیں۔ چھوٹے بال بکثرت و کانوں میں بکثرت  
فروخت ہوتے ہیں مگر صرف نایح تماشوں میں استعمال ہوتا ہے +  
تصویر جیپیان کی جوڑے بالوں کی



ایام سرامین جیپانی لوگ ایسا کپڑا پہنتے ہیں جس میں تمام ریشمی کام کیا ہوا ہوتا ہے یہ پوشاک  
سرکاری دبار وغیرہ میں بھی پہنے ہوئے جلتے ہیں اور فرست خلعت میں بھی جو بادشاہ  
کسی غیر ملک والے کو دیتا ہے داخل ہے مگر سب سے زیادہ لطیف پوشاک ان لوگوں کے  
پایاجامے ہیں جب ٹیکون کے سامنے آنا پڑتا ہے یہ پایاجامے جو ۱۸ انچہ پر ورت  
لبے ہیں انکے پہننے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل پانوں اور سکے گھٹنے ہیں یعنی علت  
دست بستہ تعظیم کی ہے جس میں معلوم ہو کہ گھٹنے جھکائے ہوئے آتا ہے حالانکہ اصل  
میں وہ کپڑا لٹکتا ہے +

صاحبان کشتہ ہمارے پاس یہ خبر لائے کہ چونکہ ٹیکون صاحب کے کوئی اولاد نہیں  
تھی اس لیے انھوں نے اب ایک لڑکے کو منتخب کیا ہے یہ لڑکا انکی جگہ گورنمنٹ میں  
ہوگا اب اگر کوئی اولاد ہوگی تو اس کو دیا نا پڑے گا اور اس منتخب کو قاتل کہنا ہوگا  
اختیار منتخب کر کے کاچھ شاہزادگان نسل شاہی کو ملا تھا بلوگ تصدیق نہ کر سکے کہ

اس خبر میں کس قدر رستی تھی ؟

قبل شروع کرنے اپنے کام کے چارے مہمان بڑے شوق سے کھانے پر بیٹھے اور نوک کے گوشت کو نہایت رغبت سے نسبت اور کھانے کے کھایا اور شراب شامپین بھی ایسی کثرت سے پی کہ ہیکو صاحب نے کہا امید ہے کہ عہد نامہ ہوک اور شراب سے بدبو کرنے لگے گا۔ بعد کھانے کے ملوگ لارڈ ایلمن صاحب کے بیٹھک خانے کو گئے اور وہاں جناب ممدوح اور آؤر کمشنروں نے اپنے اپنے اختیار دکھلائے افسوس لارڈ یڈول صاحب نے ایک سرجری تصویر اتاری جو اس کتاب کے شروع میں ہے اور ہیکو صاحب اس تصویر کو دیکھ کر جو کی تصویر اتارنے لگے اس اثنا میں ایک صحیح تصویر اتر آئی۔ اب چونکہ کام پر بیٹھے تھے سب نے ایک ایک چرٹ اور پپ لیکر پینا شروع کیا اگرچہ ظاہر کوئی کام ہوتا نظر نہیں آتا تھا مگر حقیقت میں بہت کام طے ہوا۔ ایک وقت رفع کرنا اور ضرورت تھا مگر یہ لوگ کوئی کام طے نہ کر سکتے تھے بلا موجودگی کسی الیکٹرک گورنمنٹ یا جاسوسوں کے۔ پس انھوں نے لارڈ ایلمن صاحب سے درخواست کی کہ چند آدمیوں کو آنے کی اجازت ہو لارڈ ایلمن صاحب نے انکار کیا اور فرمایا کہ ابھی چھ جیپانی کمشنر با اتفاق ایک انگریز وزیر کے واسطے طے کرنے کے موجود ہیں اور اب اپنی طرف تعداد اصافہ کرنا صحیح ہے انصافی ہے۔ اس پر صاحبان کمشنر نے جواب دیا کہ حقیقت میں چھ جیپانی سرمن کو ایک انگریزی سر کا مقابلہ کرنا پڑتا تھا اور تب بھی وہ کافی معلوم نہیں ہوتے تھے آخری طے ہوا کہ علاوہ موریا ما کے چکی ضرورت ظاہر تھی ایک سکریٹری اور ان کے ساتھ شامل ہو +

اب عہد نامے کے کام کو شروع کیا اور جلد معلوم ہوا کہ صاحبان کمشنر ہوائے امور میں باریک دلیل کرتے تھے اور راضی نہ ہوتے تھے جب تک اس کو غہلی سمجھ نہ لیتے تھے ایک مرتبہ ایسی غیر متفقہ رائے بنی ہوئی کہ کسی نے تجویز کیا کہ چائے پیش ہو اور لارڈ ایلمن صاحب نے فرمایا کہ شامپین شراب پیش ہو اور اس کو سب نے بڑی خوشی سے منظور کیا ہیکو صاحب بڑے لطافت آدمی تھے اور نہ صرف خود ان کا مون من کم مخاطب تھے بلکہ اور لوگوں کو بھی کم مخاطب ہونے دیتے تھے اولی آنکھ کے اشارے سے واضح تھا کہ وہ دل لگی کی تحریک

کیے جاتے تھے مگر انکی رائے سرکاری امور میں نہایت عقلندی کے ساتھ تھی وہ چھ  
صاحبان کثرت کے نام جو ایک نچکھ کے اوپر لکھے ہوئے تھے بخدا انگریزی ایک نچکھ پر  
یہ ہیں یعنی

۱ مجائس کو گونی کامی سابق گورنر نکاسکی \*

۲ نکائی گبونو کامی اوٹمریل \*

۳ انوکی سنانو لو کامی گورنر سموڈا

۴ یواسی گونو کامی

۵ ہولی اولیبیفو کامی

۶ سٹوڈانہڈ رووہو

اوپر اصحاب سے زیادہ عقل تھی اور جبے اور گورنر سابق نکاسکی کسی میں انھی ہوتو تھی بانی لوگ سب راضی  
ہو جاتے تھے۔ مگر یہاں کی مصاحت سے بہت راضی ہوئی اور تھر کاہی جلسہ کو تمام عمر یاد رہیگی فقط

### باب ہشتم

ایک زین سواری کی سیر۔ میدانوں کی کیفیت۔ ایک دلچپ چاہے گھر ہو جیہ  
چاہے کے باغچے۔ ایک دلچپ سیر۔ اندرونی انتظام ایک چاہے گھر کا۔ ایک تمام  
کیفیت اندرونی جیہان۔ باغیچوں کی کیفیت۔ ذرا سے اعظم کی ملاقات کرنا۔  
صاحبان کثرت کا کھانے پر بیٹھنا۔ مقام بڑے مدرسے۔ کیفیت سرشتہ تعلیم۔  
جیہان میں تعلیم کی کیفیت۔ انتظام ڈاکخانہ۔ جیہانی زبان۔ اسکا استعمال ہونا۔  
کانخ کا استعمال کرنا۔ جیہانیوں کی عقلندی۔



صاحبان کثرت سے بندوبست ہوا تھا کہ دوسرے روز بعد اظہار باہم اختیارات کے لاڈو  
ایجن صاحب سیر ملک کو تشریف لجاوین۔ ہم لوگوں کو ایک مقام ہو جی جو ایام گرام  
کے لیے مخصوص اور بقا صلہ اہل واقع تھا جانا پڑا۔ میان کی کیفیت عجیب دلچپ تھی  
بہت عمدہ باغات اور چاہے کے مکانات تھے۔ بعد حاضری کے گھوڑے ران حوای

کے حاضر کیے گئے اور آٹھ دنس صاحب ایک گروہ میں بطریق سیر روانہ ہوئے چار پنچ میل تک گرھی کے کنارے کنارے ہلوگ گئے بعدہ شہر کی سیر نظر آئی اور نئی شہر کوئی راہ سے گئے جہاں آگے کبھی نہ گئے تھے اور وہ لا انتبا معلوم ہوئیں۔ آخر مجمع کثیر سے ہلوگ باہر ہو کر دلچپ گلیوں میں داخل ہوئے اور بہت عمدہ عالیشان کوٹھی سے زبردست شانہ زادہ گلوں کا می کی طرف سے نکلے۔ اس شانہ زادے کی کوٹھی کے باہر شہر بارمنہ ہے جس میں اس قدر کوٹھیاں ہیں کہ دنس ہزار آدمی اونہیں رہ سکتے ہیں۔ وہ بلند درخت جو دیواروں کے اوپر سے نظر آتے تھے معلوم ہوتا تھا کہ ان کے حلقے میں عمدہ چمن واقع ہے اکثر شہر کوئی پر آؤ اور مذہب کے درخت کنارے کنارے لگے تھے جب یہ درخت فصل پہنچوئے پھلتے ہوئے نہایت دلچپ معلوم ہوتے ہونگے۔ ہلوگ لب شہر کے چمن اور مکانات دیکھ کر نہایت خوش ہوئے ولایت کے مکانات ایسے عمدہ مقام میں نہ تھے جیسے یڈو کے ہلوگ انکی خوبصورتی بہ تفصیل بیان کر نہیں سکتے ہیں۔ یہ دلچپ چھوٹے مکانات بارور درختوں میں واقع تھے اور بیلوں سے چاروں طرف گھرے بلکہ اندیشہ تھا کہ بلیں درختوں کو وبالین گی اور جہاں بہت عمدہ مقام چلنے پھرنے کا تھا وہاں بچوں کے درخت لگے تھے۔ چھوٹے درخت بڑے درختوں پر چڑھائی کر رہے تھے گویا تکیہ لگائے تھے جا بجا کسی لمبی قطار پر کوئی مندر درختوں سے گھرا ہوا واقع تھا قدیم زمین بڑی دھوم کی پوشاک اور ریشمی کر بند باندھے ہوئے دروازے پر مسافروں کو دیکھتے پھر تھے اور جس طرح اور مقامات بڑی دلچسپی سے بنے ہوئے تھے اور سیاحت فرما بھی آراستہ تھی جہاں عمدہ پھول کے درخت اور آم کے پودے نظر آتے تھے +

مقدار اور مجمع کے چال چلن سے جو ہمارے دیکھنے کو ہوتا تھا ہلوگ تجویز کر سکتے تھے کہ کس طرح وہ محل تھا بعض مقام پر ہم لوگوں کو مجمع کثیر ملتا تھا جو شور غل کرتا ہوا ہمارے پیچھے ہوتا تھا نہتا اور تالیان بجاتا ہوا۔ ہلوگوں میں سے بعضے دوسرے دن بلا لینے کافی تعداد پولیس کے شہر کی طرف گئے اور یہاں کے لوگوں نے چلا کر اور کنکر چلا کر کہا کہ اے چینا اے چینا تیرے پاس کچھ فروخت کرنے کو ہے۔ ایک امر جسکی لیے صاحبان کیشنر

ہمیشہ عذر و معذرت کیا کرتے تھے ہلوگاکہ کر یا کہ بلا لینے کا کافی تعداد پولیس کے کبھی باہر نکلیں اس کے سفر میں ہلوگوں نے ۲۰ عہدہ دار لیے جو سیاہ پوشاک پہنے ہوئے تھے اور یہ لوگ ہمارے آگے آگے چلے۔ چونکہ ہلوگوں نے ہلوگاکہ کو کچھ تو قعت نہ کریں اور ہمارے گھوڑے تیز تھے۔ لہذا ہلوگوں میں سے تھاک کے قبل پہونچنے آدھی دو بجایا نی مقام کے جہاں نے اپنی سواری بدلی \*

جبنا ہلوگ آگے بڑھتے گئے مکانات کم نظر آئے مگر تربیت علم میں کم نہیں معلوم ہوتے تھے شکر پر لاس نے درخت نظر آتے تھے جو کسی عہدہ چمن میں واقع تھے کیونکہ دیواروں سے گھر سے ہونے سے قطع ہلوگوں کو شکار کا رمنہ ہوتا ہے۔ کوٹھی چائے گھر جہاں ہلوگ آرام کرنے کے لیے اترے ایک باغچے میں واقع تھی جہاں عہدہ مقامات سے پانی بہتا تھا اور رضایان اترنے کے لیے تھیں۔ خوبصورت عورتوں نے ہماں چائے اور باجا پیش کیا اور کچے آٹو بھی پیش ہوئے بعد اس چائے گھر کے ہلوگ نجوبی شہر میں داخل ہوئے یعنی شل ڈیون شاہ کی گلیوں کے اب گریا ہلوگ لندن میں داخل ہوئے تھے اگرچہ یہ مقام ڈھالو تھا مگر ہلوگ گارڈین کے لیے نہ تو بہت گھرے میں اور نہ زیادہ تنگ تھی۔ بعض جگہ اونچائی پر چھائیوں سے حد بندی ہوئی اس کے دھنوں کے اور سب مقام بویا ہوا تھا قانوناً ہر شخص پر حکم تھا کہ اپنی زمین کاشت کرے ورنہ اس سے لے لجا دیگی۔ ہر طرح کی بخشش مثل رمالو اور پیاز اور بیگن وغیرہ کاشت کی ہوئی تھی آگے بڑھ کر ہلوگ ایک ترائی میں اترے جہاں ایک عہدہ گارڈن جنکس سے گھرا ہوا تھا یہاں چند مکانات اور بہت عالی شان چائے کی کوٹھی تھی اس کوٹھی پر پہونچنے ہی ہلوگ اپنے گھر میں برسے اور ترپٹے اور اس مقام کے لوگ بڑی حیرت سے دیکھنے لگے۔ یہ چائے کی کوٹھی ایک بڑے سوتے کے کنارے واقع ہے اور اوپر کے سائبان پانی کے اوپر لٹاک رہے تھے بہت عہدہ چمن یہاں بنے تھے۔ ہلوگ ایک مقام پر جا بیٹھے جہاں چند عورتیں نظر آئیں جو ہمارے دیکھنے کو آئی تھیں \*



نظارہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نور تین ہمارے حکم احکام کی تعمیل کے لیے حاضر تھیں کیونکہ ہلوگوں سے کھانے پینے کے لیے پوچھا اور بہت جلد شور بہ چا دل مچھلی پیش ہوئی اور پھلون میں خربوزے اور آڑو وغیرہ پیش ہوئے اور ہلوگوں نے خوب بھوکھ رنغ کی۔ ہلوگوں نے دیکھا کہ یہ دلچسپ مقام سیر کا امیر ٹیڈو کے لیے تھا جب اوکو میاں آنا منظور ہوتا تھا اپنے جبر و لڑکے ساتھ لیکر آگے سے خبر بھیجتا ہے کہ سب سامان مہیا ہو رہے اور یہاں سبے علیحدہ سیر میں مصروف ہوتا تھا +

اگر کوئی اسطرح کی سیر جب ہلوگ ہو جی میں آئے ہوتی تھی تو ہلوگوں کی اطلاع نہ ہوتی تھی کیونکہ ہلوگ ایسے خوش نصیب نہ تھے کہ طلب ہونے مگر تو بھی ہم اور اور سیروں میں مصروف رہتے تھے۔ انوس بیان دستور تھا کہ معان باور چھانے میں جاوے پس ہم وہاں سے نکال دینے گئے جب ہم آگاہی حاصل کر رہے تھے کہ کیونکر اسقدر کثیر معان برابر کھانا اور دریائی چاے پاسکتے ہیں۔ ہم نے منور صرف اسقدر دیکھا تھا کہ بہت آدمی پکانے میں مصروف تھے کہ ایک ضعیف عورت نے اپنے چمچے کے اشارے سے ہلوگ دوازے کے باہر نکالا تصویر ذیل سے جو بشریڈول صاحب نے اقامت ہی اوس سے اوس کمرے کے اندر کی کیفیت بخوبی معلوم ہوگی +

تصویر باغات چائے متصل ٹیڈو

تصویر باغات چاس بمقام ٹیڈ متعلقہ صفحہ ۷۶

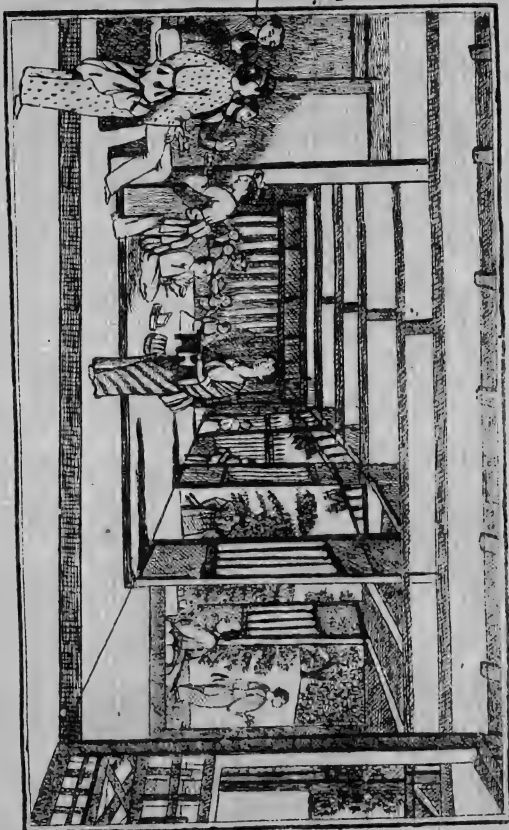








نصیر خیابانی حمام شعلت صفحہ ۷۷

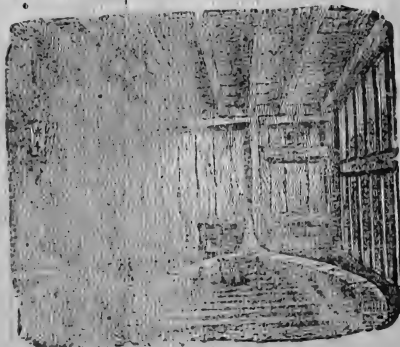


صورتیں ان لڑکیوں کی مثل و لایقی میم کے تھیں۔ سب کھانا چینی کے برتنوں میں پیش تو ہوا  
اور ہر تہہ سجدے کی حالت میں سب مہمان چٹائی پر برابر بیٹھتے ہیں اور بعد کھانے کے  
لیٹ کر چائے یا ٹہا کو پیتے ہیں یا لیٹ کر کھانا بخیر کرتے ہیں حسب بیان گو لوہان  
توانچ وان کے جو رنگ ان برتنوں پر لگتا ہے زہر ہے مگر مطلق مضر نہیں اور گرم سے گرم  
چائے میں اور کارنگ گھلتا یا چائے کو بد مزہ کرتا ہے +

یا تو جیساں کی چائے نسبت چین کی چائے کے زیادہ تر عمدہ ہے یا کسی اور ترکیب  
سے پکائی جاتی ہے مگر نہایت لذیذ ہوتی ہے حسب بیان سیولڈ توانچ وان کے یہ شے  
سکھائی جاتی ہے اور رائی کے دانے سے اوکو ملا کر شراب نکالی جاتی ہے۔ ایک طہقہ  
چائے پکانے کا یہ ہے کہ اوکو ہمیشہ جوش دیا جاتا ہے۔ چائے کے پتے کافی چائے کے  
برتن میں پڑے رہتے ہیں اور یہ پانی آگ پرست دن بھر نہیں اورتا ہے یہ صحت ساف  
کے مکانوں میں ہوتا ہے +

ہفتے چائے کے درختوں کو اوستے نہیں دیکھا کیونکہ اسکے کھیت رنایا کے مکانات سے  
بہت فاصلے پر ہوتے ہیں بخیرت اسکے کھیتوں میں دھواں یا اور کوئی ناقص ہوا نہ لگ  
جاوے۔ چائے کی کوٹھی کے متصل ایک عجیب بیضہ نما حمام تھا جسکے اندر باہر سے پانی  
آتا جاتا تھا۔ میان گرم پانی بافراط ہوتا ہے اور ٹھنڈا پانی لا انتہا ایک دیوار کی موڑی سے  
چلا آتا تھا +

تصویر جیانی حمام



موجودی چھوڑ کر مہلوگ اس گاؤں کے پیچھے پہاڑ پر گئے چڑھنے کے لیے یہ ضرور ہوا کہ بڑی سڑک چھوڑ کر ایک سبزے کے میدان رمنہ نماین جہاں درخت لگے تھے جاوین۔ ہمارے مہرزی لازم بنکوا اس سفر جدید کا حال معلوم نہ تھا بے تحاشا ہمارے پیچھے دوڑے کہ بغیر ہمارے ساتھ لیے بجائے یہ سڑک مہلوگوں نے اپنے گھوڑے روکے +

جسیر اس پہاڑ پر سے نظر آتی تھی مثل اس سیر کے تھی جو کہ رچمنڈ سے معلوم ہوتی تھی نیچے ایک گھونٹا ہوا دریا تھا کبھی جنگلوں میں پوشیدہ ہو جاتا تھا اور کبھی کسی سبزے میں نظر آتا تھا جہاں تک نظر کام کرتی تھی معلوم ہوتا تھا کہ زمین خوبہ کاشت کی ہوئی ہے اور جا بجا مکانات سے جہاں دھواں نکلتا تھا واضح ہوتا تھا کہ آبادی متفرق ہے یہ نہایت دلچسپ سیر تھی اور مہلوگوں کو زیادہ تر شوق ہوا کہ جس مقام کی سیر نہیں کی اوسکو بھی دیکھ لیں +

یہ سنگد قیدہ قسلی تھی کہ انہرونی جیپان غالباً بہت جلد آمد و رفت عامہ کے لیے کھول دیا جاوے گا۔ از روئے عہد نامہ گذشتہ صاحب کانسل جنرل اور اونکے مصاحبوں کے حوالے ہے اور وہی لوگ سلطنت کے جیٹوں چاہیں جاسکتے ہیں۔ جیویٹ اور فوج کی توازنوں سے واضح ہے کہ کس قدر دلچسپ مقامات میا کو مقامات نکاسکی کے شاہ راہ پر واقع ہیں مگر جیپانی تصویر دن کی کتاب دیکھ کر ہمارا شوق زیادہ تر بڑھا اور جو لوگ ہم لوگوں کے ہمراہ تھے وہ بھی ظاہر فرمایاں معلوم ہوئے کہ مہلوگ زیادہ عرصے تک یہاں رہ کر سیر کریں پس سب نے اپنے گھوڑے باغات کی طرف پھیرے بعد خوب سیر کے پھر اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور خوب تین گھنٹے کی سواری کے بعد تھکے اور گھر ہوئے چونکہ سیر نہایت دلچسپ تھی اس سبب سے ماندگی معلوم نہ ہوئی +

دوسرے روز صبح کو مہلوگوں نے پھر ذرا سے اعظم سے ملاقات کی کیونکہ لاڑو ایلمچر صاحب کو منظر تھا کہ اور بند و بست بہتر واسطے سیر و گئی کشتی کے کریں اور کپتان بارکر اور کپتان آسبرن اور کپتان وارڈ صاحب کی جنکی نگرانی میں وہ ولایت سے آئے تھے ملاقات کر آوین۔ یہ جلسہ ارباب طرک کا تھا جیسا روز اول صرت اسکے مرتبہ دیکھا ہوا۔ وزیر کو یہ دریافت کرنے کا کوئی سبب نہ تھا کہ جہاز اور کشتی میں کیا فرق ہے اور کچھ گفتگو نسبت سلامی کے

رہی جو جیپانی لوگ دانستے کیونکہ آگے کسی غیر ملک کے صاحبزادے کے لیے سلامی داعی نہیں گئی تھی۔ ذرا نے ظاہر کرنے کا موقع پایا ٹیکون صاحب کا افسوس نہ ملاقات کر سکتے لارڈ ایلمچن صاحب سے مگر یہ تجویز ہوئی کہ لارڈ ایلمچن صاحب اونکے شانہ وادے سے جو عمر میں ۱۲ سال کا تھا ملاقات کریں مگر یہ تجویز جناب محترم الیہ نے قبول کرنا مناسب نہ جانا پہلوگ گھر واپس آئے صاحبان کشر کے کھانے کے وقت معینہ پر اونھوں نے بہت فوسا ہمیشہ ایسے وقت آئیگا ظاہر کیا جبکہ ہمارے کھانے کا وقت ہوتا تھا مگر اس مرتبہ اونھوں نے کھانا تجویز نہ کیا کیونکہ معلوم ہوگا کہ پہلوگ صرف شراب شامپین اور خوک کا گوشت کھانے کے لڑے آتے تھے۔ لارڈ ایلمچن صاحب نے جواب دیا کہ ہرگز کوئی ایسا شہمہ اونکے دل میں نہیں پڑا تھا اور پھر کھائے ہوئے گوشت خوک اور شراب شامپین کے عہد نامے کی نسبت طے کرنا مشکل ہوگا۔ اس تقریر نے اونکو قائل کیا۔ پس بعد کھانے کے چنے ۷۰ شریطین طے کیں مگر موریا کو سب سے زیادہ وقت پڑی تھی کیونکہ اوںکو جیپانی اور وچ زبان میں ترجمہ کرنا پڑتا تھا۔ ایک روز لارڈ ایلمچن صاحب نے موریا ماسے ہتھار فرمایا کہ عہد نامے کی نقی ہو چکی یا نہیں مگر وہ نہایت عقلمند تھا کہ کوئی صاف جواب اپنے آقا کے سامنے نہ دیا پس جناب مروج نے صاحبان کشر سے ہتھار کیا کہ آیا موریا ماسے عہد نامہ نقل کر لیا یا نہیں اونھوں نے بصلاح ہمد گرجا جواب دیا کہ نہیں مگر حقد جلد ہو سکتا ہے لکھا جاتا ہے +

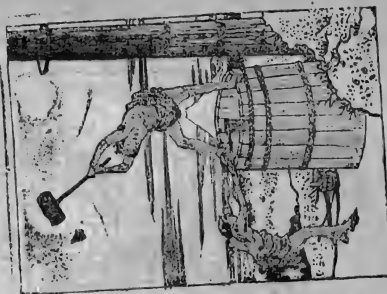
جب کوئی چھوٹا کسی ٹیپے سے گفتگو کرتا ہے وہ اپنے ہاتھ اور کوہنی گھٹنے پر ٹیکے ہوئے کب قدر جھک کر گفتگو کرتا ہے ہٹھ موریا ماسے ہمیشہ بیٹھا کرتا تھا اور گفتگو میں بڑے زور سے سانس لیتا تھا۔ علاوہ موریا ماسے نے ایک اور شخص سے دستی کی تھی جسکو نڈرل نام سے مشہور تھا اور اصل نام اوسکا تجرام۔ ایک روز شام کو ہمارے چمن میں آکر انگریزی گفتگو کرنے لگا بسکو پہلوگ سکر بہت حیران ہوئے۔ یہ شخص نہایت فصیح الفاظ گفتگو میں استعمال کرتا تھا اور بیان کیا کہ میں پنجوی ہوں +

اوسنے یہ بھی بیان کیا کہ میں اپنی عمر بھر مڈوکے باہر نہیں گیا ہوں مگر انگریزی زبان دیکھنے لیک مدرسے میں سیکھی تھی یہ مدرسہ واسطے اون جیپانین کے قائم ہوا تھا جو غیر ملک کی

زبان سیکھا جاسکتے تھے اور بڑے استاد انکو زبانیں پڑھاتے تھے۔ یہ شخص کس قدر ناک سے بڑھا تھا جس سے ہکو شبہ ہوا کہ بالضرور یہ کچھ عرصے تک امریکا میں رہا ہے یا امریکا کے استادوں نے اسے پڑھایا تھا مگر اس نے اس بات سے مطلق انکار کیا۔ اور سکی شکل مثل اور جیپانیوں کے تھی اور وہ کس قدر گستاخ تھا اگرچہ ہکو شبہ ہوا کہ انگریزی پڑھانے والے میڈوین تھے مگر کچھ شک نہیں کہ سرشتہ تعلیم وہاں بخوبی آغاز تھا۔ جیپان میں واسطے سیکھنے ہر قسم کی زبان کے بڑا شوق ہے حالانکہ اہل چین سوائے اپنی زبان کے اور زبان کا سیکھنا ہتک سمجھتے ہیں۔ اور جیپانیوں کو بڑی سرگرمی ہوتی ہے کہ وہ سب زبانوں میں سوال کرتے ہیں اور جوابوں کو لکھ لیتے ہیں +

پیر شارلیو صاحب لکھتے ہیں کہ زیو پر بادشاہ کے وقت میں میا کو کے قریب چار مدرسے اسے تھے اور ہر ایک میں تین چار ہزار طالب علم پڑھتے تھے اور بمقابلہ تعداد ان طلباء کے جو مقام بندوں میں تسلیم پاتے تھے بہت کم تھے اور ایسے مدرسے تمام سلطنت میں بہت تھے۔ مٹھ کفار لین صاحب ایک تواریخ دان حال سٹریلینجنا کی زبانی لکھتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں سب درجن کے مدرسوں میں بھیجی جاتی تھیں یہاں یہ لوگ پڑھتے تھے اور کس قدر اپنے ملک کے حالات سے آگاہ ہوتے تھے ایک مرتبہ ایک نقشہ اس سلطنت کا ہمارے ہاتھ آیا مگر ایک ضعیف عورت نے بھینکر چھین لیا اور صرف ایک ٹکڑا ہمارے ہاتھ لگا۔ تاہم ملایم گفتگو اور پیروی سے اکثر چھوٹی کتابیں ہاتھ آ جاتی تھیں۔ انہیں سے ایک کتاب تفصیل تجارتی تفریق جیپان کے تھی جو پڑھنے کے لائق معلوم ہوئی۔ تصویر ذیل سے واضح ہوا کہ کس قسم کی تصویریں اس میں تھیں اکثر کتابیں جو ہکو زبان جیپانی میں ملین ہمارے کسی کام کی نہ تھیں +

تصویر کا نگران کام پر



کیونکہ اول کوئی پڑھ نہیں سکتا تھا بجز ایک دو کتاب چین کی زبان کے اور کتابیں ہمارے ہاتھ  
 نہ آئیں بعض میں صرف تصویریں تھیں بعض میں قلعے کمانیاں مع تصویرات +  
 سنا گیا کہ مال میں تانبے پر حروف چھاپنا آغاز ہوا ہے۔ اگرچہ یہ لوگ تصویریں رنگے سے محض  
 آواہن تھے مگر پانی کا رنگ خوب دے سکتے تھے +

تصویریں جیساں ایام سرماہیں







جیپان کے لوگوں کو پڑھنے کا بڑا شوق ہے اور اعلیٰ ذہا العیاس عورتوں کو بھی کمال محبت  
 گوئیوں صاحب لکھتے ہیں کہ جیپان کے لوگوں کو نہایت شوق پڑھنے کا ہے۔  
 سپاہی لوگ جو کام پر متعین ہیں کتابیں لیے پڑھ رہے ہیں مگر جطیح کوئی کتاب ہو۔ وہ اسقدر  
 ایک دوسرے کو خط لکھنے کا شوق رکھتے ہیں جطیح کوئی خوش ہو کہ دوسری مین ڈاک پر  
 چٹھی جاسکتی ہے۔ انتظام ڈاک چٹھی کا بخوبی تھا اور عہدہ چٹھی پہنچانے والوں کے ایک  
 آدمی رہا کرتا تھا کہ اگر عیاری وغیرہ میں چٹھی رساں مبتلا ہو جائے تو اسکی مدد کریں۔ جیپانی  
 مثل چینوں کے دانسی طرف سے لکھتے ہیں۔ حروف نسبت چین کے کم دھوم کے اور  
 دوڑتے ہوئے ہیں مگر دونوں زبانوں میں مطلق مشابہت نہیں ہے چین کی زبان ایک  
 سنجے کی ہے حالانکہ جیپانی زبان کئی سچوں کی ہے۔ ہلوگوں نے عرصہ ایک ہفتہ میں  
 زیادہ تر الفاظ جیپان کے سیکھے نسبت چین کے جو سال بھر میں سیکھے تھے اور ایک ہری  
 اخت انگریزی میں بنا کر جلد اسکو سیکھ لیا۔ کالپر اتھ صاحب تواریخ دان اپنی تواریخ  
 ایشیا پالیگلوٹا میں تحریر فرماتے ہیں کہ جیپانی زبان اسقدر متفرق ہے اور مشہور زبانوں  
 سے تلفظ اور گرامر میں مختلف کہ وہ قوم جو اسکو بولتی ہے بالکل علیحدہ قوم ہوگی۔ ان لوگوں کی  
 صورت چینوں سے بالکل متفرق ہے انکی ناک اسقدر چوڑی اور چٹھی نہیں ہے اور آنکھیں  
 بہت بڑی چہرہ بہر صورت بہتر ہے۔ ہلوگوں میں سے جو لوگ دکن کے خیروں میں گئے تھے

اوجکو تصدیق ہو کہ یہ جیپانی بالکل صورت میں وہاں کے لوگوں سے ملتے ہیں۔ یہ فریٹ کرنا میں مناسب تھا کہ آیا ان دونوں کی زبان بھی کیساں تھی یا نہیں۔ جیپانی لوگ چنی زبان بول سکتے ہیں مگر ایسے لفظ سے کہ خود چین کے لوگ سنکر حیران ہوتے ہیں۔ عہت اسکا یہ ہے کہ جیپانی لوگ چاہتے ہیں کہ اپنی زبان کی طرح چین کی زبان بھی بولیں۔

کاغذ عجیب عجیب طرح سے استعمال ہوتا تھا۔ کمروں کی دیواریں اوس سے بنی تھیں اور پنکھے جو علی العوم استعمال ہوتے تھے ہر شے جو خریدی جاتی تھی اوس میں پلیٹنے کے لیے استعمال ہوتا تھا اور اوس کی ڈوری بھی باندھنے کے لیے بنتی ہے۔ مربع کمر کے اوسکا رومال بٹاتا تھا اور اوسکو رنگ کر نو پیاں بنی تھیں۔ کاغذ سب قسم کا تھا سب سے موٹا اور سب سے باریک اور عمدہ مگر سب مضبوط تھا۔ ہمیں کچھ مقام حیرت نہیں کیونکہ ایک دست کے چھلکے سے بٹاتا تھا۔ چھوٹی ڈالیوں کا نہایت عمدہ کاغذ ہوتا تھا۔ یہ چھلکا پانی میں خوب پکایا جاتا ہے اور ایک کر چھل سے چھان لیا جاتا ہے اور چامل میں ملا کر پانی احتیاط سے نکال لیا جاتا ہے اور کمروں پر یہ مصالحہ بچھا دیا جاتا ہے اور تختوں میں دبا کر دھوپ میں سوکھنے کے لیے رکھ دیا جاتا ہے اور کاغذ تیار ہو جاتا ہے۔ اس کاغذ کا پھاڑنا بہت دشوار ہے تیلے تیلے لمبے کاغذ کاٹ کر سی بنتی ہے۔ جتنا زیادہ ہم اس عجیب ذرت کو دیکھتے تھے اتنا ہی دل میں سوچتے تھے اگرچہ ہم لوگوں کو بھی بہت کچھ دکھانا تھا جس سے وہ لوگ حیران و ششدر ہوتے مگر یہ بڑا فائدہ تھا اور تحقیقات سے جواؤ کی بناوٹ اور کاریگریوں سے حاصل ہوتی تھیں اور ہلوگ کہاں محفوظ ہوتے تھے۔



## باب نهم

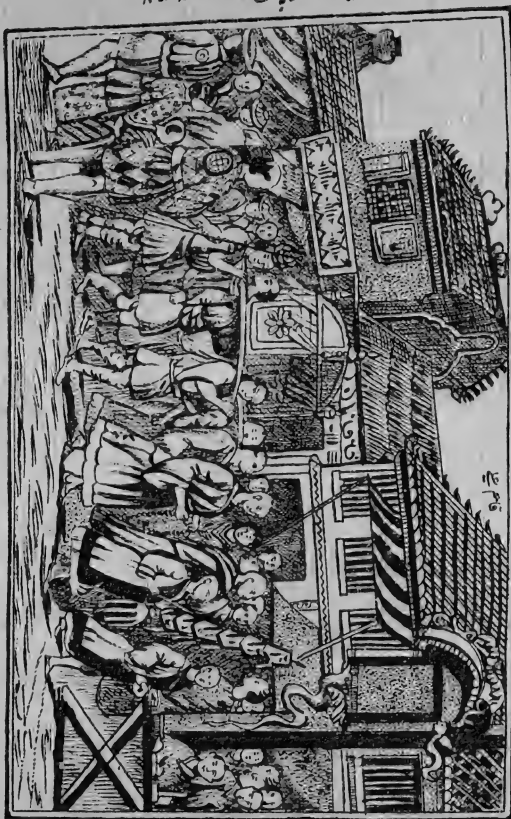
ایک جیپانی جنازہ — جیپانی عورتوں کے بالوں کے بنانے کا طریقہ — جیپان کے دھات کی اسلحہ قدر — ماتھی دانت پر کام بنانا — انواع و اقسام کے باجے — جیپان کی لڑائی کے پنکھے — ملک کی سیر کو جانا — ایک مذہبی تیوہار دیسے لوگوں پر — مقام ڈاسے چارہ کا مندر — مندر کے اندر کی کیفیت — ایک عجیب و غریب تحریر — قانون عجیب — مقام سناگوا — جیپان میں جاج کا لینا — جیپانیوں کا بچوں کی نگرانی کا طریقہ — جیپانیوں کا شوق سیر — حجت ساتھ اہل فرنگ کے —



دو یا تین روز بعد سفر موعجبی کے ہمارا تمام وقت کمزور کے ساتھ صرف ہوا بیٹھے ہمارے سمان دیکھو گھڑوں پر سوار ہو کر سیر کیا کرتے تھے — ہلوگوں کی جاسے سکونت تو تھوڑے فاصلے پر ایک نہایت دلچسپ مندر تھا جکا ایک بڑا بھاری پھاٹک تھا اور پہاڑ کے نیچے واقع تھا جسکی چوٹی سرے تک پہنچتی تھی — بیٹھے لوگوں نے سیر کرنے کی فہم کی مگر انکو انکار ہوا تھا — جب اسکا تذکرہ صاحبان کثرت سے کیا گیا اونھوں نے نہایت عذر معذرت کر کے درخواست کی کہ ہلوگ اس باب میں زیادہ اصرار نہ کریں کیونکہ مندر نہایت پاک و متبرک قوم ٹیکون میں تصور کیا جاتا ہے — اسوجہ سے ہمارا اشتیاق اور زیادہ ہوا مگر منہ مصلحت جس امر میں اسطور سے انکار تھا اصرار کرنا مناسب نہ جانا — چند لوگ ہم میں سے صاحب نصیب تھے جنھوں نے ایک جیپانی جنازہ دیکھا جس میں مردے کی لاش بٹھلائی ہوئی تھی اور صندوق مثل کرسی کے بنا ہوا ہے — ملازمان اور عزیز اقارب صندوق کے آگے بڑھے ہیں اور بعدہ برہمن اور وہ لوگ جو مردے کے لیے عزم کرتے ہیں انکے بعد عورتیں اور پولیس والے واسطے دور رکھنے مجمع کے — حسب بیان سیول کور حسب تواریخ دان کے معلوم ہوا کہ برتن بجا کر جنازہ اٹھایا جاتا ہے +



تصویر مجازہ جلیان متعلقہ صفحہ ۸۵



ہلوگون کی خوبی قسمت سے ہماری جائے سکونت سے بخوبی غافلے پر ایک مقام چھپ  
 تھا جب سیر کی ہمت نہ ہوتی تھی وہاں جایا کرتے تھے۔ اس گلی میں کتابوں کی چند  
 وکانین تھیں اور چند چین کی عمدہ چیزوں کی اور کئی متفرق بی ہوئی چیزوں کی۔ جیپانی  
 نہایت سادہ پوشاک اور زیور سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ زیور جو جیپان کی عورتیں بہت  
 شوق سے پہنتی ہیں شیشے کے بنے ہوتے ہیں جسکو کاریگر نہایت عجلت سے بناتے ہیں  
 اور ڈھلے ہوئے شیشے کے برتنوں میں رنگ ملا دینے سے رنگین بن جاتے ہیں۔ اور  
 بال کی سلاخیوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اکثر جیپانی عورتیں بال بناتی ہیں جس طرح کے  
 بال ہلوگون کی میم صاحبان پہ یا ۵۰ برس پیشتر بناتی تھیں مٹی پیچھے کے بالوں کے گچھے  
 میں شیشے کے زیور لٹکے ہوئے۔ کمال حیرت کی بات ہے کہ جبکہ جیپان کے لوگوں  
 نے شیشے کی بی ہوئی چیزوں کو اس قدر متفرق قسم میں استعمال کیا ہے یعنی نہایت عمدہ  
 بوتلیں بناتے ہیں جو نہایت باریک اور ہلکی ہیں اور انہیں ہر قسم کے رنگ اور طرح طرح  
 کی تصویریں ہوتی ہیں پھر کمپون شیشے کے برتن بالکل نہیں بناتے۔ اور مکے منہ دیکھنے  
 کے آئینے اسیات کے نسبت بہت ہیں جن پر اس قدر شدت سے قلعی ہوتی ہے کہ صاف منہ  
 دکھائی دیتا ہے اور انکی لپٹ پر عمدہ تصویریں ہوتی ہیں +  
 مرد صرف تلوار باندھتے ہیں جسکا پیلا کچھ نقش دار ہوتا ہے بعضے سونے کے ہوتے ہیں  
 اور بعضے سونا اور چند دھات ملا کر بہت عمدہ بناتے ہیں اور اونپر جانوروں کی تصویریں  
 بنی ہوتی ہیں نیام چڑے یا لکڑی کے نہایت خوبصورت رنگ ہوتے ہیں اور تلوار بھی  
 نہایت عمدہ عجیب دھات کی ہوتی ہے۔ سہنے ایک تلوار ۳۰ ڈالر میں خرید کی جسکی  
 نوک ہتھیرے کے مانند تھی اور ایک عمدہ تلوار جو صاحب بیان فشر صاحب ایک لاتی  
 تلوار کو کاٹ سکتی ہے اسکی تیزی اور نوک نہایت قیمتی ہوتی ہے۔ مہنے پیچھے سے  
 شاہکارن گراس صاحب نے چند عمدہ تلواریں بیڑو میں خرید کی تھیں +  
 کچھ شک نہیں ہے کہ دھات تلوار کا نہایت عمدہ اور تیز ہے اسروس صاحب  
 جو نسبت ساخت جیپانی تلوار کے تمام یورپ میں مشہور ہیں لکھتے ہیں کہ پہلے ہلوگون نے

ملازمون سے یہ کہہ کر تلوار میں خرید کرنے کے لیے سڑے آؤ بڑی وقت پائی یعنی جب اس سے کہا کہ اپنی تلوار میں دکھلاؤ اور پھر انہوں نے کمال نامل سے اونکو دکھایا۔ انکے غیر ملک میں خود ہونے کی سخت ممانعت ہے مگر اب تھوڑے روز سے پہلے یہ رواج دور کر دیا +

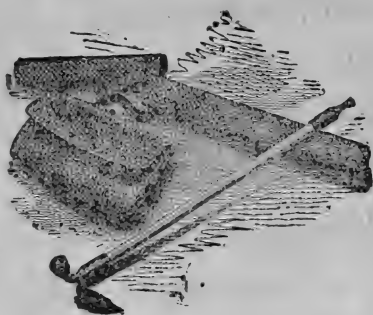
وہی ہی ممانعت نسبت فروخت ہونے کے ہے اور اس ممانعت کا ہٹوانا پہلے پہل دکھیا تحقیق میں ہونے کے زیور بہت کم تھے مگر چھوٹی لکڑی اور ہاتھی دانت کے نقش کیو ہوئے زیور جو جیپیان کے توقین لوگ پیپ حقوق میں پہنتے ہیں جس طرح ہلوگ ہونے کی زنجیرون میں لگاتے ہیں بکثرت مل سکتے ہیں۔ بعض انہیں بے بہت عمدہ بنے ہوئے تھے۔ یہاں کی ہاتھی دانت پر نقش کی ہوئی چیزیں نسبت چین کے بہت عمدہ تھیں اور یہ وہ بہت قیمتی چیزیں تھیں وہ پیپ چین یہ ریشم کے تگے سے لگائی جاتی ہیں کرتیوں میں پہنی جاتی ہیں +

تصویر ہاتھی دانت پر نقش کی ہوئی



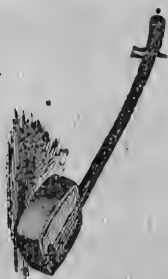
جبکہ پیپ اس قدر نزدیک ہمیشہ رہتا ہے جیپیان سے مرتبہ چاہے پی سکتا ہے۔ تنباکو زرد ہوتی ہے مثل ترک کی تنباکو کے اس قدر فرق ہے کہ زیادہ باریک کٹی ہوئی ہے اور نہایت لذیذ شاہزادہ ساٹما کے علاقوں میں عمدہ تنباکو ہوتی ہے اور نیز متعل لکاسکی کے یہ پودے پہلے پورٹوگیز کے تجار بیان لائے تھے +

تصویر جیپالی مع صندوق و خانہ



بعض دکانوں میں باجے نہایت وزنی تھے۔ سب سے ہلکا ستار ہے جو ایک پتلی لکڑی سے  
 بجایا جاتا ہے اور بطرح ہماری میم لوگون میں پلایا جایا جاتا ہے اور سطح جیپانی عورتیں تار  
 بجاتی ہیں۔ ڈھول اور بانسری وغیرہ اس دکان میں بکثرت نظر آئیں اور قرب میں ایک صنعت  
 آدمی رہتا تھا جو تیر و کمان بنا تا تھا جو لڑائی میں استعمال ہوتی ہیں بعضے تیر بہت خوبصورت  
 رنگے ہوتے تھے +

### تصویر ستار کی



شاید سب سے عجیب ہتھیار جو جیپانی لوگ لڑائی میں استعمال کرتے ہیں لڑائی کا پنکھا ہے  
 یہ پنکھا کاغذ کا بنا ہوا ہوتا ہے اور لوہے کی تیلیان اور نمین ہوتی ہیں تیار کر دانے سے بنا  
 ہے مہلگوں نے حکم دیا مگر ہمارے یڈو سے چلتے وقت تک تیار نہوا تھا۔ پنکھا جیپانیوں



کے منجملہ پوشاک ہے یہ پنکھا دھوپ سے حفاظت کرتا ہے اور اسکی یاد دہشت کی کتاب ہے اور جب دھوپ نہیں ہوتی ایک کھلونا تصویر کیا جاتا ہے۔ بغیر اس کے جیپانی لوگ اس عقیدہ فکر میں ہوتے ہیں کہ اپنے اکیلے ہاتھ سے کیا کریں جس طرح کوئی اہل فرنگ کسی شب کے جمع میں بغیر انہی ٹوپی کے متفکر ہوتا ہے +

تاریخ ۲۴۔ اگست کو ہلوگ ڈاے چنار کے مندر کو روانہ ہوئے جو یہود سے ۱۰ میل مقام کنا گوا کی طرف واقع ہے۔ ہلوگ پہلے پانچ چھ میل ایک نمودی مقام ناگوا کی طرف گئے وہاں سے مقام او ماگوا کو اس مقام ہو کر گئے جو پھانسی کی جگہ مشہور تھا۔ یہاں کی گھاس نہایت لابی تھی آٹریا ۱۰ فٹ اونچی اور اس میں پتھر کا کنارہ تھا۔ معمولی طرح پھانسی کے سر کا ٹٹا ہے۔ اس مقام کے بعد ہم عمدہ دھان کے کھیتوں میں پہنچے اور چڑے رتبہ کے درختوں سے گھرے ہوئے جو اکثر غل میں تھے دیکھے۔ ہم لوگوں کی مسافرت آج دوسری دلچسپ تھی کیونکہ تیو بار کا دن تھا۔ جیپانی اس تیو بار کو ہر مہینے میں دو مرتبہ مانتے تھے۔ ایک تیو بار بھوت کی پرستش کا ہے ایک مرتبہ اس کے لیے بڑا منگامہ ہوا یعنی کہتے تھے کہ وہ کالا ہے یعنی سفید یعنی سرخ یعنی ہرا۔ مکا ڈوئے آخر ش فیصلہ کیا کہ وہ اپنی مرضی کے موافق سب رنگ کا ہوتا ہے اور اسکے سب قابل ہوتے یہ بیان میلان کا ہے۔ سیو بولڈ صاحب لکھتے ہیں کہ جیپانیوں کو بھوت کے وجود سے بالکل انکار ہے اور کمفر صاحب لکھتے ہیں کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ مثل لوٹری کے ہے۔ ہارے دل پر خیال نہیں گذر کہ اسکی تحقیقات کریں +

ایک اور مشہور تیو بار روشنی کا ہے جب یہ تیو بار ہوتا ہے غل کشتیوں کا خوب روشنی کیے ہوئے بند گاہ میں گھومتا پھرتا ہے اور نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ ہلوگ اس اولیا کا نام معلوم نہیں ہوا جس کے لیے یہ سب لوگ دھوپ میں بیٹھتے تھے۔ جب ہلوگ ڈاے چنار کو گئے شریکین کبھی اس عجم کی معلوم نہیں ہوتی تھیں کو ٹھونڈی اور جھنڈے نظر آتے تھے۔ اور رنگین کپڑوں پر حروف لکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ عورتیں پھول پہنے ہوئے تھیں اور مرد لوگ زیادہ تر دھوم سے تھے یعنی لوگوں کو پوشاک سے

انکار تھا واسطے دکھلانے اپنے بدن کے کہ قدر عمدہ رنگا ہوا تھا ایک شخص کی تپت پر ایک بڑا کینکڑا جانور اور چھاتی پر عمدہ کوٹھری کا ندھون پر سرخ مچھلیاں بنی تھیں۔ سرخ رنگ نہایت بڑا معلوم ہوتا ہے گویا کھال اودھیری گئی ہے۔ بعض آدمیوں کے جسم پر کوئی ایسا مقام باقی نہیں رہتا جہاں تصویریں نہیں بنی ہوتی ہیں۔ کیا ہی سوچنا ہونا کہ یہ رنگ اوتار نہیں سکتے اور کیا ہی تکلیف اس شخص کو ہوتی ہوگی کہ سرخ رنگ گندھک میں رنگنا پڑتا ہے +

نصف فاصلے تک سفر کرنے کے بعد ہلوگ ایک چارے کے مقام میں اترنے دھوپ سخت تیز تھی۔ ماہ اگست میں بغیر جھتری لیے گھوڑے کی سواروں پر سفر کرنا ایسا ہے کہ ہر ایک چارے گھر کا خوابن ہوتا ہے۔ مجھے سب سے زیادہ جھنڈا کونا ڈھونڈھا اور ملائم چٹائیوں پر بیٹھے چارے پی پھل کھائے پی پی اور خوبصورت لڑکیوں نے پیکھا جھلا ٹائیو سکی نے آکر کہا کہ اب وقت ہوا ہے اور اگر تمکو مندر دیکھنا منظور ہے ایک مرتبہ اور ہلوگ جیپان کی دھوپ میں جرات کریں۔ پس ہلوگ پھر روانہ ہوئے اور دریائے لوگوس پر پہنچے ایک سوتا جو قریب پچاس گز کے چڑا ہے اور زیادہ مشہور اس واسطے ہے کہ جو عمدہ نامہ اہل فرنگ کے ساتھ سابق میں ہوا اس میں یہ ایک سرحد اسطرت کی موسوم ہوئی ہے یہ قریب ۲۰ میل کے حلقے میں ہے +

ہلوگ دریائے لوگوس کے پار ہو کر مقام کواسکی میں داخل ہوئے اور اس مقام سے گزر کر پھر کھیتوں میں داخل ہوئے مگر اب صرف ایک گھوڑے کے چلنے کی راہ باقی رہی تھی۔ اس گالوں میں صرف ایک سڑک تھی جو جھنڈیوں اور جھوم سے بھری تھی۔ یہ سڑک سیدھی مندر کی جانب جاتی تھی۔ اور جطرح ہلوگ آگے گئے مجمع پیچھے ہوا اور جلد ہلوگ بھاگ کے اندر پہنچے اور بعد ہمارے داخل ہونے کے بند کر دیا گیا۔ مگر اس سے کچھ فائدہ تھا کیونکہ مجمع کثیر مندر کے اندر تھا جو مندر کی سیڑھیوں پر کھڑا تھا اس مندر میں بڑا فنی گھنٹہ ایک بلند مقام پر آویزان تھا جیپان کے گھنٹوں میں چھوٹی موگری اندر سے آویزان نہیں رہتی بلکہ ایک لکڑی سے باہر سے بیجا جاتا ہے سب سے

اونچی شیرھی پر ایک گھنٹہ اور تھا اور باہر کے دالان میں کاغذ کی لائٹیں آویزاں تھیں۔ بیضہ نما ۱۰ یا ۱۲ فٹ لمبی اور ۶ فٹ چوڑی ان میں بڑے گہرے سائبان بنے ہوئے ہوتے تھے جن میں نیچے تانبہ لگا ہوا تھا اور سرے کے اوپر تصویریں شیرون کی نقش تھیں۔ عمارت کے اندر نقش و نگار تھے اوپر کی چھت بہت خوبصورتی سے تراشی اور آراستہ کی ہوئی تھی تصویروں سے ایک مقام جو گہرا ہوا تھا بہت عمدہ پتیل کے جھڑ فانوس لگے تھے جس سے مقام نہایت پاکیزہ اور رونق کا معلوم ہوتا تھا۔ ایک پردے کے اندر بت تھا جس پر بادشاہ ہاتھ بنے ہوئے تھے اور اس کے چوگرد طرح طرح کی پتیل وغیرہ کی تصویریں نقش کی ہوئی رکھی تھیں۔ درمیان کے کمرے میں ایک برہمن ہری پوشاک پہنے ہوئے پوجا کر رہا تھا اور ایک زرد پوشاک پہنے ہوئے مدد دے رہا تھا اور برہمن سبز پوشاک پہنے تھے۔  
تصویر جیسا پانی دیوتا کی



منست جی بہت جلد واسطے بجا آردی آداب کے لارڈ ایلمن صاحب کے پاس آئے مگر افسوس کہ ہمارے ذریعے سے زیادہ دریافت حال ممکن نہ تھا۔ یہ شخص نہایت حلیم اور نیک مزاج معلوم ہوا مگر صورت پر غلطی نظام نہ تھی۔ اس عرت میں خبر پھیلے کہ عجیب شکل کے لوگ مندر کے اندر بہن اور جب ہلوگ باہر نکل آئے اس قدر جمع ہو گیا کہ ہم کو

گھوڑوں پر سوار ہوتے وقت نہایت دقت ہوتی۔ جب ہلوگ کو اس کی مین پیچے  
کسل راہ غالب ہوا اور کھانے کی ضرورت ہوتی۔ پس ہلوگوں نے اس چارے کی  
کوٹھی کا اوپر والا کوٹھا اپنے قبضے میں کیا اور وہاں سے چمن مع تالاب اور عمدہ باغ  
صنعت کاری کے نظر آتا تھا اب ہلوگ متظر تھے کہ جو کچھ پک رہا ہے سامنے آوے  
پس چاول اور مچھلی پیش ہوئی۔ ایک ہر کارہ بے تحاشا دوڑنا ہوا آیا اور آڑو لاکر پیش کیے  
یہ والی لارڈ ایلچن صاحب کے پاس منت جی نے بھیجی تھی اور ایک چٹھی میرزا بھیجی جسکے  
اندر سوکھی مچھلی رکھی تھی سرنامہ اوس چٹھی کا یہ تھا کہ نوش مین وہ لوگ جو اپنے بزرگوں کی  
تعلیمی سے علاحدہ نہیں ہوتے یعنی واضح ہو کہ اصل مین ہلوگ مچھو تھے اب چون کہ  
ہلک عیش مین پڑے مگر انہی اصالت کو یاد رکھتے ہیں جسکی علامت مچھلی ملفوف ہے  
یعنی ہمارا اگلا پیشہ یہی ہے اور اسکو ہلوگ یاد رکھتے ہیں۔ وہاں بے بعد کھانے کے نصیحت  
ہوے اور بالکل شام کو سناگو امین داخل ہوئے جہاں کی سرکوبی زیادہ تر جمع سے بھری  
تھیں۔ ایک میل کے فاصلے تک مکانات نظر آئے گہرے سائبان اونچی بیڑھیاں لگے  
معلوم ہوئے۔ دوسرے ملک والوں کو اخلاق مین جیپانیوں سے مقابلہ کرنا مشکل ہے  
مرد نہایت نرم دل اور خوش مزاج ہوتے ہیں اور عورتیں نیک نیت اور فرمان بردار۔  
کوئی ایسی واردات جیپان مین غیبن سنی کہ کوئی مرد اپنی محبت کو مایہ یا گالیان سے  
وجہ دے کہ وہ لوگ بد مزاج یا بد کلام نہیں ہوتے ہیں اویسی باعث ہے کہ نسبت اور  
اور ملکوں کے بیان جرم کم واقع ہوتے ہیں +

سچ ہے کہ اوسکے قانون فوجداری کا آغاز بہت سخت ہے مگر مختصر لوگ کہتے ہیں کہ اوسکے  
انجام مین بڑا انصاف ہوتا ہے۔ بڑا قاعدہ انصاف کا امیر غریب سبکے لیے نبرے  
موت ہے اکثر مقدمات مین یہی سزا دی جاتی ہے مگر قید اور بید کی سزائیں دی جاتی ہے  
رنڈل صاحب کی یادداشت سے واضح ہوتا ہے کہ جیپانی حرفت مین انتظام اور  
انصاف کے پابند ہیں بلکہ اوسے خراج ملکی سے محفوظ۔ یہ ملک بالکل دارالسلطنت کے  
مستقل ہے اور راضی سے زیرالنگزاری ملتا ہے اور انگزاری حسب حیثیت پیداوار کے

ہوتی ہے۔ ہر سال ایسے لوگ واسطے تعین زر مالگزاری وضع نزاع باہمی مالکان اراضی اور کاشتکار کے مقرر ہوتے ہیں۔ یا تو اراضیات دار السلطنت کے متعلق ہیں یا کسی شاہزادہ کے جو زر مالگزاری مع حقوق رجوارہ دیتے رہیں۔ وہ کاشتکار جو سیدھے دار السلطنت سے اراضی پاتے ہیں چار حصے منجملہ دس حصوں کے پادشاہ کو دیتے ہیں یا دھان یا کوئی اور اناج۔ اور باقی اپنے لیے رکھتے ہیں۔ اور اراضی جو شاہزادوں سے پاتے ہیں منجملہ اٹھ کے چار حصے دیتے ہیں +

شہر میں خراج مکان کا لیا جاتا ہے مگر جو کوٹھیاں ۹۰ فٹ سے لمبائی میں کم ہیں وہ اس خراج سے محفوظ ہیں۔ سب ٹیچ لکھنے والے چھوٹے رجواروں کے عدل و انصاف کی تفریغ کرتے ہیں کہ مقدمات فوجداری میں کافی سزا دیتے ہیں اور دیوانی میں حق بہ حقدار پہنچتا ہے مکفر صاحب لکھتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے کہ پڑھنے والا دلیں یہ سمجھے کہ جیپان میں بالکل قانون نہیں ہیں اور اس کے اسکے اس کے قانون اور قاعدے بہت عمدہ اور خوب تعمیل ہوتے ہیں۔ مہنے بڑی حیرت سے معلوم کیا کہ بادشاہ یو ویو اس قدر عرصے تک قیام اور باوجود رہنے مجمع کثیر کے شرکوں پر مہنے کوئی تنگ نہ خواہ کسی عورت کو آزر دہ ہوتے نہیں دیکھا۔ کسی مرتبہ باوجود کثرت اجتماع لوگوں کے مہنے ایک دوسرے کو مارنے خواہ بڑا بھلا کتے نہیں بنا۔ تمبرنگ صاحب جو کئی سال تک جیپان میں مقیم رہے یہی بیان کرتے ہیں اور سولہویں صدی میں جو کتاب نسبت دار السلطنت کے تصنیف ہوئی اوس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ لوگ اپنے لوگوں کو صرف باتوں سے سزا دیتے ہیں اور وہ اپنے پنجبالہ سبچے کو اسطرح نہایت کرتے ہیں جن طرح کوئی بوڑھے آدمیوں کو نہایت کرتا ہے۔ ہماری دہشت میں یہ طریقہ بچوں کی تعلیم کا زیادہ تین سو برس سے جاری ہے اور متوجہ اسکا نہایت پسندیدہ ہے۔ مکفر وٹارلینٹ صاحب بیان میں متفق ہیں کہ محبت و فرمانبرداری و عزت جو اس کے ظاہر کرتے ہیں اپنے والدین کی طرف لانا تھا ہے اور والدین غایت درجے کا اعتبار اپنے لوگوں پر کرتے ہیں۔ اگرچہ بین والدین نزاع ہوتو اس کے پنج تجویز ہوتے ہیں اور یہ لوگ لوگوں کی تجویز کو

بلاعد تسلیم کر سکتے ہیں یہ بھی ہمیشہ سے رواج چلا آیا ہے کہ عالم دین اپنی جاہ اور ملکیت اپنے لڑکے پر جب وہ بڑا ہوتا ہے جوڑ دیتے ہیں اور خود اس کے کھانے پینے کے لیے متوقع رستے ہیں معلوم نہیں کہ ایسی امانت میں کقدر خیانت ہوتی ہے +

سوائے ایک دو فقیر کے اس شہر سے اور آباد میں اور زیادہ غفر خین آئے مکفر صاحب لکھتے ہیں کہ دیہات کی سرکوں پر اونھوں نے دیکھے تھے۔ بد شکل آدمی تھوڑے تھے کوئی نشاہ کی حالت میں ہلکے دکھلائی نہ دیا۔ گوجا احوال حال میں سنا گیا اس سے واضح ہوا کہ شب کو شوقین شرابی سرکوں پر گھومتے ہیں۔ جو چچک روئے نظر آئے اس سے معلوم ہوا کہ یہ عارضہ جیپان میں بکثرت جاری ہوگا۔ اگرچہ روز کی آمد و رفت و راہ در سمرگشہوں سے رہتا تھا کوئی سوچ ایسا نہیں گذر کہ کسی جیپانی نے اپنا غم دکھلایا ہو اگرچہ وہ لوگ نہایت مغرور ہیں مگر یہ انکا زمین جو سکتا ہے کہ انکی نیک خصلتیں باعث چند کمزور عادتوں کے ناخن ہو گئی ہیں ورنہ نہایت درجے کی انسانیت ان میں ہوتی۔ یہ لوگ نہایت شکی مغرور اور بڑا خیال اپنی عزت کا رکھتے ہیں اور اسکی حفاظت کے لیے نہایت میدردی اور سختی سے پیش آتے ہیں +

جو کہ دستور ہم لوگوں نے ان لوگوں کا دیکھا متفق ہے ساتھ ان لوگوں کے جو انکو سیاح تصور کرتے ہیں گراس سے وہ لوگ خوف زدہ نہیں تصور ہو سکتے ہیں۔ اسٹروس صاحب لکھتے ہیں جیپانی لوگ بڑے مضبوط ہیں اور سردی جبکہ پیاس بہت برداشت کر سکتے ہیں گویا ایک کرامت کرتے ہیں۔ چہن سے اسکا تھل سکھایا جاتا ہے۔ چھوٹے بچے دیہا میں نعلائے جلتے ہیں اور بعض اوقات انکو صراور کان تک برف میں دبا دیتے ہیں یہ لوگ بدن کے بڑے مضبوط دنگے چالاک ہوتے ہیں سستی پسند نہیں کرتے ہیں مگر مشقت اپنی طبیعت کے موافق۔ تجارت کو حقیر مینہ جانتے ہیں اور علم و ہنر کو مقدم تصور کرتے ہیں۔ چہن سے مقابلہ کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ چہنی لوگ ترقی اور علم کے زوال میں ہیں اور جیپانی لوگ ترقی پر +

نہایت خوشی کی بات جیپانی لوگوں کے لیے ہوگی اگر یہ تاریکی میں نہ چھپ جاوے اور خلافت منسلکیت کے ہنگامہ یا دور کرنا ایسی قوم سے راہ در ہم کرنے میں جو صد سال سے اسے کاک کی عادت میں گرفتار تھے اور اب یکایک ایک قوم جدید سے ساتھ بڑا کچہ رفتیں موزگی خط

## باب دہم

یڈو کی آبادی - نین باس کا حال - کو ان مندر کی کیفیت - میلے کا حال - پنج شاہ کی کیفیت - کھلونوں کی دکانیں - جوتشی قاعدہ - پہاڑوں کے سیرگاہ - چیمپانی پہاڑوں کا اکھاڑہ - لطیف نمائش گاہ - تلی جانور کی چالاکی - کشتروں کے کھانے کا جلسہ - کیفیت کھانے کے بعد کی - صاحب کو انعام - عمرہ عبا - اخیر شب یڈو میں -



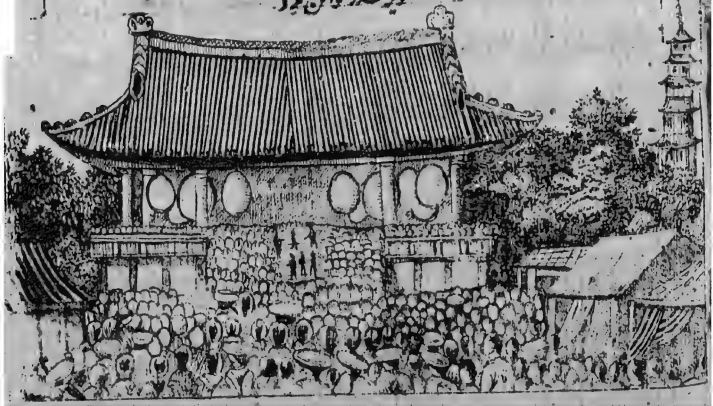
ایک حصہ شہر کا سیر کرنے کو باقی رہا تھا۔ کل سے پورب جانب باس ملک کے مثل بلاک ال شہر چلیا کے ہین جو ولایت میں واقع ہے یہ قطعہ ہمارے مقام سے نالے صلے پر تھا وہاں ایک بڑا مشہور مندر واقع تھا اور نین باس نامے ایک تمام بھی وہاں تھا۔ گذشتہ سیر سے ہم کو سیدر دریافت ہو گیا تھا کہ کیا ہی کشادہ یہ شہر تھا۔ اسکی آبادی کا تخمینہ کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ مکانات زیادہ قریب واقع ہیں بہت بچھرم کے شہروں کے حالانکہ جن مقامات پٹنہ اور سے منجہ تھے وہ نہایت کشادہ تھے اور آبادی خلیل تھی۔ ابکی سیر میں ہلوگ بڑے مجمع میں دو گھنٹے درمل گھوڑا دوڑا کر گئے۔ ہلوگ اسی شہر کی دوسری جانب گذشتہ سیر میں گئے تھے۔ مکفر صاحب جو گذشتہ صدی کے آغاز میں یڈو کو تشریف لائے تھے ہمارے ساتھ متفق الرائے ہیں صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ یڈو جو دراصل کل سلطنت کا دارالسلطنت ہے اور جہاں سکونت بادشاہ کی ہے اسقدر بڑا ہے کہ ہماری دہشت میں آجکے دن سب شہروں پر فائق اور بے نامی ہے۔ اسقدر ہم خود تصدیق کر سکتے ہیں اپنی وقفیت سے کہ مقام سنا گوا سے ہم گھوڑے پر سوار آتے تھے اور بڑی شہر کو کر آخر سر صد شہر تک گئے جو نہایت لایا ہے۔

گو لوین صاحب تخمینہ کرتے ہیں کہ آبادی ۸ کروڑ کی ہے اور ڈان روڈر کیوڈی یو یو می ویل سکونے تخمینہ ۸ کروڑ کا کیا ہے مگر جب صفہ مان کے لوگ آئے ڈہائی کروڑ گزر گئے ہیں اب غالباً آبادی ۸ کروڑ زیادہ ہوئی ہے۔ یڈو دریا سے تو ڈو گوا کے کنارے واقع ہے اور اس مقام پر جہاں نہاں ہے آن یڈو اور اوس ویدا کا ہے۔ سب سے زیادہ مقام شہر کی داہنی جانب واقع ہے۔ جیسے قریب مندر کے دریا پہونچتے ہی زیادہ کشادہ ہوتا ہے اور ایک مقام

جہاں خوب کشادہ ہے پین باس نامے ایک پل نہایت عالی شان بنا ہوا ہے۔ یہاں سے پار اور کر ایک چھوٹی شہرک پر مجمع سے علیحدہ آئے جہاں ایک قسم کا میلہ معلوم ہوا۔ یہاں کھلونے اور عورتوں کے زیور اور تصویریں وغیرہ فروخت ہو رہی تھیں۔ براجمع اس میلے میں نظر آیا اور درمیان درختوں کے چوٹی بڑے مندر کی معلوم ہوتی تھی۔ یہ مندر پنج منزلہ تھا اور کوانن جیپانی دیوتا کے نام پر بنا تھا یہ دیوتا بدہ کے مذہب کا چیس سے تیار ہو کر آیا تھا اسکی پرستش کے لیے سب سے مشہور مندر سیام کو میں ہے +

ایک سامان کے اندر سے نکل کر بالعرض و کانوں کے دونوں کنارے درخت نظر آئے اور آگے بڑھ کر سیامیہ بلندی کو چڑھتی ہوئی نظر آئیں اور وہاں مجمع کثیر تھا جسے بہت دھواں تھا مگر کسی نے کنکر تھیر نہیں چلائے اور نہ براجمع لکھا۔ یہ لوگ مقدس ہو گئی خاطر کرتے تھے کہ ہمارے چلنے کے لیے تھوڑی راہ چھوڑ دیتے تھے اور جب ہمیں شہر چھوئے اور کر مندر کی جو نیچے بہتا تھا سیر کی حیرت ہوئی کہ کھڑے سے یہ لوگ ہلکے رہے تھے اور یہ سچا کا اشتیاق ہوا کہ آیا یہ لوگ ہلکے ویسی ہی حیرت سے دیکھ رہے ہیں جس حیرت سے ہم مندر کی کیفیت دیکھتے ہیں۔ مندر کے اندر کی کیفیت نسبت اور مندر کے جو ہم نے دیکھی تھی زیادہ متفرق نہ تھی یہ سب سے قدیم اور پرانا مندر تھا اسوجہ سے مقرر معلوم ہوتا تھا۔ کاغذ کی لائینیں نہایت بلند تھیں +

تصویر مندر کوانن پٹو





تغیر و تبدلات شہر کی تصویریں سب سے مندرجہ آراستہ تھیں۔ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ان تصویریات اور زمینی  
 اہل سے کیا تعلق تھا۔ باغات چوگرد کے اور بھی زیادہ تر کیفیت کے تھے اور زمینی اہل و عیال  
 سے ملے ہوئے یہاں بھی نظر آئے مندر کے اندر برہمن پرستش میں مصروف تھے اور مندر کے  
 باہر حرمین اور تاشا لگاؤ بنے ہوئے تھے۔ اب انکی سیر کے لیے ہم چلے جب قریب پہنچے ہمارے  
 اور تاشوں سے دریافت ہوا کہ وہاں میر موجود تھی۔ بالکل دلائی میلون کی کیفیت نظر آئی  
 مگر اسقدر گھٹنا ضرور ہوا کہ یہاں جو آیتا تاش کے کھیلنے کا گونڈٹ سے سخت امتناع ہے۔  
 یہاں لوگ لکڑیوں کے چھینکنے اور تیر و کمان میں مصروف تھے اور بعضے باغچوں میں سیر کرتے  
 پھر تھے تھے یہاں زیادہ تر سیر اور دلچسپ پوہے تھے نسبت ادنیٰ جو چھنے موجی میں  
 دیکھے تھے یہاں کے باغچے زیادہ تر کٹناوہ اور پرنفاسے ہوئے تھے اور گلے بکری سیلوں  
 کی باندھ سے باہر تھیں ۛ

ان مقاموں میں ہلوگ آرام اور چلے کے لیے گئے اور بعدہ ایک مقام جہاں چڑیاں بکثرت تھیں  
 دیکھا۔ یہاں کیو تر اور تیر و غم و کئی سٹے جانور تھے جنکے نام سے ہم واقف نہیں ہیں۔ ایک  
 پھلنی چڑیا جسکے بدنت پر تھے بنے لا حاصل کرشن اور سکے خریدنے میں کی جیسی بد شکل  
 دو دیکھنے میں تھی وہی ہی بد آواز تھی جیلج کیسا دم نکلتا یا دے کا عارضہ ہوتا ہے اور لوگوں کا  
 بیان تھا کہ یہاں یہ جانور تیس روپیہ سے کم نہ فروخت ہوگا پس ایسے جانور کا ہمراہ لینا محض نادانی  
 تھی۔ لارڈ ایچرج صاحب نے ایک بہت عمدہ ہراؤر اکبوتر کا خرید فرمایا جو صبح و سال و وطن میں  
 پہنچا۔ اب ہلوگ سیلے کی سیر کو گئے آواز باجوں کی اور سفید موتی تھی جیسی ولایت کے میلون  
 میں کہ لوگوں کو بہکا دے۔ تنہا سکی صاحب جو ہمارے ہمراہ تھے سب اشیاء کی قیمت ہمارے  
 لیے طے کرتے جاتے تھے۔ پس ہم نے مفصل بیان اپنی سیر کا کیا کہ کیفیت دیکھنے کے لائق  
 تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جیپانی اوسنے امور میں بھی اپنی عقل و ہنر دکھلاتے ہیں ۛ

ہاؤگوں نے بندوبست کر لیا تھا کہ کسی رات کو اڈکانا دیکھیں مگر بوجہ عدم الفرضی  
 کے اس ارادے سے درگزر کیا۔ مگر اسقدر دریافت ہو سکا کہ اسٹے اور چین کے نواح میں  
 اسقدر فرق تھا کہ اس کے ساتھ ہمارا مقام شیٹھے کے تھے نہ اتری۔ اس کے نواح میں اس کے عورتیں

سواگ بنتے ہیں اور سب بیان تھن برگ صاحب کے ایک ایک تماشے میں دوسو سے زیادہ آدمی ایک وقت میں نہیں ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ تر تماشے دلیری کے اور کام خدمت اپنی تبول کا کیا کرتے ہیں اور اوس کے تماشے نہایت ہیں ایک پر دواس نچ میں ہوتا ہے جیسا ہمارے نچ میں +

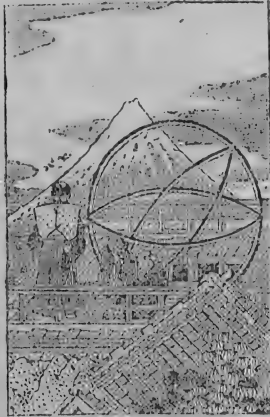
تصویر جیبانی اکھاڑے کی



پھرتے وقت ہلوگوں نے کھلونوں کی دکانوں کی سیر کی اور عمدہ صندوق خرید کیے اور بچوس کی بنی ہوئی چڑیاں اور نمونے جیبانی مکانات کے سب سے تھے اور عجیب تراشی ہوئی توڑیاں جنکے سر لٹکے ہوئے زبان نکلی دم ہمیشہ ہلا کرتی ہے۔ تصویرین کی کتابیں اور پوشاک عورت مرد کی نہایت خراب ہے۔ کافی تصویرات عجائب و غرائب یہاں موجود تھیں جو ولایت میں لڑکوں کو نہایت دلچسپ معلوم ہوتی ہیں۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے واسطے خریدنے زیور اور گھڑیوں کے ٹھہر گئے زیور نہایت نہایت عمدہ اور قیمتی تھے اور گھڑیاں عجیب عجیب بعضی

انگریزی قسم کی اور بعض جیپانی ساخت کی گھنٹوں کے مطابق بنی ہوئی تھیں۔ جیپان میں ہم گھنٹے تقسیم ہیں ۱۲ حصوں میں ۷ حصے تاریکی کے لیے اور ۵ گھنٹے اوجیلے کی واسطے آفتاب کے طلوع سے بلند ہوتا ہے دن کا شمار ہوتا ہے مگر چھ گھنٹے کے دن اور چھ گھنٹے کی رات میں بڑا فرق ہوتا ہے کیونکہ راتیں ایام سرما میں بڑی ہوتی ہیں اور دن ایام گرما میں۔ وقت گھڑیوں کا سب موسم تبدیل ہوتا ہے۔ چونکہ ہم کبھی سمجھ نہ سکے کہ کس طور سے یہ لوگ شمار کرتے تھے لہذا ہم کچھ تصریح بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ بعض قدیم ٹیچ کے صاحبزادے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے اور جو کوئی وقت کی نسبت معلوم کیا چاہے تو کفر صاحب یا سیو پوٹہ صاحب کی تواریخ میں پڑھیں +

### تصویر جیپانی جوتشی کی



ہم ایک دوسری شکرست گھر کو واپس آئے اور ایک مقام پر پہونچے جہاں چینی کے برتن فروخت ہوتے تھے۔ یہاں کی دکانیں زیادہ تر بڑی تھیں نسبت اونکے جو مٹھے آجکے دہان دیکھی تھیں۔ مقام افسوس تھا کہ صاحبان کثیر ہمارے منظر ٹھہرے ہوئے تھے پس ہلوگ جلدی لپکے ہوئے چلے گئے۔ باہری طعن قلعہ کے ایک برج بڑے بھاری پتھروں کا بنا ہوا تھا۔ بعد سیر کو انہیں مندر کے ہلوگ نہایت خوش واپس آئے شاید اگر ہم لوگ جیپانی ہوتے تو اس قدر مسافرت مزہبی نہ طے کرتے جیسی کہ اب کی۔ جیپانیوں میں ایسی مسافر گویا سرگ باس تصور ہوتی ہے۔ جیپانیوں کا ان سب تقاضوں پر انما فرض ہے اور وہ لوگ جو بہت دیندار ہیں ہر سال ایک مرتبہ جلتے ہیں۔ ایک اور دلچسپ مقام جہاں صاحبان ہلوگ سیر کرنے کا شوق رکھتے ہیں کوہ فیو سیاما ہے جو جیپان میں مثل کوہ میر و ولایت کہ ہے تین دن میں اوپر چڑھنا ممکن ہے اوپر پہاڑی برہمن ہلوگوں سے ملتے رہتے ہیں اونکی بیٹیاں جو حسین ہیں بھیک مانگتی پھرتی ہیں مگر فاشہ نہیں +

تصویر مسافروں کے پہاڑ پر چڑھنے کی



ایک اور قوم فقرہ فیکس نامی ہے جسکا افسر ایک باغی شاہزادہ تھا۔ اور اگرچہ فیوسیا مامکی قدر مذہبی ہے ویسا ہی بلند فوہ صورتی میں بھی ہے۔ نہایت بلند اور آگ نکلتی ہے کبھی بر جت چٹنی کے اوپر چھائی ہوئی رہتی تھی اور کبھی آگ نکلتی تھی تو لہریں مین غوب غوب بیان اور سکا پھین کی تواریخوں سے دریافت ہوا کہ اخیر آگ سنا عین رات کے وقت تاریخ تیسویں گیارہویں چاند کے نکلی تھی اور اس وقت مین دوبار زلزلہ معلوم ہوا تھا۔ دوسرے روز آگ موقوف ہوئی مگر تاریخ ۱۲۵ اور ۲۶۔ کو پھر جاری ہوئی۔ بہت بھاری پتھر اور منج گرم ریت اور راکھ تمام سبز مین پر بھری ہوئی تھی۔ راکھ پڑو مین تمام طرف کی انچ موٹی گری \* مسکھ چنک لارڈ ایلمن صاحب کو اشتیاق تھا کہ کچھ کھیل تاشوں کی سیر کریں تجویز یہ پھمڑی کر صاحبان کھانا کھانے کو آوین اور قبل کھانے کے تاشا اکھاڑے اور جادو گھر کا اور رنگ رنگ کی کیفیتیں ہون کسی سبب سے پہلوان اکھاڑے مین نہیں آئے۔ شر ہو سکے ج صاحب بیان کرتے ہیں کہ اسی کا نچ عجیب ہوتا ہے جو نہیں آیا \*

تصویر جیپانی پہلوان کی



مگر جادو کرنے کمال کیا کہ وہ شام کو اپنے ہر اسیوں کو لیکر آیا اور لارڈ ایلمن صاحب کے کمرے میں  
 تماشاً شروع کیا۔ سب صاحب لوگ سیر کے لیے مین مین بیٹھے جادو گر ایک ضعیف آدمی چلا کہ  
 آنکھیں غریب صورت چہرہ رکھتا تھا اولابی ڈارچی - ایسی نورانی صورت کا اپنے صوف میں ایک آدمی  
 دیکھا اور اسکی پوشاک مثل جادو گر ان مصر کے تھی اور اپنے ہاتھ کی آستین کی تہ سے خوب اپنے  
 ہاتھ کے کرب کر سکتا تھا - چھوٹے چھوٹے صندوقوں میں سے وہ لاتانتا جہیز میں پیش کرتا تھا  
 اور تاکا جادو سے ایک انڈے کے اندر رکھتا تھا اوس سے پتھیراں پیش ہر مین - یہ سب چالاکیاں  
 تھیں مگر جس سے کمزور یا وہ تر حیرت ہوئی اور اوس میں کوئی چالاکی تھی کا غدار کی بتائی ہوئی تیلیاں  
 تھیں کاغذ پھاڑ کے ایسی عمدہ تیلیاں بنا کر اور تاکا تھا جسکو دیکھ کر حیرت آتی تھی یہ بڑی پھرتی اور  
 ایسی عجیب ترکیب سے بناتا تھا کہ وہ اور تیلیاں تھیں اور زیادہ تر لطف یہ تھا کہ یہ تیلیاں چودھے  
 یا پھول پر جا کر اور تیلیاں تھیں - جب تک یہ تماشے رہے جادو گر برابر بندہ سے کچ بکبار با حیا  
 ان لوگوں میں دستور موافقہ اور غالباً نہایت مذاق کی گفتگو کرتا تھا کہ گشتراں اور باغیچوں  
 بلکہ صاحب بہت زور زور سے ہنستے تھے حالانکہ وہ خود نہیں ہنستا تھا تماشوں کے  
 بعد ہلوگ کھانے پر بیٹھے - اور چونکہ یہ لوگ ان کھانوں سے جو صاحبان گشتراں نے آکر کھائے  
 نہایت با اتحاد و لوگ چکر بیٹھ کر کھاتے اور بڑی ترکیب سے کھانے کو سوند کر کھاتے تھے ہلوگ منہ ذکر کے  
 مگر مثل عیسائیوں کے کھاتے تھے نسبت اور کسی غیر قوم عیسائی کے اور اکثر انہی آنگھے کے  
 کوفوں سے دیکھتے تھے کہ ہلوگ کیا کھاتے ہیں اور کس طرح کھاتے ہیں - آخر میں کھانا ختم ہوا  
 اور لارڈ ایلمن صاحب نے انکو اطلاع دی کہ ہم لوگوں میں دستور ہے کہ اپنی ملکہ معطر کی مندری  
 فرنگ کے واسطے اذ کو نام پشراپ پہنیں پس ہم یہ تجویز کرنے واسطے تھے - یہ غالباً بالکل نیا رواج  
 یا دوسرے لیے تھا اور ہنوز سمجھنے نہیں پائے تھے کہ اسے مین اوٹنے کا نون میں آواز اس ابھی  
 دعا کی ہو چکی - اوسط طرح مندرست فرجی بادشاہ ہالگوں کے لیے شراب پی گئی جو کشتروں نے بڑی  
 دلچسپی سے پی اور زیادہ تر گرم ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ کسی قدر نشہ شراب میں مبتلا تھے +  
 سنا فو کو کامی صاحب جو نہایت بزرگ شخص تھے اور اس گفتگو میں بڑی خاموشی سے بیٹھے تھے  
 انھوں نے یکایکت اٹھ کر برائست شور و غل کیا اور بعدہ بیٹھ گئے اور تمام حاضرین جلسہ

نہایت مذاق کیا۔ اگرچہ سنا فو نو کا مئی صاحب نے کس قدر جوگی طریقہ خشنودی مزاج کی رہنمائی  
بقیہ صاحبان کثیر کو جلد معلوم ہو گیا کہ کیا کرنا اور نیز فرض تھا اور لارڈ الیجن صاحب کی خشنودی  
مزاج کے لیے شراب پی اور بعد اسے عزیز و احباب کے نام پر۔ جب تک کھانا برخاست ہوا  
اونکی تجویز قائم رہی کہ صاحبان انگریز کا کھانا بری توقیر کا ہوتا ہے +

چونکہ وقت روانگی ہلوگوں کا میڈوسے بہت قریب آتا جاتا تھا پادشاہ نے ہلوگوں اور لارڈ  
الیجن صاحب کے لیے تھکے بھیجے تھے یہ سب مندر کے ایک کمرے میں جہان ہلوگ مقیم  
تھے لگائے گئے تھے اور بعد کھانے کے ہلوگ اونکی سیر کیا کرتے تھے سب سے عمدہ ایک چاندی

کا کام کی ہوئی چڑیا اناج لانی اور نہایت نفیس بنی ہوئی تھی وہ لارڈ الیجن صاحب کی نذر  
ہوئی اور ہلوگوں کو قسم کے ریشمی پاسبے طرح بطرے کے جوت تین گز لاسے اور ایک گز چڑیے  
تھے اگرچہ چارے کسی معرین کے تھے مگر نہایت عمدہ بنے ہوئے تھے۔ جلیان میں بجلی  
موجم چٹانیاں بنانے کے لیے نہیں بھیجے جاتے ہیں مگر ایک خیر سے بنی ریشم بنانے کیونکہ  
یہ کام صرف اشرف لوگ بناتے ہیں جو کسی جرم میں وہاں لگائے جاتے ہیں +

یہ ریشم جو ہلوگوں کو ملے۔ تھے اشرفوں کے بنائے ہوئے خیرہ غاٹ سیر لوہے پر تھے۔ ایک  
درجے تک مخصوص ہے انکا پہنا رکھنا پس یہ دکا فون میں نہیں مل سکتے ہیں۔ بعض نہایت  
سبک اور خوبصورت تھے اور بعض رنگ میں نہایت تیز۔ بناوٹ ریشم کی نہایت مضبوط  
اور ہماری دوست میں پایا دیکھی۔ کمانڈر وارڈ صاحب برکشتی لاسے تھے انکو ایک نہایت  
عمیق چین کا رنگ ہوا پیالا اور اور دلچسپ چیزیں ملی تھیں مگر سب سے عمدہ نذر جہان کی تھی  
جو مثل پادشاہی وردی کے تھیں۔ لارڈ الیجن صاحب کو ۳۰ عدد ملی تھیں جو نہایت کشادہ  
اور گرم تھیں۔ ہلوگوں نے دیکھا کہ جاز فیوریس انسے لدا ہوا تھا اور ٹھکرا میٹر کے پار سے میں  
۱۰۰ درجے کی نوبت آگئی تھی اس کے ریشمی استر کی گرمی سے +

چونکہ لارڈ الیجن صاحب کے پاس کوئی عمدہ شے نہ تھی جو نذر کریں لہذا صاحب مموح نے  
اپنی چیزوں میں سے چند چیزیں انتخاب کیں اور پادشاہ صاحب فلائین گرم کپڑا صابون اور  
نبد و قون کے قبول کرنے سے بہت راضی ہوئے۔ افسوس کہ ہلوگ رات کو میڈوسے روانہ ہوئے

اور یہ رات آخری تھی۔ بلوچ بڑے خوف سے خیال کرتے تھے سفراء ان مقامات کا نہیں جہاں  
 آئے تھے اور انہیں کہتے تھے ان خوش ایام کا جو جیہانی و اسیطنت میں کلے کر رہا ہو  
 دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔

تصویر سفراء برف کے اندر



### باب بیان دہم

مذق قیام کا۔ جیہانی روپیہ۔ سونے چاندی کا اسکے۔ وقت خودہ کرنز روپیہ کی۔ عہدہ ہنہ  
 کا و تحوط ہونا۔ نامیوں نیاسون کا انتقال کرنا۔ وجہ اسکے انتقال کی۔ نہایت خفیہ کہنا  
 ہلوگون کی جاسے سکونت کا خالی ہونا۔ کشتی کا نذر کرنا۔ رنجشی کیفیت

تاریخ ۲۶۔ اگست واسطے دستخط عہد نامہ کے مقرر ہوئی تھی۔ اوسے تاریخ کو دو مہینہ گزرے  
 عہد نامہ شنت سن کا متفرق وجہ سے تحریر پایا تھا۔ علی الصبح سے ہمارے سکون میں شام



اور غل تھا۔ دن بھر اس قدر کام کرنا تھا کہ اون سب سے فراغت شکل تھی۔ جہاں جیپا توڑنے کے  
عمدے ہر ٹھمرے تھے اس قدر غل تھا کہ اسکی وجہ دریافت کرنا بہکولازم آیا۔ یہاں وہ سب تجلوئے  
تھے جسے ان لوگوں کے لیے کپڑا لیا گیا تھا اپنے اپنے بلوں کے نئے کرنے کیواسطے۔ اور وہ  
لوگ بھی تھے جو صاحبان انگریز کے اخیر دیکھنے کے لیے آئے تھے اور اسی مقام پر ہمارے فارم  
اور جاسوس تھے اور ایک لفٹ گورنر صاحب تھے واسطے انتظام کل مراتب کے اور تصفیہ جملہ  
تنازع اور رپورٹ حالات کے جوگڈرن۔

اس قدر تنہا کو اور چاہے پی جاتی تھی کہ جس سے ایک جہاز بل سکتا تھا۔ کونوں میں جیپانی پوشاک  
رکھی ہوئی تھی ایک صاحب کے حکم سے دوسرے کو نے میں دوسرے صاحب کے حکم سے  
دوسرے بیٹھے تھے۔ ایک اور کو نے میں تلواریں تھیں اور اوسے کے قریب کتابیں رکھی  
تھیں یہ سب رفتہ رفتہ چلی آتی تھیں۔ افسوس کہ سب کے دام دنیا تھا اور بڑے حساباً  
کامٹے کرنا باقی۔ وضعیت جیپانی سکڑے ہوئے ماسٹھے اور بالوں کی ترازو بانٹ قلم و دستا  
لیکھ کھانے کے کمرے میں آٹھ بیٹھے اسکے سامنے وہ دکھار و تاجر شکے دام دنیا تھے کاسٹیت  
ہوئے آئے۔ ایک فورسٹ مرتب کی گئی کہ کن صاحب کو کتنے روکنا تھا سب کو کتنے کثرت  
روپیہ دیا گیا۔ منجھ اس ملک میں چاندی سونے اور تانبے کے سکون کا ہے۔ تنہا گ صاحب  
اسکی بڑی تفصیل لکھتے ہیں حالانکہ وہ ہم سے متفق نہیں ہیں۔ سب سے بڑا سونیکا سکڑا بانگ  
نامی ہے جو پانچ لانا اور ۳ پانچ چڑھا ہے۔ پہنچے یہ سونے کا سکڑ نہیں دیکھا تھا قریب سو روپیہ  
کے وزن میں ہوتا ہے اور اسکا بہت ہتھال نہیں ہے۔ سکڑ سونے کا جو ہتھال عام ہو کو یا گ  
ہے یہ ڈھائی پانچ لانا اور سو پانچ چڑھا تھا۔ بوجہ پتلے بننے کے اسکی قدر کم ہے۔ اسکی قیمت  
قریب ایک پونڈ دس شلنگ کے ہے۔ اگرچہ پہنچے اس سکڑ کو دیکھا تھا مگر کم تصبی تھی کہ  
ہلکے ایک بھی بل نہ سکا۔ ہیکو بڑی وقت معلوم ہوئی کہ نمونہ ان سکون کے با دین اور آخر صرف  
سکڑا ٹھرمیو نے ہاتھ لگا یہ سکڑ سونا اور خالص چاندی دونوں کا ہوتا ہے اور سونیکا اثر میو  
مثل ایک کینر کے تمام کے ہوتا ہے۔ پہنچے ان سکون کی قیمت کا اسوجہ سے ذکر کیا ہے کہ  
عمدے میں شہر غریبی تھی کہ ہمارا سونا جیپان میں تبادلہ ہو پورس جیپان کے سونے کے

اگر جیپیان کا سونا آئندہ صاف نہیں ہے۔ چاندی کے اثر مجبور سے زیادہ تھا اور یہی سبب  
 آدھے ادھ جو تھائی حصوں میں تقسیم ہیں اور ہیلور سے تانبے لپے تک کا سکہ ہوتا ہے۔  
 اکثر ان سکوں پر سک گھر کے نقشے اور پھول اور جیپیان حروف نقش ہیں +  
 جو سکہ بالوض ادھ کے روپہ کے دستے تھے وہ سب غیر ملکوں کے سکے سمیت جو خزانے میں  
 داخل ہو ا بعد تحریر عہد نامہ کے گچھلا کر ایک سکہ جدید بننا ہے جو جاری امور کے صرف میں  
 آتا ہے خلاف شرط عہد نامہ کے حالانکہ عہد نامے میں صاف لکھا تھا کہ کل غیر ملک کا سکہ جیپیان  
 میں جاری ہوگا اور بالعرض جیپیان سکہ لیا جاوے گا۔ اگر نری اور جیپیان توابع بخوشی ہستمال  
 کر سکتے ہیں ایک دوسرے کے عوض میں اس شرط کی تعمیل کرنے کے عوض میں جیپیانوں نے  
 ایک سکہ جدید بقیہ بچن جاری کیا ہے جسکی قیمت نصف ڈالر ہے۔ بہر حال یہ خوش ہوسے  
 کہ ملوگوں کی خرید کا دام ملے ہو گیا تھا اور اب ہم لوگوں پر فرض ہوا کہ انکو منہاں کر رکھیں +  
 پہلے چپے سندھو قرون کا حکم دیا تھا جسکی تیاری میں جیپیان لوگوں نے بڑی کاریگری کی تھی  
 مگر اس امر کا ملے کرنا مشکل پایا گیا کہ آیا وہ سب چین کے برتن وغیرہ انہیں آسکیں گے یا نہیں۔  
 سب چیزیں بطرح ممکن ہوا رکھی گئیں اس عرصے میں صاحبان کثیر داخل ہوئے اور ہکو معلوم ہوا کہ  
 کھانے کا وقت آچوچا اور کشران ہمارے حال کی اتنی دیکھ کر نہایت خوش ہوئے +  
 دستخط کرنا عہد نامے کا بڑے غور کا کام تھا اسکی ایک ایک نقل توج۔ جیپیان۔ اگر نری زبان  
 میں ہوئی تھی اور ہر ایک کی تین تین نقلیں اور ہر ایک پر دستخط لارڈ ایلمین صاحب اور جج کشران  
 خود تھے علاوہ دستخط چند ضمیموں کے ۱۲ دستخط ہر سے تھے۔ بقیہ کثیر بڑی احتیاط سے  
 خوبصورت دستخط کرتے اور حروف کو رنگتے تھے اور بقیہ مثل ہیگو صاحب کے برٹش سے  
 اسکو صاف کرتے تھے بلا لحاظ اس امر کے کہ ولایت کے لوگ اسکو کیا تصور کریں گے +  
 طریقہ مذکور کرنے کا انکو مطلق معلوم نہیں تھا اس سے انکو بڑی حیرت ہوئی اور آخر میں لارڈ ایلمین  
 نے تحریر کی کہ تبادلہ قلموں کا ہر اور ایسی وجہ سے لارڈ ایلمین صاحب نے چھ متفرق قلم استعمال  
 کیے تھے صاحب اور میں نے عرض کیا کہ بطرح قلم کا تبادلہ ہوتا ہے اسبطح باہم آپ اور ملوگوں  
 کے نیک فراموشی کا تبادلہ باہم کرہوے آخر مور یا ماک یا مائی آئی واسطے اور ان تعریفوں کے جن کا

وہ اپنی فانی رلیاقتوں سے مستحق تھا اور اسے ایک نقل و حج زبان میں کی تھی اور اسکی گھائی لائق  
تقریب کے تھے اور جب اسکی تعریف ہوئی وہ مثل نازنین کے شکرا نے اور شرا نے گا۔  
اب جلسہ ختم ہوا اور عہد نامہ تحریر و دستخط پایا اور بعد بیٹے شرب خوشی کے بھی دعا ہوئی کہ اب ملک  
کے پادشاہ اسکو قبول و منظور فرما دینگے مہنے دیکھا کہ پادشاہ نے بڑی دھرم کا کھانا لڑا اور اعلیٰ صاحب  
کے لیے تیار کروایا تھا اور بہت خوشی کے کلمات کہلا بھرائے اور اپنے ملاقات نہ کر سکے کا  
افسوس ظاہر کر کے مبارکباد دی اور آئندہ کی ترقی اور خوش فزائی کی دعا مانگی +

شکر خدا کہ ہلوگ اس دھڑے سے مغرب و رستہ تھے کہ پادشاہ ٹایکون نے ہلوگوں کے ہونچو پڑی  
اس جان فانی سے انتقال کیا تھا اور انکو اپنی پادشاہت کا مطلق حال معلوم تھا۔ ہلوگوں کو  
اسکی خبر نہیں ملی تھی تا واپس آنے صاحبان فرخ کے بدو سے شکاک کی کو بعد دو مہینے کے۔  
اب اس واقعہ جانکاہ کی تمام شہر کو اطلاع ہوئی تھی اور ہر گھر میں ماتم برپا تھا۔ ہکوصفہ اسقدر  
تسلی تھی کہ حسب رواج اس ملک کے ۶ ہفتے تک والی ملک کے انتقال کا حال مخفی رکھا جاتا  
ہے تا مقرر ہونے ایک سند نشین اور تصفیہ نزاع کے +

چند منتخب لوگ ایسے واردات سے واقف رہتے ہیں جو اردن کو بھایا کر رہے ہیں مہنی ارباب  
کونسل و دیگر شاہزادگان کو پس ممکن ہے کہ اکثر ان مطلق اس واردات سے آگاہ نہ ہوئے ہونگے  
اور اگر آگاہ تھے تو حقیقت میں سخت جھوٹہ برتتے تھے کیونکہ جب اونے ہتھیار ہوتا تھا کہ  
پادشاہ کا مزاج کیسا ہے وہ جواب دیتے تھے کہ بہت اچھا ہے اور امید ملاقات کی ہے اور  
زیادہ تر اوکا جھوٹہ تھا اس میان کرنے میں کہ انھوں نے ایک لڑکا سننے کیا ہے معلوم  
نہیں کہ اس افورکنے سے کیا حاصل تھا +

ہلوگ کبھی مفصل حال ادبکی موت کا نہ سن سکے چچ لوگ جو جاہلی بیابان سے جلتے تھے بیان  
کرتے ہیں کہ جب ہلوگ یثرو میں تیام پذیر تھے پادشاہ نے آپ کو ہلاک کیا با عث اسنے  
صاحبان غیر ملک کے اور نیز اونی مشکلات کے زمین اوکا ملک پھنس رہا تھا۔ فرخ لوگ  
بیان کرتے ہیں کہ پادشاہ صاحب چندرہ بعد عہد نامہ دستخط کرنے مشربارس صاحب کے  
صدر سے مرگئے اور مشربارس صاحب کا اظہار ہے کہ وہ نہایت لاغر و بیمار تھے

ان حسب باطن سے یہ گمان ہوتا ہے کہ عارضے سے انتقال کیا۔ یہ جب احوال فرخ کے ہم بیان  
کرتے ہیں اور اس میں روزہ و ادات سے اطلاع عائد غلاتی تک کچھ سہتے گزرے +

سہر حال یہ عجیب دستور اس ملک کا تھا۔ اکثر ملازم بادشاہی کو بھی سکے بالخصوص اس واردات سے  
واقف نہ تھے اور لاش بھی دفن ہوئی ہوگی۔ اگر فرض کیا جائے کہ ایسا نہیں ہوا تاہم یہ بات کیونکر  
منفی ہو سکتی تھی بلا شک محل کی سفیرات کو معلوم ہو گا اور وہ کیونکر پوشیدہ رکھ سکے گی ہوگی۔ مقرر  
تحقیق ہے کہ عارضہ غلاتی کو اس قدر عدم واقفیت اس حال سے تھی جطرح ہلوگوں نے واسطے  
تندستی بادشاہ کے گرم شراب پی +

اب سب سے زیادہ بھاری کام کرنا باقی رہا تھا۔ کشتی ہنوز اپنا انگریزی جھنڈا اپنے پرے تھی  
اور رات کو اوسکو اوسکے لئے ڈاکوؤں کو سپرد کرنے کا جلسہ مہمنے والا تھا۔ صاحبان کشتی روانہ ہوئے  
تھے کہ اپنا لباس حسب موقع پہن آویں۔ اتفاق سے یہ یوم سالگرہ جناب پرنس البرٹ صاحب  
بہادر کا تھا تمام جہازوں بھر زنگارنگ پھر ہر دن سے آراستہ تھے اور سلامیان معمولی سرد ہوئیں  
ایک جیبانی قلعہ میں تھری کی کیفیت نہیں ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ جیبانی میں سلامی واسطے  
صاحبان غیر ملک کے سر ہونے والی تھی۔ بر رعایت کسی اور قوم کے ساتھ نہیں ہوئی تھی  
اور ہلوگ دیکھنے کے مستعدی تھے کہ کطرح یہ کیفیت ہوتی ہے۔ اوسوقت ہمارا مقام سکونت تھا۔  
اوجاڑ معلوم ہوتا تھا غلام اسباب اوتھار رہے تھے اور جیبانی چوکیدار ہلوگوں کی آرام کے کوٹن  
میں حفاظت کے لیے مقیم تھے۔ ہلوگوں نے آخری نظر اپنے کروں پر ڈالی اور گھڑوں پر  
سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ دلکی ویسی ہی کیفیت تھی جطرح کسی پاس کے ایسے ہوئے کو دو گھنٹ  
پانی دیا جاوے پس ہم لوگوں کے مقصود میں زیادہ سیر کرنا تھا۔ ہلوگ بڑی شرک کی راہ سے  
اوس قدر مجمع کشمیر میں ہو کر جویشہ را کرتا تھا اپنے جہاز پر داخل ہوئے اور اس مقام سے  
جہان پہنچے اور روز نہایت تفریح سے گزرا ہے تھے روانہ ہوئے +

ہم نے دیکھا کہ صاحبان کشتی ہم آگے پہنچے تھے اور اس کشتی پر بڑے جلیل القدر لباس پہنے  
ٹھل رہے تھے۔ ہلوگ تین تھا کہ جیبانی لوگ ایسی پر شک پہنتے تھے یہ لباس صرف علیہ عظیم  
میں پہنا جاتا ہے +

ہیگد صاحب کی پوشاک میں چاندی سے بنے ہوئے ٹیکڑے ٹکڑے تھے جس سے بڑی توقیر انگریزی  
خبرگاہ میں ہوتی ہے اور یہ لباس ریشمی تھا۔ ایک کتھر کے لباس پر کھڑپوین کی شکل عجیبی  
غرض کہ ہر ایک ہر قسم کی شکلیں بنے ہوئے لباس پہنتے تھے اور یہ کلین چاندی اور شیشے پر  
نئی تھیں اور نہایت فرشتا معلوم ہوتی تھیں +

لاڈ ایلیج صاحب نے حسب نمائندگشروں سے بحث کی اور بناب ملکہ مطرہ دام اقبالہ کی طرف  
سے بطور علامت اتحاد کشتی حاکم کی۔ اور سیدم انگریزی جھنڈا اوتار لیا گیا اور قلعوں سے  
سلامی ہر خبر کے حاکم ہوا دھواں جو دریا پر نظر آیا اور اس سے ظاہر تھا کہ بہت جلد حکم کی تعمیل ہوئی  
بڑی دہشت سے فی ۱۰ اگست ۱۸۵۷ء آواز کی سلامی سر ہوئی۔ موسم عمدہ اور ہوا مستدل تھی۔ بعدہ  
جہاز ٹریویشن اور فیورٹیس سے سلامی دہی اور کشتی حوالہ جیپان مع ایک صاحب  
کپتان اور جیپانی ملاحق کے کی گئی۔ باوجودیکہ اس کشتی کی کلین عجیب و غریب نہیں لیکن  
یہ لوگ واقف تھے اور اسکو بخوبی روان کیا اور ہم لوگ بڑی دلیری سے دریاں جیپانی  
جہازوں کے روانہ ہوئے کنارہ دیا کہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ کپتان پارکر صاحب نے  
صاحبان کتھر کے لیے جہاز ٹریویشن پر کھانا تیار کر دیا تھا اور یہ سب صاحب بڑی دلیری  
سے کاریگری اس جہاز کی دیکھتے تھے۔ آخر وقت روانگی کا آیا اور بعد اظہار محبت جانین کے  
ہلنگ رخصت ہوئے +

جب شام ہو گئی آفتاب کے بعد چاند نظر آیا اور پھاڑ و قلعے روشن ہو گئے اور جو سیر جیپان  
کی ہم لوگوں نے دیکھی بیان سے باہر ہے۔ تاریخ ۲۸ اگست شہنشاہ ہم لوگ ہمیشہ  
یاد رکھیں گے اور تاریخ جیپان میں یہ حال قابل یادگار ہو گا۔ سہرہستانی اور غریب کے  
لوگ اس حال کو واسطے ترقی تجارت کے ضرور درج کر سکیں گے خط



## باب دوازدہم

آئندہ کی امید — ترقی جیپان — محمد اسے کا اثر — الہامی ٹیج کی تابعداری — ملاقات  
 الہامی ٹیج کی ٹاکیون کے سامنے — تیسرا واسطے عمل کے — ضرورت کارروائی کا تجارت میں —  
 جیپان کی آمدنی — مال تجارت ساخت چین — سرکاری دست امدادی — چوہدری کی  
 کشتیاں — ہندوستانی جیپان کے ساتھ مقابلہ کرنا — ضرورت اونے اشیاء کی —  
 پیداوار ترکاری — جیپان کا موم — امید تجارت — جیپان کو چھوڑنا — بندر بایاگوکو —  
 ادوہو ساگو — کا یوٹا — ایک طوفان میں مبتلا ہونا — ننگائی میں پھونچنا —



قبل جیپان کے رخصتی اموال سے مناسب ہے کہ احوال زمانہ حال اور آئندہ کی تجارت کا  
 جیپانیوں کے ساتھ ذکر کریں۔ جو احوال ہم بیان کر چکے ہیں نسبت ہلوگون کے معاملات کے  
 منہ و بان کے حکام اور رعایا کی علی العموم بددیانتی بیان کی ہے۔ جو اسے ہلوگون کی  
 دہان کے مختصر قیام سے قائم ہوئی پر اسے متفق تھی ساتھ احوال ٹیج اور صاحبان جیپان کے  
 جنگی واقعیت اس ملک سے آگے کی تھی۔ مگر چونکہ ہلوگون کا موبار جیپانیوں کے ساتھ زیادہ  
 تھا لہذا ہلوگون کا احوال نسبت اس کے زیادہ ہو گا تاہم ممکن ہے کہ بہت آدمی جیپان گئے ہیں  
 اور چونکہ بخوبی اونکی خاطر داری نہیں ہوتی ہے اسلئے شاکمی ہیں کہ اس ملک کے لوگوں کی خصلتیں  
 تحریر کے موافق نہیں ہیں۔

جیپان کی ترقی متفرق ہے کسی اور ملک کی ترقی سے اور ہلوگ امید کرتے ہیں کہ وہ لوگ  
 اس میں ہلوگون کی قبول کر سکیں جیسے ولایت میں ہلوگ اسمین نا امید ہونگے۔ جیپان کے  
 حکام میں بعض ایسے ہیں جو حقیقت میں خوابان ہیں کہ غیر ملک کے لوگ دہا سلطنت میں آویں  
 اور آپس کے لین دین سے رعایا کی بےبودی ہو۔ جسوقت ہلوگ جیپان میں گئے تھے بعض  
 ایسے لوگ حکومت میں موجود تھے اور ان امور میں خوب بحث ہوئی مگر اکثر حکام کو ایسے شبہ  
 تھے کہ وہ سو برس کا رادہ رسم ہی بزم نہ کر سکتا تھا۔

جیپانی گورنمنٹ کے دہار کے دستوروں نے ٹیج صاحبوں کو نہایت حقیر کر دیا جو ملاقات یہاں

صاحب نڈیٹ ٹیج کو دام سوداگری اور بادشاہ کے موہنی اور سکی نسبت مکفر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب صاحب نڈیٹ کمرہ ملاقات میں داخل ہوئے بیپا نہیں نے پکارا کہ (مہلا نرا کپتان) یہ علامت تھی کہ نزدیک آؤ اور آداب بجالاؤ پس صاحب نڈیٹ حسب الحکم اپنے گھٹنوں کے بھل اوس مقام کو چرا و نہون نے بتلادیا تھا چلے گئے اور وہاں ٹل کیڑے جالور کے سر جکائے کھڑے رہے اور ایک بات بھی زبان سے نکالی۔ واضح ہو کہ زبردست بادشاہ کے دربرو کس قدر حقیر ہونا پڑتا ہے +

یہ طریقہ ملاقات کا تھا اب خیال کرنا چاہیے کہ جب دوسرے مرتبہ بادشاہ صاحب نواز راہ غنایت ملازمت منظور کی جوئی لوگوں پر کیا گزری ہوگی۔ تواریخ دان مذکور لکھتے ہیں کہ بعد داخل ہونے ٹیج صاحبوں کے کمرہ ملاقات کے اندر بادشاہ صاحب بیخون کے قریب بیٹھے اور ہم لوگوں سے ارشاد کیا کہ اپنا اپنا عزت کا لباس ادا کرنا اور ہر ارشاد موکا سیدھے کھڑے ہو تاکہ ہلوگوں کا بنور ملاحظہ کیا جائے پہر حکم دیا کہ پیدل چلو اور بعد فرمایا کہ خاموش کھڑے رہو پھر کہا کہ ایک دوسرے کو سلام کرو پھر فرمایا کہ ناچو کو دو ستولے بنو اور بیپانی زبان بولو ٹیج کی زبان پڑھو اور رنگو اور گاؤ اور اپنے کپڑے پہنو اور اتار دو۔ ہلوگوں نے بادشاہ کے ٹھکان کی جسطح ممکن ہوا تھیل کی اپنے نچ کے ساتھ ایک جرمنی غزل گائی اور طرح طرح کی نقولوں سے بادشاہ اور اہالی دربار کو راضی رکھنا پڑا +

بیپان کے ساتھ راہ درسم جاری رکھنے کی غرض سے غیر ملک کے لوگ جو وہاں جاتے ہیں بڑی حلیمت ظاہر کرتے ہیں اور جب تصدراہن یا بندیوں کی قیصل کا نہیں ہوتا ہے اور ان کے قید کا میابی بھی حاصل ہوتی ہے بوجہ نا و قیصل کسی حاکم کے تو گو رنٹ کو اسکا حال پیچھے سے معلوم ہو جاتا ہے اور اسکا تدارک اسطور پر ہوتا ہے کہ یا تو معاملات کو مشکل میں ڈال دیتی ہے یا رازے بددیانتی کی اور سکی نسبت قائم ہوتی ہے +

ممکن نہیں ہے کہ پندرہ روز کے قیام میں جوئی حال آمدنی تجارت بیپان کا کوئی مفصل بیان کر سکے مگر اسقدر واضح ہے کہ وہ متفرق قسم کی ہے کیونکہ وہاں ہر قسم اور ہر قوم کے لوگوں کو نافذ ہوتا ہے اور یہاں ہم لاکھ آدمی کا غور و لوش چلتا تھا۔ بڑی تجارت بیپان کے ساتھ چین کی

تھی۔ سابق میں محدود تھا کہ صرف کشتیان چین کی ایک سال میں جیپان کے اندر آویں اور بندگاہ چا پو نامی واقع شنگائی تک کشتیان آمد و رفت کرنے پاتی تھیں چین کی کشتیوں پر چینی شکر مصالحہ رنگ ادویات طرح طرح کی آتی تھیں اور وقت معاوضت ماننا اور سوکھی مچھلی اور روغن باہی اور رنگے ہوئے برتن لیجاتے تھے +

حسب بیان تین برگ صاحب ملاح لوگ ہمیشہ جہاز گذرے لاکر لگاتے رہتے تھے اور جہازوں کا تمام مال و اسباب اور نسلے لیا جاتا تھا تا روڈنگی اور کشتی کے پس جیپانی لوگ خود مال کو اوتارنے کے لیے لب دریا تھوڑے پانی میں لاتے تھے جہاں وہ دوسرے سال تک سوکھے میں پڑی رہتی تھیں اور پھر مال سے لہو دا جاتی تھیں۔ نسبت بچ کے یہ لوگ زیادہ تر تجارت سے مسلک ہوئے تھے اور سوداگری میں کسی قدر مفیدی ممبرا کر لیا جاتا تھا اور انکو منافع بہت قلیل ملتا تھا +

گوٹمنٹ نے جلد معاملات تجارت میں ایسی دست اندازی اختیار کی تھی کہ تاجروں کو انکے پیچھے سے چوٹنا دشوار تھا۔ سابق لکھا گیا ہے کہ خواجہ محمد نامہ بچ کے ساتھ شہر عامین ہوا تھا اور وہیں بھی اس مقام کے گوٹمنٹ نے کل اختیار اپنے اوپر رکھا تھا نسبت تجارت مال کی کشتی کے جوڑ کا سکی میں ہونے۔ واضح ہو کہ کسی جیپانی کو اس قدر حال خود آزادی کا معلوم ہے بطرح ایک بچہ تین سال کا اور معاملات تجارت میں وہ اس قدر واقف ہوگا وہ ہمیشہ ایسے معاملات میں خفیہ رکھا گیا ہے اور خفیہ رہنا اسکو منظور ہے اس کے آبائی گوٹمنٹ نے اسکو سکھا دیا ہے کہ فلاں نرخ پر اشیا خریدو اور فلاں نرخ کا روپیہ قیمت میں دوا اور فلاں شے بالعوض اس کے فروخت کرو۔ جبکہ کوئی اہل فرنگ کے مع اپنے خیالات آزادی اور آداب تجارت بلا قید کے کسی ایسے غلام سے سابقہ پڑتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکا خریدار اس طرح کے امور میں متلا ہے جن سے خود اسکا نقصان مقصور ہے پس اب کچھ حاجت بیان کی نہیں ہے کہ اسکا انجام کیا ہوتا ہے۔ جیپانی ایچیمون کا ولایت میں آنا نہایت ضروری امر ہے اور تب یڈو کی کونسل کو حال اور ساری حقیقت معلوم ہو جائے گی + تجارت درمیان چین اور جیپان کے جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اشیاء خوردنی کی



زیادہ تر مہوتی ہے۔ مثلاً جگر بکا نام گندنگ ہے چین میں بہت ہوتا ہے اور وہ ادویات کے کام کی ہے اور املا او سکوما خد عرق کے پیتے ہیں اور بازار میں بقیاس قیمت پر فروخت ہوتی ہے جیپان سے جہاں یہ اوگتی ہے: نرطو آتی ہے۔ سوکھی مچھلیاں اور سمند کی مچھلیاں کثرت سے آتی ہیں اور ان کے عوض چینی لوگ انڈے اور کھوتے چڑیوں کے اور ادویات بے انتہا دیتے ہیں نام اس کشتی کا جہین ایسی متفرق چیزیں لادی جاتی ہیں جہاں سے چونکہ جیپان میں چینی شکر پیدا نہیں ہوتی ہے جہاں اوکلی لذت زیادہ پائی جاتی ہے پس ظاہر ہے کہ وہاں اوکلی ضرورت زیادہ ہوگی۔ مقام فارموسا واسطے ملنے ان اشیاء کے نزدیک ہے۔ واضح ہو کہ منجہ اندہ ضروریات کے چینی شکر صرف ایک شے ہے جو جیپان میں نئی گئی ہے۔ کپڑے کا رومال وہاں کبھی نظر نہ آیا تھا سوسے مربع رنگین کاغذ کے۔ رمال مغل نباتات کی مطلق تمیز نہ تھی کپڑے وہاں کے بنے ہوئے استعمال ہوتے تھے اب انکو انگریزی ساخت کے کپڑے زیادہ پایدار اور ارزان دستیاب ہوئے \*

ایک کپڑا مخصوص جیپان میں زیادہ تر مطلوب ہے۔ ولیم ایڈمس صاحب جو امریکا سے گرم کپڑے لیکر روانہ ہوئے۔ لکھتے ہیں کہ جب پارچہ مذکور وہاں فروخت منوسکا جہاز ٹیچ ایراسمس نامے پر کیٹی ہوئی اور یہ تجویز ہو کہ جیپان کو جاوین کیونکہ ٹیک گریٹس صاحب سے جو وہاں پورٹوکل کے لوگوں کے ساتھ گئے تھے معلوم ہوا کہ اوئی کپڑے کی وہاں بڑی قدر تھی اور ملا کا اور ایسٹ انڈیس گرم ملک ہیں وہاں بخوبی فروخت ہوگا۔ پس تجویز ہوئی کہ جیپان کی طرف چلو \*

بالفعل جیپانی لوگ ایام سرمایہ میں موٹی روٹی یا اون بھری ہوئی پوشاک پہنتے ہیں۔ اوئی لباس میں صرف زیادہ پڑتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ دلائی اوئی کپڑے ارزان پڑیں گے اور زیادہ بکا رآمد ہونگے۔ چین میں رذیل قوم کے لوگ بھیڑ کی کھال اور موٹی کھالوں کے لباس پہنتے ہیں مگر یو میں ایسی کھالوں کی دکانیں نظر نہ آئیں۔ عہد نامے کی رو سے سوئی اور اوئی کپڑے جیپان میں نہ سیکڑا محمول پر جانے پاتے ہیں اور باقی اشیاء جو اس صہ فیصدی میں داخل ہیں۔ اشیاء جہاز بنانے اور مرمت کرنے

اور صاف کرنے کے ہیں۔ اور چربی پھل سب قسم کے ٹکین کھانے کی جنس اور ہر قسم کے جانور اور پادروٹی اور پادروٹی بھری ہوئی مٹھائی اذکو یا لکڑی واسطے بنائے گھر کے اور چاول دھان دودکش کی کلین تاننا جتہ ٹین ریشم۔ اور سب منشی جنہوں پر طے سیکڑا لیا جاتا ہے۔ سونا چاندی سگداریا بے سگہ بلا محصول ہے اور باقی سب چیزوں پر جس سیکڑا لیا جاتا ہے +

باہر بھیجا جانا چاول گندم سونے چاندی کے سکوں ندرت مانے کی چھریوں کا ممنوع ہے مگر جیپانی گورنمنٹ از روے نیلام کے ذمہ دار فروخت کی ہو جاتی ہے اور تاننا واسطے فروخت کے اذکو دیا جاتا ہے ان قواعد میں بھی ایک شرط ملحوظ رہتی ہے یعنی ترسیع کرنا تو عد زخامہ کا بعد پانچ سال کے۔ ریشم کا فور ترکاری کا تیل ترکاری کا سوم اصل پیداوار ہیں جو ولایت کو آتے ہیں۔ چلے اور تاننا کو طے ہذا القیاس رنگین برتن چین وغیرہ کے خجلی فروخت ہو سکتے ہیں۔ جو شتیان مال لدی ہو میں جیپان سے آئین اور میں ایک کشتی موم کی بہت عمدہ تھی۔ مشرمنڈس صاحب چین کے اخبار میں جیپانی موم کا احوال اسطورہ لکھتے ہیں کہ ریشم تاننا جس سے جیپان میں موم ہوتا ہے عرصہ سے ہلوگون کے مکانات میں اگوتا ہے۔ قریب ایک سو برس کے گزرے کہ چین سے لایا گیا تھا۔ یہ کیپ اور اشتر یا اور ماریش اور ہندوستان کے جزیروں میں پیدا ہو سکتی ہے ملائم زمین میں پیدا ہوتی ہے اور قلم کٹنے سے زیادہ بڑھتی ہے۔ ہلوگ بہت جلد معلوم کر لیں گے کہ کس طرح جیپان میں پیدا ہوتا ہے اور کوئی تدبیر واسطے اس کے بڑھانے کے کیجاتی ہے یا نہیں۔ یہ موم ہلکی قسم کا ہے مثل کھیر کے موم اور چربی کے موم باسیا پھل یا ناریل کا کھن یا جو رنیو کی ترکاری کا اندرونی چھلکا ہوتا ہے۔ جیپانی موم ملائم اور زیادہ پایدار ہوتا ہے۔ تھوڑا جو ولایت سے آیا تھا بتیوں میں لکایا گیا۔ اگر اسکا نرخ یکشت فروخت کرنا کسی قدر کم کر دیا جاوے تو ولایت میں باغراط فروخت ہو سکتا ہے ایک اور درخت روس لدی سیفر مانے میں چربی نامیل نکلتا ہے جسکی بتیان بنتی ہیں۔ جو قدر و قیمت ہلوگون کی اشیائے تجارت سے ہوئی جاری نہایت ہیں



ہیں فرامیل مرج ہے۔ سواناؤ اسندر کے سرے پر پورٹ آف بنایا گیا ہے اور عہد نامہ  
 پچھم کے لیے کھلا ہے یہ بندرگاہ بی آف اوہوسا کا بن اسی نام کے شہر میں واقع ہے اور  
 یہ شہر بندرگاہ سے ۱۰ یا ۱۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ گورنمنٹ جیپان نے وزیر خیریت  
 کیلئے واسطے ترقی کرنے اور اسکے ناقص بندرگاہ کے ایک نہر جو زخیر میں تیار ہوئی تھی  
 اور جسکی تیاری میں سیکرٹن فرودر ہاک ہے بن جس مقصد سے طیارہ ہونی کافی ہے +  
 ایک تھکے کے طور پر اوکلی نسبت بیان ہے کہ وہ کبھی تیار نہ ہو سکتی تازہ دہن ہونے کی شخص  
 کے اسکے اند۔ پس ایک جیپانی اس بات پر راضی ہوا اور اسکا احسان ہر انگریزی جہاز پر ہوگا  
 جو اس نہر میں گئے۔ بلوگا اب بندرگاہ اوہوسا کا اور میا کو کا ہوا ہے اور غالباً انگریزی  
 تجارت میں تمام دار السلطنت سے برابرگاہ ہوگا۔ یہ شہر نکاسکی کے برابر ہے جبکہ جبر صاب  
 یہاں آ رہے تھے وہ لکھتے ہیں کہ تین سو کشتیاں بندرگاہ میں لگی ہوئی تھیں +

صاحبان فوج بیان کرتے ہیں کہ اوہوسا کا شہر یڈو سے زیادہ دلچسپ ہے مثال صحت  
 اسقدر کافی ہے کہ جطرح جیپان میں یڈو مثل لندن کے تصور کیا جاتا ہے اوہوسا کا  
 مثل شہر پارس کے۔ اس مقام پر آسمانی پادشاہ تشریف رکھتے ہیں اور دربار عظیم موسومہ  
 داری یہاں منتقل ہوتا ہے۔ وہ مشہور قبر گریٹ ٹائیگوسا مکی جو دنیاوی پادشاہان  
 جیپان میں سب سے زیادہ نام آور تھا یہاں واقع ہے اور نہایت عمدہ مندر بھی بنے  
 ہیں۔ آبادی کا یوٹو کی نصف لاکھ ہے اور دار السلطنت میں بڑی کاریگری کا کام ہوتا ہے  
 اگر ہلوگ جاننے کہ ہماری شنگائی جاننے کی ضرورت نہیں ہے تو بالفرد بندرگاہ جدید بلوگو  
 کی سیر کریں۔ افسوس کہ جو وقت صاحبان کشتی نے مقرر کیا تھا یہاں سے آنے کا گزر گیا  
 تھا اور لاڈالین صاحب نے فروری سمجھا کہ اس کے مقام مقررہ پر واسطے ملاقات کے جلد  
 چلے چلیں۔ پس ہلوگ سخت تیزی میں گرم سمندر جیپان کا سفر کر رہے تھے اور ہوا اور بھی  
 زیادہ ہلکے چین کی طرف ہوجا رہی تھی۔ کیپ جی سے چاوت ہمارا قدیم مخالفت گو  
 ہم اسکی نپاہ کے منہوں تھے نہایت غوت زدہ معلوم ہوا جب ہلوگ اس کے قریب ہو کر  
 نکلے۔ خیریت ہوئی کہ وان ڈمین کی کھاری کے ہلوگ بارہو گئے تھے کہ اتفاقاً ایک ٹیٹا

آیا اور اس باعث سے ہلوگوں نے پناہ کے لیے قیام کیا۔ کوٹ پوٹیا میں اپنے بچے جازین جسکے اوپر اونھن نے اپنا جھنڈا کھڑا کیا تھا کم نصیب تھے کہ یہ جہاز نکال سکی کے اس قدر طوفان میں شکستہ ہو چکے باعث سے نکال سکی میں قیام کرنا پڑا۔ ہم لوگوں کو بدبخت ناچاری یہ قیام منظور ہوا اور کپتان اسپن صاحب نے بڑی عنایت سے ہمارا مال و اسباب خرید کر دے اور کھوکھرا ایک طرٹ رکھوا دیا۔ یہاں بڑی تکلیف روشنی اور بچے کے لیے تھی ایک دفعہ منے تصد کیا کہ اپنا مال اسباب دوسرے مقام پر اٹھا کر رکھیں اور پانچ ہزار چرٹ اور ایک چھوٹا جیپانی کتا مع ہمارے پیٹھے کے کپڑے اور بوٹ کے اوپر اور دوسرے ہزار ہو کر پانی میں بھیج گئے اور موسم ایسا خراب تھا کہ دو تین روز اوکو سکھانے لگا اور کتے کو بائی نے پکڑ لیا۔ باوجود ان سب صعوبات کے ہلوگوں نے یڈو سے شننگائی کو ایک ہفتے میں سفر کیا اور خوشی حاصل ہوئی اپنے دوستوں سے بیان کرنے کو کہ کس شکل سے وہ مہینا گزرا تھا۔ لارڈ الیمن صاحب نے ایک راہ و رسم تجارت واسطے انگریزی سودا گروں کے کھولا تھا کہ میدان بکے باشندے اس سے خوب منفعت اٹھا دینگے فقط

### باب سیزدہم

چین کی آب و ہوا کی تاثیر — شننگائی کی کیفیت — بادشاہی کشتیوں کا داخل ہونا — خط کتابت کاٹن کی نسبت — ہشت مار صلہ — مقرر ہونا کیٹی ماتحت کا — چین کے حکام — روزمرہ کی مجلسوں — نر خنامہ جدید کی شرح — محصول آمد و رفت — بیرونی محصول کی تحصیل — تجارت انیون — مشرید صاحب کی ڈسپلچ نسبت انیون کے — جواب لارڈ الیمن صاحب کا — اخیر طے ہونا اس امر کا — کشتیوں کا ملاقات — کیواسطے آنا — سو صاحب کے منھکے کا احوال — غیافت کشتیوں کے ساتھ — زیرینٹ وزیر پکین کا حال — یانگ لسی کیا لنگ کی طرف سے غریب — دستا کرنا تجارت کے قواعد کا — شننگائی سے مدافہ ہونا —



پہلی خبر جو ہلوگوں نے شننگائی پہنچتے ہی سنی ایسی نہیں تھی جس سے ہلوگ کو تسلی ہو سکے

جیپان سے جلد بھاگ آئے کے لیے ۔ ہلکے معلوم ہوا کہ روٹنگی پادشاہی کشتیوں کی بیکین سے واسطے چند ہفتے کے لمبائی کی گئی تھی اور یہ عرصہ ہلوگ خاطر خواہ گزران سکتے ہیں ملک قرب و جوار یڈو یا سوانا ڈاسنڈرین ۔ برخلاف اس سیر کے ہلوگ شنکائی میں بے اختیار پڑے رہے ایسے موسم میں جس سے مزاج اہل فرنگ کو نقصان عظیم متصور تھا اگرچہ گرمی پارسے کی اس قدر تیز نہ تھی جیسی چھ ہفتے پہلے +

اب ہلوگوں کو قریب ۱۸ مہینے کے چین کے کنارے سفر کرتے گزرے اور اوسکا نتیجہ ظاہر ہو چلا تھا ۔ سٹرلاک صاحب بطور رخصت جیپانی عہد نامہ لیکر ولایت کو گئے اور ہم لوگوں میں سے جو لوگ باقی رہے تھے تنہا آہ و بھائی میں مبتلا تھے ۔ گہم دل اور تندہواشنکائی کی بدبو ایسی نہ تھی جس سے ہلوگ بخار میں مبتلا نہ ہوتے ۔ خود ہلوگ اپنی طبیعت سے دریافت ہوا کہ سرکاری چھپوں میں جو ہمیشہ چین کا حال لکھا جاتا تھا صحیح تھا کہ وہ ملک سب سے زیادہ بیمار ہے جان ہمارے جہاز بھیجے جاتے ہیں ۔ نسبت پچھ کر کنارہ اور ملک میان لوگ زیادہ مرتے ہیں ۔ اس مابین میں ہلوگوں کو ولایت جانے کے ایام بہت دور معلوم ہوئے اور ہلوگ ایک جیپانی قصہ یاد آیا جو ہمارے حسب حال تھا یعنی جیپان میں ایک کثیر اسہم جسپر تمام رات کے نکلنے والے کیرے عاشق ہو جاتے ہیں وہ کیران کو اپنے پاس سے دور کرنے کو حکم دیتا ہے کہ ہمارے لیے آگ لے آؤ پس وہ اڑ کر جاتے ہیں اور آگ میں ہلاک ہو جاتے ہیں حاصل کلام ہوشیار رہنا چاہیے کہ اپنے ملک کے واسطے مانند ان پرندوں کے ہلوگوں کا حال نہ ہو +

چونکہ شنکائی واقع ہے ایک اونچی اور خوب زرخیز زمین پر جان خندق اور نہرین اور چھوٹی سڑکیں ہیں گاڑیوں کا دوڑنا دشوار گھوڑے کی سواری شکل حرفت پیدل کی راہ ہے واسطے رفع اس تکلیف کے شنکائی کے شوقین لوگوں نے ایک گھوڑہٹکا مقام بنایا ہے جہاں وہ لوگ اپنی سیر دکھلانے ہیں اور وہ لوگ جو پیدل سیر کرتے ہیں ایک بند تالاب گھرے ہوئے پر جاتے ہیں یہ مقام صبح کو چین کے چراسیوں سے بھرا رہتا ہے اور رات کو اہل فرنگ صاحبوں اور سیر کا دہے +

تسکاری لوگ جنگو بد لوکا اس قدر خیالی نہیں ہے روئی کے کھیتوں میں دن بھر کے بعد جاتے ہیں اور چریان مار لاتے ہیں۔ لوگ اندر منگ میں سیر کے لیے جاتے ہیں۔ اٹنا گھر اور گیند گھر وغیرہ کی سیر بھی بیان ہوتی ہے اور گاہ کاہ ناچ۔ مگر جادو صاحبوں کا بہ نسبت سیر صاحبوں کے کم ہوتا ہے +

چونکہ شنگائی میں بڑی خاطر داری اور اخلاق لوگوں نے ظاہر کیا جب تک ہم لوگوں نے وہاں قیام کیا چین میں اس مقام کو دیمچپ پایا اور ایک مہینہ کشتیوں کے داخل ہونیکا بخوبی اور سہولیت سے گذرا۔ ہلوگ برٹس کوٹس صاحب کی کوٹھی میں سکونت پذیر رہے اور بڑا آرام پایا۔ تاریخ ۳۔ اکتوبر کو چار کشتیوں یعنی کیولیا ناگ اور ہوشنا اور منگ اور ٹواناگ صاحبان شنگائی میں داخل ہوئے۔ چونکہ لارڈ ایلمچ صاحب کو ضرور ہوا کہ مشورۃً اس امر کو رجوع کرین بالعوض زور و جبر کے پس قبل ملاقات صاحبان کشتی کے لارڈ ایلمچ صاحب نے چند سوالات کیے نسبت چال چلن ہوا ناگ صاحب کے جہاز کے ساتھ صاحب کے گورنر جنرل صوبہ کو ناگ ٹانگ کے مقرر ہوئے تھے ایک گروہ جنگی واسطے دق کرنے ہم لوگوں کی فوج کے جو مقام کانٹن میں تھی مقرر کیا تھا اور آٹانے جواب حسب اطمینان کے جناب محترم الیہ نے کوئی امر بادشاہی کشتیوں کے ساتھ ملے کر نا منظور فرمایا۔ نام اون صاحبوں کا جنہوں نے ہمت باندھی تھی کہ جنگیوں کو نکال دینگے لٹاگ اور لو اور سو تھا +

ہم کو خوب یقین ہوا اور اس کا ثبوت بھی ہو چکا کہ یہ لوگ خفیہ ہدایت پکیں کی کرتے تھے اور بالکل خرافات تھا اظہار دوستی جو یہ کشتیوں بادشاہ ملک کی طرف ظاہر کر رہے تھے نسبت مضمون ڈیپاچ لارڈ ایلمچ صاحب کے بادشاہی کشتیوں نے جواب لکھا کہ خبر ملے ہونے عہد نامہ کی ہنوز کانٹن میں نہیں ہو چکی تھی اور وہ عہد نامہ خود جاری ہوا تھا اور اسی وجہ سے ہوا ناگ صاحب نے حکم سابق تبدیل کیا تھا اور لٹاگ اور لو اور سو صاحبان بحث کرنے والے اور عقلمند لوگ ہیں جنہوں نے بادشاہ سے سیدھا حکم واسطے انتظام فوج کے پایا تھا۔ یہ حال ہر مویہ میں ہے کچھ صرف کو ناگ ٹانگ میں نہیں ہے۔

جہاں کہیں ملک بے انتظام ہے دستور ہے کہ وہ صاحب لوگ جو افسر فوج کے ہیں اس حال سے واقف رہتے ہیں۔ پس اوفیوں نے تجویز کیا کہ ہواگ صاحب کو حکم دین کہ اہستہ مندرجہ ذیل کی منادی بخوبی کروادیں +

مسودہ اشتہار۔ صاحبان کشتنہ بزرگہ اشتہار ہذا مطلع فرماتے ہیں کہ ایک عہد تاجرانہ اور اہم تجارت درمیان چین اور انگلند اور فرانس اور امریکہ کے قائم رہے گا بقامٹ منٹ من پٹا اور چونکہ صاحبان کشتنہ کو اندیشہ ہے کہ اسکا حال بدوٹا اور تاجرانہ اور جملہ بندرگاہ کی آبادی کو معلوم نہیں ہے لہذا جاری کرنا اس شہ تاجرانہ کو غیر معلوم ہوا۔ پس صاحبان موصوفین سوداگران اور متفرق بندرگاہوں کے جملہ اشخاص کے نام جاری کیا جاتا ہے کہ ہمیشہ کے واسطے اتحاد درمیان چین اور غیر ملک کے رہے اور آسائش و آرام ملک میں سب کیساں شریک ہوں یہ دلی مرضی صاحبان کشتنہ ہے سنو سنو یہ خاص اشتہار ہے اور کوئی اسکی عدول حکمی نہ کرے فقط

لاڈو ایجن صاحب نے اس جواب کو نامنطور کیا اور جواب اب جواب کشتنوں کو لکھا کہ جو کچھ گزر چکا ہے سوائے تبدیلی اون گورنر جنرل کے اور واپس لینے اون خاص اختیار کے جو اون صاحبوں کو عطا ہوئے اور کچھ ہم منظور نہیں کر سکتے ہیں اور یہی ایک ثبوت ہوگا کہ صلح درمیان دونوں ملکوں کے منظور ہے فقط

جواب اسکے کشتنوں نے لکھا کہ تبدیلی ہواگ صاحب کی کروادی جاوے گی اور اون صاحبان فوج کیٹی خاص سے اختیار خاص واپس لیے جاوے نیگے +

چونکہ یہ امر اس قدر طے پایا کشتنوں کو منظور ہوا کہ نہ خاتمہ محصول ترمیم کریں اور قواعد تجارت طے کریں اور یہی خاص وجہ پیکن سے آنے کی تھی۔ اس عرصے میں گورنر جنرل دیکھنا کہ کے یعنی ہو کوئی سک صاحب اوسکے ہمراہ پادشاہی کشتنوں میں شریک ہوئے اور نیکی راستے اور خوش فراہی میں مشہور ہیں +

بغرض طے کرنے نزع محصول اور قواعد تجارت کے ایک کمیٹی مقرر ہوئی جس میں از طرف گورنمنٹ چین وانگ صاحب خزانچی اور سچ صاحب جج صوبہ کے مقرر ہوئے



اور از طرف انگریز مسٹر وڈ صاحب اور اقم - یہ تجویز ہوئی کہ مسٹر لی صاحب بھی موجود رہیں گو کمیٹی کے شامل نہوں - جو وپاچ لارڈ ایجن صاحب نے کشنوں کو لکھی ہیں لکھا کہ خاص راہ درسم مسٹر لی صاحب کا ساتھ حکام چین کے باعث ہوا کہ وہ صاحب کمیٹی میں شامل نہیں کیے گئے مگر چونکہ منظور ہے کہ ایک ایسے فرد ہی امر میں ہر دو صاحب واقفیت اور آگاہی کامل جو مسٹر لی صاحب کو ان حالات سے ہے اور ان کی خواہش ہے لہذا اس کمیٹی میں موجود رہیں نقطہ

یہ کمیٹی ایک کوٹھی میں ہوئی جویشی یو مین کہلاتی ہے اور جو بالکل سرحد شہر میں واقع ہے اور کوٹھی کا نسل صاحب سے ۲ کوس کے فاصلے پر واقع ہے کرسیوں میں بیٹھ کر روزمرہ کی سواری سے شنکائی کی تنگ ٹرکوں میں نہ صرف محنت کی بلکہ بڑی وقت اوٹھانی ہمارے چین کے صاحبان کمیٹی دونوں نیک مزاج اور لائق آدمی تھے۔ خراجی ٹاکنٹا اگرچہ عمدے میں جج صاحب سے بڑا تھا مگر بحث میں کم بولتا تھا اور ان کی خاص تجویز اس قدر تھی کہ ملنساری ہو اور غیر ملک کے صاحبوں سے مخالفت ظاہر نہ ہو +  
تصویر بیچ صاحب ٹوٹائی شنکائی کی



سچ صاحب سے کشن پادشاہی عقیدہ کامل رکھتے تھے۔ صاحب مذکور کی سالانہ  
 نورانی شنگائی میں تھے اور کوئی افسر صہین کا نہیں ہے جس سے غیر ملک کے لوگوں سے  
 زیادہ سابقہ اور ذاتیت جو نسبت اسکے۔ کچھ شک نہیں کہ اگر تین صاحب کی یہ  
 کی تعمیل ہوتی چین کی گورنمنٹ حال میں ایک ایسا امر کرتی جسکے لیے انکو سخت معاوضہ  
 دینا پڑے۔ اس زمانے میں انکی اسے پادشاہی کشنوں کی کونسل میں اسے منظور  
 ہوتی تھی اور مشرعی صاحب سے جو ایک ملازم چین کی گورنمنٹ کے تھے بڑی مدد ملی  
 تھی چونکہ ہلوگوں کے داخل ہونے کی خبر آگے سے دور کر ایک ہر کارہ کرتا تھا سنے اکثر  
 دیکھا کہ یہ حاکم اسے دروازے پر ہلوگوں کی پیشانی کے لیے کھڑے رہتے تھے اور ہلوگ  
 اوپر کی کوٹھی کے ٹھنڈے کمرے میں پہنچائے جاتے تھے جہاں سے دونوں کو بھیان  
 بہکرت نظر آتی تھیں۔ اور یہاں ہلوگوں نے تنباکو کی افراط اور بادم کے عرق اور  
 چائے سے الکاکام کیا۔ جب خاتمہ ہوا کھانا کھانے کے لیے جو نیچے کی کوٹھی میں چلا  
 ہوا تھا ہم لوگوں سے نہایت اصرار ہوا۔ ہمیشہ ہلوگ کسی جیل سے جاتے تھے مگر  
 ہر مرتبہ الکاکرنا بھی خلاف درستی کے تھا با محض ایسے محنت کے کام کے بعد الکاکرنا  
 ایسے لذیذ کھانے اور شراب سے نامناسب تھا با محض صاحب حج کے ساتھ جو نہایت  
 ظریف تھے۔ چونکہ اب اتحاد و دوستی کا آغاز ہو چلا تھا پس یہ تجویز ہوئی کہ پادشاہی  
 کشن ایک بڑی دھوم کی ملاقات لاڈوائجن صاحب سے کریں لہذا تاریخ ۱۶ اکتوبر  
 کو ایک بڑا مجمع شنگائی سے بند کو واسطے ملاحظہ و سیر اس دھوم کے گیا اور حقیقت یہ  
 بڑی کیفیت تھی بند کے ایک طرف دوسری طرف برہمی بردار بلم بردار سوار مزج کوئے دار  
 ٹوپی پہنے ہوئے تھے اکثر لوگوں کی پوشاک بہت خراب تھی اور وقت بڑا خیال جمع کی  
 کثرت پر تھا۔ جب یہ شکستہ حال سامان پہنچا بڑا شور غل مہا اور ناقص باجا بجا۔  
 درمیان میں پانچ کشن پادشاہی کریوں پر تھے اور آگے آگے چوٹے افسر سادی کریوں  
 عرصہ قریب چار مہینے کے گذرنا تھا جب سے ہلوگ دو کشن اسے مینی کیو لیا نک صفا  
 اور ہوشنا صاحب سے مقام ٹنٹ سن رخصت ہوئے تھے جبکہ لاڈوائجن صاحب نے

اولی ملاقات دروازے پر کی بڑے شور و غل سے صاحب سلامت ہوئی جیسی قدیم دوستوں میں ہوتی ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے آگے کبھی کسی صاحب آگریز کا ساجا ہوا مکان دیکھا تھا اونھوں نے کمال حیرت ظاہر کی اور اس کے انتظام سے اور جلدی سے بیٹھ کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے تھے +

ہلوگوں نے حقیقت میں زیادہ تر اخلاق اپنے معانوں میں پایا نسبت اور اسکے جو اونھوں نے ٹنٹ سن میں ظاہر کیا تھا۔ ان لوگوں کو ظاہر منظور تھا کہ ہماری کامیابی میں مدد دین اور بڑے شوق سے احوال تار بیتی کے سمند آٹلانٹک پارتک تیار ہو جانے کا لاڈو ایجن صاحب کی زبانی سنا۔ سب سے زیادہ ظرفیت اس محفل میں ہو صاحب گورنر جنرل تھے جو ایک گلاس شراب پیکر اس قدر نشہ میں ہو گئے تھے کہ بڑی دل سوزی سے پیکین کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور اس طور پر فصل احوال کارروائی پادشاہ اور ان کے دربار کا بیان کیا کہ ان کے صاحبان ہماری کو اولی مدہوشی کا اندیشہ ہوا اور ہمارے دوست صاحب جج نے دو مرگلاس پیا جو ہو صاحب پینے والے تھے اور عذریان کیا کہ ہو صاحب اس کے پینے سے معذور تھے بلکہ خود ہو صاحب نے اس بات سے اقرار کیا کیونکہ بوجہ غلبہ نشاء کے ان کا چہرہ سنج تھا +

جج صاحب نے پیچھے بتلایا کہ سوائے شراب کے اور باتوں میں ہو صاحب تیز موش تھے ۲۴ سال کی عمر میں اونھوں نے دارالسلطنہ سے جملہ خطاب پائے تھے۔ اولی عقل اور وقیفیت بہت تیز تھی۔ چین کے بہت عمدہ شاعر ہیں اور جب ان کی نگہیں باعث کثرت کام کے دھندلی نہیں پڑتی تھیں وہ اس قدر تیز تھے کہ ایک پورا شعر خروپے کے تخم پر لکھ سکتے تھے۔ اس خاص وقت میں ہو صاحب کو ضد تھی کہ باغیوں کو سزا دین اور ہلوگوں سے اخلاق ظاہر کریں۔ اونھوں نے تصور کیا تھا کہ آپ کو حالت نشاء میں ظاہر کرنا جنگلی لوگوں کے کھانے میں بہت ضروری اور مناسب ہے۔ چند روز میں وہ پادشاہی فوج میں جا کر باغیوں پر حملہ کرنے والے تھے یہ باغی نالکین کے قریب ٹوٹ کر رہے تھے۔ جب لاڈو ایجن صاحب نے ان صاحبوں سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ

زیرا وہ تریا دکا ری اس موقع کی رسہ مینی مشر جو سیلیس صاحب آپ لوگوں کی تصویر اتارنا چاہتے ہیں وہ نہایت خوش معلوم ہوئے اور بڑی خاموشی سے بیٹھے یہ امر کسی چینی کو مشکل تھا کیونکہ ان لوگوں کی عادت تھی کہ مذاق کے وقت چہرے پر شہی ظاہر نہونے دیتے تھے \* تاریخ ۱۸۔ کو لاڈو ایلمین صاحب نے ان پادشاہی کشترون کی ملاقات کی بارہ کرین کا مجمع ادسکے آگے ایک سو جہازی گورے کھڑے ہوئے اور جہاز ٹریویشن کا بابا بجے لگا۔ اس وقت چین کے کھانے طرح بھر سکے تیار ہوئے اور یہ صاحب نے شوقیہ لاڈو ایلمین صاحب سے سوالات نسبت انتظام گورنمنٹ انگلستان کیے اور زیادہ ہشتیاق حول خبر کا ظاہر کیا جو مہینے کسی چین کے باشندے میں نہیں دیکھا بلکہ ہوا شننا کو بھی جبکہ مطلق شوق ملی لگی کا کبھی نہ تھا شتان پایا اور کیو لیا ننگ صاحب اپنی نیکی کے باعث سے اپنے مہانوں کے برتنوں میں کھانا بھرتے جاتے تھے۔ اور انھوں نے ہمارے اخلاق سے نہایت خوشی ظاہر کی اور ادسکے جانی رسنے کی خواہش کی۔ گر ایک واسطے طے کرنے کے تھا جو صاحبان کشترون نے ذکر نہیں کیا تھا مگر ادسکے طے کرنا پادشاہی گورنمنٹ کو ایسا ضروری معلوم ہوا کہ اسی وجہ سے مخصوص وہ شنگائی کو بھیجے گئے تھے۔ ابھی تک ان لوگوں نے ایسا تذکرہ نہیں کیا تھا مگر اب ہونے والا تھا اور اب ادس نیکی کا اثر جو لاڈو ایلمین صاحب کے ولیمیں ادسکی نسبت نقش ہو گیا تھا گویا ادسکا امتحان ہوتا جاتا تھا۔ یہ امر متنازعہ مندرج عہد نامہ شرط سوم کے تھا حسب وزہمت گریٹ برٹن کے ایک ریڈنٹ مذہب کا پیکیں میں ادس ملک کی طرف مقرر تھا جو خط کتابت اس امر میں ہوئی مہنے عہد نامے کے ساتھ مندرج کر دی ہے کہ پڑھنے والا وجہ عہد نامہ چین اور لاڈو ایلمین صاحب کی رائے کو اس امر میں ملاحظہ فرمائے +

انجام اس خط کتابت کا یہ ہوا کہ اگرچہ اس دھڑی سے دست بردار نہیں ہوئے تھے لیکن لاڈو ایلمین صاحب نے یہ رائے دی کہ اگر جناب ملکہ مظفر کا اپنی پیکیں میں عہد نامہ مندرجہ کے ساتھ سال آئندہ میں قبول ہوا اور بالکل وہ عہد نامہ تعمیل کیا جاوے جو منٹ سن میں ہوا تھا مناسب ہے کہ جناب ملکہ مظفر کا ایلمی کوئی اور جگہ چین میں اپنی سکونت کے

واسطے سوائے پکیں کے تجویز کر لے تاکہ حاکم سلطنت میں پیدا مقررہ پروہ کرے یا جب ضرورت کا سرکار کی ہو فقط

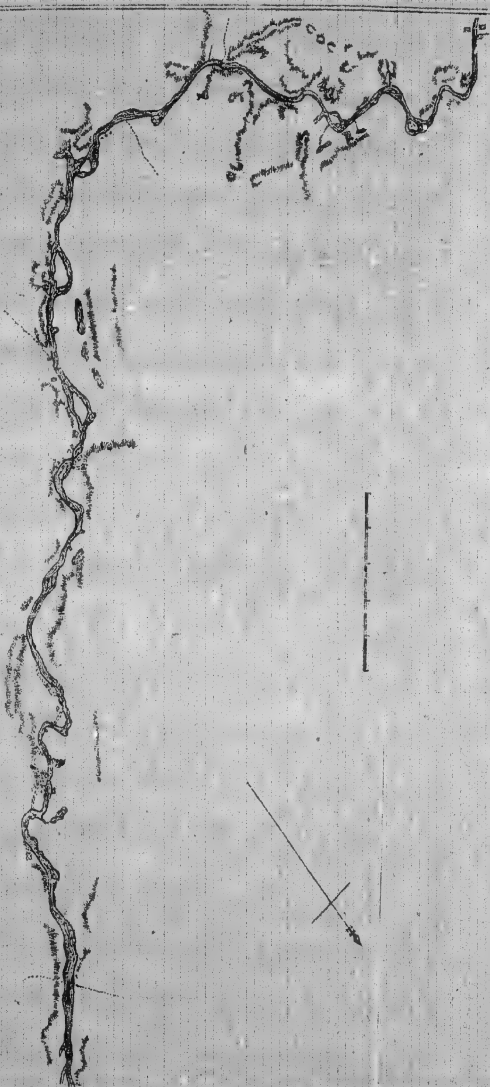
اس رعایت کے لیے صاحبان کثیر رضا مند معلوم ہوئے اور لارڈ ایلمین صاحب نے حسب موقع اپنی رضا مندی دیکھ کر واسطے منع اس امر کے اور کوئی خفیت امر منظور کرینگے اپنا غم یا نگ ٹسی کیا نگ دیا کی طرف جانیکا ظاہر کیا کہ اپنے لاسطے سے وہ بہتر تجویز کر سکیں کہ کون بند گاہ اوسکے کنارے کا لینا مناسب ہے حسب عہد نامہ ٹنٹ سن فقط جناب مختتم الیہ نے قبل روانگی چین بہت عرصے سے یہ غم کیا تھا نہ صرف بغرض وجہ متذکرہ بالا بلکہ بغرض واقفیت وہاں کی رعایا کے کہ ہمارا احوال تمام دار السلطنت میں واضح ہو جاوے اور کوئی موقع سوائے اسکے معلوم نہوا کہ ایسی تجویز سے عذر کریں جو چند عین پیشتر موتی ہر ایک کثیر زینہ و ہوا تھا لاؤن لوگوں نے جواب دیا کہ اس جچی کا قبول کرنا ہم لوگوں پر فرض ہے اور نیز چھیون کا لکھنا کنارہ دریا کے صاحبوں کو اطلاع دینے کے واسطے کہ یہ لوگ وہاں جاتے ہیں۔ ہم افسر لوگ چھیون سمیت ہمراہ تھے کہ باہم غریبی طے ہو جاوے فقط

اس عرصے میں بارن گراس صاحب جیپان سے واپس آئے جہاں شل ہو گون کے کامیاب ہوئے تھے۔ اونسے ہنہ محض بے اعتبار خبر جیکا ذکر آگے کیا ہے سنی کہ پادشاہ چھ ہفتے قبل مر گئے تھے۔ ان صاحب کے وہاں پہونچنے سے پہلے یہ حال ظاہر ہو گیا تھا اور نیکو شہر کے باشندے شدت مبتلا سے رنج و الم تھے مایکون کے کیوہ تاریخ یہ۔ اکتوبر کو کثیر وون نے لارڈ ایلمین صاحب کی ملاقات بڑے جلوس سے کی اور حجت نسبت سفر یا نگ ٹسی کیا نگ کے ہوئی۔ اب باقی رہی تھی صرف بارن گراس صاحب اور مسٹر ریڈ صاحب کی منظوری و رضامند و قواعد تجارت کے جسطح درمیان اہل فرنگ اور چین کی گورنمنٹ کے طے ہوئے تھے قبل دستخط کے لارڈ ایلمین صاحب نے بڑا اخلاق صاحبان چین کو تھما ظاہر کیا تھا \*

شرائط مندرجہ تتمہ عہد نامہ ٹنٹ سن سے وہ بخوبی رضا مند ہوئے۔ تاریخہ۔ نومبر کو



۱۲۵  
تاریخ



اہل فرنگ اور کشنران چین ایک مندر میں جو سرحد شہر کے باہر واقع ہے ملے اور ان سب  
دستاویزات پر دستخط فرمائے +

جب اس کام میں مصروف تھے جہاز فیورٹس سیاہ دھواں نکالنا مثل گھوڑے کے دوڑتا  
اور پانی کو اپنی پٹریوں سے مارتا ہوا سمندر میں نظر آیا لارڈ ایلمچر صاحب کی عادت تھی کہ  
اوسکو عرصے تک کھڑا رکھیں۔ جہلوگ مندر سے سیدھے اپنے دریائی مکان کو روانہ ہوئے  
تھوڑے عرصے بعد جہلوگ ایک جہاز دن کے گروہ میں سفر کر رہے تھے اور کئی میل اوس  
بڑے چوڑے دریایاںگ ٹسی کیاںگ سے نکل آئے تھے کہ رات ہو گئی اور جہلوگوں نے  
جہاز کا لنگر ڈال دیا نقطہ

نقشہ دریائی ہانگ ٹسی کیاںگ



### باب چہارم

سب جہازوں کا ریت پر چڑھ جانا۔ یا نگ ٹسی کیا نگ کا عمامہ۔ شکار کی سیر۔  
 حال کیا نگ تن کا۔ صورت کنارہ دریا کی۔ جزیرہ سلور۔ مقام یا نگ چو۔  
 دریائی کی کیفیت۔ مقلم چنگ کیا نگ۔ کیفیت مقام باغیان جزیرہ گولڈن۔  
 لطیف سیر۔ چٹان کے اوس پار کی کیفیت۔ مقام ٹنٹو۔ ترجمہ چین کے ناموں کا۔  
 چین کا تلفظ۔ بڑی نہر مین داخل ہونا۔ ناگن مین بدو پنچا۔ ناگن کے باغیوں  
 سے مقابلہ۔ اوسکا انجام۔



جو جہاز ہمراہ لارڈ الیمن صاحب کے اوسکے سفر یا نگ ٹسی کیا نگ مین گئے جہاز  
 رٹریوشن تحت حکم کپتان بارکر صاحب اور جہاز فیوریس متعلق کپتان سر رڈ  
 آسبرن صاحب اور دیگر وزیر کمانڈر تھوئیا صاحب اور ڈوپایاش کی کشتیاں تحت حکم  
 کمانڈر وارڈ صاحب اور لی توپ کی کشتی تحت حکم لفٹنٹ (اب کمانڈر) جنرل صاحب  
 کے تھی۔ بغرض دینیہ صبح اور مفصل احوال اس بڑی کامیاب اور دلچسپ مہم کے ہم  
 اپنے سفر نامے سے انتخاب کر کے مندرج کرتے ہیں روزمرہ کے احوال جو گزرے +  
 ۹۔ نومبر۔ سب جہاز ہمراہی آج صبح نظر آتے ہیں گر ہلوگ یا نگ ٹسی دریا کو بڑی ڈیڑھی  
 راہ سے جاتے ہیں کروڑ پر جو کل ہم لوگوں سے آگے گئے تھے رات ہوتے ہوئے ریت  
 کا مقام پایا اور وہاں کئی گھنٹے تک مقام کیا۔ سوتا پانی کا بند ہو گیا تھا اور وہ سوکھے  
 مین پڑے رہے اوسکے افسر وغیرہ اوسکے چکر سوکھے مین پھرتے تھے۔ جب پانی کا  
 سوتا آیا وہ پھر بہنے لگے اور اب کئی میل آگے مقیم ہے۔ ڈو اور لی ایک ایک بند گاہ کی  
 تلاش مین ہیں۔ حسب نشاندہی اوسکے ہلوگ چلے جاتے ہیں جہاز رٹریوشن نسبت  
 اور جہازوں کے زیادہ پانی مانگتا ہے اور اوس پر بھی ریت مین آجاتا ہے ڈو واسطے  
 اوسکی مدد کے جاتا ہے اور ہلوگ راستہ تلاش کرنے کے لیے اکیلے چھوڑ دیے جاتے  
 ہیں قبل رات ہونے کے جہاز رٹریوشن ہماری مدد کے لیے آہستہ آہستہ اپنی راہ

ڈوہڑے میں تھا ہوا جسطرح کوئی کزور آدمی برون پر چلتا ہے کسی اپنے دوست کے نکالنے کو کہہ پوچھا اور جلد معلوم ہوا کہ جہاز کا کرنے جہاز کے اور کوئی چارہ نتھارات بھر ملاح دزنی تو میں اور کوہلا جہاز تبدیل کرنا اور جنگوں سے بانی نکالنے میں مصروف رہے +

تاریخ دسویں - ہلوگ یکے چکے تھے کہ یا ناگ ٹسی کے نقشوں پر مطلق اعتبار نہ کریں اگرچہ کیسی ہی احتیاط سے وہ نہ ہوں - جس مقام پر ہلوگ ریت میں آئے تھے نقشے میں نوٹ تھا اور بچا لکھا ہوا ہے - اس چوہ میں گھٹنے میں بڑی سخت محنت افسران و ملاح سے جہاز اس قدر ہلکے کیے گئے کہ ٹریبونشن جہاز سب کو گھنٹہ کے - ڈوہڑے نامی جہازوں نے آخر کار بندر گاہ پایا اور قبل رات ہونے کے ہلوگ کی بجائی فیروی اور ہاروی پائینٹ میں مقیم ہوئے - چوڑائی دریا کی اس قدر سہ کہ دوسرا کنارہ نظر نہیں آتا ہے +

تاریخ گیارہویں - آج ہم لوگوں کی خوبی قسمت ہے کہ تیزی اور سہولیت سے چلے جاتے ہیں ہوا اور پانی خوب ہے جب ہم اوس مقام کے پار نہتے ہیں جو نقشے میں مندرج ہے بطور خاتمہ سنک سنگ جزیرہ کے ہلوگ کنارے کا سلسلہ بستور دیکھتے ہیں جس سے یہ جزیرہ شامل ہوتا ہے جزیرہ میں آئینڈر کے ساتھ +

اس مقام کے آگے دریا ناگ ہوتا جاتا ہے فوشان میں جہان کوہ ہل آف پیس واقع ہے ۶ میل سے زیادہ چوڑائی میں نہیں ہے - ایک گالون اور قلعہ چند چھوٹی پہاڑیوں پر دانے کنارے واقع ہے مقابلے کے کنارے پر ایک اونچا مقام نظر آتا ہے جسکے اوپر ایک مندر واقع ہے جسکا نام لنگ شان یا اولفس ہل واقع ہے - ہلوگ آپ کو مژدہ دے رہے تھے کہ ایسی تیزی سے جاتے ہیں کہ آگے کی قوپ کی کشتیوں نے علامت دکھائی کہ بانی نہیں ہوا اور ادھر ادھر پانی کی تلاش میں گئیں +

تاریخ بارہویں - آج بڑے کام میں گرنے کا میابی کا دن ہے - کوئی راہ ہلوگوں کے آگے ضرور آوے گی - نقشے پر چھہ ہاتھ لکھا ہوا ہے - ڈوہڑے روانہ ہوا ہے غالباً کل تک اچھی خبر لیکر واپس آوے فی حال ہم یہاں قیام کرتے ہیں +

تاریخ تیرہویں - اور کوئی شے زیادہ دلچسپ نہ تھی سوائے یا ناگ ٹسی کی ناگ کی

نہوانے مگر یہ دلچسپ دن ہلوگون کو اور بھی زیادہ فکر میں ڈالتے ہیں جب تک ہلوگون کا قیام ایک جگہ پر ہے رات کو ڈوٹ آئے اور اطلاع دی کہ بندر گاہ ملا ہے +

چودھویں تاریخ - صبح کو ہلوگ ۱ میل واپس جا کر اتر جانب چوڑے سوتے میں گئے اور اور باقی دن بھر چلے گئے دریا غرب چڑھا اور کنارہ کشا دہ آخر ہلوگ مقام کیا ناگ آن میں پہنچے جسکے پیچھے اسی نام کا شہر واقع ہے کروڑیر اپنی چھوٹی کل کی کشتی کو برابر لاسکے پس تھوڑے عرصہ قبل غروب آفتاب کے ہم لوگون نے لنگر ڈالا +

تاریخ پندرہویں - کیا ناگ آن میں دریا نہایت تنگ ہوتا ہے اور عجیب کیفیت واضح ہوتی ہے - دونوں جانب اوشھا ہوا ہے گویا اوسکے درمیان سے راہ نکلی ہے بعد گھرنے پہاڑیوں کے ایک پہاڑی پر مندر واقع ہے جو کیا ناگ آن کے مندر کے برابر بلند ہے - بہت کشتیاں بند گاہ میں جو شہر کی طرف واقع تھے جمع تھیں - بنے بہت جگلی لٹاؤ میں وکسن جانب جانے دیکھے چونکہ سونا اور ہوا تیز تھی ہلوگ کروڑیر کشتی کو چلاتے آئے اور جہاز ریز پیش قدمی اور لی کو چلاتے آئے جسے صاف کرنے کی ضرورت تھی - ہلوگون کا آج کا سفر آہستہ تھا مگر بے مزاحمت +

تاریخ سولہویں - آج صبح، بجے ٹھہرنا میٹر کا پارا ۳۰ درجے پر تھا تھوڑا آگے جا کر کنٹان کا مندر نظر آیا جوبل دریا کے ایک پہاڑ پر واقع ہے - اس مقام پر کنارے بہت لطیف نظر آتے ہیں بائیں جانب رگنار پر جنگل اور آبادی ہے جاسا کردہ کاشتکاروں کے ہلوگون کے دیکھنے کے لیے جمع ہوئے تھے - بیان کی کیفیت نہایت دلچسپ تھی اور اسے قدر افسوس ہوتا تھا کہ اتر جانب کی سیر نہیں کر سکتے تھے جہاز کو روکنے کی بڑی دقت تھی پس اسی تیزی سے برابر چلے گئے +

تاریخ سترہویں - ہلوگ داسنے کنارے پر اترے اور چنک کیا ناگ کو جہاز ۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے پیدل گئے - ایک سال نہیں گذرا تھا کہ یہ مقام لڑائی اور خونریزی کا تھا جب پادشاہ اور باغیوں کی فوج میں لڑائی ہوئی تھی اور ویرانی خوب ہوئی - بعض عایا کاشتکار اپنے کھات سابق کو ڈھونڈ کر تھوڑا بہت بنا لیا ہے باغیے مرتب ہو رہے تھے

مگر یہی رعایا سے دیرینی زیادہ تر نظر آتی تھی +

ہم لوگ شہر میں اوتارے اور بھاگ کی راہ سے داخل ہوئے اور آپ کو تصور کیا کہ گویا پامپا شہر میں ہیں ہلوگ ویران شہروں کی طرف سے گئے جہاں بے چہت کے مکان واقع تھے اور دیواریں کافی اور گھاس سے جمی ہوئی بازاروں میں ٹیوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ چاروں طرف سنسان معلوم ہوتا تھا۔ ہلوگ ایک آباد مقام دیکھ کر نہایت خوش ہوئے اور وہاں کی آب و ہوا کو تو رونا رہا معلوم ہوئی

تاریخ اٹھارہویں - ہلوگ چٹانوں کی طرف سیر کر کے اور ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر جزیرہ کو لہڑی آئینڈ گوجیانج میل پر واقع تھا گئے جیسے ہی اس کے قریب پہنچے معلوم ہوا کہ وہ ٹاپو نہ تھا وہ مقام جو نقشہ میں لکھا ہوا تھا کہ ۱۰۰ گز گہرا پانی ہے اب وہاں گوبیرون کے کھیت تھے۔ ہلوگ میدان اور کربچافون کی طرف گئے اور شیر خوار پر سے مہتراشی ہوئی تھیں چڑھ کے مندر کو پہنچے ایک دیرینی نظر آتی ہے اس مقام پر جہاں آگے ایک غول مندروں کا تھا اہل چین خود اسکی عجیب کیفیت سے حیران تھے سرجان ڈیووک صنا اس طو پر بیان کرتے ہیں اسکا حال کئی سال گزرنے - وہ نامی گرامی کنشان سینے جزیرہ گولڈن آئینڈ مع اپنے مندر اور مندروں کے کام کی ہوئی چھت و دیگر عمارتیں مثل پرستان کے دیباے کیانگ مین سے اوتھتے ہوئے معلوم ہوتے تھے یہ عمدہ جگہ تمام چین میں مشہور ہے فقط

اس چٹان کے اوپر ہلوگ بیٹھے مچھلی کھانے اور شراب پینے اور سیر کرنے کے لیے - ہلوگوں کے سامنے جزیرہ سلوڈ آئینڈ واقع تھا اور وہاں سے جابرچ سوتے من کھڑے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ مگر مقام جنگ کیانگ کی شکل دیکھ کر ہلوگ مقام کوچ کی بعد اس کے خالی کر دینے کے یاد آتی تھی لوٹ کر ہلوگ اودھر سے آئے +

تاریخ اونیسویں - چونکہ ہلوگ معلوم تھا کہ پھر لاو نے اور اوتار نے بھاری اسبابوں میں دن بھر لگے گا - ہم لوگوں میں سے چند لوگ دیبا کے کنارے سیر کے لیے اوتار پرستے اور چٹان شکا ر کین اور ایک نے ایک ہرن مارا - ہلوگ قریب شہر میں ٹوکے گئے مگر

اوس کے اندر نہیں گئے۔ یہ مقام باغیون کے قبضے میں اکثر رہا تھا اور سب سے دور  
مقام سمندر کی جانب بھی تھا جہاں وہ لوگ آئے تھے یہ مقام بہ نسبت چنگ کیا ناگ  
کے زیادہ آباد تھا۔ اگرچہ بہ نسبت اوس شہر کے یہ زیادہ عرصے سے پادشاہ کے  
قبضے میں رہا مگر اسمین اس قدر ترقی نہیں ہوئی ہے۔ کچھ تدبیر واسطے مرمت مندروں کے  
نہیں ہے اور غریب غریبا پھوس کی جھوڑیوں میں رستے ہیں۔ مشر و اہلی صاحب  
جوامر کیا کے صاحبوں کے ہمراہ شنکائی کو آئے تھے بیان کرتے ہیں کہ سابق میں یہ  
ایک مقام خفیف تجارت کا تھا اور بعض اوقات بڑی دھوم کی تجارت کا ہر جاتا ہے  
جب کہ چنگ کیا ناگ میں ہر کشتیوں کا جانا غیر ممکن ہوتا ہے تب ادھر سے جاتے ہیں  
تا پنج بیوین۔ تھوڑے دن چڑھے ہلوگ اپنے قیام گاہ جزیرہ سلور آئلنڈ سے نصرت  
ہوے چین کے لوگ اس جزیرے کو سیاوشان یعنی کوہ بنج کہتے ہیں۔ نام اوس بڑے  
مدیا کا جب ہر ہلوگ سفر کر رہے تھے ایسے معنی لگائے جاتے ہیں کہ مشر و ہڈ صاحب اور  
لی صاحب نے مجھے بالیقین کہا کہ جو صحیح نہیں ہے یعنی سمندر یا ناگ کسی کیا ناگ  
کے معنی بیٹا سمندر کا زیادہ تر لائق استعمال کے ہے بہ نسبت بیٹے اوس کے جو پھیلتا ہے  
مگر یہ لفظ اوس کے لفظی معنی ہیں اس مقام پر دریا کا نام ٹاکیا ناگ یعنی بڑا دریا رعایا میں مشہور  
ہے اور اگر یہ لفظ لکھا جاوے جس طرح لفظ کیا گیا ہے تو اس طرح لکھا جاوے ٹاچیان  
ہے بعض رنغ سہو سابق کے طریقہ لفظ کا استعمال کر کے اچھے الفاظ کو لکھا ہے اگرچہ  
اس امر میں چین کے عقل مند مضحکہ اور تقریر کر نیلے۔ پس ہلوگ اس وقت ٹاکیا ناگ  
کی زبردست پانی پر سفر کرتے تھے تھوڑی دور بعد نکل جانے جزیرہ گولڈن آئلنڈ سے  
ہلوگ برابر آئے دیوار گھری ہوئی شہر کو اور جزیرہ خیزون کا۔ اس مقام پر بڑی نہر داخل  
ہوتی ہے ٹاکیا ناگ کی اور جانب سے اور سابق میں یہاں ایک بڑا مجمع کشتیوں کا جمع  
رہتا تھا ایک دن بعد فتح کرنے مقام چنگ کیا ناگ کے باغیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا  
اور اوسے شہر میں لیا گیا۔ اب اس مقام پر فوج مقیم ہے مگر اس مقام پر کوئی تجارت  
کی کشتی نظر نہیں آئی گویا آگے اندرونی جگہ تجارت تھی \*

لارڈ ایلمین صاحب اوس بڑی نمر کا حال اسطور سے بیان کرتے ہیں کہ بعد نصرت ہونے  
 جزیرہ سلورائیٹنڈ سے ہلوگ بڑی نمر کے حملے کی طرف ہو کر نکلے جہاں سوائے چند بادشاہی  
 جنگی کشتیوں کے سب ویران پایا۔ کپتان اسبرن صاحب نے ہکو بتایا کہ جب وہ  
 وہاں اطلاع میں تھے انج کی کشتیاں اسقدر کثرت سے تھیں کہ اونکے درمیان سے  
 نکلنا مشکل تھا۔ ماہ اپریل میں پہنچے جہاں کہ پیو دریا کی طرف ہو کر سنٹ سن کو جاوین  
 اور بادشاہ کو اسکی اطلاع دین مگر پیچھے مٹھے سوچا کہ یہ فضول ہوگا خط

کو اچر کے آگے بڑھ کر ہلوگ اضلاع اپنی جنگ اور لوہو میں پہونچے جہاں قلعہ ٹینگ  
 نے اکثر حملہ کیا تھا۔ اندون ایک روز قوم فی فی نامے نے حملہ شروع کیا تھا مگر یہ قدر  
 ہر لٹاک نہیں تھے۔ اب یہاں سے ملک زیادہ تر پہاڑیوں سے بھرا معلوم ہوا ہے  
 اور ۲۰ سب سے شام کو ہلوگ پنگ شاہ کے مندر کی طرف جہاں ایک پہاڑ کے اوپر واقع تھا  
 نکلے۔ ہلوگ اب ناٹکن کے قریب آتے جاتے تھے۔ ایک چوہ کی کشتی مشر وید صاحب  
 کو سوار کیے ہوئے آگے جاتی تھی کہ باغیوں کو اطلاع راہ ورسم دین اگر وہ چاہیں

\* یادداشت ذیل لارڈ ایلمین صاحب نے کپتان بارکر صاحب کو مع ہدایات واسطے تمیل فٹنٹ  
 جنس صاحب کے جلی ہمارے افسر تھے دی \*

یادداشت واسطے کپتان بارکر صاحب کی اطلاع کے

مقابلہ باغیوں کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو محفوظ رکھا جاوے۔ اگر قریب ناٹکن کے حکام ہلوگوں سے  
 راہ ورسم کیا جاوے ہلوگ بالیقین اونے کہہ سکتے ہیں کہ ہلوگ کی مطلق نظر عدالت نہیں ہے مگر  
 اونے یہ بھی اطلاع کر دیا جاوے کہ ہلوگ واسطے طے کیے مراتب اپنے عہد نامہ کے جاتے ہیں  
 اور کوئی شخص ہلوگ کا مزاحم اگر ہوگا اسکا مقابلہ کیا جاوے گا فقط دستخط ایلمین لارڈ کنگڈون \*

ہدایات واسطے فٹنٹ جنس صاحب کے

چھٹی یہ ہدایت ہے کہ جب قدر تیزی سے ممکن ہو تمام طرف ناٹکن کے جاؤ اور مٹری وید جین کے  
 سکریٹری کو روکنا کہو۔ اگر کی کشتی کی فراہمہ کے علاج نہ ہونے تم ناٹکن پار ہو کر جاوے ہو پیچھے  
 منتظر رہو گے اگر تم کوئی کشتی افسروں سے بھری ہوئی کی کشتی کے قریب آتی دیکھو تم ٹھہر کے اونے

مخور کیا جاوے۔ کیا ہی فکر کے ساتھ ہلوگ ایک سرحد سے دوسری حد کو بلا مزا حمت پار ہوتے جلتے تھے۔ اب ہلوگ پادشاہی کشتیوں کے درمیان ہو کر جلتے تھے طاح ان کشتیوں کے بڑے غور سے ہمارے سفر کو دیکھ رہے تھے آخر جب لی کشتی بالکل سرحدوں کے پار ہو گئی تھی سنچ جھنڈا تمام قلعوں کے اوپر چڑھایا گیا اور سب سے چھوٹے قلعہ سے ایک آواز گولی کی ہوئی جرنی کشتی کے اوپر آیا اور اس وقت اس نے اپنا جھنڈا صلح کا کھڑ کیا مگر اسکا مطلق خیال منہوا عرصہ تین میل کے درمیان مین سے آواز کو لے کی اور ہوئی لفٹنٹ جو فٹ صاحب اپنی ہدایت پر پابند رہے تا وقتیکہ رٹریویشن جہاز سے یہ علامت میدان نہ ہوئی کہ مقابلہ کرو۔ اب ڈوکشتی برابر آئی اور بڑی دلیری سے آوازیں کیں اور لی کشتی نے توپ کی آوازیں کیں جہاز رٹریویشن اور فیورس اور کروزر جب قدر ہو سکا سرحدوں کے قریب آئے اور خوب گولیاں ماریں +

لارڈ ایلچن صاحب جہاز کی کل کے قریب مقیم تھے مگر ۲ فٹ اس کے سر سے اونچے گولے نکل آئے اور کپتان اسبرن صاحب کی رائے ہوئی کہ سب لوگ اندر جا دیں جہاز کو سات یا آٹھ مرتبہ چھڑا پڑا اور دو گولیاں لارڈ ایلچن صاحب کے کمرے میں گئیں مگر کچھ نقصان نہیں ہوا سوائے کسی قدر کمرہ ٹوٹنے کے +

جہاز رٹریویشن جو ہلوگوں کے آگے تھا اوپر ایک آدمی ہلاک اور بارہ زخمی ہوئے انہیں سے مسٹر ریچ ناخدا کا ہاتھ جاتا رہا اور ایک کا پیر۔ اب قریب ساڑھے پانچ کے بجائے تھا۔ مقابلہ ۵ ۲ پل رہا اور ہلوگ سب قلعہ کے پار ہو آئے چونکہ شام قریب تھی تجویز ہوئی کہ رات بھر شہر کے آگے دو میل پر قیام کریں۔ کپتان بارگر صاحب نے کپتان اسبرن صاحب کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد تجویز کی کہ باغیوں کی گستاخی شرائط عہد نامہ کی تکمیل میں مزاحم ہوئی لہذا بلا مزا دی نہ رہنا چاہیے لارڈ ایلچن صاحب نے استفسار کرو۔ اگر کوئی آواز گولی کی تھا اسے مقابلہ میں جرم جھنڈا صلح کا کھڑا کرو۔ اگر صلح کے جھنڈے

پر بھی گلی ماریں تو مرنی الف کشتیوں کو درمیان میں بچے آنا اور بلا اجازت ہرگز گولی نہ چلانا تھا  
دستخطی بارگر صاحب کپتان سیر صاحب

اس پرانے پر اتفاق کیا اور یہ تجویز کہ کل صبح کو دن چڑھے پہلوگ سرحدوں کے مقابلے میں  
جا کر اونکا خوب مقابلہ کریں اور وہاں کی فوج کو نابعداری میں لاویں فقہ

### یاسب پانزدہم

پھر مقابلہ کرنا — خوب گولہ اندازی — خاموشی قلعوں سے — پادشاہی فوج احمد  
باغیوں سے ایک مقابلہ — دریا پر چڑھائی — باغیوں کا سزا پانا — ہم لوگوں کا دست  
دریافت حال کے اوتارنا — مسکین رعیت کی درخواست امداد باغیوں کے مقابلے  
کیواسطے — اشتہار جواب میں — بصورت کان موٹی میں داخل ہونا — فوج کا ایک طبقہ  
پورب اور پچھم کے چھانک کے ستون — اوہو میں پہونچنا — ایک چھٹی باغی سردار  
کی — اونسے ملاقات کرنا — ایک اتر جمیع — طرح بطح کی پوشاک — متصرف  
پوشاک — پادشاہی جاسوس — ادب کا پہلا حال — ادسکا احوال زندہ حال —  
اور ایک اقرار مذہبی —



۲۱۔ اکٹوبر کو دن نہیں چڑھا تھا کہ پہلوگ جگے اور جہاز فیورس پرانے کام میں ضرور  
تھے جو گولہ اندازی رات کو موٹی اور باغیوں کی استعداد سے ایسا معلوم ہوا کہ آج دن پھر  
خوب مقابلہ ہوگا۔ ہوگوں نے بھی خوب سامان کیا صبح کو سردی تھی مگر پہلوگ اپنے کام  
میں مستعد و سرگرم تھے رفتہ رفتہ وہ دونوں پہاڑ جسکے نیچے نالکھن شہ واقع ہے نظر آئے  
اور بعد وہ لمبی سرحدیں جو انہی جانب واقع ہیں تھوڑی تھوڑی نظر آنے لگیں +  
پہلوگ قلعے کے مقابلے میں جہاز کو زور کھڑا تھا اور کھولتین ہوا کہ اسکی ۱۸ توپیں سرحدوں کے  
مقابلے کیواسطے کافی ہوئی۔ رفتہ رفتہ لڑائی کی جگہ خوب واضح ہونے لگی اور سرحدیں  
ماتفاقہ بڑی معلوم ہوئیں اور پہلوگ اب لنگر گاہ میں نہیں تھے بلکہ جہان جو جہاز مقرر تھے  
اسے اپنے مقام پر جاتے تھے +

چونکہ پہلوگ سرحد سے زیادہ نزدیک تھے مروزر جہاز نے پہلے مقابلہ کرنا شروع کیا اور ایک  
دلاور کا متحدہ تھسا صاحب نے ضد کی کہ اپنی کارگزاری خوب دکھلا دیں اور وہ دلیری سے



جہاز کو قریب لائے اور مخالفین سے مقابلہ چاہا۔ جواب میں چند کمرور آواز دین ہوئیں مگر ایسی تیز اور بولٹاک گولہ اندازی کمرور جہاز کی تھی کہ پوگو قلعہ کی سمت میں تھا کہ زیادہ عرصے تک فوج کو پناہ دے۔ ہلوگوں کی بڑی توپ کی آواز سے ہلو خبر ملی کہ کمرور جہاز نے کیا کارگزاری کی تھی اب باقی تین جہازوں نے ہمارے ہمراہ ایسی گولہ اندازی کی اور سرحدوں پر آگ برسائی کہ جو آگ ہم لوگوں نے گذشتہ شام کو برسانی تھی اسکے مقابلے میں مثل لوگوں کے کھیل کے تھی آگ نے باغیوں کی سرحدوں میں خوب اثر کیا اور بھونچنے لگا۔ گاہ گاہ صرف خفیف جواب دیا جہاز کے بلند مقامات سے معلوم ہو سکتا تھا کہ مفرد کیسی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور ہر اوہر چھپتے پھرتے تھے اور جب کوئی گولہ گرتا تھا کس طرح چھپٹ کر اسے اٹھاتے تھے۔

چین کے کشتیان تعینہ شدگان کی نے ایک افسر کو ہم لوگوں کے ہمراہ کر دیا تھا اور ان کا موجود رہنا گویا ذمہ داری تھی کہ جن کاموں میں ہمیں سابقہ پڑے وہ باہم سب مزاحمت کر نیکی نسبت ہلوگوں کی تجارت ماکیا ناگ کے دیامین یہ افسر ایک کشتی میں آئے تھے جو ہمارا جہاز گھیسے لاتی تھی اور بروقت اس مقابلے کے اس کشتی کے باشندے سب کمرور جہاز پر آئے تھے واسطے حفاظت کے اور تا موتوفی اس کے بڑے ادریشے میں رہے۔

نانکن شہر کے عقب میں خیمہ اور جھنڈے بادشاہی فوجوں کے کئی میل تک نظر آتے تھے۔ تھوڑے عرصے کے بعد ہم لوگوں نے ایک گروہ کشتیوں کے آگے دیکھا اور گمان ہوا کہ باغیوں کی کشتی ہے بالخصوص جب اس نے گولی کی آواز کی غالباً اوپر دو جہاز کے جو ہلوگوں کے آگے جاتا تھا۔ مسٹر وڈ صاحب لی جہاز پر سوار کر کے آگے بھیجے گئے واسطے دریافت حال کے اور معلوم ہوا کہ بادشاہی جہاز باغیوں سے مقابلہ کر رہے۔ مقابلہ ایسی کمزوری سے ہو رہا تھا کہ ہلوگ اس کے سامنے بلا کسی طرح حفاظت کے نکل گئے۔ غروب آفتاب سے کچھ قبل دریا کے تین حصوں پر تقسیم ہونے سے ہلوگوں کو مغالطہ ہوا لہذا پہلے رات بھر وہاں قیام کیا اور ہم مسٹر وڈ صاحب کے

ساتھ اتر کے زمین پر واسطے دریافت حال کے کہ کون راہ کس طرف جاتی ہے گئے۔  
 اول لوگوں کے حال سے بخوبی واقف ہو کر ہلوگ بڑی احتیاط سے اُنکے درمیان میں  
 گئے چونکہ اپنے جازوں کے سامنے سے علمدہ جانا مناسب تھا لہذا ہلوگ ایک جھوٹری  
 کے متصل اترے جو کنارہ دریا سے چند گز پر واقع تھی اور تنہا اُنسے گفتگو کرنے کو سگے  
 مگر کوئی اور سین نظر نہیں آیا آخر ایک گتا بھونکا اور بعد بڑے عرصے کے ایک بوڑھیا پرشید  
 نکل آئی مگر وہید صاحب کی چینی زبان نہ سمجھی اگرچہ وہ اُس سے کہہ رہے تھے کہ کسی طرح کا  
 نقصان تمکو نہ پہنچے گا مگر وہ کچھ نہ سمجھی اتنے میں ایک مرد اور نکل آیا جو پوشیدہ تھا مگر وہ  
 بھی کچھ نہ سمجھا اُس نے ہلوگوں سے کہا کہ میں ان لڑائیوں کے باعث سے نہایت غریب  
 اور پریشان حال ہو گیا ہوں۔ جب مئے اُس سے پوچھا کہ قربانی ہے اُس نے بڑے  
 تامل سے کہا کہ میں اور کیا ہو سکتا ہوں۔ ملک کے دیکھنے سے اُسکیاں نسبت ویرانی  
 ملک کے ثابت ہوا تمام میدانوں میں جھوٹے اون لوگوں کے تھے جو اپنے مکانات  
 چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے۔

کل مردان باغی جو اور اضلاع میں رہتے ہیں لمبے ہاں رکھتے ہیں یہ طریقہ ٹینگ کی  
 قوم کا تھا اسوجہ سے وہ لوگ لمبے بالوں والے آدمی کہلاتے ہیں بالوں میں ایک چوٹی  
 رکھتے ہیں یہ بات ظاہر کرنے کو کہ جیسی بڑی چوٹی ہے ویسا ہی بڑا حوصلہ اور کوتاہ داری  
 پادشاہ چین کہے۔ جاز پر واپس آنے کے تھوڑی دیر بعد ایک چھٹی باغی سردار ٹینگ  
 کی لکھی ہوئی زرد لفافے میں بنائی جسکی ایک طرف لکھا ہوا تھا کہ آپ کے چھوٹے بھائی  
 سین ٹین خود جاز کے یعنی بیانگ کو انگ منگ بہت غرت سے صاحبان غیر ملک کو  
 سلام بھیجتے ہیں نقطہ

دوسری طرف لفافے کے تاریخ ۱۳۔ دسویں چاند کی اور آٹھویں سال یعنی ۱۷۰۵ آسمانی پادشاہت  
 ٹینگ کی۔ یہ لفافہ بیانگ کی حروں اور خطاب ہے مذکورہ صدر سے فرمایا تھا۔  
 اندر وہ لکھتے ہیں بعد دعا اور سلام کے جو لفافے پر نہیں لکھا تھا کہ چونکہ آپ کے چھوٹے  
 بھائی اصل کمانیر ہیں تو پ لگے ہوئے جازوں کے جو آسمانی پادشاہت کے ہیں اور

کئی سال سے بھوتوں کی کشتیوں کے مقابلے میں بھڑوت ہیں اور انکو دفع نہیں کر سکتے ہیں وہ آرزو سے دلی آپ صاحبان غیر ملک کی کرتے ہیں کہ مدوج داخل لوگ کی کو دین اور آپ کے چھوٹے بھائی آسمانی پادشاہ کی خدمت میں ممبریل یعنی عرضی گذرنا ہیں گے کہ آپ صاحبان غیر ملک پر خطاب و انعام عطا فرما دیں نہتھ

یہ لالچ جولاڑو ایلمجن صاحب کو دیا گیا ایسا نہ تھا کہ صاحب ممدوح کو بھوتوں کے مقابلے کی طرف متوجہ کرے جو خطاب پادشاہی فوج کو باغیوں نے دیا تھا +  
جواب صدر شہتار مندرجہ ذیل مرسل ہوا تھا +

ارل آف ایلمجن صاحب ایلمچی جناب ملکہ مظفر انگلستان شہتار جاری فرماتے ہیں کہ چونکہ بہت جہاز جناب ملکہ مظفر کے ہانکو کو آئیوں تھے اور ایلمچی صاحب موصوف کی خانگی عرضی تھی کہ جو شخص نانگن پر قابض ہے سمجھے کہ یہ جہاز مخالفت کی نیت سے نہیں آتے تھے اور اس غرض سے ایک چھوٹی کشتی آگے روانہ کی گئی تھی اوپر گولیان چلائی گئیں مگر اوسکا جواب اوسنے نہ دیا اور صلح کا جھنڈا کھڑا کیا مگر باوصف اسکے نانگن کی فوج نے اوپر گولے مارنا شروع کیا پس وہ قلعجات خمیں یہ فوج تھی فتح کر کے ادرائے گئے ہیں بطور گاہی کے کہ آئندہ پھر کوئی جناب ملکہ مظفر کے جہازوں سے فراحم نہ ہو نہتھ

پچھلے سے منہ سنا کہ آج صبح کو جو مزار نانگن کے لوگوں کو ہوئی تھی اوسکی خبر ٹینگ کو بذریعہ خشکی پہونچی تھی اور جولاڑو ایلمجن صاحب کو منظور تھا وہی اثر وہانکے باغیوں پر جو قلعوں میں آگے تھے ہوا - یہ سرحدیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی نصبت میل کے اندر واقع ہیں قریب دیا کے انہیں فوج خاطر خواہ مقیم ہے - اگر ظاہر سیران باغیوں کے قلعہ اور فوجوں کی صرفت ہلوگ کرتے تو اونکی قوت و دروہ کی بہتر رائے قائم رہتی نہتھ سیر اندرونی کے جو منہ پچھلے سے کی - آسمانی دروازے پر بلا شک زیادہ فوج اور پاداری تھی اور غالباً وہ سب سے اخیر مقام ہوگا جو انکے قبضے میں رہے گا - لوگ مشہور کرتے ہیں کہ دہان خزانہ دفن ہے +

قریب تین سبجے شام کو ہلوگ دونوں مندروں کے روبرو آئے جو شہر اوہو میں مشہور ہیں

اور اونکی سفید ویلازوں کے آگے لنگر ڈالا۔ اوہو سب سے دور مقام ہے جہاں آگے  
 کبھی کسی غیر ملک کے جہاز نہیں آتے تھے صرف امریکا کا چھوٹا دوڑکش سمسکوئی مانا  
 چند سال پہلے یہاں آیا تھا۔ لارڈ امہرست صاحب جو یونان لیک تک آئے  
 تھے کشتیوں پر سوار تھے۔ جیسے ہی ہلوگن نے لنگر ڈالا بڑے پھانک کے رو برو براہِ منج  
 جمع ہو گیا اور مشر وید صاحب نوڑ دیا کے کنارے پر گئے کہ امن لوگوں سے راہ دیکھ  
 پیدا کریں اصل غرض اونکی یہ تھی کہ کھانے پینے کا اسباب حاصل کریں۔ چین کے افسر  
 جو ہمارے ہمراہ آئے تھے اس موقع پر موجود نہیں تھے جسطح بادشاہی فوج یا فنی شہر کے  
 درمیان میں بہ صفت اعتراف ہم تھا کہ شاید اس کے ہمراہ ہونے کا لگان جوا من کے دلیں  
 اسکا دھڑکا پڑ گیا تھا۔

مشر وید صاحب جو ہنوز نہیں اترے تھے یہ خبر لیکر آئے کہ قوم ہو پی سے جس نے  
 آپ کو ایک افسر قلعہ کا ظاہر کیا دیانت ہوا کہ وہاں کے حکام ہلوگن کی ہر طرح خاطر داری  
 ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ ایک پاکٹ مرسلہ ہو صاحب کا نیر اوہو کا جناب متشر ایس کے  
 حوالے کیا گیا۔ اور میں لفت تھا اصل شہنشاہ مذہبی ٹی پی آنگ جو نانگن سے سڑھ دھع  
 میں لایا گیا تھا اور چینی مندرجہ ذیل ہمراہ تھی۔ ہو صاحب جو ایک سیانگ ٹین  
 میں ہیں اور حقیقی دیانت دار اور وفکار ملک کے ہیں حسبِ حکم آسمانی بادشاہت  
 ٹی پنگ بنام چھوٹے بھائی حضرت مسیح کے۔ چونکہ حسبِ مرضی آسمانی اب اور آسمانی  
 بڑے بھائی حضرت مسیح کے آسمانی سلطنت اب قائم ہوئی ہے اور ہمارے سچے پاک  
 استاد آسمانی بادشاہ سے درخواست ہوئی ہے کہ زمین پر ابدت کر سلطنت دنیا کی کرین  
 اور انھوں نے اپنا آسمانی تخت پاسے تخت میں قائم کیا ہے اور کئی سال سے چارون  
 مسند روپ کے قریب لے اپنا دل اونکی طرف متوجہ کیا ہے اور ہزار ملکوں نے اونکی  
 عنایت کو معلوم کیا ہے۔ پانچ غیر ملک کے جہاز جو آپ کے بھائی حضرت مسیح کے ہیں  
 اب آسمانی بادشاہت میں آئے ہیں اور ملک نانگن میں داخل ہوئے ہیں چونکہ ہم  
 معلوم نہیں ہے کہ کیا تجویز آپ کیا چاہتے ہیں لہذا میں ایک خاص ایچی یو مینگ لنگ

بھیجا ہے کہ آپ کے جہازوں پر جا کر دریافت کرے کہ اگر آپ کو کچھ ملے کرنا ہے تو  
مہربانی کر کے بذریعہ چھٹی ہکو مطلع فرمائیے۔ المرقوم پندرہویں دسویں چاند آٹھویں آل آسمانی  
بادشاہت فی پنگ کی قضا

چونکہ ہم لوگوں کو صرف گوشت اور ترکاری کی تلاش تھی فزارا صاحب اور ہم ہمراہ وید صاحب  
اور مین پرائیز صاحب بی ماسٹر جاز فیوریس کے کنارہ دریا پر گئے اس باہن میں مسٹر  
لی صاحب ایک توپ کی کشتی میں بھیجے گئے کہ چند پادشاہی کشتیوں سے جبکہ دودھ  
نفاصلہ ۳ میل نظر آتے تھے راہ و رسم شروع کریں۔ جیسے ہی ہلوگ کنارہ دریا پر  
اوترے ایک بڑے مجمع نے جو ہلوگوں کے دیکھنے کے لیے بانی مین گراپٹا تھا ہلوگوں  
کو قبول کیا۔ ہکو ایک مجمع لیے بال بی پوشاک والے نے گھیر لیا جو قوت ہلوگ قلعہ کے  
ٹوٹے بھاگ کے اندر داخل ہوئے۔ محض خرافات باجا بجنے لگا بطور اطلاع حاکم کے  
کہ ہلوگ آئے ہیں اور انکو مہنے ایک منیر کے قریب بیٹھے دیکھا اور دو کھلے ہوئے  
برتن چاندی کے معلوم ہوتے تھے اور اصل میں لکڑی کے تھے اور پربھن کے حوض  
کھلے ہوئے تھے۔ کرد ایک چھوٹا مربع تھا جس میں ریشمی کپڑے آویزاں تھے اور فضا  
مذہب چین باجا بکھے ہوئے تھے۔ یہ حاکم ایک موٹے آدمی تھے تیز عقل اور محض  
بد صورت زرد پوشاک کندھے سے گھٹنوں تک پہنچے تھے اور زیور مطلق نہیں تھا  
سر میں ایک نارنجی رنگ کارو مال بندھا ہوا تھا اور پیشانی پر ایک سنہری گلنی لگی تھی۔  
اونکے لیے بال ایک تھیلی میں گردن کے نیچے لٹکے ہوئے تھے جسطح بالفعل ولایتی  
میر صاحبان بال باندھتی ہیں \*

جیسے ہی ہلوگ داخل ہوئے ہو صاحب نے اشارے سے سلام کیا اور ہم لوگوں کو  
اشارہ کیا کہ کرسیوں پر بیٹھیں اور گروہ جو ہلوگوں کے پیچھے ہو لیا تھا کرے کہ اندر تک  
آیا۔ اس گروہ نے مطلق عزت اپنے حاکم کی ظاہر کی اور انھوں نے لا حاصل جاپا کہ انہی  
حکومت اون لوگوں پر ہمارے سامنے بغرض اظہار اپنے عہدے اور رتبے کے ظاہر کریں  
ہدی کی بدولاد اوسکے شور غل نے ہماری ملاقات بالکل بے لطف کر دی۔ میان بالکل

بے انتظامی تھی عمدہ کپڑے پہنے ہوئے اور قیمتی کپڑے لادے ہوئے جوان بڑھے سب اس کمرے میں چلے آئے مگر جلوگن کو دیکھ کر تعجب ہوئے کہ منسوب تھے اکثر انہیں سے تمام عمر باغی رہے تھے اس خون سے گویا بدن میں جان نئی +

ہو صاحب نے ہلکوتا یا کہ سوائے عمدے حاکمی اور کمائی کے وہ برہمن اعظم بھی تھے اون باریک لکڑیوں کے ٹکڑوں پر جو چاندی کے بتون میں رکھے ہوئے تھے متفرق سزا اونپر لکھی ہوئی تھی اور مجرم کی طرف جو تھی اونہیں سے پھینک دیجاتی ہے وہی سزا جو اوہیں لکھی ہے اوسکو دیجاتی ہے۔ عمارت جمین وہ سکونت پذیر تھے کچھ دنیاوی اور کچھ مذہبی بھی تھی۔ مگر ہلوگ ہو صاحب سے صحیح طریقہ اونکی عبادت کا معلوم نہ کر سکے ہلوگ زیادہ نہیں ٹھہرے اور اپنی ضروریات کی ایک نہرست دی جو ہو صاحب کے سکرٹری نے فوراً لکھ لی۔ اس اثنا میں ایک اور حاکم آئے اور ہو صاحب کے برابر بیٹھے معلوم ہوا کہ یہ اونکے برابر کے عمدہ دارہن اور ہماری طرف مخلص بیہودگی سے دیکھنے لگے اونکے سر میں ایک نابینا رنگ کا رومال لپٹا ہوا تھا جس طرح ہو صاحب کے سر میں بندھا تھا مگر اونکی عبادت تھی اور ایک پھول کا کام کی ہوئی کرتی اور اسکے اوپر پہنے ہوئے تھے یہ پھول جب تازہ بنے تھے بہت عمدہ ہونگے مگر جو مجمع میں لوگ بیٹھے تھے بالکل اونکا رنگ جتا رہا تھا +

میان کے افسر کانٹن کے لوگ تھے اور محض بد وضع شراب خوار اونیوں کثرت سے کھاتے تھے اور اونہیں سے جو ایک کانٹن کی انگیزی بولتا تھا حقیقت میں نہایت بد تھا۔ اصل قانون میں جوٹی پنگ میں جاری ہوا تھا سزا اونیوں کھانے کی موت تھی۔ ایک پہلا سوال جو ہو صاحب نے جسے کیا یہ تھا۔ آپ کیا فرخت مکر نے کو لائے ہیں۔ اون لوگوں کو اندیشہ ہوا جب سنا کہ ہلوگ تاجر ہیں اور ہو صاحب نے مکر سوال کیا جب ہم لوگ اون سے رخصت ہونے لگے ہو صاحب چھوٹے تاجر کانٹن میں تھے۔ ہلوگ اب متص ٹرکوں کے سیر کے لیے چلے اور معلوم کیا کہ ہلوگ شہر میں نہیں ہیں بلکہ چھاونی میں جان تین قلعہات واقع ہیں اور ایک دیوار

جو اعلان سب کو ایک حلقے میں گھیرے ہوئے تھی اور ویرلے کے برابر کچھ فاصلے تک واقع ہے۔  
 اوہوشہر کو ہلوگ ڈیرہ میل اندر دیکھ سکتے تھے۔ مندر دیوار کے باہر واقع تھا اور  
 اوسکے دیکھنے کو ہلوگ ایک پھاٹک کی طرف سے نکلے جہاں مجھے ایک آدمی کے  
 نگلے میں زنجیر بندھی دیکھی اوسکی نسبت شبہ تھا کہ بادشاہی جاسوس ہے۔ مندر پنج منزلہ  
 تھا اور اب بہت شبستہ حال توہین اور دیوار میں بہت چھوٹے پتھر وکی تھیں۔

ہلوگوں کے ہمراہ ایک مجمع تھا اور اونسے اکثر وڈ صاحب نے مذہبی حال  
 دریافت کرنا شروع کیا مگر اونسے مذہبی حال کا سمجھنا دشوار معلوم ہوا اور اوسیدہ قنصاع  
 نہیں تھا کہ ایک دو منزلے کے ساتھ بدکلامی سے پیش آوے۔ سب نے بہت تھوڑی  
 عورتیں دیکھیں اور وہ ظاہر اوتہر کے ملک کی معلوم ہوئیں جو غالباً اسطون کے ملک کے  
 حملوں میں گرفتار ہوئی تھیں۔ پہلی چڑھائی میں حکم ہوا تھا کہ کوئی زوج نہ رکھے مگر پچھلے  
 سے حکم ہو گیا تھا کہ ساتھ رکھیں اور عورتیں تقسیم کر دی گئیں۔

ہم لوگوں کو فرصت نہ ملی کہ اوہوشہر کی سیر کریں جبکہ وڈ صاحب بیان کرتے ہیں  
 کہ چین میں ایک سب سے بڑا شہر ہے شکرین ایسی تھیں جو سب سے بڑے شہر دن میں  
 ہوتی ہیں اور بعضی شکرین اسقدر بڑی اور دکانون سے آراستہ تھیں جیسی کہ کانٹن ہیں۔ وہ  
 بڑی اندرونی تجارت جو ہوتی ہے باعث دولت کثیر اور امن امان اس شہر کی ہے نقطہ

نہایت دلچسپ معلوم ہوتا ہے مقابلہ کرنا احوال بالا کا ساتھ بیان مشرو وایلی صاحب کے  
 جو رٹریویشن جہاز کے ساتھ رہ گئے تھے جب ہلوگ آگے دریا کی سیر کر گئے اور اوہوشہر  
 کی سیر کی جبکہ احوال صاحب معروض اسطور پر بیان کرتے ہیں کہ دکھن کنارہ اوہوشہر  
 ٹینگ فوکا ہے پچاس میل تک اور باغیوں کا خوب راہ و رسم سمیں ہے جوہ۔ پانچ  
 سٹہاع سے اسبر قابض ہیں۔ اسمیں دو تین حکام کی کوٹھیاں ہیں۔ ایک صاحب  
 ڈاکٹر فوج کے ہیں جو بادشاہی حکم سے یہاں مقیم تھے۔ باہر پچھم وائے پھاٹک کے قریب  
 دریا تک ایک بڑا قطعہ ٹوٹی کھیریل اور اینٹوں کا ہے صرف نشان جا بجا باقی ہیں واسطے  
 ظاہر کرنے کے کہ آگے کیا تھا۔ قوم ٹینگ نے ایک دیوار دریا کے کنارے بنائی ہے

اور مٹی کے ڈھیر جن پر یہ قلعہ جو جنوبی خانہ کی طرف ہے ہوا ہے۔ سوائے کائیر مرہ و احب  
اندر اسے جنگی کوٹھی اندر واقع ہے ہوانگ یو چنگ نمبر ۲۲ ہے جو بایان ہاتھ یعنی  
وزیر اعظم سلطنت کے ہیں۔ ہر قلعہ کا ایک جرنیل ہے جسے اپنے انھوں کے۔ انھوں نے  
نام اس مقام کا جان قلعہ واقع ہے تبدیل کر کے ننگ کیا ننگ رکھا ہے۔ قریب آٹھ  
یادس میل کے جانب دکن مقام ہوانگ جی مین ایک لشکر ہے جہاں چال کئی قلعے  
ہو چکے ہیں۔ دریا کی دوسری جانب مقام ارغاد مین کئی قلعہ ہیں جو پادشاہی فوج سے  
فتح کیے گئے ہیں فقط

جب ہم واپس آتے تھے اوہو مین ایک چھٹی ملی آسانی پادشاہ باغی کی لکھی ہوئی ایک  
لے زور دیشم کے کپڑے پر سرخ حدود مین ایک ہشتاد غیر لاک لوگوں سے العوم کے لیے  
مگر اس مرتبہ خاص واسطے اہل امیر کی کشتہ گریٹ برتن کے تھا۔ ہم ایک نقل اور سکی زیل مین  
لکھتے ہیں جس سے حال مذہب کا بہتر واضح ہو گا بہ نسبت اس کے جو ہم ان باغیوں سے معلوم ہو سکتا ہے





## ترجمہ

اشتمار یا حکم جو ٹینگ کے مفسدوں نے غیر ملک کے مہاجروں کے عالم پر کیا تھا  
مضمون ذیل اوہو میں ایک باغی سردار اعلیٰ مرتبہ نے چھوڑا تھا جو اس کے مراد نامکین سے بھیجا گیا تھا  
اور اوہو میں موجود پایا جب جازر رٹریویشن دہان کیوں سے گیا۔ زرد رینم پر سب حروف  
میں لکھا ہوا تھا یعنی سرخ نیل بادشاہی سے اور ایک زرد لٹھے میں معنوں تھا جس پر تحریر تھا کہ ایک  
دستاویز کے اندر حاضر ہے۔ لفظ حاضر سے مراد ہے پیش ہونا کو اغذات خواہ اطلاع افسر بعدہ تاریخ  
یعنی گیا ہو بین چاند اوہو آئینوں سال آسمانی بادشاہت ٹینگ جسکے معنی صلح عام ہے +  
تاریخ کے اوپر دو نشان مہر کے ہیں اوپر ایک گل مہر ہے جس پر کچھ عجیب غریب حروف لکھے  
ہیں جو صاف واضح نہیں ہیں اور حاشیے میں حروف پورے کے بڑے حروف میں لکھے مہرے ہیں  
اور نیچے لکھا ہے جو میانگ پانگ خیر خواہ پوئین سین آسمانی بادشاہت ٹینگ کا جو  
بورڈ آف ورکس کے افسر دفتر مقرر ہیں +

کچھ شک نہیں کہ یہ شخص جسکے سزاوارہ چوتے غالباً ایک اونٹین سے ہے خلی اولہ و منگ کے  
بادشاہوں میں سے ہے اور لفظ چین کا استعمال کرتے ہیں لٹھنے پر جس سے ظاہر ہے کہ  
بھی یا اشتہار سلا ہے بڑے سے چھوٹے کو +

دوسری طرف لٹھنے کے نام ہے جو معلوم ہوا کہ اوہو میں لکھا گیا تھا۔ اوپر یہ لکھا تھا  
واسطے اہل لابی گریٹ برٹن کے۔ اندر کی تحریر چھوٹی سطروں میں تھی نہایت کم عقل مضمون کی  
احکامی ہاتھوں کی مڑتی تھی جس سے واضح ہوتا تھا کہ چین کے لوگوں کو کس قدر متفرق تعلیم لکھنے میں  
ملتی ہے۔ اکثر الفاظ سے واضح متاثر ہے کہ کسی کا من کے رہنے والے کی لکھی ہوئی ہے +

نویندہ برابر لفظ چین یا چین کا استعمال کرتا ہے جسکے معنی پہلوگوں کے ہیں حسب دستور  
چین کے سطر علیحدہ نہ جاتی ہے جان کوئی توثیق کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں ٹرنٹی کے  
اصل درجے کا ذکر ہے زیادہ جگہ چھوٹی ہے نسبت دوم درجے کے۔ لفظ چین جسکے معنی  
آسمان ہیں کہیں جگہ چھوڑ کر لکھا گیا ہے اور کہیں بڑے حروف سے +

## اشتمار

۱۔ ہم شکر کرتے ہیں واسطے اپنے غیر ملک چھوٹے بھائیوں کے جو پچھم کے ہند کی طرف سکونت پذیر ہیں +

۲۔ آسمان کی چیزیں نہایت متفرق ہیں زمین کی چیزیں سے +

۳۔ آسمانی باپ شاگلٹی ہیں اور پادشاہ آسمانی شاگلٹی ہیں +

۴۔ پاک باپ ہیں سب کے جو دنیا میں ہے +

۵۔ ہمارے آسمانی بڑے بھائی مسیح ہیں +

۶۔ ہمارے چھوٹے بھائی سیرنگ ہیں +

۷۔ تیسرے چاند سنہ دوسرے نئی شگلٹی میں شاگلٹی پیدا ہوتے تھے +

۸۔ یورپ کے پادشاہ کو حکم دیا کہ انسان ہو جاوے +

۹۔ نوین چاند اس سال میں نہایت دہندہ تولد ہوا +

۱۰۔ پچھم کے پادشاہ کو حکم دیا کہ اپنی قدرت دکھاوے +

۱۱۔ آسمانی باپ اور بڑے بھائی نے آسمانی تخت پر بٹھو بٹھایا +

۱۲۔ آسمان کے گوشے میں بڑی رونق اور اختیار کے ساتھ بٹھایا +

۱۳۔ آسمانی شہ کو اپنا دارالسلطنت بناوین +

۱۴۔ وزرا اور توابع کل قوموں کے اپنے باپ پادشاہ کی تابعداری کریں +

۱۵۔ اگرچہ خدا کا اندر آسمانی دربار کے ہے +

۱۶۔ اگرچہ کینو بنی خست مسیح کا علیٰ ہذا القیاس پاکیزہ تازہ نگاہی ہے +

۱۷۔ شگلٹی میں ہلوگ آسمان کو چڑھے +

۱۸۔ باپ نے سچائی کے لفظوں سے جلا سچائی کی بخشی +

۱۹۔ اس وراثت سے کہ او سکو کو بٹی پڑھیں اور سمجھیں +

۲۰۔ اوس کتاب سے خدا کو جانیں اور قائم رہیں +

۲۱۔ سوائے اسکے باپ نے بڑے بھائی کو وراثت کی کہ ہلوگون کو تعلیم کریں او سکو کینو کو پڑھیں +

۲۲۔ باپ اور بڑے بھائی نے بذات خود کو تعلیم دی اور بار بار اپنے احکام مکرر سنائے +

## ترجمہ

اشتمار یا حکم جو ٹینگ کے مفردوں کے غیر ایک کے صاحبوں کے حکم کی کیا تھا  
مضمون ذیل اوہو مین ایک باغی سردار اعلیٰ مرتبہ نے چھوڑا تھا جو اس کے براہ نامکن سے بھیجا گیا تھا  
اور اوہو مین موجود پایا جب جازر ٹریویشن دکان کیومن سے گیا۔ زردینم پر سبز حرف  
مین لکھا ہوا تھا مینی سرخ نیل بادشاہی سے اور ایک زرد لفظ مین معنوت تھا جبکہ تحریر تھا کہ ایک  
دستاویز اس کے اندر حاضر ہے۔ لفظ حاضر سے مراد ہے پیش ہونا کو اغذات خواہ اطلاع افسر بعدہ تاریخ  
مینی گیا مین جاندا ہو آخوین سال آسمانی بادشاہت ٹینگ جسکے معنی صلح عام ہے +  
تاریخ کے اوپر در نشان مہر کے ہین اوپر ایک گل مہر ہے جبکہ کچھ عجیب و غریب حرف لکھے  
ہین جو صاف واضح نہیں ہین اور حاشیے مین حرف پورے بڑے حرف مین لکھے مہرے ہین  
اور نیچے لکھا ہے جو میاٹنگ پانگ خیر خواہ پو مین مین آسمانی بادشاہت ٹینگ کا جو  
بورڈ آف ورکس کے افسر دفتر مقرر ہین +

کچھ شک نہیں کہ یہ شخص جسکے سزاوارچہ سے غالباً ایک اونہین سے ہے جنکی اولاد منگ کے  
بادشاہوں مین سے ہے اور لفظ مین کا استعمال کرتے ہین لفظ پرجس سے ظاہر ہے کہ  
بھی یا اشتما ورسا ہے بڑے سے چھوٹے کو +

دوسری طرف لفظ مین کے نام ہے جو معلوم ہوا کہ اوہو مین لکھا گیا تھا۔ اوپر یہ لکھا تھا  
واسطے اہل لابی گریٹ برٹن کے۔ انڈر کی تحریر چھوٹی سطرون مین تھی نہایت کم عقل مضمون کی  
اوکئی ہاتھوں کی ہوئی تھی جس سے واضح ہوتا تھا کہ چین کے لوگوں کو کس قدر متفرق تعلیم لکھنے مین  
ملتی ہے۔ اکثر الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کا من کے رہنے والے کی لکھی ہوئی ہے +

نوٹیندہ برابر لفظ چین یا چین کا استعمال کرتا ہے جسکے معنی پہلوگوں کے ہین حسب دستور  
چین کے سطر علیحدہ پہنچاتی ہے جان کوئی توفیر کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔ جان ٹریویشن کے  
اصل درجے کا ذکر ہے زیادہ جگہ چھوٹی ہے نسبت دوم درجے کے۔ لفظ مین جسکے معنی  
آسمان ہین کہیں جگہ چھوڑ کر لکھا گیا ہے اور کہیں بڑے حرف سے +

## اشتمار

۱۔ ہم شہر کرتے ہیں واسطے اپنے غریب کو چھوٹے بھائیوں کے جو پیچھے کے سمنہ کی طرف  
سکونت پذیر ہیں +

۲۔ آسمان کی چہرین نہایت متفرق ہیں زمین کی چہرین سے +

۳۔ آسمانی باپ شائستگی ہیں اور پادشاہ آسمانی شائستگی ہیں +

۴۔ پاک باپ ہیں سب کے جو دنیا میں ہے +

۵۔ ہمارے آسمانی بڑے بھائی مسیح ہیں +

۶۔ ہمارے چھوٹے بھائی سیونگ ہیں +

۷۔ تیسرے چاند سنہ موسیٰ نبی شائع میں شائستگی پیدا ہوئے تھے +

۸۔ یورپ کے پادشاہ کو حکم دیا کہ انساں موبادے +

۹۔ نوین چاند اس سال میں نجات دہندہ تولد ہوا +

۱۰۔ پیچھے کے پادشاہ کو حکم دیا کہ اپنی قدرت دکھاوے +

۱۱۔ آسمانی باپ اور بڑے بھائی نے آسمانی تخت پر بٹھوٹھایا +

۱۲۔ آسمان کے کوسے میں بڑی رونق اور اختیار کے ساتھ بٹھایا +

۱۳۔ آسمانی شہ کو اپنا دارالسلطنت بناوین +

۱۴۔ وزیر اور توجہ کل قوموں کے اپنے باپ پادشاہ کی تابعداری کریں +

۱۵۔ گرجا سے خدا کا اندر آسمانی دربار کے سب +

۱۶۔ گرجا کیونکہ یعنی حضرت مسیح کا علیٰ ہذا القیاس پاکیزہ تازہ زندگی ہے +

۱۷۔ شائع میں ہلوگ آسمان کو چڑھے +

۱۸۔ باپ نے سہائی کے لفظوں سے جلا سچائی کی بخشی +

۱۹۔ اس ہدایت سے کہ اور سکو بخوبی پڑھیں اور سمجھیں +

۲۰۔ اس کتاب سے خدا کو جانیں اور قائم رہیں +

۲۱۔ سوائے اسکے باپ نے بڑے بھائی کو ہدایت کی کہ ہلوگون کو تعلیم کریں اور سکو کیونکہ پڑھیں +

۲۲۔ باپ اور بڑے بھائی نے بذات خود پڑھ کر تعلیم دی اور بار بار اپنے احکام مکرر سنائے +

- ۲۳۔ آسمانی باپ شانگنی گویا گھر سے سمندر کے مانند ہے +
- ۲۴۔ ۳۳ آسمان تک بھوت پہنچتے ہیں +
- ۲۵۔ باپ اور بیٹے بھائی اپنے ہمراہ ہلوگوں کو لے گئے اور وقتاً فوقتاً انکو بھگایا +
- ۲۶۔ افسر اور آسمانی فوج دونوں جانب مدد کے لیے تھی +
- ۲۷۔ اس کے مرتبہ اونھوں نے دو تہائی مارے +
- ۲۸۔ آسمان کے ایک چھاگ سے دوسرے چھاگ تک بھوت پریت بھاگے +
- ۲۹۔ جب تک وہ سب زمین پر بھاگ کر نہیں آئے +
- ۳۰۔ چند باقی رہ گئے تھے۔ اسطور سے آسمانی باپ کا جلال ظاہر ہوا +
- ۳۱۔ بعد باپ نے ہلوگوں سے درخواست کی کہ زمین کو لوٹو +
- ۳۲۔ وعدہ کیا کہ سب امور میں مدد دیں گے +
- ۳۳۔ اونھوں نے حکم دیا کہ اپنے دل کو تسلی دین اور خوف رکھا دیں +
- ۳۴۔ اور ہم بھی باپ آدریں گے۔ یہ حکم کر کے سر ہوا +
- ۳۵۔ مسکنین میں جیکو کن کا پادشاہ تمام کو بیگین ہوا تھا +
- ۳۶۔ سب نے باپ سے درخواست کی کہ اتر کر خوف رکھا دیں +
- ۳۷۔ ہلوگ کو انگ سی سے گوانگ تنگ کو بھرے تھے +
- ۳۸۔ آسمانی باپ دنیا میں اتر آئے اور دکن کے پادشاہ کو قبضہ کیا +
- ۳۹۔ پادشاہ چورب کا بیماری سے بھانسا وہ پاک روح رہا +
- ۴۰۔ اونھوں نے لا آنتا جھومون کو ہلاک کیا +
- ۴۱۔ باپ نے اونکو بھیجا کہ بھوتوں کو خارج کریں +
- ۴۲۔ پس وہ بلا توقف نالکس میں پہنچے +
- ۴۳۔ جب باپ دنیا میں اترے اونھوں نے اپنی آسمانی مرضی ظاہر کی +
- ۴۴۔ سب ہم پرستہ ہیں اور یاد رکھتے ہیں +
- ۴۵۔ ہکو معلوم ہے کہ باپ کی قدرت کبھی گھٹ نہیں سکتی ہے +

- ۴۶۔ باپ اور بڑے بھائی چکوٹنگ کی بنیاد ڈالنے کے لیے لائے تھے +
- ۴۷۔ آسمانی باپ نے پادشاہ پورب کو بھیجا کہ چکوٹنگ سے بچاؤ دین +
- ۴۸۔ واسطے اندر سے ہرے گونگون کے +
- ۴۹۔ اونھوں نے بچہ تکلیف اٹھائی +
- ۵۰۔ بھوتوں سے لڑنے وقت وہ گردن میں زخمی ہوئے اور سر کے بھل گئے +
- ۵۱۔ باپ نے اپنے آسمانی حکم سے ظاہر کیا تھا کہ
- ۵۲۔ جب ہمارے لڑنے والے جاہنگیر اذکوٹلیف عظیم ہوگی +
- ۵۳۔ جب وہ نائنگن کے دربار میں آئیگی اذکوٹری تکلیف ہوگی +
- ۵۴۔ باپ کے آسمانی حکم کے کلمات سب پورے ہوئے +
- ۵۵۔ بڑے بھائی نے گناہگاروں کے بچانے کے لیے اپنی جان دی +
- ۵۶۔ وہ عوض ہوئے ہزار لاکھ گون کے +
- ۵۷۔ پورب کے پادشاہ نے بیاروں کے بچانے میں بڑے بھائی کے برابر تکلیف اٹھائی +
- ۵۸۔ جبکہ وہ ذبح لیکر آئے اونھوں نے باپ کا شکریہ ادا کیا اور سب نیک فری کے لیے +
- ۵۹۔ غیر ممکن ہے یہ معلوم کرنا کہ باپ اور بڑے بھائی کی تحریر میں کون صحیح ہے +
- ۶۰۔ وہ جو راستی قبول کرے گا آسمان کو چڑھے گا +
- ۶۱۔ باپ کے آسمانی احکام لا انتہا ہیں +
- ۶۲۔ ہلوگ ایک دھاکام کے عام مضمون ظاہر کرتے ہیں +
- ۶۳۔ کئی سال ہوئے ہیں کہ آسمانی باپ دنیا میں اترے تھے +
- ۶۴۔ وہ آسمانی بھائی کے ہمراہ آئے تھے جنکا راج سابق کی طرح تھا +
- ۶۵۔ مسیح تھا را بچانے والا ہے +
- ۶۶۔ بدل نصیحت اور تعلیم میں مصروف ہے +
- ۶۷۔ آسمانی باپ نے سیدیں رحمتارا حاکم کیا ہے +
- ۶۸۔ تم لوگ بدل خیر خواہ کیوں نہیں ہو +

- ۶۹۔ اکثر تھے عدول حکمی عظیم کی ہے +
- ۷۰۔ اگر ہم حکم جاری نہ کریں تو تمھاری دلیری مثل آسمان کے نہایت بخوف ہوگی +
- ۷۱۔ کسکے لیے آسمانی باپ اوترا تھا +
- ۷۲۔ کس کے لیے مسیح نے اپنی زندگی پھینک دی تھی +
- ۷۳۔ آسمان نے ایک سچا حاکم ہونے کے لیے پادشاہ کو بھیجا ہے +
- ۷۴۔ کیوں تم ایسے گھبرائے ہوے ہو اور تمھارے دل ایسے اتھر ہیں +
- ۷۵۔ تمھارے لوگوں کو مناسب ہے کہ جہاں کہیں ہوں اپنے گھر چھوڑ دیں +
- ۷۶۔ گھر چھوڑ کر محبت کرین خیر خواہ وزرا بننے کو +
- ۷۷۔ مثل مند شیر اور چیتوں کے کندر پادشاہ کرنے کو آویں +
- ۷۸۔ یہ جانکر کہ اب اوزکا ایک حاکم ہے اور وہ آدمی بن سکتے ہیں +
- ۷۹۔ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے دنیا کا سب سے عمدہ ہم لوگوں کے لیے نازل ہوا ہے +
- ۸۰۔ تو بھی ایمان لاتے ہو کہ خدا باپ حکومت میں غلطی نہیں کرتا ہے +
- ۸۱۔ قبول کرو بطور ثبوت کے آسمان کی بے اختیار قدرت کو +
- ۸۲۔ اگرچہ ہزار ہا ہمت اور قوت سے گھیر لیں مگر وہ مثل مٹی کے ہیں +
- ۸۳۔ ہزار ہا ملک ہزار قوم ہزار ہا لوگوں کے جھنڈ میں ہمارے دربار کو گھیرتے ہیں +
- ۸۴۔ ہزار ہا پہاڑ اور ہزار ہا پانی لا انتہا فاصلے پر ہمارے ہیں +
- ۸۵۔ ہزار ہا پانی تلک ہزار آنکھیں بہہ پختی ہیں +
- ۸۶۔ سب عقل فوجی اور قدر ہم لوگوں کی ہے +
- ۸۷۔ اگر آدمی آسمان سے پوشیدہ کیا چاہے دلیں یہ نہ سوچے کہ آسمان کو معلوم نہیں ہے +
- ۸۸۔ آسمان کی نافرمانی کی گہرائی بلکہ اس سے بھی دور تک پہنچتی ہے +
- ۸۹۔ بلا ہمت تم خود آناؤ +
- ۹۰۔ کب تک تم ایمان دار کو نہ مانو گے +
- ۹۱۔ یاد رکھو کہ اگر قیسی گھڑی رات میں تم اندھیری شرک بڑھکل جاؤ +

- ۹۲۔ قبل اوجیالا ہونے کے بھوت نکو اغہا کر دیگا +
- ۹۳۔ تم ہر ایک چارے بادشاہ کی سیدھی راہ پر چلو +
- ۹۴۔ آسمانی باب پر ایمان لاؤ اور ریشک نہ کرو +
- ۹۵۔ آسمان نے درست حاکم سلطنت کی حکومت کرنے کو بھیجا ہے +  
(یہاں پر شعر ختم ہوئے باقی مضمون فقرہ میں ہے)
- جب شانگٹی نے ایک فقرہ پاک حکم کا بھیجا اور مضمون نے اس اجازت سے بھیجا کہ اوسمیں تین فقرے اور شامل ہوں پس سمجھئے وہ بھی شامل کیے +
- ۹۶۔ آسمانی باب اور آسمانی بڑے بھائی کو بہت فکر ہے +
- ۹۷۔ سب اختیار اور قدرت حاکم اعظم میں ہے +
- ۹۸۔ کیونکہ ٹینگ کی کل سلطنت میں خوشی دیا دے +
- شانگٹی نے ایک اور حکم پاک اسی مضمون کا بھیجا +
- ۹۹۔ نوین آسمان میں ایک پادشاہ پورب کا ہو +
- ۱۰۰۔ واسطے مدد سلطنت کے بطور شورہ کا رتا زندگی +
- جب کہ شانگٹی نے اپنی پاک خوشی ان دوسطرون میں ظاہر کی اور مضمون نے درخواست کی کہ ہم دوا دوسطرون خبریں پس حسب مرضی مبارک باپ کے سمجھئے ان دونوں کو شامل کیا +
- ۱۰۱۔ ہونڈی استاد جو فرض سے بچنے والا ہے +
- ۱۰۲۔ بڑی مدد کل رعایا اور خلقت کی ہے +
- بعدہ شانگٹی نے حسب ذیل تبدیل کیا کہ
- ۱۰۳۔ ایک جڑی چڑیاں مقرر ہوں ایک پورب اور ایک پیچھم جانب کے لیے +
- ۱۰۴۔ پورب پیچھم اور تروکن اونکی پرستش کرے (یعنی اونکی طرف مخاطب ہو بطرح سوج ہو +
- شانگٹی نے حسب ذیل بھر تبدیل کیا
- ۱۰۵۔ وہ پرستش کریں آسمان کی واسطے اس برکت کے جو اوپر نازل ہوتی +
- ۱۰۶۔ ایک جڑی چڑیاں مقرر ہوں ایک پورب اور دوسری پیچھم کے لیے +



- ۱۰۷۔ مضمون اپنے باپ کی پاک مرضی کا ہم علم علی العموم الفاظ میں لکھتے ہیں +
- ۱۰۸۔ ہم بھائی سے واسطے اطلاع چھوٹے غیر قوم بھائیوں کے ظاہر کرتے ہیں کہ
- ۱۰۹۔ آسمانی باپ اور آسمانی بڑے بھائی درحقیقت زمین پر نازل ہوئے تھے +
- ۱۱۰۔ باپ کے اشتہار سے صحیح ثابت ہوا ہے +
- ۱۱۱۔ لفظوں سے اونکی پاکیزہ عقل اور قدرت کا بیان نہیں ہو سکتا ہے +
- ۱۱۲۔ جلد پاک مندر میں آؤ اور معلوم کرو +
- ۱۱۳۔ بڑے بھائی حضرت مسیح مثل باپ کے ہیں +
- ۱۱۴۔ اونکے پاک حکم کی آدھی سطر بھی تبدیل ہو نہیں سکتی ہے +
- ۱۱۵۔ شانگمی آسمانی باپ سچا شانگمی ہے +
- ۱۱۶۔ حضرت مسیح آسمانی بڑے بھائی سچے آسمانی بڑے بھائی ہیں +
- ۱۱۷۔ باپ اور بڑے بھائی نے ہر حکومت کرنے کو مقرر کیا ہے +
- ۱۱۸۔ واسطے دفع کرنے بھوتوں کے ہرکو بڑی عزت دی ہے +
- ۱۱۹۔ اسے غیر ملک کے چھوٹے بھائی پیچھے سمندر کے رہنے والے ہماری باتوں کو سنو +
- ۱۲۰۔ باپ اور بڑے بھائی کی پرستش میں ہمارے شریک ہو اور بھوتوں کو نیت نابود کرو +
- ۱۲۱۔ سب چیزوں کے باپ اور بڑے بھائی اور ہم لوگ مالک ہیں +
- ۱۲۲۔ آؤ بھائی اور بدل عزت کرو +
- ۱۲۳۔ عرصہ ہوا ہم کو انگ ٹنگ میں سفر کرتے تھے +
- ۱۲۴۔ عبادت گاہ کے کمرے میں بیٹے لوہیا و سین سے گفتگو کی +
- ۱۲۵۔ اونسے کہا کہ ہم آسمان کو گئے تھے +
- ۱۲۶۔ کہا کہ آسمانی باپ اور آسمانی بڑے بھائی نے ہرکو بڑا اختیار دیا تھا +
- ۱۲۷۔ اب لوہیا و سین بیان آئے ہیں یا نہیں +
- ۱۲۸۔ اگر وہ آئے ہیں تو اونسے کہو کہ ہمیں آکر دربار میں گفتگو کریں +
- ۱۲۹۔ ہم دوسرے لڑکے شانگمی کے ہیں +

- ۱۲۱۔ بڑے بھائی اور پادشاہ پر رب کے بھائی ہیں +
- ۱۲۱۔ سب بطور ایک خاندان آسمانی پادشاہ کے عبادت کرتے ہیں +
- ۱۲۲۔ صلح علی العموم ہوگئی۔ عرصہ ہوا یہ کہا گیا تھا +
- ۱۲۳۔ آسمانی پادشاہت قریب ہے اور اب آئی ہے۔ آسمانی باپ کے زیر نگاہ ہلوگ ایک خاندان ہیں۔ اور زمین پر ہلوگ ڈنگ کی نسل کے ہیں جیسا کہ عرصہ ہوا کہا تھا +
- ۱۲۴۔ پیچہ سمندر کے بھائی خوش ہو +
- ۱۲۵۔ زمانہ سابق میں جب ہم آسمان پر گئے تھے دیکھا باپ کو کیا منظور تھا +
- ۱۲۶۔ ہزار اقرین ہم لوگوں کی یاد کر نیکی سج پر چڑھنے کے لیے +
- ۱۲۷۔ جو باپ نے مقرر کیا تھا اب واقع ہوا ہے +
- ۱۲۸۔ آسمان کے لیے محنت کرو یہ تمہارا کام ہے ان تمہارا کام ہے +
- ۱۲۹۔ کیونکہ باپ اور بڑے بھائی بھوتوں کو مار رہے ہیں +
- ۱۳۰۔ باپ کی تابعداری کرو واسطے اپنی پیدائش اور ترقی کے اور تم کو اپنی فتح کرو گے +
- ۱۳۱۔ جسے اپنی حکومت چھوٹے اڑکے حضرت مسیح کو سونپ دی ہے +
- ۱۳۲۔ بطور تشبیہ بڑے بھائی کو تمہاری دار السلطنت میں بیٹھیں گے +
- ۱۳۳۔ چھوٹا حاکم گویا نصف رکا حضرت مسیح کا ہے +
- ۱۳۴۔ اور ایک نصف ہارلر کا غرض آسمان کا ہے +
- ۱۳۵۔ ایشیت، پشت سے چھوٹا حاکم اور کانگلی کل ہے +
- ۱۳۶۔ بڑے بھائی سے وراثت پاتا ہے اور ہم کل سلطنت پاتے ہیں +
- ۱۳۷۔ بھائی پیچہ سمندر کے بڑے تنگ کی پر تنش کرو +
- ۱۳۸۔ ہماری مرضی تھی کہ باپ اور بڑے بھائی ایسا کریں +
- ۱۳۹۔ بڑے بھائی صلیب پر مصلوب ہو رہے تھے +
- ۱۴۰۔ اور اپنا نشان دیا اس میں کچھ شک نہیں ہے +
- ۱۴۱۔ کل ہم لوگوں کا ہے +

۱۵۷۔ تیسرے سال کی وہی چادریں یعنی شیشوع میں پہنے شیطانی سانپوں کا سر کاٹ ڈالا تھا +  
 ۱۵۸۔ سندھ بریالگ یعنی شیشوع میں منجر بہرہ باب اور بڑے بھائی کے شیطانون کی خدمت  
 اور نابود کیا تھا +

۱۵۹۔ سانپ اور شیطانون نے آپ کو رست کیا اور نیت و نابود ہو گئے +

۱۶۰۔ تمام دنیا صلح کی غزل گاتی ہے +

۱۶۱۔ غیر ملک کے بھائیوں شاگلی کی عبادت کرو +

۱۶۲۔ باپ اور بڑے بھائی کی خیروں نے ہکو سلطنت پر بٹھایا ہے +

۱۶۳۔ بننے اب سچائی تم پر ظاہر کر دی ہے +

۱۶۴۔ خوشی کرتے ہوئے دربار کو آؤ اور باپ اور بڑے بھائی کی عبادت کرو +

۱۶۵۔ ایجوذیریون کی عرضیوں سے دریافت ہوا ہے +

۱۶۶۔ ہکو خبر ملی ہے کہ بھائی لوگ آسمانی دار السلطنت کو آئے ہیں +

۱۶۷۔ مجھے اپنے ذریعہ کو حکم دیا ہے کہ خاطر سے پیش آویں +

۱۶۸۔ بطور بھائی خلیق کے اس میں شک نہ کرو +

۱۶۹۔ بخوف میں بات کے کہ آپ بھائیوں کو یہ معلوم نہ ہو +

۱۷۰۔ مجھے یہ ہشت ہمارا جاری کیا ہے +

۱۷۱۔ غیر ملک کے بھائیوں پچھم سمندر کے شاگلی کی عبادت کرو +

۱۷۲۔ آدمی کی برکت اور صلح اور غرضی اس میں ہے +

### معنی

دفعہ ۱ میں لفظ ظاہر خواہ شہر سے مراد حکم گویا پادشاہ کی طرح ہے +

دفعہ ۲ شاگلی سب سے صاحب عزت روح چین کی ہے اکثر پادری صاحب اسکا ترجمہ خدا کرتے ہیں +

دفعہ ۶ شیونگ پادشاہ پررب کا ہے جسے آپ کو خطاب پاک روح کا بتایا +

دفعہ ۱۰ سے مراد تبلیث ہے +

دفعہ ۱۱ اپنی سے مراد باپ اور کو سے مراد بڑا بھائی ہے +

- دفعہ ۱۲ سے مراد مجرا سردار برہمن ہے +
- دفعہ ۱۳ انگلنگ دار السلطنت وکن اب باغیوں کی آسانی دار السلطنت ہے +
- دفعہ ۱۵ سچی روح کی کوٹھی یعنی جن سنگ انگلنگ خطاب انگلنگ کر گرجا کا سابق میں تھا +
- دفعہ ۱۶ کیٹوس سے مراد حضرت مسیح ہے انجیل کے ترجمے میں +
- دفعہ ۲۰ مضبوط زہرا و لوتہ نہیں یعنی اسنے چال چلن میں +
- دفعہ ۲۴ قیقندوان آسمان پر یون کی کمافی میں ہے +
- دفعہ ۳۵ کیوی پنک ایک غلے کو انگ سی میں ہے +
- دفعہ ۴۳ پاک مرضی سے حکم پاک پادشاہ کا مراد ہے +
- دفعہ ۵۸ بیج سے مراد نباتوت ہریہ یاگ کی نسبت ظاہر ایشاء ہریٹنگ و انگ کے حکم سے اوس کا سر کاٹا گیا تھا +
- دفعہ ۶۷ شہر میں یا ہنگ شوشین ٹینگ و انگ نرغہ نباتوت ہے +
- دفعہ ۶۸ بد فعلی اور بدستی گذشتہ کو ترک کرو +
- دفعہ ۷۷ آدمی بھوت نہیں +
- دفعہ ۸۱ مقروض ہم ہے آسمان کی قدرت پر اعتماد رکھنے سے مراد ہر سکتی ہے +
- دفعہ ۸۳ پاک خدا سے بیان مراد ہے مگر آیا یہ خطاب ٹینگ کا تھا یا پاک خدا کا معلوم نہیں ہوتا +
- دفعہ ۱۰۱ حروف ۱۱ ہر اور ۱۱ ناس سے سو ۱۱۱ بنتلہ ہے یاگ ہو میں ہر اعلیٰ ہے +
- دفعہ ۱۰۲ ایک لفظ متعل ہے جو واضح نہیں ہوتا +
- دفعہ ۱۰۳ ٹنگ ایک کمافی میں چین کی چڑیا کا نام ہے +
- دفعہ ۱۰۴ کی ترمیم دفعہ ۱۰۶ میں ہے +
- دفعہ ۱۱۳ خطاب بڑے بھائی حضرت مسیح سے مراد ہے +
- دفعہ ۱۱۹ ہمارے حکم بطور پادشاہ کے مراد ہے +
- دفعہ ۱۲۴ کوسے مراد پادری اسکا ابرئس صاحب ہے سبے ہنگ سورسین پہلے مذہب عیسائی کا حال دیانت کیا +

دفعہ ۱۴۹ میں شی + علامت مکمل ہونے پر کی جین میں ہے دس حصے سے دستوران حصہ  
مراد ہے +

دفعہ ۱۵۱ علامت کو دس سے بھی مراد مکمل ہے اور شوبین معنی مکمل بھی ہے اور یہ ننگ تھا  
کا ایک نام ہے۔ یہ لفظ کا مثن کا ہے جس سے مراد خوش نصیبی ہے +

دفعہ ۱۵۲ مراد ہے مندر کا بنانا اور بھوتون کو تین و تین نیت و نابود کر دینا +

دفعہ ۱۵۳ دو اخیر تاریخوں سے ایک ہی مراد ہے فقط

### باب شانزدہم

ایک لڑائی در میان باغیان اور پادشاہی نوج کے — رعایا کا فرار ہونا — حال باغیوں کا —  
کیونکہ میں پہونچنا — باغیوں کی قواعد — دیرانی ملک کا احوال — حال کی کیا لنگ کا  
— دلچسپ سیر — باغیوں کے قلعجات — ایک جنگلی شکار — ملک کی کیفیت —  
ہمارے ناخدا کا احوال — کاشت کی کیفیت — کنارہ دریا کی کیفیت — پادشاہی نوج  
کی کشتی — سمندر صاحب کی ملاقات کرنا — کان لنگ کے قریب پہونچنا — پادشاہی  
نوج کا حمل — آئندہ منزلہ مندر — پادشاہی نوج کی قواعد — اندک اسلوک کرنا رعایا کے  
ساتھ — ننگ لیو کا حال —



۲۴ - اکتوبر - آج صبح ہلوگ روانہ ہوئے اور اوہو سے ۳ میل آگے پادشاہی کشتیاں  
ایک گاؤں نو کیا لنگ نامے میں پائین - وہ تحت حکم ایک صاحب کا مثن کے چکا  
نام اوتہا تھا رہتی تھیں اور اسے مشرلی صاحب نے گذشتہ شب کو دوستی پیدا کی تھی  
اونھوں نے ایک ناخدا دیا اور کہا کہ اسپر آپ ہر طرح اعتبار کریں - اس مقام سے ۸ یا ۱۰ میل  
پر ہلوگ ایک کھاری کے پار ہوئے جسکے ٹھانے پر دو پادشاہی کشتیاں مقیم تھیں ۳ یا ۴ میل  
اس کھاری کے آگے باغیوں کا ایک لشکر شہر ہو لنگ سان کیا و میں ہے جان اکیڈر  
سے زیادہ باغی ہیں - جب ہم اوسکے پار ہو کر نکلے دیکھا کہ یہ لوگ بڑی سرگرمی سے مقابلہ  
نیج پادشاہی میں مصروف تھے +

ممکن نہیں ہے تصور کرنا کسی امر کا جو زیادہ دلچسپ تھا بہ نسبت اوس کیفیت کے جو بہار  
 سامنے نظر آتی - پہاڑیاں بھری ہوئی تھیں باغیوں کے جھنڈوں سے دزخوں پر رنگ  
 رنگ کے کپڑے ویسے ہی تھے جیسے سپاہ کے جو نیچے لڑائی میں مصروف تھی - گروہ  
 فوجوں کے برابر اترتے آتے تھے کہ مخالف کا مقابلہ پہاڑ کے نیچے کریں - جب ہلوگ  
 اور آگے بڑھے زیادہ دلچسپ کیفیت معلوم ہوئی پہاڑیاں جنگلوں سے بھری تھیں قریب  
 ۲ ہزار فٹ اونچی بعض میں بڑے لٹھے عمدہ ندریز زمین تھی - مقام افسر تھا کہ یہ دلچسپ  
 رعایا سے چھوٹ گئی تھی - وہ جھگی فرتے جواب اور سین اترتے چلے آتے تھے آگے وہاں  
 موجود تھے اور رعایا بخوف فتح پانی پادشاہی فوج کے آپ کو ظلم و بدعت سے بچانے کو  
 بھاگی جاتی تھی - کل خاندان رعایا کے ان تنگ راستوں سے جاتے نظر آتے تھے مرد  
 بوجھ اور چارپائیوں سے لیسے ہوئے عورتوں کی گود میں لڑکے اور ہنس چھوٹے بچے  
 اپنے پیروں اپنا بوجھ لیے جاتے تھے - مویشی مرغی چڑیا وغیرہ لڑکے لڑکیاں ہانکے لیے  
 جاتی تھیں - بری بھاگ رہی تھی صرف چند جھوڑوں میں سے دھواں نکلتا نظر آ رہا تھا -  
 گرشا بد اخیر وقت کو لیے اور جھوڑوں میں خوشکے مقدم میں وہی بابا جیسے تمام قرب کے ملک پر گزرا  
 نھا جان ڈھیر سیاہ راکھ اور ایندھن کا صوف باقی رہا تھا سابق کی آبادی کا حال ظاہر کرنے کے لیے  
 اصل مقام سکونت اور دار السلطنت باغیوں کی فوج کا ایک شہر ہے جو خان چانگ کہلاتا  
 ۱۰۔ ۱۲ یا ۱۴ میل دریا کے دکن جانب کے پہاڑ میں واقع ہے - یہ پہاڑ گویا باغیوں کی  
 فوج کو پادشاہی فوج سے جدا کرتے ہیں - پادشاہی فوج کا اصل مقام کیوشن ہے  
 جہاں ہلوگ اسبجے دنگو داخل ہوئے یہ مقام بڑے لطیف سے پہاڑوں کے نیچے واقع  
 تھا - وہاں کے لوگ بڑے مجمع میں ہلوگوں کے دیکھنے کو آئے یہ لوگ کاشتکار تھے  
 جنھوں نے بیان اگر سپاہ لی تھی - چونکہ امید نہ تھی کہ کوئی اور شہر جہاں پادشاہی فوج مقبلہ  
 دے اور ہزار رٹریوشن بہت پانی چاہتا تھا لہذا مناسب معلوم نہ ہوا کہ بلا توفیق پانی  
 دریا کے آگے لیجا دیں پس تجویز کیا کہ وہ تار ہارے واپس آنے کے بانگو میں رہے +  
 یہ خوب موقع اوس کے افسروں کو ملا کہ وہاں اپنے کھیل تماشے کہ تلاش کہیں اور

مشر و ایلی صاحب کا کچھ عمدہ حال نسبت باغیوں کے دریافت کیا تھا۔ جب ہم واپس آئے سہنے دیکھا کہ ایک ہرن اور ۶۰ سے زیادہ جنگلی جانور شکاریوں کے ہاتھ لگے و ایلی صاحب نے لارڈ ایلیجن صاحب سے حالات ذیل بیان کیے کہ کیونہیں آگے شہر کا مقام تھا جہاں فان چانگ واقع ہے اور اب فان چانگ شہر ۴۴ میل کے اندر ایک میدان میں جو اونچے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے واقع ہے۔ یہ شہر پنج برس سے باغیوں کے قبضے میں ہے۔ دور سلطنت ٹی ننگ کا ہے۔ باغی گورنر حال کا لقب دی ہے۔ کیونہیں کچھ علامت اپنی اگلی رونق کی رکھتا ہے مگر باعث سابق حملہ باغیان کے اب دیران ہے۔ ایک چھوٹی تجارت سیان ہوتی ہے جو خاص منحصر ہے اور پادشاہ نوج کے جو دہان مقیم ہے۔ یہ نوج قریب دو تین ہزار کے تحت حکم ایک جنرل صاحب ملی نامے کے ہے۔ یہ صاحب ماہ مئی ۳۵ شاع میں کمانیر اوس نوج کے تھے جنہوں نے کیا ننگ فتح کیا تھا اور اس وقت ۳ انگریزی ہزار اور ۲ کشتیان ملازمی میں تھیں۔ اب ان کے پاس چینی نوج کو اننگ ٹنگ اور جی کیا ننگ اور شانگ بہادر وں کی تھی۔ قریب ایک درجن کے بڑی کشتی اور اتوب کی کشتی ہمیشہ یہاں پڑی رہتی ہیں۔ یہ مقام گویا دریا فی شہر ہے واسطے قرب وجوار کی رعایاے کاشتکار کے جو آ کر پناہ لیتی ہے جب باغی اوں کو ستاتے ہیں۔ اکثر گھرانے مع عیال و اطفال ہمیشہ یہاں آمد و رفت کیا کرتے ہیں اور بہترن بچھونا جہاں جلتے ہیں اوٹھالے لیے گھومتے ہیں یہ لوگ فقیر نہیں ہیں بلکہ رئیس جو پناہ چاہتے ہیں اور اپنے آبائی مکانات واسطے چند عرصے کے چھوڑ دیتے ہیں پس بہت ملک باغیوں کے ملک کے متصل اسطور سے خالی ہو گیا ہے اور اکثر باغیوں اور کاشتکاروں سے جو دہان رہ جاتے ہیں مقابلہ بھی ہو جاتا ہے۔ باغی آنکارن کاشتکاروں کو ستاتے ہیں کہ تم ہماری ملازمی میں داخل ہو اور جہاں اونھوں نے ذرا بھی غد کیا فوراً مروا ڈالتے ہیں یا اونکو بے کام کر دیتے ہیں اور اونکے مکانات نیست و نابود۔ اسیدو جتے جی دوتک سواے مٹی کی دیواروں کے اور کچھ باقی نہیں رہا ہے۔ جو لوگ نارضا مندی سے نوکری قبول کرتے ہیں ویسی آزادی نہیں پاتے جو دکن کے شہر کیوں کو ملی ہے اور

جب بادشاہی فوج کے ساتھ مقابلہ ہوتا ہے یہ لوگ سامنے کھڑے کیے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیے جاتے ہیں۔ بادشاہی فوج کا راہ ور نیم منگی جو کہ کیوہن اور لوکیانگ کے ساتھ تھا باغیوں نے بند کر دیا ہے مگر اوس فوج کی دریائی آمد و رفت خاطر خواہ ہے۔ یانگ ٹسی کی کھاری میان تین بڑے جزیروں میں تقسیم ہے جو ایک دوسرے سے ۲۱۲ میل کے فاصلے پر واقع ہیں +

اوتر کا کنارہ بالکل باغیوں کے قبضے میں ہے اور شہر اودی بھی۔ بادشاہی مجسٹریٹ چھوٹا جب کی چند روزہ کچہری مقام کیوہن میں ہے۔ اوتر کے کنارے ہی چالو کوک مقابلے میں جزیرہ کیوہن کے سامنے واقع ہے وہاں بھی ایک باغی کا لشکر ہے + مشروا ملی صاحب نے حکمران دی کہ وہ فانیانگ کو پیدل گئے تھے ایک جنگلی ملک میں ہو کر۔ مگر شہر میں داخل نہیں ہو سکے تھے۔ قبل پہنچنے اوس مقام کے کل مکانات اور چھوٹے ۶ میل تک ویران تھے۔ ان کا حال جو انھوں نے بیان کیا کچھ تعجب نہیں ہے کہ باغیوں کو ان کا شکاروں پر مطلق رحم نہیں ہے۔ یہ لوگ جیرا ایک دوسرے کی عورتیں چھین لیتے اور زبردستی ملازمی میں رکھتے تھے +

سابق میں کیوشین شہر اس ضلع کا تھا اور اس کا تباہ حال مندر اور شوالے حقیقت میں اس کی پہلی رونق کو ظاہر کرتے تھے۔ چونکہ منگ کی سلطنت میں کچھ سنگین جرم واقع ہوا تھا یہ شہر نقشہ سرکاری سے خارج ہوا اور فانیانگ اصل شہر ضلع کا قائم ہوا۔ جب سے یہ مقام کیوشین کہلاتا ہے جسکے معنی (شہر جو آگے تھا) ہیں +

حکمران نے اپنا ناخدا تبدیل کیا اور ایک خوبصورت آدمی اس مرتبہ پایا اور تین رخصتی سلامی سر کر کے رٹریویشن جہاز سے رخصت ہوئے اور ناکیاانگ دریا کے ناواقف پانی کا سفر شروع کیا۔ کیوشن کے تھوڑے آگے ایک بڑی شاخ دیا کی شامل ہوتی ہے ساتھ ایک چوہو کے جو ایک بڑا قطعہ پانی کا ہے دکن جانب وہ خوشنما چٹان پانٹرچی کی واقع ہے جسکے اوپر ایک قدیم ٹوٹا مندر طرح طرح کے درختوں میں واقع ہے +

قبل پہنچنے کے چھی چوٹا پتھر تقسیم ہو گیا اور ہم سب دستور اوتر کی شاخ پر گئے۔ اور لارڈ



امیر سٹ صاحب چچی چور کے اوس پار دوسرے سوئے کو جو شجاع کہلاتا تھا گئے چچی چور  
 صبح اپنے ست منزل مندر کے بڑی دوسرے نظر آتا تھا۔ یہ شہر بہارون میں واقع ہے اور باغین  
 کا خوب مضبوط و پختہ شہر ہے تحت حکم دی چچی سوین نامہ ایک بہاری افسر کے +

ایک بڑا گروہ پادشاہی کشتیوں کا اپنے ایک دریا کے کنارے پر کھڑا دیکھا جو دیوالی بہارون کے  
 دریاں گھومتی جاتی تھیں اور ایک بڑے قطعہ پانی میں کنساوہ جوتی تھیں اور بہر مثل چاندی کے  
 تار کے اور اور دھرم گھومتی تھیں۔ اس کشتیوں کے گروہ میں پچاس عمدہ جنگی کشتیاں تھیں جن میں  
 عمدے جھنڈے لگے ہوئے تھے ہننے کم سے کم ۲۲ جھنڈے تھانے اور سب متفرق تھیں اور  
 نوارت کے تھے بعض کشتیاں بہت آراستہ عجیب ساخت اور شکل کی تھیں اور ۶ یا ۷ میل کی  
 تہ پین ایک طرف رکھی تھیں اور اوقین پر لگے تھے۔ چونکہ اب آفتاب غروب ہوا تھا ہننے  
 اس مجمع میں لنگڑا لا۔ یہ مقام نہایت دلچسپ تھا جب رات آئی یہ معلوم ہوا کہ گویا اب ناچ  
 ختم ہو رہا ہے اور اب ناچ گھر سے گویا رخصت ہو کر آرام گاہ کو جانا چاہیے +

۲۵۔ کو بڑے گوشت کا موجود نہ رہنا باعث بڑی تکلیف کا ہوا۔ پس مسٹر وڈ صاحب اور  
 لی صاحب فوراً پادشاہی کشتیوں پر گئے جو ایک اور میل کی تلاش میں تھے اور انھوں نے  
 صرف کوٹور صاحب کو پایا اور اور میل یا ناگ صاحب جو ٹاٹونگ میں تھے واسطے  
 انتظام مقابلہ باغیان کے نانکن میں گئے تھے کوٹور صاحب نے قبل زیادہ دن چڑھنے  
 کے گوشت کا وعدہ کیا۔ اسمیں ہلکے کچھ شک ہوا کیونکہ ہننے بہت مویشی اور گھوڑے چرتے  
 دیکھے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ گروہ کشتیوں کا مقام صوبہ ہری سے اور اوس دریا کے کنارے ناگ  
 جہان ہلو گون نے لنگڑا لا تھا ناگ یا ناگ ہو کہلاتا ہے اور شہر کا نام ناگ یا ناگ ہے  
 اور دریاں بہارون کے بفاصلہ پانچ میل واقع ہے +

پس آج کا دن ہننے سیطرح گذرنا سفر حسب اطمینان کیا تھا پانی برابر اور کیا ہی دلچسپ کیفیت  
 تھی۔ ۲۶۔ کو بڑا گوشت نظر آیا۔ صبح کا وقت اوس کے انتظار میں بسر کرنا ضرور تھا۔  
 پس دن چڑھنے ہلوگ پھر باہر نکلے۔ ہننے شمار کیا کہ ناگ یا ناگ کے آگے دہائی سو  
 کشتیاں خوب حفاظت کی ہوئیں اور طرح طرح کے جھنڈے اور تے نظر آئے +

ہلوگ ٹیٹ سی چٹان کو جہج میامین سے صوف چند فٹ اونٹھی ہے جلد پار ہوئے اسکے  
 اوپر ایک ٹوٹا مندر ہے۔ قریب ایک سو گز کے اسکے آگے ۴۸ چنگ یعنی ۸۰ اگر کی راہ ہے  
 میان نصف سے زیادہ چوڑائی دریا کی چٹانوں سے بند ہے اس تمام کا نام لنکان کی  
 بارریور میں ہے اور جو نام ہمارے ناخذ نے چکو بتایا باوہی ہے۔ سابق میں یہ مقام  
 کی سیر نہایت خوشنما تھی بڑی بڑی چٹان چاروں طرف ملک کے واقع تھیں ایک شب  
 ایک شخص قوم بانر نے خواب دیکھا کہ آسمان کے پہاڑوں اور چٹانوں کے پہاڑوں میں  
 لڑائی ہوئی ہے مالک ان پہاڑوں کی چٹان تھی جو مرغی کی صورت تھی اور انجام اس لڑائی  
 کا یہ ہو کہ چٹانوں کے پہاڑوں نے تجویز کیا کہ دریا کے راستے بند کر دیں پس واسطے قہیل  
 اس ارادہ فائدہ کے وہ چٹان مرغی ہمراہ اور چٹانوں کے اونٹھی اور جب برہمن نے پنا  
 بڑی محبت سے اونٹھکو مرغی کی بولی بولنے لگا یہ سن کر چٹان مرغی عاشق ہو گئی کہ اوسکا آگے  
 بڑھنا لگ گیا اور دیوی کو ان کو اسکا حال معلوم ہوا اور سب لوگوں نے ملکر جب چٹان مرغی  
 برہمن کی ہانگ پر نہ بیٹھ ہوئی اوسکا سر کاٹ ڈالا اور اس فور سے آگے بڑھنا اوسکا روکا نقطہ  
 اس ہولناک مقام سے بچنے کے لیے ایک کنارے پر دوکن جانب ادا نکالی گئی  
 جو تو کیا ناگ ہو کھلاتی ہے۔ ہم لوگوں نے اسکے مقابلے کے کنارے پر گہرا پانی اور اچھا  
 سوتا پایا۔ قبل ہوئے بچنے کان کنگ کے دریا تقسیم ہوتا ہے اور دو میان میں کسی جزیرے  
 واقع ہیں جہاں خوب کاشت اور مویشی ہیں۔ چھوٹے غلے کے پودھوں پر ہم نے ہری  
 گھاس چھڑکی ہوئی دیکھی گہرے کی حفاظت کے لیے۔ چونکہ ہکو دو راوڑین توپوں کی شافی  
 دین ہم جہاز سے مستول پر گئے اور وہاں سے معلوم ہوا کہ فیما بین فرج بادشاہی اور باغین  
 کے خوب مقابلہ دیش تھا۔ سیاہ دھوان اوڑھنے ہوئے نظر آتا تھا جس سے واضح ہوتا تھا  
 کہ خوب بربادی ہو رہی ہے اور گلاہوں اور مکانات چاروں طرف جلا کر خاک کیے جاتے تھے  
 اس اثنا میں ہلوگ مقام کان کنگ دار السلطنت کان ہو میں داخل ہوئے جہاں پر  
 آٹھ منزلہ مندر در میان بڑے تختہ قلعہ کے واقع تھا اور دریا کی سرحد پر بڑی دیواریں بنی  
 تھیں جن سے نہایت خوشنما معلوم ہوتا تھا +

جب ہلوگ بمقام تیرسو تاسلے جاتے تھے منے ایک پادشاہی افسر گھوڑے پر سوار  
کنارے کنارے دریا کے جاتے دیکھا یہ ظاہر کوئی بھاری پادشاہی افسر تھا کیوں کہ  
ایک نہایت عمدہ سفید گھوڑے پر سوار تھا چپڑا قیمتی زین پوش پڑا ہوا تھا اور ۱۰ یا ۱۲  
سوار تھیار بند ہمراہ تھے۔ معلوم ہوا کہ پادشاہی فوج کو ہمارے آگے کی خبر ملی تھی اور  
انھوں نے یہ خوب موقع سمجھا کان کنک پر حملہ کرنے کو جہاں باغیوں نے کمال مضبوطی  
حاصل کی تھی یہ افسر ظاہر اجنیل تھے جو صرف واسطے ملاحظہ مقام مقابلہ کے آئے تھے  
اور گولی بھر کے پٹنے سے زیادہ قلعہ کے قریب نہیں گئے صرف مقام ملاحظہ کر کے پھر  
گھوڑا دوڑانے چلے گئے +

لی جہاں آگے آگے تلاش بند گاہ جاتا تھا اور ہلوگ احتیاط سے اور سکے پیچھے پیچھے  
کبھی دھوان نظر آتا تھا اور کبھی گولی کی آواز سنائی دیتی تھی مگر باعث لمبندی مقام کے  
گولی پہنچ نہ سکتی تھی۔ پہلی گولی کی آواز کا دھوان ہنوز صاف نہیں ہوا تھا کہ توپ کے  
رستے سے دھوان نکلا۔ فی الفور مسئول پر سے جھنڈا جہاز فیورس اور کروزر راور ڈو  
اور لی کا بڑی دھوم سے کھڑا ہو گیا۔ اس دلیہ فوج باغیان نے صرف ۳ آواز توپ کی  
آؤدکین اور پھر جو ہون کی مانند قلعہ کے اندر سے شہر کو بھاگے مگر بیان چہ آفت میں بچیں  
گئے کیونکہ پیچھے کی پہاڑیوں سے پادشاہی فوج نے اپنے حملہ کیا اور بڑی دلیہ سے قلعہ  
پر پیچھے سے حملہ کرنے کی مہمت کی۔ باغی ادھر ادھر پناہ ڈھونڈتے پھرتے تھے اور  
پادشاہی فوج آگے بڑھنے سے ڈرتی اور دور سے بھالے اور برچھیان مارتی اور گولیاں  
چلاتی تھی۔ اس وقت کا حال نہایت دلچسپ تھا۔ لوگوں کا ادھر ادھر کھینٹوں میں  
دوڑنا بھالے اور گولیوں کا چلانا ہم لوگوں کی آواز غول آدمیوں کا پل سے شہر میں  
بھاری بوجہ لیے ہوئے پناہ کے لیے جاؤ اور اپنے آگے آگے مولیشی کا ہانکنا اور  
دھوان اونسکے مکانات کا لمبندی آسمان تک جانا نہایت کیفیت کا معلوم ہوتا تھا جبکہ  
دیکھا کہ بے درد لوگوں کا بھی دل دکھنا ہو گا +

ہلوگوں کا مقابلہ صرف ۱۰ منٹ رہا کہ پورا دن تھی کہ باہری شکل مندر کی خراب کرین سوارے

ان کے پادشاہی فوج کو اتنی بھی مہمت تھی کہ دوڑ کر اوس قلعہ پر جو ہم لوگوں نے خالی کر دیا تھا پھر قبضہ کریں اوس قلعہ سے محروم رہنا خود اونکا تصور تھا۔ ہم لوگوں نے گولہ اندازی موقوف کی اور بڑی سہولیت سے دیواروں کے نیچے نیچے سفر کیا اور ان کے پار جانے کے قبل دیکھا کہ ساہو کے قابضوں نے پھر قلعہ پر قبضہ کر لیا تھا +

بعض صاحبان ہماری لاڑا اصرار صاحب اس مندر کو گئے اور دیکھا کہ وہ بخوبی بہت ہوا تھا اور وہاں تصویر دل لیک نامے بڑے دلی کی بنی ہوئی ہے۔ چونکہ ہلوگوں کے چہرے کی گولیاں اس مندر پر بہت لگی تھیں کیا عجب ہو کہ اس تصویر کو بھی کچھ ضرر پہنچا ہو + ہم لوگوں کے آگ برس نے نے گوہت کہ تھا یہ اثر پیدا کیا کہ باغیوں نے پھر سہارے اور گولی نہیں چلائی اگرچہ بوجہ گہراو پانی کے ہلوگوں کو شہر کی دیوار پر ۵۰ یا ۶۰ گز کے قریب جانا پڑا تھا اور ہلوگ اپنی توپ کے منہ کے ذریعے سے اونکو جھانک کر دیکھتے تھے اوس کے سامنے سے پار ہو کر دیکھا کہ جا بجا سپاہ دیواروں کے نیچے بڑی لاہروائی سے چھپتی پھرتی ہے۔ جیسے ہی ہلوگ شہر کے اندر کو نہ پر پہنچے اور خوشی کر رہے تھے کہ توپ کی دوا دین ہم لوگوں کے قریب ہوئیں اس حماقت پر اہل کی گولہ اندازی کرنا پھر ضرور ہوا اور ایسی مار باری کہ پھر اونکو تیسرا گولا چلانے کی مہمت نہ ہوئی گولہ اندازی جلد موقوف کر کے بعد سیر حیدر خوبصورت کو تھیوں کے جوہر شہر میں واقع تھیں اور دو گولے بطور آگاہی شہر کو ن کی طرف اڑا کے دون لنگ شہر کو پیچھے چھوڑا اور ایک گڑھی مقبوضہ باغیان کے پار ہوئے اس طرف شہر کی دوسری جانب کے دیہاتی لوگ پادشاہی فوج کے حملے کو دیکھ کر بھاگے جاتے تھے +

کان لنگ شہر چھوڑنے کے تھوڑی دیر بعد ہم نے ایک اور گروہ ۲۰۰ پادشاہی کشتیوں کا لنگر ڈالے دیکھا اور یہاں کے دیہاتی لوگ بھی ادھر ادھر بھاگے جاتے تھے جنانچہ ہم نے ناخدا سے پوچھا کہ اسکی وجہ کیا ہے اوس نے جواب دیا کہ ان لوگوں نے ہم لوگوں کی گولہ اندازی کی آواز سنی تھی اور یہ خوف اوس کے دل میں سا گیا ہے کہ اوس کے ملک پر قبضہ ہو گا اور اوس میں باغی چھوڑ دے جاوے گئے اس خوف سے وہ بھاگے جاتے ہیں +

اس سے یہ تصور نہ کیا جاوے کہ حرف باغی لوگ ان بدکاروں بن مشہور ہیں۔ ہمنہا پر  
 فکر کیا ہے کہ خوف بادشاہی فوج کے دیہات کے لوگ کان کنگ شہر کو بھاگے جاتے  
 تھے اور کم نصیب کا شکار دونوں جانب کے ظلم سے پریشان تھے۔ چونکہ یہ لوگ  
 دونوں جانب کی بھلائی اور صلح اور آرام کے خواہاں ہیں اس باعث سے دونوں طرف سے  
 لوٹے جاتے ہیں۔ شہر میں یہ کیفیت تھی کہ بادشاہی فوج بعد نکالنے باغیوں کے  
 اپنا پلٹہ ان بجاہوں پر صاف کرتی تھی۔ چند تجارت کی کشتیاں جو مضافات ہانگ نسی  
 اور وانگ نسی کے قریب تھیں دکن جانب اونکو دیکھ کر خوش ہوئے۔ دریا کے اوپر  
 کنارے پر نہنے ایک قلعہ پانی کا کان کنگ شہر سے بہاں تک جائے دیکھا اور چڑائی میں  
 چھ مہینے تک ہے اسکے کئی نام ہیں اور اسکی اشیئت پر کئی قلعہ مکان کے واقع ہیں۔ دکن جانب  
 چھوٹے بہار واقع ہیں جو درختوں سے گھرے ہیں اور چھوٹے قلعہ پانی کے اونکے درمیان  
 میں واقع ہیں۔ ٹنگلوہ شہر بھی خوبصورتی سے دکن کنارے پر واقع ہے یہاں کے  
 مکانات دو منزلیہ ہیں۔ یہ شہر کچھ بہت بڑا نہیں ہے صرف ایک دیوار سے گھرا ہوا ہے  
 ایک قلعہ میدان کا قریب نصف میل چڑا اس شہر اور دریا کے درمیان واقع ہے۔ جب  
 ہم لوگوں نے اس شہر کے سامنے لنگر ڈالا پھر مجمع وہاں سے ہمارے دیکھنے کو آیا۔ ہم نے  
 آج کے روز پچاس میل سے زیادہ سفر کیا اور اس ترقی سفر سے خوش تھے نقطہ

### باب۔ ہفتدہم

کھانے کی تلاش میں سفر۔ کیفیت ملک کی۔ چھوٹی چٹان مرسوہ لٹل آرفن راک  
 ایک ہوا کا مقام۔ پایاگ ایک میں داخل ہونا۔ آرفن راکس چٹان کا سرعہ۔  
 طغیانی پایاگ ٹسی کی۔ باعث اسکا۔ دیہات کی سیر۔ عورتوں کی شکلیں۔  
 ملک کی شکل۔ والی پایاگ ٹسی۔ مقام کیناگ کا احوال۔ کیفیت مضافات دیہات  
 دلچسپ سیر۔ قوم فی فی کی ویرانی۔ جلوگون کا ہوانگ ٹسی کانگ میں دترنا۔  
 تجارت میں اسکی تیزی۔ خبریہ دہلیٹ مارٹا نیز صوبہ ہوپی میں داخل ہونا۔ دہلیٹ  
 ٹانگلوہ نے ہمارے ہاں میں داخل ہونا۔ ہانگو میں پہونچنا۔

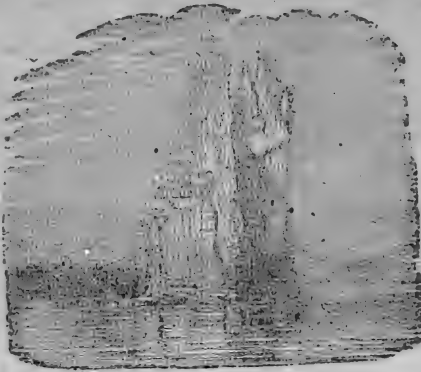
۲۷۔ اکتوبر۔ منگل کو سے بڑے سویرے ہلوگ روانہ ہوئے۔ دکن جانب کے پہاڑ بلند ہیں زیادہ ہیں مگر ہم لوگ کچھ اوسکی سیر دیکھنے نہیں پائے تھے کہ ریت پر آہٹ سے جبکہ سب لوگ وہاں سے جاز نکالنے کی کوشش کر رہے تھے ہلوگ کھانے کی تلاش میں نکلے اور ہم بیل پائے ملک اٹھلا تھا اور بیٹی ہلکی اور ریت کی۔ چھوٹے چھوٹے کھیت واقع تھے اور بیل کی گاڑی میں بھینسے جوئے ہوئے اور پکاڑیاں کے عوض صاحب عاری ہاتھ تھے وہاں کے لوگوں نے ہکو تلبا کہ تھوڑا عرصہ گزرا تھا کہ باغیوں نے اونس کے ملک پر حملہ کیا تھا اور اونس کو بھاگنا پڑا۔ یہ لوگ سب تھیا بند تھے اور اونس کے سینے پر پتلا تھا جو لفظ ولہنٹ یعنی بہادر کا لکھا ہوا تھا اور اوس سے یہ بات ظاہر کرنے کی غرض تھی کہ وہ داخل فوج ہیں۔ چند فوجیوں ان میں سے باغی بھاگ گئے تھے اور ایک شخص منجلا اونس کے ہکو دکھایا گیا جو بھاگ جلا آیا تھا۔ ہم لوگ اپنے ناخدا کو اپنے ہمراہ لے گئے اور اوسکو بڑا خوف ہوا کہ ہلوگ اوسکو کوئی سزا سہری دینے والے تھے جاز کو ریت میں کر دینے کے باعث سے مگر جبکہ اوسکو معلوم ہوا کہ ہلوگ صرف اوسکو ملا لائے ہیں بغرض پھر اونس بیلوں کی قیمت کے جو ہلوگ خریدنا چاہتے تھے اوسکو کسی قدر تسلی ہوئی اور بہت جلد چند فوجیوں سے ہلوگوں کے مقابلہ کان گنگ کا احوال بیان کرتا تھا اور ہر مرتبہ آپ کو اوس میں شامل کر کے اسطور پر بیان کرتا تھا کہ تھوڑا دیکھنا چاہیے تھا کہ کس طرح ہم لوگوں نے اونس کا مقابلہ کیا اور کیونکر تھاری گولی چلی اور کس قدر بڑی تھی تم ایسے تین آدمی سے ایک توپ اٹھتی۔ یہ سب بیان ایک بڑے آدھی سے کیا جاتا تھا اور بغور دیکھا جاتا تھا آخر میں اوس ناخدا کے اوپر نہیں ہوئی۔

چونکہ ہم لوگوں میں سے چند صاحبوں کو خبر ملی تھی کہ دیہات میں تھوڑے فاصلے پر ایک قطعہ پانی کا واقع ہے پس ہلوگ اوسکی سیر کو نکلے اور مرغابی وغیرہ جانوروں سے بھرا دیکھا جو نہایت شور و غل کرتے تھے افسوس کہ ہمارا مجمع کثیر اور یہ جانور خوف زدہ تھے ایک ہندو کی آواز نے اونس کو ادھر ادھر اڑا دیا۔ یہ لوگ ہمارے دیکھنے کو آئے کہ وہاں مقیم رہیں گے یا چلو جائینگے جب ہم کو وہاں مقیم دیکھا اور جاسے پناہ کی تلاش میں راہی ہوئی۔ ہم چار دو متوجہ کے ساتھ

سیر کو گئے اور ایک چھوٹی چڑھائی کے پار ہو کر ایک کھیت میں جہڑ (ہوا میں جن) یعنی جالے جن میں بھول کھاتا تھا آئے یہ ایک بڑے قطعہ پانی کے کنارے واقع تھا جس کا طول لا انتہا اور چوڑائی بعدیل کی تھی اور نام اس کا ناہویا وی لیک تھا یہاں جنے ایک جڑا بہت عمدہ بٹکانا ایک اتفاقہ کھائل ہو گئی تھی اور جھاری میں ہلکو بہت دق کیا۔ پانی ویا نہ نٹ سے زیادہ گہرا تھا۔ دریافت ہوا کہ یہ ہلکی ریتی کی زمین ایام گرام میں ایسی گرم ہوئی تھی کہ کاشتکاروں کا دھوپ پرین کام کرنا غیر ممکن ہوتا تھا ابھی اگرچہ ماہ نومبر گزر چلا تھا مگر دھوپ کو دھوپ بدست ہوتی تھی اور صبح و شام نہایت سردی۔ قریب چار بجے شام کو جہڑ ریت سے نکلا اور رات بھر لنگر انداز رہا۔ ۲۸۔ کو بڑی ٹرکے روانہ ہوئے طلوع آفتاب تک وقت صبح نہایت خوشگوار تھا مگر تھوڑی دیر بعد سرد ہوا سنبھل گئی۔ کنارہ جانب دکن کی کیفیت نہایت دلچسپ تھی بڑے بڑے سپارٹل دیانک چلے آتے ہیں اور دریا میں مثل ڈھیر کے معلوم ہوتے ہیں۔ سب سے عمدہ متانگ شان ہے جسکو ہم نے بوجہ جانے اور جانب کے بہت تھوڑا دیکھا۔ اس وقت ہوا بڑی تیزی سے چلتی تھی اور آسمان خاک سے آلودہ تھا سیاہ و کوشان یا لٹل آفرین راگ لہروں میں سے اٹھتا تھا جو تین سو فٹ تک بلند ہوتی تھیں اس کے مقابلہ کا سپارٹل چٹنری شان یا مر مونیٹین کھاتا ہے لب دریا سے ایک بڑی ڈھیری میں اٹھتا ہے اور اس کے کنارے دیو این واقع ہیں کس قدر باغی لوگ اسمین رہتے ہیں ایک مندر بدہ کا یہاں بنایا گیا ہے شیر حیان چٹان میں کھدی ہوئی اسکی راہ ہیں۔ مٹر الکس صاحب جہڑ مندر کی سیر کو آئے بیان کرتے ہیں کہ برہمن ایک کا غذا ان کے ملاحطے کے لیے ہائے تھے جس میں لکھا تھا کہ یہ مندر بادشاہ کی مان نے او کو بخشا ہے کشتیان اکثر یہاں ٹھہرتی ہیں وہاں چڑھانے قربانی دیوتا کے۔ ہم نے ایک چکنے مقام چٹان پر جہڑ صان تھا اور ٹر وڈ صاحب نے فرمایا کہ وہ انتخاب کیا ہوا تھا +

سبز سپارٹل دریا تیرے موڑ کی ایک حد سے تنکوا دیکھتا ہوں اس مقام پر سرحد صوبہ کان ہوئی اور کیا ننگ سی کی ہے +

## تصویر چٹان ساو کو نشان یا گٹھی کیا رنگ

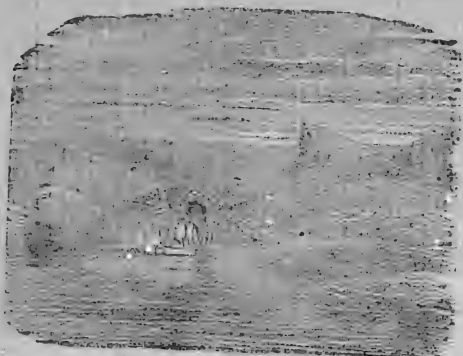


اب ہم اس آخر الذکر صوبہ میں داخل ہونے میں جب کہ بیان چین کی تواریخ میں کیا بہت عمر ترائی  
سے جس میں رقبہ ۲۱۷۶ مربع میل کا ہے جو ولایت میں ملک و چین کے برابر ہے اور میں  
آبادی زائد از ۲۳ لاکھ آدمیوں کی ہے پہلا مقام جو ان ملک پہنچے مقام یا گٹھی کہلاتا  
ہے جو بڑی خوبصورتی سے پہاڑوں کے اندر واقع ہے +

جو کہ آج تیسرے پہر کو ہزار بارہ تیز ہوئی ہم لوگوں نے بجے لنگر ڈالا ایک غراب مقام پر دیانت  
ہوا کہ اس قسم کی ہوا وہاں عام تھی۔ تاریخ ۲۹- کی صبح کو بارہ ٹھہرا میٹر کا ۲ درجہ معمولی سردی سے  
کم تھا پس منہ کرنا مناسب معلوم ہوا۔ کل کی ہول نے آسمان کو صاف کر دیا تھا کیونکہ آج کا دن ہفتا  
خوش تھا اور جب ہم لوگ پایا گٹھی لیک میں داخل ہوئے سیر زیادہ تر دلچسپ معلوم  
ہوئی۔ وہ کھادی جو اس لیک یعنی تعلقہ آب کو بڑے دیبا میں شامل کرتی ہے قریب ۳۰ میل  
لانگ اور ایک میل چوڑا تھا اس کے بوب جانب ملنے پر مقام ہو کہو جی آف دی لیکس مونتہ  
بھی کہلاتا ہے اور چٹان ساچی جو جاگڈ مہیڈ بھی کہلاتی ہے واقع ہوا اور اس کے تعلقہ میں  
وہ بلند پہاڑ لیو نشان جو کہ میوئل بھی کہلاتا ہے واقع ہے اور اس لیک کے درمیان سے  
ٹاکو نشان یا گریٹ آرفن راگ مینی چٹان نکلتا ہے +



## تصویر پانگ لیک



ہمارے ناخدا جڑے قطعہ کا بیان کرنے والے تھے ماکوستان کی بنیاد اسطور پر بیان کرتے  
ہیں کہ ایک مچھوئے ایک رزسیا وکوشان بالٹل آفرین راک مین لنگر ڈالا تھا اور لنگر اوت  
مل نہ سکا پس اوسے ایک برہمن سے درخواست کی کہ اوسکی مدد کرے اوس برہمن نے اوست  
ایک تیز دیا جسکو لیکر وہ لنگر کے لیے غوطہ مارتا تھا۔ یہ جادو مثل ایک عجائبات کے ہوا  
نہ صرف اوسکا کھویا ہوا لنگر اوست دستیاب ہوا بلکہ ایک دریائی برہمن نے اس لنگر کو اپنا  
بستر بنایا تھا نظر آئی۔ پہلے یہ مچھو اوسکی مدد سے دیکھ کر حیرت میں آیا بعدہ بروہاری حاصل کر کے  
اس واردات کے یاد رکھنے کے لیے تجویز کیا کہ اس برہمن کا ایک جوتا اوتار لین پس اوسکا  
جوتا اوتار کر اپنے لنگر سمیت کشتی پر آیا اور سفر شروع کیا جب اس برہمن کا بستر آہنی چھن گیا وہ  
جگ اٹھی اور اپنے پاؤں کا جوتا غائب دیکھا پس اس مچھو کا پیچھا کیا ہر چند اس مچھو سے  
چاہے کہ پال بڑھائے چلے جاوین گروہ ریت مین آجاتا تھا آخر اوستے پانگ لیک کے  
مہانے پر اوس جوتے کو ڈال دیا اور اوس مقام پر ایک چٹان نمودار ہوا جسکا نام ماکوستان  
کہلایا اور اب سیا وکوشان یا کوہ جوتی مشہور ہے +

ہلگوگ اس مقام پر اوترے اور ایک مچھوئی اینٹ جسکے درونہے برکھیا ہوا تھا کہ (مراجن کے)  
جسمین ایک بڑا اور دو چھوٹے کرے تھے بڑے کرے مین پھوس کے بچھوئے تھے جہاں دس بارہ

مسافر رہ سکتے تھے اسکے ملک نے ہلوگوں کو بتلایا کہ دوست کے پاس کچھ راضی منی جہاں غلہ بویا  
ہوا تھا اور جسکے لیے وہ سرکار کو بجا۴۴ شلنگ ۶ پیس کے دیتے تھے اور غلہ قریب کے  
باہری ضلعوں میں جاتا تھا۔ سران کے متصل ایک دیہاتی مدرسہ تھا جہاں صرف آٹھ طالب علم  
تھے اور اوساوست دریافت ہوا کہ ہر ایک کے واسطے ۹ شلنگ سالانہ ملتا تھا اور اکثر لوگ  
ان دیہات کے بہت غریب تھے اور بالعموم تعلیم دینے کے اپنے لڑکوں کو بونیشی چرانے  
کیواسطے بھیجتے تھے۔ ایک اور جہوپڑے کی طرف نکلے نہان سے امیوں کا دھوڑاں لکھتا تھا  
اور اوسے اندر جا کر دو آدمیوں کو حقہ پیتے دیکھا مگر کوٹھری کے اندر چراغ معلوم ہوا اور وہاں  
ایک ضعیف آدمی امیوں میں رہا تھا وہ اس شغل میں ایسا مصروف تھا کہ اوسنے مطلق ہلوگوں کا  
لحاظ نہ کیا اگرچہ ہلوگوں کی صورتیں جاسے حیرت ہونا چاہیے۔ اوسکے ہمراہیوں نے ہلوگوں سے  
دریافت کیا کہ تمہارے پاس کیا بیچنے کو ہے غالباً اسوجہ سے کہ ہلوگ اوس شخص کو جو امیوں چتیا  
تھا کمال اشتیاق دیکھتے تھے۔ بننے بہت عورتیں بھی دیکھیں جو فطرۃً آتین بہتر تھا شاید  
منہ ایسی بدشکل عورتیں کبھی ندیکھی تھیں ۴۵

اسمقام پر لارڈ اصرسٹ صاحب کے ہمراہی مساجدوں نے اس بڑے دیراکو چھوڑا اور کاشٹن  
کی پائانگ لیک ہوکر راولی۔ یہ گادن جسکی ہم اب سیر کر رہے تھے نام اوسکا پالی کیا ناگ  
یا ایٹ لی ریور تھا اور وہ لوگ جو درگت سے ٹالیا ناگ پا رہوتے ہیں اس مقام کو آتے ہیں۔  
پیرنگ صاحب جو براہ خشکی اوچانگ سے آکر اس مقام پر ٹامک گئے تھے اووہر کو پار  
ہوکر چلے گئے۔ تانچہ پر کو ہلوگ کمال تاسف ہوا کہ ہلوگ غلط راہ میں آ پڑے تھے پس وہاں  
پائانگ لیک کے مقابلے میں آکر ایک اور راہ ڈھونڈنا پڑی خولی قسمت سے ایک راہ  
ملی اگرچہ بڑی دقت ہوئی۔ ۲ بجے دنکو ہلوگ مقام کیو کیا ناگ پہونچے چونکہ اس شہر کے حکام  
نے نام چھپان تھیں یہاں قیام کرنا ضرور پڑا۔ جسے ہلوگ چنگ کیا ناگ فوسے مکان  
ہوئے یہ پہلا شہر بادشاہ چین کے قبضے کا تھا مگر نہایت ٹکستہ حال کلی میں چند ٹرکین باقی  
رہی تھیں اس ایک مرتبہ کے بڑے بلند اور آباد شہر کی۔ باعث اس ویرانی کا رعایا یہ بیان  
کرتی ہے کہ عرصہ پانچ سال تک یہ شہر باغیوں کے قبضے میں رہا اور ماہ اپریل گذشتہ میں کہ

ہے کہ مانتی شان یا ہارس اسپاین بیان قریب دیہ کے واقع مین جان ۱۵۰۰ سے  
 ۲۰۰۰ فٹ کی بلندی پر اڑتے ہیں۔ ۲۔ جلی سیر نہایت دلچسپ تھی کبھی کوئی غیر ملک کے صاحب  
 مین سے اور زمین آسے تھے شاید کوئی جو بیٹ کی قوم میں سے آیا ہوگا مگر کچھ اہل زمین  
 لکھا ہے۔ ہم لوگوں نے یہاں ایسی سیر دیکھی جو آگے نہیں دیکھی تھی +  
 تاریخ ۲۔ ہلوگ آج بہ نسبت اور زور کے جلد تر جہاز پر سوار ہوئے تھے اور تجویز کیا کہ صبح کی  
 سیر دریا سے شروع نہ رہیں۔ تھوڑی دیر بعد روانگی کے ہم اس مقام پر آئے جہاں جہاز صحت  
 کیا لنگ سی مین داخل تھا وہاں ہے درون جان اور اس کے پہاڑ واقع ہیں اور کیا ہی خوبصورتی  
 سے اس مقام کو گھیرے ہیں جان جنگلی طرح کے جانور ان پرندہ بکثرت ہیں +  
 سب سے عمدہ مقام پان پی شان ہے اس جگہ ہے لقب ڈیوس یا بیٹ لینج کا دیا  
 جس کے معنی بھرت کی جگہ ہیں۔ شا اوٹری اور ٹن شیا چن سے گزرتے ہوئے ایسے دنگو شہر  
 کیچو مین داخل ہوئے جہاں دریا واقع ہے ہلوگوں نے یہاں تھڑے عرصے تک قیام کیا  
 کیونکہ ایک حاکم واسطے ملازمت لارڈ ایلمین صاحب کے ارطو گورنر جنرل ہو کو انک  
 جس کے حلقے میں اب ہلوگ تھے آیا تھا۔ دیا چھوٹی کشتیوں سے بھرے ہوئے تھے  
 اور مسافر شہر کے کنارے پر۔ جب ہم لوگوں نے ان صاحب سے دریافت کیا کہ اس شہر  
 وغیرہ کی کیا وجہ ہے انھوں نے بیان کیا کہ گوانگسی مین جو یہاں سے ۲۰ یا ۲۵ میل کے فاصلے  
 پر اتر پورب کی جانب واقع ہے باغی آئے ہیں اور ہک صاحب نے بیان کیا کہ انکی  
 ملاقات بھی کی تھی یہ لوگ ٹینگ کے باغی تھے مگر انہیں قوم نی فی بھی تھی جنھوں نے ملک  
 کو بے حفاظت پا کر حملہ کیا تھا۔ چند حکام صوبہ کے بھی موجود تھے جو ملک میں صلح غاہر کیا جاتے  
 تھے انکی مدد کے لیے ہمارے منجھنے اطلاع دی کہ دس ہزار سائے بادشاہ کی طرف سے آئے تھے  
 اور قریب مین ٹھہرے ہوئے تھے۔ کیچو شہر کی قدر برباد ہو گیا تھا ٹینگ کے حملے سے جو  
 عرصہ ایک سال کا ہوا کہ لکھ لے گئے تھے +  
 شہر سے تھڑے فاصلے پر ہلوگ ایک مقام کی طرف سے نکلے جان پر شدید مقابلہ باغیوں اور  
 بادشاہی فوج کا ۲۵ سالہ عرصہ میں ہوا تھا اور جکا نہایت دلچسپ بیان ہمارے ناخدا نے کیا

اور اسے نیم بیان سے دریافت ہو کہ او کی شکست فاش ہوئی اور دیبا میں ڈھکیل دیے گئے  
میں نیر سے زیادہ ڈوب گئے باقی اور طبع ہلاک ہوئے +

شام کو ہم اوس اونچی پہاڑی پر چڑھا دوسی فوگلاتی سبے اور قریب ۵۰۰ فٹ کے اونچی ہے  
گئے اوس کے عقب میں ایک نہایت دلچسپ سلسلہ پہاڑوں کا جو نہایت خوشنما تھا واقع ہے  
ایک پنچاسی یا حاکم اسے درجہ کلشیکہ مرادہ ایک سلسلہ کشتیوں کا تھا ایک بڑی کشتی پر ہوا جو نہایت  
موجودہ تھی سے آراتہ تھی نکلے اس کشتی میں خوب گھٹنے بتجہ جاتے تھے اور جھنڈے لگے  
ہوئے تھے یہ کشتی دسٹے اظہار صلح کے جاتی تھی۔ ہم ضروری شہر ہوانگ شی کیا ناگ کو  
جو زرد پتھر بھی کہلاتا ہے پورے پچے یا نام غالباً اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس میں بڑی بڑی کھائیاں  
پتھر کی واقع تھیں۔ جو کہ ہم لوگوں نے اندھیلے بننے سے پہلے سیر کرنا چاہا بیان بانی دیا کا  
استدراکہ تھا کہ ملکہ کشتیوں کا جوبل دیا تھیں لنگر ڈالنا پڑا۔ لنگر ڈالنے ہی ایک مجمع عظیم نکلیا  
ہمارے دیکھنے کے لیے نکل آیا جب مینے دو دو کشتی سے دھواں نکالنا شروع کیا استدراکہ کشتی سے  
گھبرا کر کشتیوں سے کنارے اترنا دشوار معلوم ہوا۔ جب شہر کے اندر گئے شہر کی نہایت  
صاف نظرائیں اور نسبت اور شہروں کے دکانیں اسلے درجہ کی معلوم ہوئیں۔ کشتیوں کی  
کثرت سے کیفیت ترقی تجارت کی ثابت ہوئی۔ چونکہ پہلی سیر مطلقاً اس قدر دلچسپ تھی یہ سیر  
زیادہ لطیف معلوم ہوئی۔ قرب کے شہروں میں بہت روٹی ہوتی ہے آٹہ لاکھ وزن بل سالانہ  
مقام چانگ شاہ دار السلطنت ہونان کو جایا کرتی ہے نیل بھی قرب میں ہوتا ہے اور نہنے  
جدید طریقہ روٹی لپٹنے کا ذریعہ تھروں کے ساتھ دیکھا جو کیفیت پر یون اور کیفیت رکھنے سے لپٹا  
جاتا ہے۔ عمدہ قسم کا سن شہر ہنگ کو سے آتا ہے جو تھوڑے فاصلے پر واقع ہے اور کوئلہ  
ایک مقام سے جو صرف بمقام صلیب پانچ میل ہے آتا ہے۔ بخالا ریشم بیان قبیلہ گرنٹے کی بڑی  
تجارت ہے جسے چند دکانوں میں مفید منچسٹر شہر کا ولایتی اسٹراکچر ادنیٰ کی منحل دیکھی۔ شہر  
ہوانگ شی کیا ناگ پر جو ضرر ہو چکا زیادہ تر باعث عدم موجودگی دیوار یا گدی کے تھا  
جو دسٹے حفاظت نزع کے خوب ہوتا +

تاریخ ۲۔ زیادہ سفر نمونہ کا دونوں جانب قطعہ پانی کے نظریات تھے اور کیفیت ملک کنک نہایت

اور جاجا پائیان - دریا بیان بھی کشادگی میں ایک میل سے زائد تھا شام کو ہلوگ شہر  
 اوچانگ ہوشین کی طرف سے نکلے یہ شہر دیوار سے گھرا ہوا تھا اور زمین دبترہ مند تھا  
 اوس کے عقب میں ایک قطعہ پانی کا تھا جس کے متصل بہت عمدہ چھاگ تھے جان سے بڑا  
 مجمع نکل کر لب دریا سے ہم لوگوں کو دیکھتا تھا - شہر حفاظت کی جگہ میں تھا باغیوں نے  
 اوسے چھڑ کر شہر ہوانگ چو پر قبضہ کیا تھا - ایک چٹان دریا میں واقع تھی جس کا نام  
 پیکوی یا ومانٹ جزیرہ مگر مجھے تھا اس نام کا اسطور پر بیان ہے کہ ایک گورے کے بچے  
 اوس کے مخالف ہوئے جب اور کوئی صورت بچنے کی نہ دیکھی وہ گودا دریا میں کود پڑا اور ایک  
 مگر مجھ اوس کو اپنی نشت پر سوار کر کے لے گیا +

دوسیل اور آگے ضلع ہوانگ چا کا اصلی شہر واقع ہے اس میں ایک نہایت عمدہ مندر  
 لب دریا واقع ہے جو باوصف حملہ باغیان کے بدستور قائم ہے - ایک پادشاہی فوج شہر  
 کے اندر تھی اور دریا میں پادشاہی کشتیاں لڑائی کی - اس شہر کی سیر نہایت دلچسپ تھی -  
 سفید نیے اور پکتے جھنڈے اور مجمع گروں کا اندھ فوج تو اعد کی اور خوبصورت طرح بہ طرح کی  
 کشتیاں نہایت دلچسپ معلوم ہوئیں - کسی جھنڈے پر لکھا ہوا تھا سردار ہومان جہادوں کا  
 کسی پر کیسری جنرل لشکر ہوئی کا - ہوانگ چو شہر نہایت ویران ہے صرف ۲ سال پہلے  
 کہ باغیوں نے اوس پر سے دخل چھڑا تھا +

ہم لوگوں نے ۴۰ تاریخ دن بھر ایک مقام پر رہ کر کیا اور جہاز کے آگے جانے میں بہت تکلیف  
 پائی - پس یہ دیکھ کر سیدر تسل ہوئی کہ ہلوگ ہوئی تک جو ایک صوبہ سلطنت کا تھا پہر بچے  
 تھے - چین کی تواریخ میں لکھا ہے کہ یہ صوبہ بہت اچھی آب و ہوا اور خیر ارضی عمدہ دریاؤں سے  
 قطعہ پانی کے ایسے رکھتا ہے کہ مدرا سلطنت میں مقدم جگہ کہلاتی ہے اور ہلوگوں کی سیرنے  
 اس امر کو تصدیق کیا - جیسے اس صوبے میں داخل ہوئے ایک نہایت قطعہ پانی کا واضح  
 ہوتا تھا - ہوئی اس واسطے بھی مشہور ہے کہ وہاں کے اونٹن نامے ایک جوتشی جو مشل  
 کانفیوئیس صاحب جوتشی ولایت کے میں پیدا ہوئے تھے یہ جوتشی ۴۵ برس قبل  
 صاحب مذکور سے پیدا ہوئے تھے - اور جوتشی پیدا ہوئے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بال

اور جو میں سفید تھیں ۔ ۵۰ سال اپنی ماں کے پیٹ میں رہے اس واسطے لے اور ٹریفی بڑھو  
لوٹ کے کھلاتے تھے اور بعد لٹکائیں یعنی بزرگ شاندار رہے ۔ یہ صاحب بانی فرقہ راشن السط  
یعنی ٹنکیا کے تھے اور کتاب یادداشت نیکی اور عقل کی نسبت لکھی تھی جو اصل کتاب انکو  
شاگردوں کی ہے \*

بالکل شام کو پہنچے ایک تنگ اور نیچی راہ جزیرے کے عقب میں سے جو گھاس سے پوشیدہ  
نکل کر دیکھی تھی ۔ ہم ویڈ صاحب کے ساتھ جزیرے میں تماشہ کشا اور ترے اور بگلون کے  
بڑے مجمع میں سے جواڑے جاتے تھے انھوں نے ایک کو مار گرایا ۔ تاریخ پانچویں کو صرف  
ایک وقت کی مزاحمت پائی تھی درندہ خوب سفر کیا ۔ یہاں کا ایک اسقدر آباد اور خوشنامہ تھا  
جیسا ہلوگ ابھی تک دیکھتے آئے تھے ۔ جا بجا اور تر کا کنارہ خوب جنگل سے بھرا ہوا تھا اور  
قطعہ پانی کے واقع تھے ۔ وکن جانب کو کس قدر تنگ تھا کہ کوئی جگہ بلندی خواہ پہاڑی بھی  
کوہ دہلیٹ یا لیکر ملے جو نہایت خواہد برت ہے دریا سے نکلتا ہے مگر پانسو فٹ سے  
زیادہ بلندی میں نہیں ہے بڑے عظیم پانی کے غرق آب بہتے ہوئے موسم یہاں کس قدر  
سرد تھا رات کو برف گری تھی ۔ یہاں کشتیاں اکثریت سے نظر آئیں اور یہاں ہی صورتوں نے  
کمال درجہ کی حیرت رعایا میں پیدا کی ۔ ہلوگ چلا چلا کر اونٹ سے پوچھتے تھے کہ کمان سیر اور کمان  
قطعہ پانی کے اور جزیرے ہیں مگر کچھ اونکی سمجھ میں نہیں آتا تھا ۔ ہمارا ناخدا انکے نام سے  
واقع نہ تھا اور اہ طور پر پکار کے دریانت کرتا تھا کہ (ہم سے بڑے تم جزیرے پر ہوا ہو یا بہا)  
جسے لوگ صرف بغور دیکھ کر خاموش تھے ناخدا تب اور بھی زور سے پکارتا تھا (ہم سے ہوا بڑے  
یا ہوا ہوا ہوا) جھج کوئی دے کی مرضی بکری چلاتی ہے مگر کچھ جواب نہیں دیتے تھے ناخدا غیاموشی  
دیکھ کر سیکندر کم محبت سے یہ سوال کرتا ہے ۔ اے مغرور تم سن سکتے ہو یا نہیں اس جگہ کا کیا نام  
جواب ۔ آہ ہا ہا بڑی عجیب آواز سے \*

ناخدا غصہ ہو کر پوچھتا ہے اے ذی عزت شخص میں پوچھتا ہوں یہ کون جگہ ہے ۔ یہ اوس  
ذی عزت شخص کی عقل کھلتی ہے وہ پکار کے دیا کی جانب اشارہ کر کے کہتا ہے کہ سب درخت  
اور چلے آؤ اب ناخدا نے نہایت غصہ ہو کر گالیوں دینا شروع کیں اور کہا اے گدھے بیوقوف

تخت کھوپڑی کے منہ یہ زمین پوچھا آہا سب خیریت ہے بلکہ یہ کہا کہ کیا نام اس جگہ کا ہے  
 جواب۔ آوہ او اس جگہ کا نام ہے  
 نا خدا استفسار کرتا ہے پانی کے قطعہ کا کیا نام ہے +  
 جواب کرتی قطعہ پانی کا نہیں ہے +  
 نا خدا۔ ہم کہتے ہیں کہ قطعہ پانی کا ہے +  
 جواب۔ ایک قطعہ پانی کا تم کہتے ہو +  
 آخر ہلوگ ناامیدی میں آگے بڑھتے گئے اور لنگر ڈالا تب کئی کشتیاں چاروں طرف سے ہلوگوں کو  
 بنور دیکھنے آئیں تب ہمارا نا خدا بالفاظ دوستی اون سے گفتگو کرنے لگا اور کہا کہ آؤ کچھ شیرینیاں  
 دیکھو اون سے مطلق یہ حال نہ مل سکا کہ ہانگو شہر سے کس قدر فاصلہ پر آئے تھے +  
 تاریخ چھٹی۔ دو جہاز آگے بھیجے گئے کہ اگر ممکن ہو ہانگو پہنچے۔ ہلوگوں نے بھی یہی  
 ارادہ کیا تھا مگر باعث سخت کمرے کے ملتوی رہا۔ دکن جانب اس مقام کے خوب آبادی  
 معلوم ہوئی جس سے امید پائی گئی کہ غرق کر کے بڑا شہر آنے والا ہے۔ رفتہ رفتہ مکانات  
 لب دریا نظر آئے اور عمدہ چین خوب آراستہ کیے ہوئے درمیان ان مکانات کے معلوم  
 ہوئے۔ بعدہ ایک بڑا مجمع مکانات کا نظر آیا اور ایک پہاڑ اور مستول بہت کشتیوں کے  
 اون کے درمیان میں معلوم ہوئے اسی مقام پر دو جہاز بھی نظر آیا اور معلوم ہوا کہ بعد شہر ایک  
 سینے کے ہلوگ اپنی محنت پر کامیاب ہوئے منتظر

### باب بیحدیم

پہلی راے نسبت ہانگو۔ سنجی نوکاروں کے ساتھ اسکی مطابقت۔ حال ہمارے پہلے  
 اندرون کا۔ ایک مجمع عظیم نقشہ صورت ہانگو کا۔ کیفیت اوچانگ اور بان یا ناگ کی  
 آبادی ان شہروں کی۔ قیمت میسر کی روٹی کی۔ کیڑوں کا موسم۔ طریقہ اسکی تیاری کا۔  
 حال میں شکست کیا جانا ہانگو کا۔ اسکی مختلف آبادی۔ تجارت کی سیر۔ دریافت  
 حالات کی شکلیں۔ تجارت ہانگو کی۔ (ضلع کاشت چاے۔ بان یا ناگ کی سیر کو  
 جانا۔ پیرنگ صاحب کا بیان۔

ظاہرہ شکل نامی گرامی جلسے تجارت ہانگو جو فیوریس جاز کے مسئلے سے نظر آتی حقیقت میں  
 بڑی ناامیدی کی جگہ تھی۔ ہم لوگوں نے اس قدر تعریف سنی تھی ہان اور یانگ ٹسی  
 دریائے تھانے کے شہروں کی نسبت انکی آبادی اور سبقت تجارت کی دیکھنے کی ہقدر  
 خواہش تھی کہ اکثر جلوگ اندیشہ کرتے تھے کہ آیا کبھی دیکھیں گے یا نہیں اور اسی وجہ سے  
 جلوگ بڑی امید کرتے تھے بطور اپنی اجرت کے واسطے اس قدر تکلیف اور مشقت کے  
 تو جی دیکھنا انیوں کے ڈھیر کا بجائے آباد شہر اور خوشامتر کروں کے مقام خوشی کا تھا جو لب  
 واقع تھے اگرچہ کم قدر تھے نسبت اس کے جو مہینے امید کی تھی \*  
 ہانگو کی شکل اور کیفیت ملک کی دیکھ کر جلوگ بخی نوگاریڈا آتا تھا کہ گویا ہانگو واقع ہے اوپر  
 کرنے ہان اور بڑے دریا کے جواکے دوسرے سے ملتا ہے۔ دریائے ہان کے مقابلے  
 یعنی دسے کنارے پر ایک بلند سلسلہ پہاڑ کا ہے جان جدید ویران شہر ہان یانگ کا واقع  
 ہے یہ شہر مطابق ہے ساتھ بخی کے اور ہانگو مثل بازار کلان کے ہے۔ یانگ ٹسی کے  
 مقابلے میں براصوبہ اوچانگ کا ہے جس کے مقابلے کا شہر والکا پر دوسرا نہیں ہے \*  
 ہانگو شہر گویا دریائے یانگ ٹسی پر مبنی ہے جواکے میل لانا اور کشادگی میں کناؤ  
 دریائے ہان پر دو میل تک پھیلا ہے۔ چونکہ یہ شہر بالکل تجارت کا ہے اس کے چاروں طرف  
 دیواریں خواہ گڑھے نہیں ہیں۔ دریائے ہان پہلا سوتا ہے جوا یانگ ٹسی میں گرتا ہے  
 ایک سو سے ڈیڑھ سو گز چوڑائی میں ہے اور کم عرصہ سوتا ہے نسبت اس کے بقدر اس سے  
 امید ہے بلحاظ اس کی لمبائی اور بڑی تجارت کے جوا پر مبنی ہے \*  
 پلوں کے عرض کشتیان پہاڑی کے پار اترنے کے لیے بہ کثرت ہیں مہلے سے قریب  
 ڈیڑھ میل کے دریائے ہان کشتیوں سے بہ کثرت بھرا ہوا ہے بخلاف یانگ ٹسی کے  
 کہ یہاں کشتیان بہت کم نظر آتی ہیں۔ دریا ۲۰ میل اس مقام پر چڑھا ہے اور شہر کے باہر  
 جہاں پہنے لنگر والا ۱۳ گز پانی تھا اور یہ مقام سمندر سے ۶۰ میل پر واقع ہے۔ جلوگ یہ سیر  
 کر رہے تھے کہ مجمع اور بھی زیادہ ہوتا گیا اور کشتیان دریا پر آنے لگیں اور ہزار ہا آدمیوں  
 کی آواز جو جلوگوں کے دیکھنے کو فوج ہوئے تھے سانی دیتی تھی۔ چھوٹے حکام کشتیوں پر



سوار مجمع کی حفاظت کے لیے اوہر اوہر دریا پر آتے جاتے تھے۔ یہ مجمع جہاز کے قریب ہوتا گیا بسنے اور سکے چھیدوں سے جھانکتے تھے اور بسنے اور سکوں کو ہاتھ سے دیکھتے تھے کہ کس چیز کا بنا ہوا ہے +

اب ہلوگوں نے اوتارنے کا ارادہ کیا کہ سیر کریں پس کشتیوں کے سلسلے میں سے اپنے گزرنے کی راہ نکالی مگر جہان مجمع کثیر تھا اس مقام پر پہنچنا بہت مشکل معلوم ہوا مگر جب ہلوگوں نے دریا پر پہنچے یکایک ایک کلی نظر آئی جان معلوم ہوا کہ لوگ غوٹ سے بھاگے جاتے ہیں مگر سرنگین مثل کنارے کے بشدت نہج سے بھری تھیں اور اون لوگوں کو باغزار تمام جانے کی راہ دی حقیقت میں ہلوگوں کے چار جہازوں نے کمال کیا کہ ہلوگوں ایسے آباد شہر کی سرنگون پر نہ صرف بلا ملامت چلے پھرے بلکہ ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ لوگ ہکا کر ہلوگوں سے بڑی دوستی کا یہ کلام کہتے تھے کہ (یہ باؤ یہ پاؤ) یعنی ڈرو نہیں ڈرو نہیں +

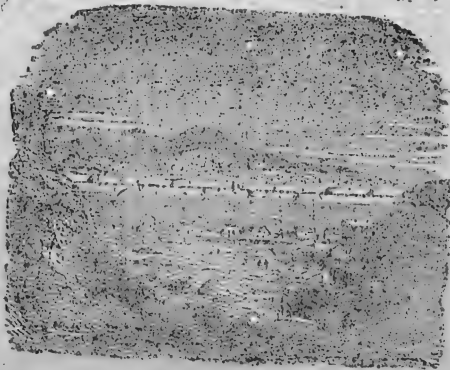
سرنگین اعلیٰ تھیں نسبت اور شہر واقع اس سلطنت کے جو منہ دیکھے تھے۔ دکانین خوب بھری ہوئیں زیادہ تر رونق اور خوبصورتی کی تھیں نسبت کانٹن اور کئی اور مندرگاہ کے۔ پیدل مسافر اور دوپیسے کی گاڑیاں یا مال سوداگری خواہ آدمیوں سے بھری ہوئیں اور میں کر سبیل پر سوار بازاروں میں پھرتے تھے۔ ہلوگوں نے دیکھا کہ ایک کرسی پیچھے پیچھے آتی تھی اور معلوم ہوا کہ اوپر ایک چھٹا حاکم سبکو حکم ہلوگوں کی خبری کا تھا سوار تھا جب منہ اس سے تعرض کیا اس نے جملت بیان کیا کہ وہ صرف بغرض ہلوگوں کی حفاظت اور مجمع کو درست رکھنے کیواسطے آئے تھے۔ بلکہ اس امر کا ثبوت اس طرح دیا جو ہکو نا پسند ہوا یعنی جب ہم کسی مکان میں گئے اور مجمع نے دروازے پر ہمارے دیکھنے کو ایرش کیا اونھوں نے انکو ماما چونکہ اسمین ہماری بنامی تھی اور وہ لوگ حرف حیرت زدہ ہو کر دیکھنے کو آئے تھے منہ اس افسر کو ممانعت کی مگر اس نے جسے بیان کیا کہ وہ حسب الحکم اپنے حاکم بالا دست صوبہ کے عمل کر رہا تھا۔ زیادہ تر ثبوت اس امر میں اسوجہ سے ہکو پہنچا کہ دانگ صاحب افسر نے جو ہمارے ہمراہ شنگائی سے آئے تھے اوسیدان لارڈ ایلچن صاحب سے درخواست کی کہ آپ واسطے انر جانے شہر صوبہ اوچانگ یا ملاقات گورنر جنرل کے اہرار کریں +

مہنے جا بجا شہروں میں اشتہار آویزان دیکھے کہ غیر ملک کے صاحب لوگ اس شہر میں بارادہ تجارت آئے ہیں اور چند روز رہینگے تو بھی اون لوگوں کو بات کرنے کی ہمت ہوتی تھی کہ آپ کے پاس بیچنے کے لیے کیا ہے اور آپ سوداگری کے لیے آئے ہیں +

ہن کو کاغذ بہت آسان سے دو بڑی ٹرکین ایک دوسرے کے مقابلے میں نکلتی ہیں اور اونکو کاٹ کر کئی ٹرکین قریب مساوی فاصلے پر نکلتی ہیں - بعد میں شہر اور دکانات کو مہنے تجزیہ کیا کہ کنارے پر کے پہاڑ کے مقابلے پر جاوین جبکی بلندی ۳۰۰ فٹ لابی تھی اور نہایت دلچسپ سیر نظر آتی تھی - اس پہاڑ کا نام ٹی پی یعنی بڑا اقصیٰ پہاڑ ہے +

ہمارے پانوں کے نیچے دریائے یانگ ٹسی کی لہریں سمندر کی جانب بہتی تھیں - وہاں مہنے اپنے جازوں کو دیکھا جو بڑی خوشنمائی سے پانی پر تیرتے تھے اور مقام پر جان آگے کوئی غیر ملک کا جہاز کبھی نہیں آیا تھا اور ہلوگ اپنی خوشی روک نہ سکے یہ دیکھ کر کہ سطح انگیزی جھنڈا اول مرتبہ چ سلطنت میں چمک رہا تھا - عین ہلوگوں کے مقابلے میں پہاڑوں پر شہر اوچان دار السلطنتہ مہلی کا جو عجوبی ملک یانگ ٹسی کا کہلاتا ہے واقع تھا - اوسکی پہاڑیاں مکانات اور مندروں سے بھری ہوئیں دوسرے برج پچھاٹک لب دیانہایت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں +

تصویر شہر اوچانگ



بائیں جانب میران بازار ہاں لکھو کا واقع تھا اور دریائے ہاں کشتیوں سے بھرا ہوا ایک کشتی  
 انقلاب غروب ہو رہا تھا کہ اون کی جانب بڑے قطعہ پانی کے نظر آئے۔ جس مقام پر ہلوگ  
 کھڑے تھے وہاں سے کل رقبہ تینوں شہر یعنی اوچانگ اور ہاں یاںگ اور ہانگو  
 کا نظر آیا مع اس کی آبادی کے۔ ہک صاحب جو صرت سرسری دوا آخر الذکر شہر دکنی  
 طرف سے گئے تھے تخمیناً آبادی آٹھ لاکھ آدمیوں کی بتلاتے ہیں۔ اس بائیں میں چند چین  
 کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ ہلوگ پہاڑ پر ہیں پس دوڑ کر چڑھے آئے تھے لہذا ہلوگوں نے  
 وہاں سے اور ترانسا سب سمجھا اس لیے کہ وہاں کے لوگوں سے لچہ جواب ہمارے سوالات کا  
 بل نہیں سکتا تھا جب ہم لوگوں نے پوچھا کہ شہر میں کس قدر باشندے ہیں انھوں نے  
 جواب دیا کئی ہزار \*

تاریخ،۔۔۔ وہ چھوٹا افسر وانگ صاحب جو ہمارے براہ شنگائی سے آیا تھا اور جس نے  
 کل کہا تھا کہ لارڈ ایلمین صاحب خواہش ملاقات گورنر جنرل کی ظاہر نہ کریں آج اور صاکن  
 بلا دست کے نام شچی لیکر بھیجا گیا باطلاع غرض ملاقات لارڈ ایلمین صاحب برفراںیدہ۔  
 ہمارے چند افسر بھی اوچانگ کو بطریق سیر بھیجے گئے۔ ہم لارڈ ایلمین صاحب کے  
 ہمراہ بائیں کنارے کو گئے کہ دکانات اور ہانگو شہر کی سیر طے العموم کریں \*

ہلوگ چند برج اب دریا کے دیکھ کر سیران ہوئے کہ یہ برج بہت چھوٹے ہیں جن پر صرت ایک آدمی  
 آسکتا تھا۔ لارڈ ایلمین صاحب کی عادت تھی کہ جب تک چین میں رہے وہاں کے  
 آدمیوں سے خوب گفتگو کیا کیے اور اس مقام پر ہلوگوں نے خوب دوستی کا ریکروان رکھا اور  
 سے پیدا کی۔ پہلا شخص جو ہلوگوں نے دیکھا اور اس کو دیکھ کر حیرت ہوئی ایک آدمی تھا جس کے  
 ہاتھ نیلے رنگ میں بھرے تھے اور اسی رنگ کے کپڑے گھاس پر بچھا رہا تھا۔ اور  
 دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ منچٹر کے کپڑے تھے اونٹے جھو تیلایا کہ اس کی قیمت ۲۰۰ کیش  
 فی جاگ تھی ایک جاگ ہرگز کا ہوتا ہے اور ۲۰۰ کیش کا ایک شنگائی یعنی ایک اٹھنی  
 ہوتی ہے) مصارف رنگ کا ۲۰۰ کیش فی جاگ تھا یعنی کل خرچہ واسطے منچٹر کے کپڑے  
 کے جو چین میں نیلا رنگ کیا تھا فی جاگ ۱۰۰ کیش تھا یعنی قریب ۱۰۰ پنس فی گز کے

نیل جسکا رنگ تھا قریب بین باخراط ہوتا ہے اور مقام گومی چا وین بھی۔ لیکن کپڑے  
ہرے رنگ جاتے تھے نسبت نیلے رنگ کے ارزان اور دو قسم کے چھلکے کا ہوتا ہے  
ہلوگ مکان کے اندر گئے اور ایک قسم کا چھلکا جو ٹٹلو کھاتا ہے اوبلنے دیکھا اور وہ چاگمی  
میں ہوتا ہے دوسری قسم کا شوٹنگ چین مین۔ یہ کپڑا در مرتبہ دن بہر میں ڈوبو یا  
جاتا ہے جو دیسی روئی کا ہوتا ہے پانچ دن ڈوبا رہتا ہے اور لنگ کلاٹ کپڑا دس دن ڈوبا  
رہتا ہے۔ ہلوگوں نے ایک قسم کی دیسی مٹل دیکھی کپڑا بچایا جاتا اور اس پر خوب  
برش پھیرا جاتا ہے اور ایک عرق کے دانے سے اوپر انی بال چھا جاتے ہیں۔ ہلوگ بہت  
خوش ہوئے چند کاکا لون مین انگریزی چھپے کپڑے دیکھ کر خستہ اب تہو کہ اس سلطنت میں اشیاء  
آپلے ہین ہم لوگوں نے ہم لوگوں کے گھوڑے پر سواری کی پرشاک کی قیمت پوچھی اور معلوم ہوا  
کہ فی چنگ ۵ ٹیل مزدوری تھی یعنی فی گز ۱ شلنگ +

یہ بات لائق تحریر کے ہے کہ دیسی ایفون بخوبی بازار کی دکانوں میں فروخت کے لیے رکھی تھی  
اونی کپڑے ہانگو کے باخراط اور متفرق قسم کے تھے ایام سرا کے لیے ابھی آمدنی آئی تھی  
اور چند نہایت قیمتی اور عمدہ اونی کپڑے شائسی اور تربت کی سرحد کے بیان مل سکتے تھے  
مگر پرانے چین کے برتن نظر نہیں آتے تھے۔ ہلوگ مین ہوں کا کہ صرف ۲ برس اور  
چار مہینے ہوئے کہ یہ بڑا شہر سمار کر دیا گیا تھا شہر کے بہت آدمیوں سے دریافت ہوا کہ  
کہ ایک کے اوپر دوسرا پتھر رہنے نہیں پایا تھا +

ہلوگ آج کچھ خرید نہ سکے کیونکہ دکان کے حکام نے بغض امتناع ہماری تجارت کے ساتھ  
اوس ملک کے ہلوگوں کے روپیہ لینے کو بالکل ممانعت کی تھی۔ اس حکم کا اس قدر لحاظ  
ہوا تھا کہ جو روپیہ قبل صدور اس حکم کے اون لوگوں نے بابت اشیاء فروخت شدہ لیا تھا  
حکام واپس دینے کیوں سٹے آئے مگر لارڈ الیجن صاحب نے بدون لینے قیمت کے  
بھیٹر اور مویشی وغیرہ لینے سے انکار کیا۔ زیادہ تر ثبوت اس امر کا اس سے پایا گیا کہ  
راست کے وقت ہم لوگوں میں سے چند صاحبان اوچانگ کو بغض سیر شہر کے گئے  
مگر شہر کے اندر داخل نہ ہو سکے چھانگ کے گارو کے پاس میں نے کیس قدر بغیرتی کے تھے

اندر جانے دینے سے انکار کیا اور جو اتحاد صاحبان کثیر شہنشاہی نے ہنگام ملاقات ظاہر کیا تھا نیا امر بالکل اوسکے خلاف تھا +

تاریخ ۸ - کو میان کے حکام کا فرار جیسا پہلے تھا اوسکے خلاف پایا گیا گورنر جنرل نے لاڈ ایلیجن صاحب کی ملاقات سے انکار کیا - کل بہت رات گئے وانگ صاحب گورنر جنرل کا پیغام لے کر واپس آئے کہ وہ واسطے ملاقات ایلیجنزنگ کے تیار ہو گئے اور آج صبح کو ایک خاص ہرکارہ واسطے پہونچانے پیغام ملاقات کے جوکل در - بجے پر مقرر ہوئی آیا - اس عرصے میں ہم مشرعی صاحب کے ساتھ سیر دکانات تجارت کے سفر کو گئے مگر اس مرتبہ دیر سے ہان کے کنارے کنارے +

افسوس کی جگہ ہے کہ باوصف ہم لوگوں کی اس قدر محنت کے ہم احوال قبر کچر دیانت نکر سکے بلکہ سمجھا کسی سوال کا اون لوگوں کو بہت مشکل تھا مثلاً اگر کوئی سوال کرے کہ آیا کوئی شے ریشم کی تمھارے پاس ہے وہ جواب دینگے کہ (ہاں ہے ایک شے ریشم کی وہاں ہے ایک شے ریشم کی +

سوال - کیا بعض صوبوں میں ریشم ہوتا ہے اور بعض میں نہیں +  
چینا بغور سوچ کر جواب دیتا ہے ہاں ریشم ہوتا ہے بعض صوبوں میں اور بعض میں نہیں ہوتا +  
قرب جوار کے لوگ جواب کو زیادہ سمجھ دار جانتے ہیں کہتے ہیں درست بعض صوبوں میں ریشم نہیں ہوتا ہے +

سوال - کیا اس صوبے میں ریشم ہوتا ہے +  
جواب - ہاں

سوال - کیا شوین میں ریشم ہوتا ہے +  
جواب - نہیں +

سوال - کیا تم شوین میں ریشم لے جاتے ہو +  
جواب - نہیں +

سوال - تم شوین میں کیا لے جاتے ہو +

چینا یک قدر گھبر کر کتا ہے تب تم شوین کو کیا لے جاتے ہو؟  
 قرب کے لوگ جو کھڑے ہیں کہتے ہیں شوین کو کیا لے جاتے ہو؟  
 چینا۔ کبھی ہم ریشم شوین کو لے جاتے ہیں اور کبھی ہم روئی لے جاتے ہیں +  
 سوال۔ کیا روئی شوین میں ہوتی ہے +

جواب۔ ہاں +

سوال۔ تم روئی شوین کو لے جاتے ہو؟

جواب۔ ہاں بعضی مرتبہ ہم شوین سے یہاں روئی لاتے ہیں +

قرب کے لوگ جو کھڑے ہیں سب مل کر کہتے ہیں بعضی مرتبہ یہاں روئی شوین سولا لے لے  
 اسی طرح گفتگو ہوا کہ آخر کار خاموشی اختیار کی۔ ضلع لوٹن میں ریشم ہوتا ہے اور ایک قسم کا  
 زرد ریشم چینک میں ہوتا ہے جان نیل وغیرہ بھی بنتا ہے۔ شانگلہ میں نیل بہت عمدہ  
 ہوتا ہے۔ شوین سب سے بڑا صوبہ ہے جان تھرو وغیرہ ہوتے ہیں۔ تانبا اور سیسہ  
 اور مین دار اسلٹنہ چینک ٹو سے آتا ہے اور سب سے عمدہ چینی شوین میں ہوتی  
 ہے اور تمباکو اور ادویات اسی صوبے سے بذریعہ دریائے یانگ ٹسی آتی ہیں۔  
 مین اور لوہا اسلٹنہ چینک میں ملتا ہے +

کیوچیاوا اور یونان کے ساتھ تجارت بہت کشادہ تھی یونان وسطی ایشیائی اور چڑھے کے  
 مشرق تھا جہاں فروط آتا تھا۔ کیا نگ سی سے غلہ اور چینی بقدر اپنے حصے کے آتا ہے مگر  
 برتنوں کے لیے مشہور ہے۔ صوبہ ہوپی میں جان ہم لوگ تھے بہت عمدہ کانگو ہوتا ہے  
 کانٹن اور بند گاہوں میں اوپاک چاکلہ قتی ہے اور ایک نام ہوپی کا کانٹن میں مشہور ہے  
 کچھ ضرور نہیں ہے کہ چائے خواہ عمودہ اسی صوبے سے آئے یہ چائے پہاڑی صوبے کیسے چا  
 اور جوبان میں نہیں ہوتی ہے۔ سب سے عمدہ چائے ضلع منگ شان کی جواوچانگ  
 میں واقع ہے ہوتی ہے +

زرد چائے روس کو ہوپی سے جاتی تھی اور قرب کے صوبے کان ہوئی میں ہوتی ہے  
 ایک قسم کی کڑوی چائے شل پہاڑی سیاد چائے کے جوہنے ہنگام غار مت گور زرخل بی تھو

اور وہ بعض کافی کے کھانے کے بعد بطور خاصہ کے پیش ہوئی تھی صرف ایک مقام لوٹا رہا  
 اسے جو صوبہ یونان میں لب دیا واقع ہے سرحد اوس و میکون دیا نامک ہوتی ہے  
 یہ چالے بڑی یا چھوٹی مکینوں میں حسب حیثیت بنتی ہے اور نہایت قیمتی ہوتی ہے۔  
 دو قسم کی ہوتی کی چالے ہوتی ہے جو دبا دبا کر انیٹ کی طرح سخت بنائی جاتی ہے فی انیٹ  
 منے کچہ زائد ۲ شلنگ میں خریدی کی تھی +

اسی طرح کہ بیان صدر نسبت تجارت بانگو کے وہ بڑے بڑے فروکش کر نیلے جگہ شوق  
 چین کے ساتھ ہمارے احوال تجارت پڑھنے کا نہیں ہے۔ جبکہ ہم لوگ بانگو کے جہازوں پر  
 گئے سرداران جہاز اور وقت موجود تھے چالے اور پپ سے ہماری تواضع کی ہمک ہونچے ہوئے  
 صرف چند پل گزرتے تھے کہ ایک بڑا مجمع ہمارے دیکھنے کو جمع ہو گیا اور جبکہ ہم رخصت ہونے  
 کو اٹھتے اور یہ دعا مانگی کہ وہ لوگ پھر اہل فرنگ کو بغرض تجارت دیکھیں تمام مجمع نے بیٹے  
 شور و غل سے اپنا اتفاق ظاہر کیا ہے اپنے کس میں ایک ندرست ایشیا کی جبکہ پستان سبرن صبا  
 نے بانگو سے حاصل کی مندرج کر دی ہے +

رات کو جہاز تک بانگو کی سیر ممکن ہوئی کی اور بعد دو میل کے کھلے میدان میں پہونچے  
 یہاں بہت سے لڑکے شور و غل کرتے ہوئے ہمارے پیچھے دوڑے منے چند پیسے ہدیہ کیے  
 اور کنارے سے کشتی پر سوار ہو کر بان دریا کے پار ہوئے شہر کے اندر جانے کو۔ یہ شہر  
 بڑی اونچی دیوار سے گھرا ہوا ہے جسکی مرمت جنوبی ہوئی تھی اور یہ بہت عمدہ چھوٹا خوب  
 شہر ہے جو شاید دو میل سے زیادہ دائرے میں نہیں ہے۔ ظاہر معلوم ہوا کہ اوسین حکام  
 اور اس کے لازم رہتے ہیں اور طرح طرح کی سرکاری کوٹھیاں ٹوٹی بھٹی نظر آئیں۔ صاف  
 ٹرکوں پر ٹرکسے پتھروں کے شیر و سانپ نقش کیے ہوئے اور سنگ مرمر کی موتین بڑی ہوئی  
 تھیں۔ جا سجا ایک ایک خوبصورت پچانگ بھی مرگ پر نظر آتا تھا +

کیفیت دیوانی کی بعد قبضہ کرنے کے باغیوں کے ہاتھ سے اوسقدر بھی جس طرح اور اور  
 مقامات میں۔ جو مرگ بان یا ناگ کو بانگو کے ساتھ شامل کرتی ہے اوسہر ایک بھی  
 عمارت معلوم نہیں ہوتی تھی۔ ہم صاحب بیان کرتے ہیں کہ لہی مرگ بان یا ناگ

براؤ کو سفر کرتے ہوئے ایک گھنٹا لگا کر قوم جو بیٹ کے مسافر کا بیان ہوشیہ صحیح نہیں  
ہوتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ یا ناگ ٹسی کیا ناگ ایک رقبہ سمندر کا ہے اور  
اوسکا پار ہونا خوفناک ہے مگر ہم لوگ معلوم نہ کر سکے کہ اندیشہ کہاں تھا +  
ابگ صاحب کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کوئی دریا ہاں نامے موجود تھا اور ہاں کوئی نسبت  
اسطور پر بیان کرتے ہیں کہ وہ شہر ملنے سے اوپر ایک دریا کے جوا چا ناگ شہر کی  
دیوار کے نیچے سے یا ناگ ٹسی دریا میں گرتا ہے نقطہ

### باب نوزدہم

پہلا موجود ہونا غیر لوگوں کا۔ ہاں کو کے متصل شکار کھیلنا۔ گورنر جنرل کی ملاقات کرنا۔  
اور ہاں شہر کی باہری صورت۔ ملاقات گورنر جنرل کی۔ ایک نہایت عمدہ کھانا  
والیسی ملاقات۔ ایک عمدہ کیفیت۔ دلی فرج۔ اوسکی عمدہ پوشاک۔ وجہ  
ہم لوگوں کے لوٹنے کی۔ ملایت دیمات کے لوگوں کی۔ لی جاز کا بلا میں مبتلا ہونا  
چھوٹے کی کھانین۔ بنگل کی کیفیت۔ گرا با فی۔



تاریخ ۹۔ دسمبر۔ چونکہ لارڈ ایلمین صاحب وہاں کے افسروں کے فریج سے اور اوزکا  
اقلعہ جو نسبت خرید اشیاء تھا پھر ظاہر کیا لہذا مسٹر ویڈ صاحب اور لی صاحب پر  
کروڑ جہاز کے سوار کروا کے اس پیغام سے بھیجے گئے کہ جو ملاقات گورنر جنرل کے ساتھ  
سے پائی تھی وہ ملتوی رہی۔ کروڑ جہاز میں شہر کے پھاٹک کے سامنے جا لگا اور اوزکا  
اشتر حسب دفعہ آجوا۔ مسٹر ویڈ صاحب اور لی صاحب برمی ملایت سے قبول ہوئے  
ادھ جن امور کی ادھوں نے شکایت کی تھی فرار سے ہوئی۔ رات کو مہینے خوش مزاجی عایا  
غیر ملک کے صاحبوں پر تصدیق کی۔ ہواہ گفت نامٹ صاحب پادشاہی توجانہ جانی  
کے ہم قریب مہیا میل کے تاملے تک پیدل گئے واسطے سیر ایک تعلقہ پانی کے جہا میں  
پہاڑوں کے کچھ تاملے پر واقع تھا۔ ممکن ہے کہ خرم لوگوں کے جہازوں کو ہاں کو میں پہونچنے  
کی ایک چھوٹے موضع میں جہاں ایک کتاوے واقع تھا پہونچے مگر بلا شک ادھوں نے



آگے کبھی ہماری قوم کو نہ دیکھا تھا۔ چھوٹے بچے ہماری خوفناک پوشاک دیکھ کر اپنی اپنی ماں کی گود کی طرف دوڑے اور چاہا کہ ہم وہاں پھر اپنی صورت نہ دکھا دیں۔ مزدوران و کاشتکاران نے خلافت دستور چینا اپنا کام روک دیا و عجیب پوشاک والے صاحبوں کے دیکھنے کو جو بہت زمین کے پانی میں گھٹنا ڈبو کر چلنا پسند کرتے تھے۔ چھوٹے کشتیوں پر سوار ہمارے قریب آئے اندر بغور دیکھنے لگے مگر جیکہ ایک مری چڑیا اون کے قریب گری وہ لوگ بلا اسیدا جرت اون کے اوٹھا دینے کے لیے دوڑے اونکی نیک نیتی اور خواہش بد دینے کی لانا تھا تھی مطلق وقت ہم لوگوں کو نہیں مہنی کشتی پر سوار ہو کر جدھر چاہا گئے اور ایک ہرن اور چار جڑے چڑیوں کے شکار کیے گویا اس شقت کا اجداد کل مل گیا کیفیت سیر اور لوگوں کی خوش مزاجی سے اگرچہ بہتے وقت بالکل شام ہو گئی تھی اور لوگ کے جہاز پنج میل کے فاصلے پر تھے اور ہم دیکھنا اس قوم کے تھے جو غیر قوم کے آدمیوں سے کہاں نفرت رکھتی تھی مگر ان لوگوں نے کہاں خاطر داری کی۔ اندھیرے میں ہم لوگ اپنی نادان کھیتے چلے آئے گویا اپنے وطن کو شکار پرست آتے تھے +

جب ہم لوگ وطن کی طرف برابر شکار میں مصروف تھے اور اکثر دریا سے کچھ فاصلے پر چلے جاتے تھے وہاں کی رعایا کہاں خاطر داری ظاہر کرتی تھی +

تاریخ ۱۰۔ ہم لوگ گورنر جنرل کی ملاقات کو آج ایک بجے روانہ ہوئے اور ہمارے ہمراہی بہت تھے یعنی ۳۰ افسر کامل پوشاک پہنے ہوئے علاوہ دیگر صاحبان ہمراہی۔ ۲۰ جہازی گورے اور ۲۰ بلی کرتی والے گورے گویا پاؤ تھی۔ جب لی جہاز نے جو صاحبان بلچی کو سوار کیے ہوئے تھا انگرا ڈالا فیوئیس اور کروزر جہاز کی ٹبری توپوں نے ایسی آوازیں سلامی کی کہ ان کے آگے ہانکوں میں کبھی سنی نہیں گئی تھیں جسے وہ ان کے مکانات پہننے لگے ایک بڑا مجمع جو کہ اب دریا واسطے دیکھنے کیفیت کے جمع ہوا تھا جب لی جہاز سواری لیکر روانہ ہوا یہ آوازیں بڑے خوف سے ایک دوسرے کے اوپر کرتے پڑتے بھاگے اور بہت عرصے کے بعد انکو یقین ہوا کہ اس سے کچھ خوف تھا اور اپنے ناحق کے خوف پر سہتے ہوئے پھر بدستور آکر کھڑے ہوئے +

ہم لوگ بہت جلد ہی جہاز پر دریا کے پار ہوئے اور ایک کرسیوں کا جہاز لب دریا دیکھا جو ہماری سواری دیکھنے کے لیے تھا اور ایک فوج چین کی واسطے ہماری کھڑی تھی۔ جب ہلوگ شہر کے پھاٹک کی طرف ہو کر نکلے ایک بڑی فوج واسطے اپنی حفاظت کے دیکھی۔ ہلوگ اوچانگ کو زاید از ڈیڑھ میل سفر کر کے گورنر جنرل کی کوٹھی پر داخل ہوئے وہ بڑی شرک سب سے عمدہ ہتھیار آج تک چین میں نہیں دیکھی تھی۔ غالباً عمدہ ٹرکین سو جو کی اوسکے برابر ہیں۔ جب ہلوگ کرسیوں پر سو کر نکلے اور فوج اور جہاز گورے ہمراہ تھے دونوں جانب کا مجمع نہایت خاموش اور غرت سے بھرا ہوا تھا اور نمودار دیکھتے تھے گویا اونکو منظور تھا کہ ہر ایک شخص کی صورت اوسکے دل میں نقش ہو جاوے۔ کوٹھی گورنری باغیوں کے ہاتھ سے بچ گئی تھی جو نہایت خوبصورت تھی۔ جب ہم لوگ پہونچے سلامی چوٹی اور بے نال سر کا بابا بچنے لگا اور اندر کے کمرے میں گورنر جنرل صاحب کو دروازے کے قریب مغز لوگوں کے ہمراہ کھڑے دیکھا واسطے استقبال لارڈ ایلمن صاحب کے +

بہنہ اسقدر مجمع چین کے حکام کا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس عالیشان کمرے میں بلند مقام پر صاحب گورنر جنرل اور لارڈ ایلمن صاحب بیٹھے اور دونوں جانب ایک لابی تیار کرسیوں کی اور چھوٹی چھوٹی چائے کی میز پر تھیں جہاں انگریزی اور چین کے افسر بیٹھے تھے۔ کو ان صاحب گورنر جنرل ہو پی اور یونان قوم تارہین اور باغیوں پر فتح یابیوں کے باعث سے جنکو اونھوں نے اپنی عملداری سے نکال دیا۔ ہمدردی میں اعلیٰ غیر قوموں کی نسبت بڑی وقفیت رکھتے ہیں بوجہ اسکے کہ تاناری فوج کے بقا کا منٹن دوسرے افسر تھے اور وہ ان کو اکثر موقع غیر قوموں کے دیکھنے کا ملا تھا +

بعد تھوڑے عرصے کی متفرق گفتگو کے ہمارے صاحب میزبان ہکو دوسرے کمرے میں لگے جہاں انواع و اقسام کا کھانا چاہا ہوا تھا جو ابھی تک ہتھے چین میں نہیں دیکھا تھا۔ چائے کی بڑی میز پر جنکے گرد تمام مجمع بیٹھا تھا عمدہ لڑت کے کھانوں سے بھری تھیں پہلے گرم شرابیں اور آخر کو چائے پی۔ بعد خوب کھانے کے ہلوگ رخصت ہوئے اور صاحب گورنر جنرل کرسی نکلتے لارڈ ایلمن صاحب کو پہونچانے لگے اور اس مختصر ملاقات کا بہت

تاسعہ کر کے کل واپسی کا غزم ظاہر کیا۔ دریا تک ایک بڑا مجمع پیچھے ہو گیا اور تمام دن کی سیر سے بہت راضی اور خوش ہوئے +

تاریخ ۱۱۔ آج صبح ۱۱ بجے صاحب پرنٹنگٹ افسر اوچاٹنگ کے ہمراہ اور چند افسر سوار سامان تیاری ملاقات گورنر جنرل کے آئے۔ چونکہ جلسہ ملاقات کا بڑی دھوم کا ہونے والا تھا اسکی شہرت بہت دور تک پھیلی اور دریاکشتیوں سے جنہر لوگ سیر کے واسطے آئے تھے بھرا ہوا تھا۔ ہلک اپنی دور بینوں سے دیکھ سکتے تھے مجمع فوج رسالہ اور پیدل کا جو جمع ہو رہی تھی اور پادشاہی کشتی صاف نظر آتی تھی۔ بعد ایک عرصہ کے انتظار اور خبر گیری کے تین مرتبہ دھواں اٹھا اور معلوم ہوا کہ جنرل صاحب آئے ہیں تب اوس بڑی کشتی نے فنگر ڈالا اور حیرت لوگوں کو ثبت ہوئی۔ صاحب گورنر جنرل مع صاحبان ہمراہی جہاز پر پہنچ گئے اور دو دکش کو بڑی حیرت سے دیکھا +

تصویر گورنر جنرل ہوگوٹنگ کی مع صاحبان ہمراہی





پانچ سبتے ہوئے تھے اور کچھ تعجب نہیں کہ سب ہماری لوگوں کو ٹھکانے کے مکانوں کی تھی۔  
پس باپسی کی تجویز ہوئی اور کوئی وجہ اور آگے جانے کی نہ تھی اور وہ عمدہ نامہ کے مالکوں  
ایک بند گاہ ہماری تجارت کے لیے تھا اور سو اسے سیر کے اور کوئی وجہ ایسے زیادہ  
سفر کرنے کی نہ تھی +

کبھی جناب ملکہ مظہر کے عہد دولت میں آنا اور دور از سفر ہوا تھا جیسا کہ سفر ہوا نہایت  
مستحق سے ہلوگوں نے اس سوئے کی طرف سے جس کے مقابلے میں جہاز بڑی دیر سے  
چلے آئے تھے جہازوں کو واپس کیا۔ جب تک ہلوگ میان رہے جہاز کے سامنے  
جمع رہتا تھا اور وہ لوگ ہلوگوں کو دیکھا کرتے تھے۔ بلاشبہ کئی سال کے بعد جبکہ یانگائی  
دریا میں دودکش چیلنگے طرح ولایت کے دریائے سپی میں توضعف لوگ اپنی اولاد  
تے بیان کرینگے کہ کس طور سے پہلی مرتبہ دودکش نظر آئے تھے اور ان سے لوگوں نے  
خوف کھایا تھا کہ بھوت میں اور ایک ہفتہ مقیم رہ کر غائب ہو گئے +  
ہوانگ پو کو اگر بڑھکر ہلوگ سکونیر میں داخل ہوئے جہاں پانی بہت کم پایا بلکہ روز بروز کم ہوتا  
جاتا تھا +

تاریخ ۱۳۔ ہوانگ چو سے تھوڑا آگے بڑھکر دن بھر راہ کی تلاش میں گذر ڈو اور لی جہاں  
بڑی جان نشانی سے راہ ڈھونڈھا کیے ہم لوگوں میں سے چند آدمی تلاش شکار جنگلی بط  
کے اور ترے اور تین جانور شکار کیے +

تاریخ ۱۴۔ دو جہاز کنارے پر لگائے گئے اور ہلوگ راہ کی تلاش میں متفرک تھے ہم لوگوں  
میں سے کچھ لوگ شکار کی تلاش میں نکلے اور شکار کر کے ملک کی قرب سیر کی۔ اکثر یہاں کی  
چڑیاں عجیب قسم کی تھیں جسے کبھی نہیں دیکھیں تھیں۔ جب ہلوگ کھیتوں کی سیر کر رہے  
تھے اکثر کھیت والوں نے ہلوگ کو بلا کر آؤ چلے پو اور دوپہر کی دھوپ میں آرام کرو۔ اکثر  
لوگوں نے روپیہ لینے سے انکار کیا تھوڑی باروت یا چند دیسلانی بطور تحفہ نہایت خوشی سے  
قبول کیں۔ اس باب میں لارڈ ایلمون صاحب واسطے ملاحظہ شہر پامور کے قشرین  
ہے گئے اور ہم کا شکار دن سے گفتگو کیا کیے۔ یہ بات شکر ہلوگ بڑی خوشی ہوئی کہ آگے

بڑھکر گھر سے پانی کی امید تھی +

تاریخ ۱۵۔ ہمارے کل رات کی امید محض غلط نکلی۔ ہلوگ وہ خوشخبری سنکر جلی جبار لیکر آیا تھا خوش تھے کہ اتنے میں ایک اونچا پہاڑ ۵۰۰ ہزار فٹ اونچا دریا میں نظر آیا اور وہاں پانی اوتھلا تھا۔ لی جبار انگ گیا مگر خیریت سے نکل آیا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ تھوڑا لگے بڑھکر بڑا صلہ چند میل وہ خوشنا پہاڑ کیٹھو یا یعنی مرغی کا سر واقع تھا ڈو جباراوس کے قریب ہو کر نکلا اور اطلاع دی کہ پانی ۳۳ فٹ تھ گھر سے نقطہ۔

### باب ہفتم

لیک کی سیر۔ ایک خواندہ کاشتکار۔ مشکل سفر۔ عمدہ شکار۔ فیروزیس جبار کو چھوڑنا۔ ٹراون۔ کان کنگ مین پہونچنا۔ مسٹر وید صاحب کا باغیچہ سے ملاقات کرنا۔ اور مین پہونچنا۔ باغیچہ کا خط۔ ملاقات کی خبر۔ باغیچہ کا حاصل کلام۔ تعداد اونکی فصیح کی۔

تاریخ ۱۶۔ دسمبر۔ آج دن کے سفر میں ہلوگ مقام لیوان میں داخل ہوئے جس سے عمدہ سیر کی جگہ ہے۔ دکن جانب سے ایک چھوٹا دریا یا انگ ٹی کیا انگ میں داخل ہوتا ہے اور پیو کو کیا انگ سے علیحدہ کرنا ہے ایک مقام پر جڑنگ شاہ کہلاتا ہے اور اس دریا کے قریب واقع ہے بہت عمدہ چالے ہو سکتی ہے ایک ضلع میں کوٹلا اور روٹی بہت خوب ہوتی ہے۔ سفر واپس میں زیادہ تر فراغتوں کا مقابلہ کرنا پڑا بہت جاتے وقت کے گاہ گاہ اوتھلا پانی مٹا تھا اور اب برابر پنج فٹ کم پانی ہے۔ اس سفر میں دریا واسکا واقع ولایت یاد آتا تھا +

تاریخ ۱۷۔ توپ کی کشتیاں آج دن بھر تپلاش راہ کے سنخ پہاڑوں کے اوس پار مصروف رہیں راہ میں ٹہری فروخت تھی اس لیے ظاہر نا امید سی معلوم ہوئی۔ بعد ۱۳ میل کی پیدلی مسافت کے ہلوگ ایک پانی کے قطعہ کے قریب پہونچے جس کے قریب چھ ٹہری پڑے ہوئے تھے اور کشتیاں جل رہی تھیں اور روٹی کے کھیت دریا کے کنارے واقع تھے۔ اس ٹہری قطعہ پانی پر چڑیان نظر آتی تھیں اور مویشیوں کا غول چر رہا تھا۔

ایک جھوٹے کے اوپر لارڈ ایلمن صاحب نے ایک تختی لگی دیکھی جسکے ترجمہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس گھر کے باشندے نے خطاب علم کا حاصل کیا تھا گو ایک کاشنکار کے خاندان کا تھا اور اسکا بھائی بھی بڑا عالم تھا اور اگرچہ صرف ۳۰ ایکڑ اراضی کا مالک ہے اس نے ایک خطاب کے لیے مبلغ ۱۰۰ روپیہ ٹیل چین کا صرف کیا تھا مگر باعث اپنی کم بینہ کے کوئی عمدہ نہ ملا آخر خطاب ساٹھ برس کی عمر میں ملا۔ اس جھوٹے کے پیچھے ایک کو لھو تھا جہاں روٹی کے بچ جمع تھے اور اسکا ٹیل کھائے میں صرف ہوتا تھا جس طرف ہلوگ گئے برابر لوگوں نے خاطر داری کی اور بلاتامل ہلوگ رعایا کے گھروں میں گئے۔ آج کا دن خوشی کا تھا کیونکہ آج ہی کے روز گذشتہ سال میں ہلوگ فیوریس جہاز پر سوار ہوئے تھے \*

تاریخ ۱۸۔ آج صرف اسقدر ہوا کہ کپتان آسبرن صاحب نے تجویز کیا کہ کل کے روز آگے سفر کریں \*

تاریخ ۱۹۔ کرور جہاز ۴۴ فٹ پانی میں گیا اور نہریت سے نکل آیا ہلوگ ۱۱ بج پانی میں ملا اور ہلوگ بلاتامل چلے گئے۔ ہلوگ کمال حیرت سے دیکھتے تھے کہ کس تدبیر سے جہاز نکلا اور پھلے پانی میں چلانا ہوتا ہے \*

تاریخ ۲۰۔ اور ۲۱۔ جبکہ لی اور ڈو جہاز تلاش بندر گاہ کے گئے ہلوگ اپنے سیر و شکار میں مصروف ہوئے اور کوسوں کے دھارے کے درمیان دریا ۴ ور پیاٹنگ لیک کے تمام جھاریوں اور جنگلوں کی سیر کی اور مکانات دیکھے جو بہت بہتہ مقام پر ہیں کیونکہ پانی کی لہریں اسقدر زلزلے تک آکر حملہ نہیں کرتی تھیں \*

تاریخ ۲۲۔ ہلوگوں کو شکر کمال افسوس ہوا کہ کوئی مقام بندر گاہ کا تھا جہاں نیا م کر سکیں اور زیادہ تر افسوس یہ ہوا کہ فیوریس اور کرور جہاز کو پیچھے چھوڑ دو اور لی جہاز پر شنگائی کو جانا پڑا \*

تاریخ ۲۳۔ آج اسی افسوس میں ملاحتی گورون کے ساتھ دن گذرا کہ چین میں ایام سرما کا مقابلہ کرنا پڑے گا کیونکہ کوئی امید زیادہ ہونے پانی دیا کی تھی۔ ہلوگوں نے بڑے

نہم میں رات کاٹی گویا فیورس جہاز پر یہ آخری رات تھی \*

تاریخ ۲۴ - آج صبح کو گویا آسمان ہلوگون کی جدائی سے رو رہا تھا اور بڑی شرم کی بات معلوم ہوتی کہ کپتان آسبرن صاحب کو بعد اوندکی استغاثہ تکلیف ہماری کے سفر میں پیچھے چھوڑیں مگر یہ امر ضروری معلوم ہوا پس ہلوگون نے لی جہاز پر جب قدر ممکن ہوا آرام کیا جب سب تیاری ہو چکی لارڈ ایلمچن صاحب نے بند کلمات تاسع آئینہ کپتان آسبرن صاحب اور اون لوگوں سے جو پیچھے چھوڑتے تھے کہے اور ہلوگ بعد دعا اور مناجا پر ہی کے جدا ہوئے - لارڈ ایلمچن صاحب سکری آف اسٹیٹ بہادر کو اسطور پر تحریر فرماتے ہیں کہ ہکذات خاص فیورس جہاز کی جدائی سے تاسع تھا - ایک سال سے زیادہ دو سہ ہفتے اپنا گھر بنایا تھا اور اس مابین میں پہنچنے کبھی نہیں سنا کہ وہ کسی مقام نہیں جاسکتا یا کوئی کام نہیں کر سکتا تھا جو کرنا تجویز ہوتا \*

جدائی کی وقت محب سلامی سر ہوئی اور بادشاہی فوج نے جو اور کے کنارے پر فوج کر رہی تھی ہجرت تمام دیکھا \*

تاریخ ۲۵ - ہم لوگوں کا ہارون بڑے غم و افسوس میں گذرا باوجودیکہ لفٹنٹ الہ کمانڈر کے ہاتھ میں ہم لوگوں کا خوش ہونا غیر ممکن تھا - ایک چادر بہت کی تمام جہاز کے اوپر بچائی تھی تھی اور ہلوگ صبح کو جب جہاز کے گردوں سے نکلے - تھے نہایت سروی معلوم ہوتی تھی \*

۲۶ - آج کے سفر کا حال لارڈ ایلمچن صاحب کی بلوبک اور وٹس روئید صاحب کی رپورٹ سے نقل کرنے سے بہتر واضح ہوگا - جناب مختتم الہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس بات کی نگرانی کی کہ ان کنگ میں ہو چکا کہ کرنا لازم ہے - جب ہم لوگ پہنچے گئی کی آواز ہوئی اور یہ قرار پایا کہ شہر کی دیواروں کے نیچے نیچے چلیں اور جب ہلوگ اور ہر کپڑوں جاتے تھے دو توپ کی گشتیاں ہمراہ تھیں - تجویز ہوا کہ کوئی ایسی راہ تجویز کیا دے کہ آئندہ جب کوئی گشتی فیورس اور کمزور جہاز کی مدد کے لیے بھیجی جاوے کسی طرح کی دقت نہ پڑے - پس بغرض نزع تکلیف آئندہ تجویز کیا کہ باغیوں کے افسر سے سخت گفتگو کریں - ۲۶ کی صبح کو



مسٹر وید صاحب پیغام لیکر بھیج گئے جسکا انجام نیک ہوئی رپورٹ مندرجہ ذیل میں درج ہے  
سے دو چھوٹی توپ کشتیوں سے ایک بڑے شہر کو جو دیوار سے گھرا ہوا تھا محض مہل امر  
تھا مگر چین میں ممکن تھا ۔

مسٹر وید صاحب کی رپورٹ نسبت تبخہ ملاقات باغیان کان گنگ ہے کہ جبکہ  
تاریخ ۲۶ دسمبر کی شام کو جب الایملے جناب ایل آف ایلمین صاحب بہادر توپ کی  
کشتیاں کان گنگ کے قریب پہنچیں ہم ڈو جہاز پر سوار ہو کر اون باغیوں سے  
جنھوں نے ہم پر گولی چلائی تھی گفتگو کرنے کو گئے ۔ زیادہ رات گئے اندھیرے میں  
پڑھائی کرتے گئے اور دیواروں کے قریب پہنچے جا بجا روشنی نظر آئی اور کشتیاں ہلتی  
معلوم ہوئیں ۔ حکو ایسا گمان ہوا کہ اون لوگوں نے ہلکو دیکھ لیا تھا ۔ تاریخ ۲۶ نومبر  
یعنی روز اول مقابلہ سے ہلوگ فوج کے فوج سے واقف تھے لہذا آگے جانا مناسب سمجھا  
اور لی جہاز کو واپس آئے ۔ دوسرے روز صبح کو قریب دہ بجے کے فٹنٹ ملاک صاحب  
آئیں جہاز نے ہلوک بولایا ۔ پانی شدت برس رہا تھا سناچ چھا توں کا مجمع لگ گیا جب ہم لوگوں کی  
کشتی لب دریا پہنچی ۔ کمار سناچ اور نیلی پوشاک پہنے ہوئے تھے اور عجیب شکل معلوم ہوتی  
تھی ۔ ایک سناچ جھنڈا لٹا رہا تھا غالباً راہ دکھانے کے لیے ۔ کنارے پر کئی گز کے فاصلہ  
تک پڑھائیوں کے اوپر ٹھہری ہوئی تھی ۔ مجمع میں سے ۲ یا ۳ آدمی ہلوگوں کی تعویذ کے  
واسطے دوڑے ایک لڑکا آگے آ کے برجھی میں جھنڈا لٹائے ہوئے جاتا تھا سوائے اس  
تھیوار کے اور کس کے پاس جہنے تھیوار نہیں دیکھا اور چند خراب توپیں ادھر ادھر لگی  
دیکھیں ۔ معلوم ہوا کہ کل حکام کا نمٹن کے رہنے والے ہیں سب ایک سے گفتگو کرنا چاہا  
پس مجمع سے جو ایک بھانگ کے قریب جمع تھا ایک آدمی آکر گفتگو کرنے لگا ۔ معلوم ہوا  
کہ یہ شخص رہنے والا کو انگسی کہے گریہت عمدہ کا نمٹن کی زبان بولتا تھا ۔ پیچھے سے  
اوسنے بیان کیا کہ میں عمدہ سے میں تیسرے درجے کا ہوں رہنے اوس سے کہا کہ ہلوک بہت  
ذرا فٹ کرنے کا حکم ہے کہ کیوں بیوجہ جناب ملکہ مملکت کی فوج پر گولی چلائی گئی تھی ۔  
اونھوں نے جواب دیا کہ کسی صوبہ دار کی غلطی ہے کسی کو انگسی خواہ کا نمٹن کے آدمی کی

غافل نہیں ہے۔ گوانگسی کے لوگوں کو آگے معلوم تھا کہ یہ انگریزی جہاز میں بیچے سے  
 انگریزی جھنڈا جب لفظ (ایا) لگا کا لکھا تھا معلوم ہوا۔ انھوں نے بیان کیا کہ ان لوگوں کو  
 معلوم نہ تھا کہ جواب دیا کہ آئندہ احتیاط رہے۔ ہلوڈائی شروع کرنا منظور تھا جب  
 کوئی ہلوڈا چھیڑے اور اس میں وجہ سے وزیر صاحب نے ہلوڈا بھیجا تھا کہ ان کو بلاوجہ کسی کی  
 جان ہلاک کرنا منظور تھا اور چونکہ دوسرے یا تیسرے سینے ہماری کشیدہ آمدورفت کی تھی  
 اور ہلوڈا کسی کی طرف داری کرنا منظور تھا اس لئے لوڈائی میں جو اس وقت وہاں پہنچی تھی اگر کوئی  
 ہلوڈا پر حملہ کرے گا ہم بھی اس کا مقابلہ کرینگے۔ طرح ناکھن میں کیا تھا اور یہ وجہ سے  
 سارے ضلع مساکر دینے لگے۔ حاکم نے جواب دیا کہ ان سینے سے جو ناکھن میں  
 ہوا اور زیادہ تر ملائیت سے عذر معذرت کی نسبت اس غلطی کے جو ان کے آدمیوں نے  
 کی تھی۔ انھوں نے کہا کہ ہلوڈا اشیاء خوردنی بطور نذرانہ تھا بے حاکم بلا دست کے  
 لیے بھیج دیے مگر سینے لینے سے انکار کیا۔ انھوں نے ہم سے درخواست کی کہ ہم آپ کے  
 بڑے حاکم سے کہ وہ بھی کانٹن کے رہنے والے ہیں ملاقات کرینگے۔ اس سے بھی انکار  
 کیا اور جواب دیا کہ ہم صرف پیام لیکر آئے تھے اور وہ پیام ہم بھیج بیان کرتے ہیں لینے  
 تھا اور انہیں نہایت آسان ہے اگر تین ہلوڈا بھی تنگ کیا۔ اس پر انھوں نے وہی  
 عذر معذرت کا جواب دیا جو ہمارے ناکھن کے ذکر کرنے پر دیا تھا۔ جب ہم کشتی پر  
 واپس روانہ ہوئے انھوں نے کانٹن کی رواج کا سلام کیا اور کہا خدا حافظ اچھا سفر کر  
 یہاں کا مجمع نسبت اوہو کے زیادہ تر تندرست اور بہتر پوشاک پہنے ہوئے معلوم  
 ہوتا تھا۔ انہیں سے ایک نے کانٹن کی انگریزی زبان میں ہم سے گفتگو کی معلوم ہوا کہ  
 دھماپو اسے آیا اور ہلوڈا کی رواج سے آگاہ تھا ظاہر راہ ایون کھلنے والا معلوم  
 ہوا۔ اکثر آدمی پیچھے رہ گئے اور بہت کم لوگ کشتی تک آئے +  
 باغیوں کی سرحد سے بلا فرحت ہلوڈا نکل آئے اور رات کو مقام تنگ لنگ میں قیام  
 پایا۔ ۲۴۔ مقام اوہو میں بالکل رات کو رٹریویشن جہاز پر پہنچے اور کپتان  
 پارکر صاحب نے بڑی خاطر سے اپنی جگہ سکونت چارے رہنے کو دی مگر ہم نے

لی جہاز میں رہنا منظور کیا \*

جب سے کپتان پارکر صاحب مقام اوہو میں پہنچے اونھوں نے ایک محذرت کی  
چھٹی نسبت اس وقت کے جہاز کے جانے وقت قریب ٹینگ کے ہوا تھا پائی -  
غالباً یہ چھٹی لارڈ ایلمین صاحب کے لیے تھی اور اس کا مضمون یہ تھا \*

کچھ عرصہ ہوا جبکہ حضور ہمارے چھوٹے مقام میں رونق افروز ہوئے تھے چند جاہل آدمیوں  
نے سو سے آپ کی طرف گولی سر کی کہ اونکو ہمارے آسمانی پادشاہ ہنگ ہو سین  
نے قتل کیا۔ چونکہ آپ کے جہاز روانہ ہو گئے تھے لہذا وہ اونکو روک کر اپنی محذرت لکھ کے  
پس منے اپنے چھوٹے بھائیوں کے نام حکم بھیجا کہ آپ کو ہماری محذرت سے آگاہ کر دین  
مگر جہازوں کے چلے جانے سے وہ حکم ان تک پہنچ نہ سکا اور چونکہ پادشاہی کشتیاں بھی  
ہماری فراحم تھیں مہنے اسکی رپورٹ آسمانی پادشاہ کو کی اور حضور کی کشتیوں کی واپسی کے  
منظر سے کہ اصالتہ حضور کی ملاقات کریں اور خود حضور کی زبان سے حکم سنیں جنکی اطلاع  
اپنے آسمانی پادشاہ سے کریں پس ہلوگرن نے ایک شخص آگے سے حضور کی تعلیم کے  
لیے بھیجا ہے \*

تاریخ ۲۸ - آجکا دن کی قدرت فکر کا تھا کہ آیا رٹریوٹشن جہاز ٹینگ کو ملا فراغت نکل  
جائیگا یا نہیں۔ پس خیریت ہوئی کہ سب اچھی طرح نکل گئے \*

تاریخ ۲۹ - دوپہر کے قریب نانکن میں پہنچے اوسن نابعداری کے خط مذکور الصدر  
سے لارڈ ایلمین صاحب کو یقین ہوا کہ نانکن کے باغیوں سے زیادہ تر راہ و رسم  
پیدا ہوگا۔ پس صاحب مدوح نے مشر وید صاحب اور وایلی صاحب اور راؤ کو  
لب دیا بھیجا کہ حاکموں کی ملاقات کر کے کچھ خبر دریافت کریں \*

ہلوگرن کے کنارے پراوترے قریب ایک ضلع کے جہان جاتے وقت اگ بستی تھی  
اور سب خاموش تھے پس ہم لوگوں کو اس کے فراج سے واقف ہوا کہ کی قدرت شہد معلوم ہوا  
اس بلین میں کچھ سپاہ پھٹی دودی پتے ہوئے پھاٹک سے محض لا پورا نکلی ہماری ہی  
خوابش تھی کہ شہر میں پہنچیں جو ایک میل کے فاصلے پر تھا وہاں ہم لوگ پیدل آویں

کے درمیان سے گئے ایک رشکے کو سنبھلے اپنا رہنا بنایا اور وہ پہلے ہلو ایک افسر کے پاس لے گیا جہاں چند افواج کا مالک تھا۔ چونکہ گذشتہ ملاقات اس شخص کی از روئے آثار گولی کے ہوتی تھی ہلو کو تا مل ہوا کہ کیونکر یہ شخص ہر چار آدمیوں کا جواد کے مخالف تھے وہ ان کو اپنا پسند کرے گا۔ ہلو جلد معلوم ہو گیا کہ وہ ملازم گفتگو سے صرف ہم لوگوں کو انتظار اس حکم کے جواد سے طلب کیا تھا روکنا چاہتا تھا۔ چونکہ اس کے چار گھوڑے بندھے کھڑے تھے سنبھلے امر کر لیا کہ یہ ہلو ملین اور ہم سوار ہو کر سیر کریں ہر چند اس نے سمجھا یا کہ خدا تا مل فرمائیے مگر سنبھلے نہ مانا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر ایک شخص کو راد بنانے کے واسطے ساتھ لیا۔ ایک ہر کارہ ہمارے آگے سے ہلو گولن کی آمد سے حکام کو مطلع کرنے کے لیے نکل گیا +

ہلو گ چھ میل سے زیادہ گئے قبل پہنچنے پھاٹک کے جہاں سے شہر کے اندر جانا ہوگا۔ پھاٹک کے اندر جا کر قریب فاصلہ ایک میل کے اور جانا ہوا۔ تمام شرکون کی سیر کرتے ہوئے لی صاحب ایک باغی سردار کے گھر پر داخل ہوئے۔ اس افسر نوروزی ہمارے ہماری ملاقات کی اور بیٹھک خانے میں لے گیا یہاں وہ اپنی حکومت کی کرسی پر ایک عجیب و غریب پیریز پہنے بیٹھے اور ہمارے احکام کے خواتین گار ہوئے۔ افسر شل افسر اور ہلو کے پر شکا پہنے ہوئے تھا صرف جوتا اور ٹوپی کلا بتونی تھی جوتا نہایت نفیس اور ٹوپی میں سپاٹے بنے ہوئے تھے۔ مشر ویڈ صاحب سے معلوم ہوا کہ ٹوپی منگ کی سلطنت میں پہنی جاتی تھی۔ جو گفتگو درمیان لی صاحب اور مشر ویڈ صاحب کے ہوئی ہم اس کو مشر ویڈ صاحب کی رپورٹ سے نقل کرتے ہیں +

ہم لوگوں نے وجہ اپنی ملاقات کی ظاہر کی یعنی یہ کہ سنبھلے اپنی معذرت کی میٹھی نسبت سہرا گولی چلانے کے جناب ملک معظمہ کے جہاز پر جو اوہو کو بھیجی تھی باقی اور چونکہ اوہ جہاز ہمارے اوہر سے جاوین آونگے اگر پھر فراحت ہوئی تو اس طرح مقابلہ ہوگا +

لی صاحب نے زیادہ عذر کیا مگر بہت عاجزی ظاہر نہیں کی صرف یہی کہ اگر موجد عیسائی ہونے کے ہلوگ ایک ہی خاندان کے بھائی ہیں مگر یہ عجیب طریقہ عذر کرنے کا تھا۔ اوہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ہنگ سو میں ہنز ٹینگ وانگ میں تھے اور ان کے

لشکے گدی نشین نہیں ہوئے تھے سب نے دریافت کیا نسبت اون بادشاہ کے حکم تھا  
 کہ ثرائی میں مارے گئے یہ ایک بڑے تامل کا سوال تھا بعد بہت غور کے جواب دیا کہ وہ  
 آسمان میں ہے اور پھر ایک اور سوال پر جواب دیا کہ اول کا صاحب زادہ گدی نشین ہوا  
 اونھوں نے تعوا و منج کی کمی ہزار بیان کی - وہ خود گدز جزلی کیا ناگ نان کے تھے  
 اور پیچھے سے سنا کہ حیف اگر بیوہ کا کہ ناگن کے ہیں - وہ آپ کو چھپاتے تھے سو م درجے  
 کے افسر اور اپنی ٹوپی پر خطاب میٹن نوح کا لگائے ہوئے تھے اس آخر لفظ سے وجہ  
 اول کا ظاہر ہے گواصل میں اول کے معنی خوشی خواہ برکت کے ہیں - اور پہلی دو لفظوں  
 کے معنی آسمان نصیب ہو ہیں - مہنے چند کتا بن ناگن مگر جو کتا بن اونھوں نے دکھانے  
 دی تھیں جو سر جاج بونہم صاحب شہزادہ بن ناگن سے لائے تھے +  
 لی صاحب نے اور کتا بن دینے کا وعدہ کیا اگر ہم رات کو قیام کریں اور ب آسمانی  
 بادشاہ کی ملاقات کو جاسکتے ہیں - مہنے آگے وہاں جلنے کی اجازت چاہی تھی مگر  
 لی صاحب نے کہا کہ بلا اجازت جانا ممکن نہیں - ایک افلاک خذنگار ہم لوگوں کی کتابوں کے  
 لیے خواہش دیکھ کر بہت خوش ہوا - مہنے انکی عبادت گاہ کا دیکھنا چاہا اگرچہ ایک  
 نے کہا کہ تھوڑے فاصلے پر ایک عبادت گاہ ہے مگر لی صاحب نے دست اندازی کی  
 اور کہا کہ لوگ اپنے اپنے گھر میں عبادت کرتے ہیں اور اتوار کو یوٹامانی (یعنی یہودی) مندوین  
 جمع ہوتے ہیں - اسپر مہنے دریافت کیا کہ کون - فردا انکی عبادت کا تھا مگر مفصل معلوم ہوا کہ  
 اول کا یوم عبادت، اتوار یا ہفتہ تھا - قبل رخصت ہونے کے ہلوگوں نے پھر تہارون کے بارے  
 میں ذکر کیا اونھوں نے درخواست کی کہ جب ہلوگ آئیں اسکی اطلاع بھیج دیں تب کیسے حکام مقابلہ  
 دینے نہ پائے گا پس مہنے یہ وعدہ کیا اور بعد کھانے کے رخصت ہوئے +

ہم لوگوں نے شہر کے اندر ہو کر دریا کی طرف جلنے کو اصرار کیا اور دیواروں کی درمیانی راہوں سے  
 جانا منظور نہیں کیا اور باوصف احتراز بغیر کسی شخص راہ دکھانے والے کے ہلوگ روانہ ہوئے  
 لی صاحب نے ہزار اصرار دیکھ کر ایک چھوٹے حاکم کو ہمراہ کیا کہ دریا کے جھاٹ کی طرف الٹنا  
 بالکل شام ہو گئی تھی اور ۳ یا ۴ کو ص جانا تھا - اس افسر نے پہلے جب دست اور سکے قریب

سے انہیں زبان میں باغیوں کی بہت توصیف کی کہ باغیوں کی منہج کثیر تھی مگر عہد کا منہج  
زبان میں گفتگو کرنے کا اور کما کہ بہت اتر چلا ہے اور لوگ تباہ ہیں اور یہ اثرات کیا بلا  
ہستما و تھمبی لی صاحب کے جو باجھا شہر میں آؤ زبان تھا +

ہمارے راہ تلانے والے نے مشروید صاحب سے دریافت کیا کہ آیا وہ اسکو اپنے ہمراہ  
جہاز پر نہیں لے جاسکتے ہیں تاکہ وہ سچ نکلے اس امر سے انھوں نے انکار کیا تب اس نے ذرا  
کی کہ آیا باغیوں خواہ چھوٹے ہتھیاروں کی تجارت قبول کر سکیں اس نے کہا کہ میں انہیں کھانا ہوں  
اور قریب ایک ٹنٹ کے رعایا نانگن کی گریہ اور عذاب نہ نہیں ہوتا ہے کیوں کہ اس نشہ کا کھانا  
خواہ تجارت منع ہے۔ اس نے یہ بھی بیان کیا کہ اگرچہ نانگن میں بہت لوگ نہیں تھے تو بھی  
۴ بڑی فوجیں موجود تھیں ایک صوبہ کو انگ میں ایک فوج گرین میں ایک چکیانگ میں  
اور ایک کان ہونی میں۔ پادشاہی فوج کی نسبت اس فوج کو نہایت شہریر کستا تھا مگر  
اسکو فوج گورنمنٹ سے موسوم کرنا تھا +

اس نے یہ بھی ہم سے بیان کیا کہ کثرت شادی رائج تھی اور آسمانی بادشاہ کی ۳۰۰ محل تھے اور  
خود ہمارے پاس ایک بہت حسین عورت تھی۔ جو عورتیں گرفتار ہوتی ہیں وہ سپاہ میں تقسیم  
کر دی جاتی ہیں اور ہفتے چند بہت خوبصورت عورتیں دیکھیں جب ہم سرکون کی طرف سے  
نکلے۔ جو لوگ گرفتار ہوتے ہیں وہ فوج میں زبردستی بازہ کر دت مقابلہ کے سامنے کھڑے  
کیے جاتے ہیں +

ہمارے راہ تلانے والے کو صرف ایک قسم کی دعا آتی تھی جو قبل کھانے کے پڑھی جاتی تھی  
بلکہ اس نے پڑھ کر سنائی۔ بعض وقت وہ لوگ گھٹنے ٹیکتے تھے اور اس تاد پڑھاتا تھا مگر  
وہ لوگ سمجھ نہ سکتے تھے کہ کیا پڑھا جاتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ ۳ افسر اور ۲۰ سپاہی ہمارے  
جہازوں کی آگ سے ہلاک ہوئے تھے۔ نانگن شہر بالکل باغیوں کے قبضے میں تھا  
میں نے کسی شخص کو تجارت میں مصروف نہیں دیکھا +

حال میں دس ہزار فوج باغیوں کی تھی اور پادشاہی فوج اس سے دو چند کھڑی ہوئی تھی  
اور انکی یہ غرض تھی کہ اس فوج کو بھوکوں ماروالین۔ منجھ ۱۳ بھاٹک کے صرف چھ کھلے

ہر جیسے ہیں اور باقی سب ہند۔ بڑا شک پایا جاتا ہے نسبت موجودگی و حیات یگانہ سوسین کے اگرچہ سب کوئی بیان کرتے ہیں کہ وہ منور زندہ ہیں +

پس احوال مذکورہ صدر سے واضح ہو گا کہ ہم لوگ زیادہ مفصل احوال باغیوں کا معلوم نہ کر سکے اور اون لوگوں کے مذہب کا طریقہ یہودی و عیسائی و چین سے ملا ہوا ہے۔ منہ دیکھا کہ یہ لوگ مثل یہودیوں کے اڑتے اور عیسائیوں کی طرح کام خراب کرتے تھے اور مثل چین کے اعتماد رکھتے تھے فقط

### باب ہست ویکم

حال یا ناگ ٹسی کیا ناگ نسبت تجارت — کیفیت ہم لوگوں کے پہونچنے پر — ناگمانی نظر آنا فیوریس کا — خفیہ اشتہار — کشنرون کے ساتھ خط کتابت — حالات کانٹن نتیجہ خط کتابت — اشتہار مطبوعہ پیکن گرٹ — روانگی شنگائی سے — ہم چین کو — سفر ہین کو — چین سے رخصت ہونا — اٹلنا مین پہونچنا —

چونکہ لارڈ الیچ صاحب کو خواہش تھی کہ شنگائی سے رخصت ہو کر واسطے روانگی چین کے پندرہ میل ولایت کو پہونچیں ہلوگ بی جہاز پر چلے گئے اور ڈو کو واسطے لائے جہاز ٹریبون کے پیچھے چھوڑا — کیونکہ ناگ سے شنگائی دریا کے مہانے تک ہلوگ ایک شہرے میں پہونچے — جب ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ بالکل خشکی کے ایام تھے اور ہماری کشتیوں کو نہ فٹ گہرا پانی چاہیے تھا ہم قبول کرتے ہیں تسلیم کرنا اس امر کا کہ چین کے بڑے دریا قابل اس سفر کے تھے — جو جہاز خاص اس سفر کے لیے بنے ہیں اونکی مضبوطی کا امتحان ہوتا ہے اور طریقہ سفر کے جکا اونکو مقابلہ کرنا پڑتا ہے — اگر کشتیاں اوسے سہولیت سے یا ناگ ٹسی کیا ناگ میں چل سکیں جیسی نہروں اور اندوئی دریاؤں میں تو دریا سے مذکور واسطے تجارت مال انگیزی کے ایک بڑا راہنہ ہوگا — اگر اؤر ملک میں دھوئیں کی کلیں لگائی جاویں تو ہاتھ کی محنت کی کچھ حقیقت نہ رہے مگر چین میں جہاں آدمی کی ضرورت ایک پیسہ یورپیہ سے زیادہ نہیں ہے اوسکی نسبت کسی ملک کے جہاں قیمتی مال مثل افونج، رمانہ ہوتا ہے و وکٹش کی نسبت کشتیوں کے ضرورت پڑتی ہے مگر چاہے اور اؤر بھاری

یا توں کی سب سے دو دکنش کے استعمال کرنے میں نامل مہتاب ہے +

قیمت چھ ہفتے کے سفر دریائے چین کا نسبت وریا کے بہت کامیاب تھا۔ ہلوگ سنگا کی کو گئے اور کشتیوں کے درمیان میں جو دریا میں بھری ہوئی تھیں لنگر والا عرصہ ہفتے کا ہوا کہ پانچ جہازوں کا غول اسی مقام سے روانہ ہوا تھا اب صرف ایک کشتی جبرلاڈ المیجن صاحب کا جھنڈا لگا ہوا تھا واپس آئی +

سنگا کی کے لوگ بڑے دعوے میں تھے اور یہ افواہ اڑی تھی کہ لارڈ المیجن صاحب اور باقی صاحبان ہماری گرفتار ہو کر بنجرے میں بند ہو گئے اور کل جہاز سوائے فیوریس کے ڈوب گئے مگر اب بڑی کیفیت ہوئی کہ جاب مختتم الیہ فیوریس جہاز کے نظر آئے یہ دیکھ کر لوگوں کو کمال حیرت ہوئی۔ جب ہلوگ بازو پر پہنچے لوگوں نے بخوشی تمام ہلوگ قبول کیا اور متواتر سوالات کرنے لگے اور سب کو یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ دو جہاز انگریزی ایام سرہانگ چین میں رہیں گے + کیا کیا سیر کپتان آسبرن صاحب اور کپتان تپیا صاحب چار پانچ مہینے کے قیام میں اندرونی ملک کی کرپٹے۔ ہلوگ مال حیرت ہوئی کہ سنگا کی میں ایک ہفتے سے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک روز قریب آدھی رات کے کپتان آسبرن صاحب کو موجود دیکھا معلوم ہوا کہ دریا دفعہ بڑھ گئے اور یہ موقع پا کر جہاز گولے آئے۔ صاحبان امپیرل کشتی نے فوراً سننے ہی کہ لارڈ المیجن صاحب واپس آئے ہیں حاضر ہو کر مبارکباد دی کہ صبح و سلامت دریائی سفر کی مشکلوں سے نکل کر آئے تھے +

اس وقت ایک خبر ہو چکی جو باعث بڑی خط کتابت کا ہوئی۔ ایک گروہ انگریزی کا جو کمانڈر کے قریب مقیم تھا ان گمانی حملہ آور ہوا ایک مضبوط بہادروں کے گروہ پر اگرچہ بہت نقصان نہیں ہونے پایا مگر انکو جلد شہر کو بھاگ جانا پڑا۔ یہ عداوت اس وقت میں جبکہ امپیرل کشتی معروف اپنے کشتیوں میں مقیم سنگا کی کے بڑا اتحاد و ملت ظاہر کر رہی تھی متوجہ ہونے سے سخت کی تھی پس فرما ایک مہم تیار ہوئی شیک سنگ کی چڑھائی کے لیے جو کانٹن سے قریب سات میل کے ہے اور دامن خوج کا مجمع بہت تھا سامان اس قافلے کا بڑی دلیری سے



تیار ہوا۔ ہمارے چار آدمی زخمی ہوئے مگر نہ مقام شیک سنگ کو بالکل تباہ کر دیا اور تمام فوج کو متفرق۔ خاکگی کاغذات کشترون کے جو واسطے بھرتی فوج کے بغور ورت مقابلہ باغیان تھے پکڑے۔ ان کشترون کا لقب فین کشت تھا +

ایک عجیب کاغذ تھا جو مٹر پارکس صاحب کے ہاتھ لگا تھا اور صاحب مدوح نے لارڈ ایلمین صاحب کے پاس اوسکو بھیج دیا۔ یہ ایک غیبی شہسار بجاریہ گورنمنٹ شعر انھو سے سپاہیان واسطے عداوت اور مقابلہ کے خواجس سے مرجع دعا بازی ظاہر تھی لارڈ ایلمین صاحب نے اوسکو کشترون کے پاس بھیج کر یہ لکھ بھیجا کہ ہم کو تمہید اس کاغذ کے ادب پر نہیں لکھتے ہیں مگر یہ امید کامل ہے کہ اوس کے بانی جو نام پادشاہ کا عداوت کی نسبت لیتے ہیں مرجع پادشاہ موصوف کو براہم کرتے ہیں بلکہ آپ بھی اس بات کو تسلیم کریں گے +

صاحبان کشترون نے بلاتال ہی جواب لکھا کہ نسبت کاغذ کے جکا ذکر آپ کی بھیجی میں ہے اور جسکی ایک نقل آپ نے ہمارے پاس بھیجی ہے ہم آپ سے بالیقین کہتے ہیں کہ وہ جعلی ہے۔ صاحب کشترون کو نسل میں بھرتی رہے ہیں جہاں سے ایسے اشتہار جاری ہوتے ہیں اور حسب اطمینان اسے دے سکتے ہیں اور بلاخطہ دست آویز یقین کامل ہے کہ مصنوعی ہے + باوجود اس یقین اور وعدے کے لارڈ ایلمین صاحب کو معاملات و کس کے لیے لاپسند تھے کہ انھوں نے باصرہ رکھا کہ ایسی سختی سے اپنی پچھی میں نکھیں جس سے کشترون کو ان برائیوں کے رفع کرنے میں مدد ہی سے مجبوری ہو۔ پس انھوں نے اپنی پہلی ذہنیت پر اصرار کیا یعنی تبدیلی ہوائنگ کی عمدہ گورنر جنرل کو انگ ٹنگ سے ہوا و کیٹی آف جنرل جنکا کام ظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ باغیوں کے مقابلہ کی واسطے سپاہ بھرتی کرتی تھی اور اصل مدعا ہمارے قبضہ کانٹن میں رخصت اندازی کا تھا تخفیف کیجاوے +

یاد ہوگا کہ جب شروع ماہ اکتوبر میں صاحبان کشترون گنگائی میں پہونچے تھے لارڈ ایلمین صاحب نے انکو بے ترتیبی احوال کانٹن سے اطلاع دی تھی اور سب طرح کی جیوا سے انکار کیا تاہنیکہ ہوائنگ صاحب گورنر جنرل کو انگ ٹنگ اور صاحبان فین کشت

موقوف ہو گئے۔ ان کشتروں نے بادشاہ سے درخواست کی واسطے موقوفی انخاص  
مذکورہ کے اور یہ بھی درخواست کی کہ ایک پرت نقل حکم کی جو تفضل قبول اس دست  
کے جاری ہو لارڈ ایلمین صاحب کے پاس بھی مرسل ہو۔

ان دعویٰ کے اعتبار پر صاحب ایلمین نے صاحبان کشتروں سے راہ و رسم متفرق امور میں  
شروع کی جکا جوابی طے کرنا ناگزیر ہوا صلح اور عمدہ راہ و رسم ساتھ گریٹ برٹن اور چین کی واسطے  
جب ہلوگ بعد میں مینے کے شنگائی سے واپس آئے لارڈ ایلمین صاحب نے  
کشتروں سے ایک پرت بادشاہی ڈگری کی نقل جسکے ملنے کا وعدہ تھا طلب کی اور وہ  
دستیاب ہوئی مگر اس میں بالعموم تبدیلی ہوا انگ صاحب اور موقوفی فین کشتروں کے  
بادشاہی کشتروں کو لکھتے ہیں کہ تمہاری تجویز اس امر میں نامنظور ہوئی ہے۔ اوسوقت  
کانٹن سے خبر آئی کہ ہماری فوج پر گولیاں چلائی گئیں تھیں۔ ان وجوہ سے لارڈ  
ایلمین صاحب نے کشتروں کو اطلاع دی کہ انھوں نے تجویز ذیل قائم کی تھی +  
اولاً۔ کی طرح کی راہ و رسم کشتروں کے ساتھ نہ کریں نسبت کانٹن کے۔ کیونکہ انکو ظاہر  
کہ اختیار بادشاہ کی طرف سے اس امر کے طے کرنے کا تھا +

دوم۔ انگریزی افواج مقیم کانٹن کو حکم دین کہ جہاں چاہیں صوبے میں جا دیں اور کوئی  
سپاہ اگر تلے کی جرات کرے اسکو سخت سزا دیں۔ لارڈ ایلمین صاحب آرمین لکھتے  
ہیں کہ جب ہم خواہ ہمارے جانشین سیکین کو واسطے تبادلہ عذر نامہ سنٹ من کے جادینگے  
دریافت کریں گے کہ آیا وارداتیں کانٹن کی جنگی شکایت ہے بنظر یہ خواہ بلا منظور بادشاہ  
کے ہیں اور اوس طرح عمل کریں گے +

اس نوشتے سے اثر مطلوبہ ہو یا ہوا اور ایک نقل اسکی حجاب ۶۰۰ یومیہ گئی اور  
کشتروں نے باہم ہو کر ایک جواب لکھا اور وعدہ کیا کہ ہوا انگ صاحب اور کیٹی تبدیلی  
کیجاو سے گی اور چال و چلن سپاہیوں کا بڑے سخت کلمات سے ملزم نہ رہا گیا تھا۔  
چین سے روانگی کے پہلے لارڈ ایلمین صاحب نے ڈگری بادشاہی کی ایک نقل پائی  
جس میں ہو گورنر جنرل دفترون کیانگ کے پاس مہرین ہوا انگ صاحب بادشاہی کشتروں

کی تبدیل کر دی گئیں۔ چونکہ یہ ڈگری خاص تبریل چٹھی لارڈ الیجن صاحب جسکا ذکر اوپر  
ہوا جاری ہوئی تھی کچھ شک نہیں کہ پیکرین کے جانے کی دھمکی نے اثر کیا +  
آخر سرکاری چٹھی جہا لارڈ الیجن صاحب نے وقت تشریف بری ولایت کے چین سے  
پائی ایک شہتار اوسی ڈگری کا تھا متضمن تبدیلی ہوانگ صاحب داغدا کر خفیہ اشتہا  
جو جاری ہوا مصنوعی تھا اور چین کی گورنمنٹ نے اوسکو پیکرین گزٹ میں طبع کروا دیا تھا  
مضمون اوسکا حسب ذیل تھا +

### اشتہار پادشاہی

(مندرجہ پیکرین گزٹ مرقومہ ۳۱ - جنوری)

ایجناب نے آج ایک مموبل کیومی لیا ننگ اور اورانکے صاحبان ہر اسی سے  
مع چٹھی صاحبان انگریز اور ایک لغوا شہتار مجریہ پادشاہی دبار جسکی نسبت وہ بیان کرتی  
ہیں کہ ایک صاحب انگریز نے کو اننگ ٹنگ میں پایا تھا اوسکے دیکھنے سے ایجناب  
کمال حیرت ہوئی۔ ہمیشہ سے چین کا تاعدہ انصاف اور دیگر قوموں کے ساتھ صلح کے واسطے  
مضبوط رہا ہے اور کبھی خفیہ تدبیر واسطے اوسکے خلاف کرنے کے نہیں کی ہے +

بعد ننگ شنک کی عدم کامیابی کے ایجناب نے ہوانگ ٹنگ کو گورنر جنرل ووزون  
کیا ننگ کا مقرر کیا اور اپنے ملک کے پادشاہی کشترون کی مہرین عطا کی تھیں نسبت  
دائیں پریسڈنٹ لوٹن صاحب اور اورانکے ہر اسی صاحبوں کے اونھوں نے ایک  
محبت وطنی ظاہر کی کہ سپاہ واسطے حفاظت ملک کے بھرتی کی جو بالکل ایجناب کی  
رضا مندی سے تھا۔ حال میں شرائط اتحادی کیولیائی ننگ اور اورانکے ہر اسی کی  
ہتمام ٹنٹ سن ختم ہوئی اور ہوانگ ننگ ہان کے اندرونی انتظام فوج کا متعلق  
ہوا اور لوٹن صاحب اور صاحبان ہر اسی کے متعلق مقابلہ ڈاکوؤں کا سپرد ہوا۔  
مطلق منظور نہ تھا کہ یہ لوگ مقابلے میں انگریزی اور فوج کے ساتھ مصروف ہوں  
اگرچہ ان قوموں نے منہور دار سلطنت کو اننگ ٹنگ کو واپس نہیں دیا ہے تاہم اگر  
وہ اپنی فوج میں انتظام شافی رکھیں اور رعایا کو کسی طرح دق نہ کریں تو وہ یکجائی بلا محبت

رہ سکتے ہیں۔ ایک ڈیپچ بد بائگی مصنوعی تیار ہوئی ہے جس سے لوٹن صاحب اور  
اوسکے صاحبان ہر ای کو ان دونوں قوموں کے ساتھ ناحق مقابلہ کرنا پڑا ہے اور  
انگریزوں کے دلیین شبہ پیدا ہوا ہے پس ایجناب حکم صادر فرماتے ہیں کہ واسطے  
گرفتاری اوں مصنوعی کا غد بنانے والوں کے ہوانگ شنگ ہان صاحب سخت  
تجویر کریں گے اور قانون کے سخت حکم سے اول کا تدارک۔ تمام قومین آگاہ ہوں کہ  
والی چین اپنے معاملات فیاضی کے ساتھ کرتا ہے اور جب ایک مرتبہ شرط طے  
ہو جاتی ہے شنگ اور شبے دور ہو جاتے ہیں اور کوئی گنجائش بدکاروں کو بدی کر بنکی  
نہیں رہتی +

چونکہ شنگائی جان کہ بندوبست تجارت کے واسطے اب ہر ماہ کو انگ شنگ سے  
بڑے فاصلے پر واقع ہے ایجناب ہو کو سی شنگ گورنر جنرل دونوں کیا انگ کو  
امپیریل کسٹمر واسطے انتظام معاملات غیر ملک کے مقرر کرتے ہیں اور ایجناب  
کو انگ شنگ ہان کو حکم دیتے ہیں کہ اوسکے پاس ایک خاص افسر واسطے حاکم کرنے  
معد امپیریل کسٹمر کے جواب استعمال ہوتی ہے بھی چین اور اسکی تعمیل ہو +  
جب اس امر پر خیال آتا ہے کہ یکین گزٹ صحت واسطے اطلاع یا بی رعایاے چین کے  
طبع ہوتا ہے اور غیر ملک کے لوگوں کے پڑھنے کی نوبت نہیں آتی شتہ ہر ایسے  
اشتہار کا علامت بڑے اتحاد کی ہے +

اس بابین میں لارڈ ایلمین صاحب کی رائے تھی کہ انکی موجودگی کا مندرجہ کل امور زراعی  
طے کر دے گی پس صاحب مدوح نے جنرل اسٹرنبری سے تاکید کی کہ شیاک سنک پر  
چڑھائی کریں صاحب مدوح ترتیم فرماتے ہیں کہ یہ بہت خوب موقع تھا کہ اس ٹھنڈے موسم  
میں رعایا کا منٹن کے قرب کی ہم لوگوں کی طاقت کو دیکھ اور سپاہ خواہ جو شخص مقابلے  
کی جرات کرے بہت سختی سے سزا یاب ہو اور اسقدر ذمہ داری رہے کہ جو رعایا آما وہ  
مقابلہ نمود ستائی جاوے +

لارڈ ایلمین صاحب نے اب کسٹرن کو اپنے کانٹن جانے کے عزم سے اطلاع دی

اور وہاں سے شنگائی کو واپس آنے کی بضرورت طے کرنے معاملات کے جو مندرجہ  
نہیں ہوئے تھے۔ گرچہ مجھ سے اس غزم کو پورا نہ کر سکے کیونکہ کانٹن کو پہونچنے ہی  
خبر ملی کہ بروس صاحب بجائے صاحب مدوح کے مقرر ہوئے ہیں واپس آئے۔  
وہاں کے تاجرون کو یہ گمان ہوا کہ اب صاحبان غیر ملک شنگائی سے بالکل خست  
ہوتے ہیں پس اونھوں نے ایک مبارکبادی کا موریل نسبت کامیابی صاحب مدوح کے  
چہین اور جیپان میں گزرنے کا

ماریچ ۲۵ - جنوری کو لارڈ ایلچین صاحب نے ایک رخصتی ناچ کونسل گھر میں دیا اور  
فی الفور بعد اسکے ہلوگوں نے اپنا بستر پھر فیورس جہاز پر کیا اور دوسرے روز  
صبح کو بڑی دیر تک سوئے اور جب جاگے دیکھا کہ شنگائی ۲۰ میل کے فاصلے پر تھا  
اور یہ اخیر مرتبہ یا ناگ ٹسی کیا ناگ ہلو بہار ہوا تھا \*

شروع ماہ فروری ۱۸۵۷ء میں جہاز فیورس دیا سے کانٹن میں مقیم ہوا اوس  
مقام پر جہان پہنچے عرصہ ایک سال کا ہوا کہ اسے چھوڑا تھا اوس مابین میں بہت کچھ  
تبدل کانٹن میں ہو گیا تھا اوس ایام میں نوج دیواروں کے اوپر ایکشتیوں میں مقیم تھی  
شرکین آدمیوں سے جو شہر چھوڑ کے بھاگے جاتے تھے بھری ہوئی تھیں اور گزند کان  
بند اور گھروں پر تباہ تھے۔ اب ایک عمدہ انتظام غیب سے نکل آیا تھا کہ ایک  
گروہ پولیس کا شرکون پر بھرتا تھا جو زیادہ صاف تھیں۔ جواریوں کے گھر سب بند  
ہو گئے تھے کوڑا کرکٹ ہٹوا دیا گیا تھا اور قواعد کے مقام بنائے گئے تھے افسر اور  
سپاہ عمدہ مکانات میں رہتی تھی اور شرکون پر بلا فراحت آمد و رفت ممکن تھی تجارت  
کا آغاز تھا۔ تاجرنی بحال تائیاری انگیزی گودام تجارت کے خبریہ ہونان پر رہتے  
تھے۔ مم شیک سنگ مین جو کامیابی حاصل ہوئی اور اثر نام نوج پر کیا ایسا تھا  
جس سے توقع تھی کہ اور زیادہ ہوگا۔ پس ایک مم فائشان کی طرف کو گئی اور دوسرے  
ٹامایک کی طرف جو اصل گاؤں مضد نکا ہے اور بلقب ۹۶ موضع مشہور ہے۔ گروہ  
مشہور شہر فنن نامے جو ۳۰ یا ۴۰ میل کانٹن کے اوتر جانب واقع ہی واسطے جاتی

واسطے باقی رہا تھا اور اوس طرف جبل اسٹرا زبری صاحب نے جانے کا ارادہ کیا ایک ہزار سپاہ ساتھ لیکر۔ رات کو اجازت ملی تھی کہ اوس کے ہمراہ جاوے اور حوب پہنچ دن کی سیر تھی کچھ لڑائی معلوم نہیں ہوتی تھی۔ وہاں کی رعایا غیر ملک کے لوگوں کی نسبت نہایت خلیق معلوم ہوتی تھی اور مفسدان کے ذبح کرنے کے خواہاں تھے ان مفسدوں نے خود دیکھا کہ اوس کے مقامات سکونت تباہ کر دیئے گئے تھے اس شیک سنگ کی مہم میں اور اب پہلی مرتبہ اونکو یقین ہوا کہ جنگلی لوگ (یعنی غیر قوم) بلامد بھرتوں کے جہازوں کے لکھن اور کانٹن کے قرب میں بج جانے سے پوشیدگی غیر ملک کی فوج سے ممکن نہ تھی۔ کیٹی نہیں کا تخفیف ہونا از روے اشتہار پادشاہی اور ۲۴ گھنٹے تک ایک ہزار سپاہ کا دیواروں کے نیچے قائم رہنا باعث اس فوج کی دلیری گھٹنے کا ہوا اور اگر بھر مہمت کریں ہلوگوں کا تصور ہے چونکہ جو میل ڈاک چین میں آخر فروری تک آنے والا تھا اوس سے خبر ملنا ممکن تھا کہ بروس صاحب کس طرف کو تشریف لجا دینگے یا شاید لاٹوایلین صاحب کا شنگائی کو واپس جانا ضرور ہوگا لاٹو صاحب موصوف نے ضرور سمجھا کہ اس مابین میں سیر اوس مندرگاہ کی از روے عہد نامہ سنٹ سن کے جو کہ جزیرہ چین میں ہوا تھا ملاحظہ فرمائیں +

خوبی وقت سے جب ہلوگ قریب اوس نامعلوم کنارے کے پہونچے طوفان عظیم اٹھا مگر ہلوگ بڑی مضبوطی سے چلے گئے اور نا خدا پکاڑا گیا کہ ترمی کا پتا نہیں آخر سات ماہ تھ پانی پر پہونچے سمندر کی لہریں بڑے زور سے اٹھتی تھیں آخر ہلوگ چین جزیرے کو واپس آئے جان ایک چھوٹا ڈاکوون کا گاؤن واقع تھا ہلوگ نگامانی اس مقام پر آئے اور دیکھا کہ یہ لوگ بڑی آسائش کے مقام میں تھے اور اونکے تینوں کے درمیان سے جو سپاہ کے ساتھ تھیں اور کوئی صورت معاش کی نہ تھی۔ بعد جانے جزیرہ سنٹ جان اور لا حاصل تلاش واسطے قبر فرائکائیں زیور صاحب کے ہم لوگوں نے پھر ایک مرتبہ ہانگ کانگ میں قیام کیا +

بغیر پہنچنے ڈاک میل اور کسی سرکاری چٹھی کے جمع مراتب طے ہو گئے تھے اور انگلنڈ  
میں گمان تھا کہ ہلوگ اُن سبے راہ میں ہونگے کیونکہ سرکاری اور خانگی خط کتابت  
بالکل موقوف تھی چونکہ بروس صاحب کو حکم تھا کہ عدا ناجات کا تبادلہ کریں  
اور اوڈمیل کو حکم ہوا تھا کہ آخر ماہ فروری میں ایک جاز مقام سنگا پور میں تیار کریں  
پس یہاں توقف کرنے کی کچھ ضرورت نہ پائی گئی \*

مارچ ۴ - مارچ کو ہلوگوں نے بڑی خوشی دیکھی کہ چین کا کنارہ رفتہ رفتہ جدا ہوا  
اور ایک منہ کے عرصے میں داخل سنگا پور ہوئے - جب خیرہ سیلون پہنچی  
لنگا میں پہنچے مٹر بروس صاحب سے ملاقات ہوئی جو اپنے ارادے سے  
زیادہ ولایت میں آکر رہے تھے \*

فیورس جہاز نے دریائے یانگ ٹسی کیا ناگ میں اور نہسے بڑھکر وفاداری  
ظاہر کی جو ہمارے گمان میں تھی کیونکہ مہکوس صبح و سلامت سوئیز میں پہنچایا اور  
ہلوگ پہلے مسافر تھے جنہوں نے حاضری دریائے روٹسی پر کھائی اور اوسے روز شب کو  
ٹڈ شیرمین سمندر کو پہنچے تھے - پس ایسی حالت میں ہلوگوں کو خواہش وطن پہنچنے کی  
بقدر کہ تھی کہ ہوئی \*

ہلوگ بندرگاہ ولکیٹا میں اوسے روز پہنچے جس روز کہ عرصہ دو سال قبل بورب کجانب  
روانہ ہوئے تھے تب سے سب کو خیال ہند اور چین کا تھا اور ان نسبت اُٹلی کے  
خوبی وقت سے اب پھر آسمانی سلطنت چین میں وارداتیں محض ناگمانی ہوئی ہیں \*  
اب ہلوگوں کی دو سال کی محنت اس ملک میں اور تعمیل عہد نامہ ٹنٹ سن کی منحصر  
اوپر کارگزاری آئندہ اور فوج کے عملدرآمد پر منحصر ہے نقطہ

ایپنڈکس

عہد نامہ یڈو ملفوفہ نمبری ۲۰۰

عہد نامہ صلح و اتحاد و تجارت در میان جناب ملکہ معظمہ اور پادشاہ ٹاکیون توخلی انگریزی  
وجیبان اور ٹیچ کی زبان میں بقیام یڈو المرقوم ۲۱ - اگست ۱۸۵۷ ع

جناب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن اور آئرلینڈ اور یونائیٹڈ کنگڈم کے بادشاہ ٹامیکون جیپا کو منظور ہوا کہ اپنے ملک کے معاملات کو مضبوط و مستانہ طریق پر جاری کریں جنہیں سمولیت تجارت و ریمان ہر دو جانب کی رعایا کے ایک عہد نامہ صلح و اتحاد اور تجارت کا تحریر فرما کر ایلمپی ہاؤسے ذیل کو مقرر فرمایا ہے یعنی

از طرف جناب ملکہ معظمہ رایش آئرلینڈ آف الیمپن انڈکنارڈین جو ایک یونائیٹڈ کنگڈم اور نایٹ آف دی مورٹ نوبل آرڈر آف دی ٹمپل کے +  
 اہد بادشاہ ٹامیکون جیپانی کی طرف سے فرانسک نوگروکامی و نگامی گبا نوکامی و انوی سٹانو نوکامی و پوری اوری پنوکامی و یوسامی گہو نوکامی و سودا ہنزابارو +  
 ان صاحبوں نے بعد اطلاع باہد کر اپنے اپنے اختیارات کو صحیح اور حسب ضابطہ پاکر شرائط ذیل طے فرمائی ہیں +

### شرط اول

ہمیشہ کی واسطے صلح اور اتحاد جناب ملکہ معظمہ یونائیٹڈ کنگڈم آف گریٹ برٹن انڈ آئرلینڈ اور رشا و جانشین کا فیما بین بادشاہ ٹامیکون والی جیپان اور اونکی ہر اہلک و قریب کے ہوگی +

### شرط دوم

جناب ملکہ معظمہ گریٹ برٹن انڈ آئرلینڈ کو اختیار ہے کہ ایک اجنٹ یڈو شہر میں مقرر فرمادین اور کانسل خواہ اجنٹ کانسل - تمام بندرگاہ واقع دار السلطنہ جیپان اندوہ اس عہد نامہ کے واسطے تجارت اہل فرنگ کے کھل گئے ہیں +  
 بادشاہ ٹامیکون والی جیپان کو اختیار ہے کہ ایک اجنٹ لندن میں مقرر کریں اور کانسل خواہ اجنٹ کانسل کسی بندرگاہ گریٹ برٹن میں +  
 اجنٹ خواہ کانسل جنرل جیپان کو اختیار ہوگا کہ سیٹ گریٹ برٹن میں آزادی سے آمد و رفت کریں +



## شرط سوم

نیدرگاہ اور شہر بکھوڈاؤسی اور کنا گوا اور نکا سکی یکم جولائی ۱۸۵۷ء کو توابع انگریزی کے لیے کھلیں گے علاوہ اس کے اور نیدرگاہ و شہر مفصلہ ذیل بھی کھول دیے جائیں گے  
تاریخ ہائے مفصلہ ذیل سے یعنی

نی گانا اور نی گانا اگر قابض نیدرگاہ کے نہ پائے جاوین تو اور کوئی نیدرگاہ نیچ کے کون  
جانب یکم جنوری ۱۸۵۷ء کو +  
بایا گو یکم جنوری ۱۸۵۷ء کو +

تمام نیدرگاہ اور شہر ہائے مذکور الصدر میں توابع انگریزی مستقل رہ سکتے ہیں اور وہ مختار  
ٹھیکہ لینے اراضی اور خرید مکانات و تعمیر مکانات و دکانیں کے ہونگے مگر کوئی گڑھی  
خواہ جائے بنا و فوج کی سبیلہ تعمیر عمارت خواہ دکانات بنانے نہ پاویں گے۔ اور واسطے  
نگرانی اور تعمیل ان شرائط کے جیپان کے حکام کو اختیار ہوگا کہ وقتاً فوقتاً اون عمارت  
کو جو تعمیر یا مرمت ہوتی ہوں ملاحظہ کریں +

وہ مقام جو انگریزی توابع واسطے اپنی عمارتوں کے لینین گے اور قواعد نیدرگاہ کا بندوبست  
درمیان کانسل قرارہ اہل فرنگ و حکام جیپان متینہ ہر مقام طے پاویں گے اور اگر وہ باہم  
متفق الہ اسے نہ ہوں تو امر متنازعہ فیما بین اجنٹ اہل فرنگ و گورنمنٹ جیپان کے طے  
ہونگے۔ کوئی دیوار خواہ احاطہ یا پھانگ جیپانی لوگ نہ ڈھکھاویں گے اس مقام میں  
جہاں توابع اہل فرنگ رہتے ہیں خواہ کوئی ایسا امر کریں گے جس سے آہ و رقت میں زحمت  
ہو۔ توابع انگریز حسب حدود ذیل آزاد ہونگے کہ جیپان کے کھلے نیدرگاہوں میں جہاں  
چاہیں جاوین سہیں

کنا گوا سے دریائے لوگو تک (جو بے آف میڈوین گرتا ہے درمیان کواسا اور ساگوو کے)  
وٹس ری کسی جانب +

بایا گو میں کسی جانب دس ری سوائے طرف کا یو تو جس شہر کے قریب دس ٹوی کے  
جاسکتے ہیں جو جہاز لایو کا کہ جاتے ہیں دریائے نیا گو کے پار ہونگے جو کہ سبے میں

کرتا ہے درمیان ہائیوگو اور ایروے کے - یہ فاصلہ پیمائش ہوگا گویو سوینی کو بھی  
ٹون ہاں سے جو - بندرگاہ مذکورہ صدر پر واقع ہے اور سی برابر ہے ۲۶۰۵  
انگریزی گز کے +

دکا سکی میں انگریزی توابع کسی جانب عملداری پادشاہی کے قرب و جوار میں جاسکتے ہیں -  
حدود فی گاٹا یا وہ مقام جو اسکے بالعوض مقرر ہو درمیان صاحب اجنٹ انگریز اور گورنمنٹ  
جیپان کے شخص ہوگا +

یکم جنوری ۱۹۱۲ء سے توابع انگریزی کو اجازت ملے گی کہ شہر ٹیو وین رہن اور یکم جنوری  
۱۹۱۳ء سے مقام اوساکا میں صرف بغرض تجارت - ان دونوں شہروں میں ایک جگہ  
مقبول تجویز ہوگی جہاں وہ کرائے کا مکان ملے سکتے ہیں اور وہ جس قدر فاصلے تک جادین  
درمیان اجنٹ انگریزی اور گورنمنٹ جیپان کے ملے ہوگا +

### شرط چہارم

سب امور متنازعہ نسبت اتحقاق مال یا اشخاص کے جو درمیان توابع انگریزی سکونہ عملداری  
پادشاہ ٹامیکون کے جیپان میں ہوں حکام انگریز انکا انفصال کریں گے +

### شرط پنجم

توابع جیپانی اگر کوئی جرم توابع انگریز پر کریں حکام جیپان انکو گرفتار کر کے سزا دیں گے  
حسب قانون مجاریہ جیپان کے +

انگریزی توابع اگر کوئی جرم جیپان کے توابع خواہ کسی اور ملک کے توابع یا رہنے والے  
پر کریں کانسل خواہ دیگر حکام جنگو اختیار حسب قانون گریٹ برٹن کے ہوگا رو بکاری کر کے  
سزا دیں گے - ہر دو جانب انصاف بخوبی بلا طرفداری کیا جاوے گا +

### شرط ششم

جب کسی توابع انگریزی کو کسی جیپانی پر ہتھامہ کرنا ہو وہ کانسل کے پاس نمائش کرے گا  
اور کانسل رویدا و مقدمہ کی تحقیقات کر کے ختم الامکان صلح کر دے دیں گے علیٰ ہذا اقیاس  
اگر کوئی جیپانی کسی توابع انگریز پر نمائش ہوگا کانسل انکی کچھ کم شنوائی نہ کریں گے اور باہم ملے

کر دینے کی کوشش کریں گے۔ اگر اس طرح کی نزاع واقع ہون جو کانسٹبل باہر سے نہ کر سکیں  
تو وہ حکام جیپان کی مدد چاہیں گے کہ دونوں ملکر روپہ اور مقدمہ دریافت کر کے انصاف  
کے ساتھ فیصلہ کریں +

### شرط ہفتم

اگر کوئی توابع جیپان ادا سے قرضہ توابع انگریز میں دینے کرے خواہ وہ غائبانی کر کے فرار  
ہو جاوے حکام جیپان ختم الامکان کوشش کریں گے کہ وہ اپنی سزا کو پہنچے اور قرضہ  
کو ادا کرے اور اگر کوئی توابع انگریز کسی توابع جیپان سے قرض لیکر فریاد فرار ہو جاوے  
حکام اوس پر عملی کوشش کریں گے کہ وہ اپنی سزا کو پہنچے اور قرضہ وصول کر دین گے  
مگر حکام انگریز خواہ جیپان ذمہ دار نہ ہوں گے بابت اوس قرضہ کے جو توابع انگریزی خواہ  
جیپانی لین +

### شرط ہشتم

گورنمنٹ جیپان کو محدود نہ کرے گی نسبت توابع انگریز کے نوکر رکھنے توابع جیپان کو کسی پیشے میں

### شرط نہم

توابع انگریز ساکن جیپان کو اختیار کلیہ اپنے مذہب کا ہوگا اور اس وجہ سے معقول عبادت گاہ  
بنا دیں گے +

### شرط دہم

سب غیر ملکوں کا سکے جیپان میں جاری ہوگا اور اسی قسم کا جیپانی سکے بقدر وزن کے  
قبول ہوگا۔ توابع انگریز یا جیپان خاطر خواہ ہستمال کر سکتے ہیں غیر ملک خواہ جیپانی  
سکے کو لین دین میں +

چونکہ کچھ عرصہ گزرے گا قبل اسکے کہ جیپانی غیر ملک کے سکے کی قیمت سے واقف ہو سکیں  
لہذا گورنمنٹ جیپان بعد کھلنے بندر گاہوں کے ایک سال تک توابع انگریز کو سکے  
جیپان کا بالعوض سکے کے دیگی اور وزن مساوی پر کچھ بٹا کر بددوائے کے لیے دیگی +  
سب قسم کا سکے (سوائے جیپانی تانبے کے سکے کے) غیر ملک کا چاندی سونے کا

سکڑے سکڑے تبدیل کیے ہوئے جیپان سے باہر جا سکتا ہے +

### شرط یا زودہم

کھانے پینے کی چیزیں جو انگریزوں کی جہازی فوج کے لیے آئیں کناگوا اور باکو ڈاؤی اور نکاسکی میں اوتاری جاوے گی اور گودامون میں جمع ہونگی جو اہل افسر لازم گورنمنٹ انگریز بلا ادا کرنے کسی محصل کے اگر اس میں سے کچھ جیپان میں فروخت ہر خریدار اسکا محصل شافٹی گورنمنٹ جیپان کو دیوے گا +

### شرط دوازدہم

اگر کسی وقت میں کوئی جہاز انگریزی ریت میں پڑ جاوے خواہ ڈوب جاوے کنارہ جیپان میں خواہ بمبوری کسی بندرگاہ سلطنت ٹائیگون جیپان میں جا کر پناہ لے حکام جیپان اس حال کے سنتے ہی فوراً جہاز ممکن ہو مینگے اور جہاز پر سوار ہونے والوں کے ساتھ سلوک ہوگا اور اگر ضرورت ہو سواری ملے گی واسطے جانے سب کے قریب کانسل گھر کے +

### شرط سیزدہم

اگر کوئی انگریزی سوداگر کا جہاز کسی کھلے بندرگاہ جیپان کے آگے چلا جاوے وہ مجاز ہے کہ جہاز کے بندرگاہ میں لانے کی واسطے ایک ناخدا کرایہ پر کرے۔ علیٰ ہذا القیاس جب وہ مکمل محصل و حقوق ادا کر دے وہ مجاز ہوگا کہ ایک ناخدا مزدوری پر کرے اور سے بندرگاہ کے باہر لجاوے +

### شرط چہار دہم

ہر بندرگاہ پر جو واسطے تجارت کے کھلے ہیں تابعین انگریز کو اختیار کامل ہوگا کہ کسی اپنے آپس کے بندرگاہ سے چیزیں بھیجیں اور وہاں خرید و فروخت کریں اور اپنے خواہ دیگر بندرگاہ میں سب قسم کا سوداگری مال بھیجیں اور اسکا محصل دین جو فرست موسومہ تعزیت میں مقرر ہے بعدہ اور کوئی خرچہ دنیا ہوگا +

سوائے انیسائے متعلقہ بنک کے گورنمنٹ جیپان اور غیر ملک کے لوگوں کی فروخت

ہو سکتی ہے اور باقی سب مال و اسباب انگریز لوگ بلا دست اندازی کسی جیپانی افسر کے ہر وقت خرید یا فروخت کے جیپانیوں سے آزادگی کے ساتھ مجاز ہیں جو اس کے پاس ہو اور سب قسم کے اشیاء جیپانی لوگ خرید و فروخت کر کے استعمال کر سکتے ہیں جو شے توابع انگریز نے اس کے ہاتھ فروخت کی ہو +

### شرط پانزدہم

اگر جیپانی محصول گھر کے افسر ناراض ہوں تو جو قیمت کہ کسی مال پر مالک نے تعین کی ہو وہ مجاز ہیں کہ اوپر قیمت تعین کر کے خود اس کو اس قیمت پر لیں۔ اگر مالک کو اس قیمت کے لینے سے انکار ہو وہ محصول اوپر اس قیمت کے ادا کرے گا۔ اگر مالک قیمت لینا قبول کرے زر قیمت اس کو بلا توقف دیدیا جاوے گا اور یک پلر چکی کی اور خواہ ڈسکاؤنٹ مجرا نہیں ہوگا +

### شرط شانزدہم

سب مال جو توابع انگریز جیپان میں لے آویں اور خیر از روے اس عہد نامہ کے محصول ادا ہوا ہو جیپانی جہان چاہیں اپنی سلطنت میں بلا واسطے کسی قسم کے محصول خواہ چونکی لے جا سکتے ہیں +

### شرط ہفتم

سوداگران انگریزی جنھوں نے مال سوداگری کسی کھلے بندر گاہ جیپان میں بھیجا ہو اور اوپر محصول ادا کر دیا ہے مستحق پانے ایک سائیٹیکٹ جیپانی محصول گھر کے ہیں کہ اس قدر محصول واسطے پھر اس کے باہر بھیجنے کے دیا گیا ہے کہ کسی اور کھلے بندر گاہ میں بلا ادا کرنے اور محصول کے لیجاویں +

### شرط بیجدہم

حکام جیپانی مقیم بر بندر گاہ کو اختیار ہے کہ جو تبدیری مناسب ہو استعمال کریں واسطے گرفت جمل وغریب کے +

### شرط نوزدہم

سب زرجانہ جواز دے اس عہد نامے کے ہو خواہ ضبطی وقوع میں آوے گورنمنٹ  
ٹامیکون پادشاہ جیپان کا ہوگا +

### شرط ہستم

شرائط متعلق انتظام تجارت اس عہد نامہ کے ہمراہ جوہین اس عہد نامے کا ایک جزو  
مصور ہونگے اور ہر دو جانب تحریر کنندگان عہد نامہ اور اس کے قوابعین پراوکی تعمیل  
نوفس ہوگی +

اجنٹ گریٹ برٹن مقیم جیپان ہمراہ اس شخص یا اشخاص کے جنکو گورنمنٹ جیپان  
مقرر کرے مجاز ہونگے کہ ایسے قواعد بنا دیں جسے بخوبی تعمیل شرائط عہد نامہ و  
شرائط قواعد انتظام تجارت متعلق اعلیٰ نامہ کی ہو +

### شرط بست ویکم

عہد نامہ فوج زبان انگریزی و جیپان اور فوج میں تحریر ہوگا اور سب کے ایک ہی معنی اور  
مطلب ہوگا مگر زبان فوج کی اصل تصور ہوگی مگر واضح رہے کہ کل سرکاری خط کتابت جو  
کانسل اجنٹ گریٹ برٹن کے جیپانی حکام کو تحریر کریں اب اس عہد نامے سے پانچ سال  
تک وہ نوشتہ ہمراہ ایک جیپانی خواہ فوج ترجمہ کے جاوے گا +

### شرط ابست و دوم

یہ بات قرار پاتی ہے کہ ہر دو جانب تحریر کنندگان عہد نامہ کو اختیار ہے کہ بر طبق اطلاع  
پنچتر ایک سال کے عہد نامے کی تحریر طلب کر سکتے ہیں یکم جولائی سن ۱۸۵۷ء کو خواہ بعد  
اس کے بغرض اندراج ایسی ترمیمی شرط کے جس سے واقفیت کی ضرورت معلوم ہو +

### شرط بست وسوم

یہ خاص شرط ہوتی ہے کہ گورنمنٹ انگریز اور اس کے قوابعین متفق ہونگے آزادی اور  
مساوی شرکت کے اعلان نمٹوں اور امور میں غلبے فائدہ ہو جو جیپان کے پادشاہ  
ٹامیکون نے گورنمنٹ خواہ دیگر قوموں کو عطا کیا ہو +

## شرط بست و چارم

آج کے روز کے دستخط سے ایک سال کے درمیان میں اصل عہد نامہ دستخطی جناب بلاک گریٹ برٹن انڈائرلڈ اور بایکون پادشاہ جیپیان بمقام یڈو تبادلہ ہوگا +  
 پس دونوں جانب کے ایجنٹوں نے اس عہد نامے پر ہر دستخط فرمائے - تحریر ہوا بمقام  
 یڈو تاریخ ۲۶ - اگست ۱۸۵۷ء مطابق اٹھارویں تاریخ جیپانی ساتویں چاند پانچویں  
 سال انسی سوٹ سنوی ما کے قحط

ایجنٹ انڈائرلڈ  
 فرنیسکو گونو کامی  
 نکائی گیبانو کامی  
 انوی سنانو کامی  
 ہوری اوری مینو کامی  
 یوسی گوبو کامی  
 سوڈا ہنزا برو

دستخط

مبصر

یادداشت دربارہ کب

اگرچہ یہ بدی عام بہ مضمون واسطے تحریر کے نہیں ہے مگر چونکہ یہ دستورات دروای لوگوں میں  
 ایسی عجیب طرح سے مال ہے کہ کوئی بیان جیپیان کا بلا کس قدر اسکے بیان کے مکمل نہ ہوگا -  
 وہی حکم جسے اور اس انتظام اس ملک کے جاری و نافذ ہیں وہی اس امر سے بھی متعلق ہے -  
 کچھ غفلت نسبت طریقہ انتظام کے نہیں ہے - بدی کا بھی ایک طریقہ بندھا ہوا ہے -  
 پس اس ملک کے رہنے والے چار حصوں میں تقسیم ہیں اور نہایت اپنے اس طریقہ بدی میں لحاظ  
 کیے جاتے ہیں - اس بڑے شہر یڈو کے دو متفرق حصے واسطے فعل سوئی کے شخص ہیں  
 پورب کا حصہ جہاں چھوٹے اور متوسط درجے کے لوگ بکثرت جاتے ہیں واسطے دوم اور  
 سوم درجے کے لوگوں کے ہے اور صرف بطور ایک غار بد فعلی کے ہے جہاں کی سڑکوں

ہیں یہ لوگ گھومتے پھرتے ہیں جسطرح ہلوگ بڑے شہروں میں گھومتے ہیں \*  
 سناگوا حکام کی جگہ ہے۔۔۔ یہاں ایسے عمدہ اور نیک گھراں کے سب گھنٹہ دو گھنٹہ عورت  
 کی صحبت میں آتے ہیں جو عورتیں نہایت لائق و فائق سمجھی جاتی ہیں جمع ہوتی ہیں۔ ہلوگ  
 نہ صرف گائے بجانے نچ رنگ سلائی میں مشغول ہیں بلکہ نہایت فاضل اور اونکی گفتگو نہایت  
 پاکیزہ ہے۔ اور نہ یہ غیر معمول امر ہے کہ کوئی عمدہ دارائیں سے بچی بی بی چن لے۔  
 کسی عورت کا ایسی صحبت میں تعلیم یا کچھ ضرر نہیں ہے۔ اوںکی بھین دور کرنے خواہ  
 وفات سیاہ کرنے سے ایسا نہیں ہوتا کہ وہ جو رد ہونے کے لائق نہ رہے۔ حقیقت میں  
 کسی قدر بے انصافی کی بات ہو اگر اس آغاز عمر کی حدانے کے لیے اوس عورت کا نقصان ہو  
 کیونکہ مفلس لوگ جو لڑکیوں کی کثرت کا صرف اوٹھا نہیں سکتے یا آٹھ برس کی عمر میں  
 اونکو اس محلے میں داخل کر دیتے ہیں اوںکی اوائل عمر تعلیم میں گذرانی جاتی ہے اور جب وہ  
 بڑی ہوتی ہے جو کوئی اوسکا خدایان ہوتا ہے اوںکو ملتی ہے \*  
 چونکہ نہایت دلچسپ وقت و فکا تھا جب سناگوا کی طرف ہو کر ہلوگ نکلے ہو گھوم رہے ہوں  
 سوار دیکھ کر ہر گھر سے ایک غول لوگوں کا دیکھنے نکلا اور ہر طرف منہ و مفید چہرے  
 رنگے ہوئے نظر آتے ہم اذکا شمار بیان نہیں کر سکتے ہیں مگر ابھوس بیکرڈ کے ہزاروں کی  
 گنتی تھی مکانات نہایت خوبصورت تھے اندر باغیچے من الالب نظر آتے تھے \*  
 گورنمنٹ نہ صرف بذریعہ لیسنس ان محکمات کو منظور کرتی ہے بلکہ زیادہ زراپ کو ہنام کرنی  
 ہے اس ہکا بنیاد سے محصول لینے میں \*  
 مشرک معاص نے ایک متبر شخص سے احوال عجیب مفصلہ ذیل سنا جو انھوں نے مجھ سے  
 ہلو غنائت کیا \*

گورنمنٹ کب کو مرد قبی ہے۔ بڑے اضلاع جہاں میں واسطے سکونت ادون عورت کے  
 جزیرہ نگاہ رکھی جاتی ہیں۔ جہاں باپ اپنی لڑکیوں کو پالنے نہیں خواہ مفلس میں گورنمنٹ  
 کے پاس اونکو سات یا دس برس کی عمر میں فروخت کر دالتے ہیں۔ ۱۵ سال کی عمر تک  
 وہ ملازمی میں رہتی ہیں اور متفرق گھر کے کاموں میں مشغول ہوتے اور گھر گرتی وغیرہ کے



لہم باقی ہیں۔ اوس عین گویا وہ حکمے میں داخل ہوتی ہیں اور علامہ خلاق کے لیے ہیں اور اس طرح اُنکو دس سال کی برباد رہنا پڑتا ہے۔ اگر قبل خاتمہ اس بیجا وکے کوئی شخص ان عورتوں سے شادی کرنا چاہے اور انکو کچھ روپیہ واسطے اجازت کے دینا پڑے مگر اوس عورت کا نام کتابوں میں درج رہتا ہے۔ اگر بعد اقصائے اس دس سال کے کوئی شخص خواہان نہ ہو تو وہ مع کچھ روپیہ کے بعد اعلیٰ علم اپنے مان باپ خواہ عزیز اقارب کے حوالے کر دیا جاتی ہیں۔ کچھ بدنامی ایسی تعلیم کی عورتوں کے لیے نہیں ہوتی بلکہ انہیں عمدہ شادی ہوتی ہے۔ اگر بعد شادی کے کسی بد فعلی کی مجرم ہو حسب رواج جلیان کے اوسکی منرا موت ہوتی ہے نقطہ







